

تسعة في الدين من حوال المسلمين

مفضل يزور كتابه في يومه من شهر ربيع الثاني سنة ١٢٠٠



بركة الملك



مؤلفه مولوي شاه جلال الدين مولوي

مطبع قديمي اقع بريلي طبع

مجموعت مضامین مختصہ المعجم ترجمہ کنز الدقائق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۱	فصل فی الحوائج	۵۰	باب فی ما ذکرنا	۵۰	دیباچہ
۹۳	باب الارواح والاکناف	۵۱	باب التبیہ	۵۱	منہ الفاظ
۹۴	باب ا	۵۲	باب التبیہ	۵۲	کتاب الطہارت
۱۰۲	باب نکاح الرقیق	۵۵	باب الصلوۃ فی الکعبۃ	۵۳	فصل فی التسل
۱۰۴	باب نکاح الکافر	۵۶	کتاب الزکوۃ	۵۴	باب التیمم
۱۰۶	باب انقسم	۵۶	باب صدقہ السواکم	۵۵	باب السج
۱۰۷	کتاب الرضا	۵۷	باب زکوۃ البقر	۵۶	باب الجعین
۱۰۸	کتاب الطلاق	۵۷	باب زکوۃ النعم	۵۷	باب الاستحسان
۱۱۰	باب الطلاق العریم	۶۰	باب العاشر	۵۸	کتاب الصلوۃ
۱۱۳	فصل فی الطلاق قبل الدخول	۶۱	باب الرکاز	۵۹	باب الاذان
۱۱۴	باب الکتابات	۶۲	باب الحشر	۶۰	باب شروط الصلوۃ
۱۱۵	باب تفویض الطلاق	۶۲	باب المصنف	۶۱	باب صفۃ الصلوۃ
۱۱۶	باب تعلیق الطلاق	۶۳	باب صدقہ الفطر	۶۲	باب الامامۃ
۱۱۷	باب طلاق الرقیق	۶۴	کتاب الصوم	۶۳	باب الحدیث فی الصلوۃ
۱۱۸	باب الرجوع	۶۴	باب فیصد الصوم بالافصد	۶۴	باب ما یفسد الصلوۃ و
۱۱۹	باب الاطلاق	۶۵	باب الاعکان	۶۵	ما یکرہ فیہا
۱۲۰	باب الطلع	۶۶	کتاب الحج	۶۶	باب الوقوف فی الزواجر
۱۲۱	باب الطہار	۶۷	باب الاحرام	۶۷	باب ادراک الخریضہ
۱۲۲	باب اللعان	۶۸	باب القران	۶۸	باب قضاء القرائات
۱۲۳	باب العنین	۶۹	باب التمتع	۶۹	باب سجد السجود
۱۲۴	باب الصدۃ	۷۰	باب الجنایات	۷۰	باب صلوۃ الرقیق
۱۲۵	باب ثبوت نسب	۷۱	باب محارمہ الوقت بغير احرام	۷۱	باب سجدۃ التلاوہ
۱۲۶	باب المحصنۃ	۷۲	باب قضاء الاحرام	۷۲	باب صلوۃ لسان قرآن
۱۲۷	باب المنطقۃ	۷۳	باب الاحصار	۷۳	باب الجمعہ
۱۲۸	کتاب الاحکان	۷۴	باب القرائات	۷۴	باب العیدین
۱۲۹	باب فیصد الذی لم یصل	۷۵	باب الحج من غیر	۷۵	باب اکسوف
۱۳۰	باب الحکم بالعتق	۷۶	کتاب النکاح	۷۶	باب الاستغسل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۰	کتاب الجہاد	۱۵۳	کتاب الآبق	۱۵۳	باب الغزو لاصل
۳۵۱	باب البيع والشراء	۱۵۴	کتاب المنقذ	۱۵۴	باب المدبر
۳۵۶	باب المذبح	۱۵۵	کتاب البشیرۃ	۱۵۵	باب الاستیلاء
۳۵۸	باب عزل الوکیل	۱۵۶	کتاب اوقف	۱۵۶	کتاب الامان
۳۵۸	کتاب الدعوی	۱۵۹	کتاب البیوع	۱۵۹	باب البیوع الخا
۳۸۲	باب الخلف	۱۶۱	باب خيار الشراء	۱۶۱	باب البیوع فی الاکام
۳۸۵	باب ما یعدی العجلان	۱۶۵	باب خيار الریة	۱۶۵	باب البیوع فی الاکام
۳۸۸	باب دعوی نسب	۱۶۸	باب خيار الیوب	۱۶۸	باب البیوع فی الاکام
۳۹۰	کتاب الاقرار	۱۶۹	باب البیوع الفاسد والباطل	۱۶۹	باب البیوع فی الاکام
۳۹۳	باب الاستناده فی مناه	۱۷۰	فصل فی البیوع فی حکم البیوع	۱۷۰	باب البیوع فی الاکام
۳۹۵	باب اقرار المرء فی	۱۷۲	باب الاقالة	۱۷۲	کتاب البیوع فی الاکام
۳۹۸	کتاب الصلح	۱۷۶	باب المراجعة والتولیة	۱۷۶	باب البیوع فی الاکام
۳۹۹	باب الصلح فی الذین	۱۷۷	باب الربو	۱۷۷	باب البیوع فی الاکام
۳۹۹	کتاب المضاربة	۱۷۸	باب المحقوق	۱۷۸	باب البیوع فی الاکام
۳۹۹	باب المضاربة فی البیوع	۱۷۹	باب الاستحقاق	۱۷۹	باب البیوع فی الاکام
۳۹۹	کتاب الودیعة	۱۸۱	باب السلم	۱۸۱	فصل فی البیوع فی الاکام
۳۹۹	کتاب الحارث	۱۸۲	باب التفرقات	۱۸۲	باب البیوع فی الاکام
۳۹۹	کتاب الهبة	۱۸۳	کتاب الصرف	۱۸۳	فصل فی البیوع فی الاکام
۳۹۹	باب الرجوع فی الهبة	۱۸۵	کتاب الکفالة	۱۸۵	فصل فی البیوع فی الاکام
۳۹۹	کتاب الاجارة	۱۸۶	کتاب البیوع فی الاکام	۱۸۶	باب قطع الطریق
۳۹۹	باب بیع الاجارة	۱۸۸	کتاب السواک	۱۸۸	کتاب السیر
۳۹۹	باب الاجارة الفاسدة	۱۹۰	کتاب القضاء	۱۹۰	باب القضاء
۳۹۹	باب ضمان الجیر	۱۹۲	کتاب الضمان	۱۹۲	باب الضمان
۳۹۹	باب بیع الاجارة	۱۹۴	کتاب التکلیف	۱۹۴	باب التکلیف
۳۹۹	متفرق مسئلے	۱۹۶	متفرق مسئلے	۱۹۶	باب التکلیف

مضمون	مضمون	مضمون
فصل في النجاسة	كتاب في النجاسة	كتاب المكاتب
باب المرتدين	باب في النجاسة	باب في المرتدين
باب البغايا	باب في النجاسة	باب في البغايا
كتاب النكاح	باب في النكاح	باب في النكاح
كتاب الوارث	باب في الوارث	باب في الوارث
كتاب الاكرام	باب في الاكرام	باب في الاكرام
كتاب النجس	باب في النجس	باب في النجس
كتاب المأذون	باب في المأذون	باب في المأذون
كتاب الغصب	باب في الغصب	باب في الغصب
كتاب الشفعة	باب في الشفعة	باب في الشفعة
باب طلب الشفعة	باب في طلب الشفعة	باب في طلب الشفعة
باب في بيع الشفعة والايك	باب في بيع الشفعة والايك	باب في بيع الشفعة والايك
باب في بيع الشفعة	باب في بيع الشفعة	باب في بيع الشفعة
كتاب القسمة	باب في القسمة	باب في القسمة
كتاب الزاوية	باب في الزاوية	باب في الزاوية
كتاب المتاعل	باب في المتاعل	باب في المتاعل
كتاب الذبايح	باب في الذبايح	باب في الذبايح
فصل في كل كراهة لا ياكل	باب في كل كراهة لا ياكل	باب في كل كراهة لا ياكل
كتاب الاضيحة	باب في الاضيحة	باب في الاضيحة
كتاب الكراهة	باب في الكراهة	باب في الكراهة
فصل في اللبس	باب في اللبس	باب في اللبس
فصل في الاطعمة	باب في الاطعمة	باب في الاطعمة

برای سندی بنی که نسخۀ مذکور مطبوعه مطبع صدیقی است مطروحه در خوشنویسان و ادوۀ تاریخ نوشته شده

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَواتُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَسْلَامٌ عَلَيْكَ
 وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَبِعَدْلِكَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 بعد اسکو بندہ محمد ان محمد سلطان خان عنی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو دیکھنے
 والوں اور سننے والوں کی خدمت شریف میں بعد سلام سنت الاسلام کے بہرہ عرض
 کرتا ہوں کہ جب اس کتاب کے شرح عقائد نسفی کی متن کا ہندی میں ترجمہ کیا اور بعد
 نور الایمان رسالہ نماز کی تاک کے بیان میں اور سید المومنین رسالہ قیامت کے
 ذکر میں تالیف کیا اور پس ازان تقویۃ الایمان کے دو سفر باب کا ترجمہ فوائد ضروریہ
 کے لکھا اور مذکورہ بالا خزانہ بقیۃ تقویۃ الایمان اور سلام نامہ کہا اب سن بارہ ہوا
 ہجری میں اللہ تعالیٰ جہان نے دہلیں ڈالا کہ ایک کتاب کل عبادات اور معاملات

بیان میں مرتب و ردیف لیکن اگر بسکہ فی تالیف سہو پائی کتاب کا اعتبار
 زیادہ ہو اور فائزہ کی کتابوں میں نیز کو بہت مختصر اور اسکی زبان کو متبر یا یا اسکی
 اسکی ترجمہ کا ارادہ کیا اور نام اسکا تحقیقہ العجم فی فقه الامامیہ الاظمہ کہ
 اللہ کریم اپنی کرم سہو اور قبول فرما دے اور خطاسی محفوظ کرے کہ وہ علی کل شیء قدیر
 اب مطلب کو شروع ہوئیے پہلی تین باتیں یاد رکھنا ضروری اول حصہ کہ اباب علم
 اس ترجمہ میں جس سبب کو غلط پادین مہربانی فرما کر اول اصل کتاب اور اس کے
 شرح و حواشی مقابلہ کر کے اسکو درست کر دین اور بندہ خیر خواہ کو کم علم اور اس کتاب کو
 بلا نظر ثانی جانکر مغرور کہیں اور طعن سہو یاد نفرادین تو یقین حصول ثواب کی سہو اور
 طعن کر کے گناہ منے لذت حاصل کرنا عقلندی سہو بعد سہو دوسری جگہ کہ جو مسئلہ ایک
 کتاب میں لکھی ہیں سیکو انہا علم کی سنجائیں اور کتابوں کی بھی تفصیل اسکی دریافت نہ
 تو فائدہ زیادہ حاصل ہوگا اور اختلاف بھی معلوم ہوگا یہ تین کامن ترجمہ کی شرح
 نہیں ہو مگر جو شخص اسکو غور سے لکھی بار دیکھ گیا یا استاد سہو پڑھ گیا تو اصل مسئلہ اس
 بھی خوبی دریافت ہو جائیگا تیسری جگہ کہ بعضی لفظ الیہ تھے کہ اگر انکا ترجمہ نہ
 میں کیا جاتا تو بے ناسلہ سمجھ میں نہ آتا اور اکثر جگہ عبارت طویل ہو جاتی اس لیے
 یوں بہتر معلوم ہوا کہ ان لفظوں کو اسی تمام پر اول لکھی اور انکا مطلب جو اس کتاب
 متعلق ہو بیان کیجئے تاکہ ان لفظوں کے معنی معلوم ہو رہیں بہر آئندہ کو تردد نہ ہو
 وہ لفظ یہ ہیں استبراء عورت کا رحم پاک ہونیکا انتظار کرنا یعنی جس عورت

کو حیض آتا رہا ہوا دسکو ایک حیض آچکے اور جو کہ سر یا زبانا دہ عمر کی ہوا دسکو ایک
 مہینا گذر جاوے اور حاملہ کا جب حمل وضع ہو جاوے تب اس سے صحبت کرنا اہل کتاب
 سے ہو اور ان سے ایسی بات لینے والا یا دینے والا جو اول بات کہی مثلاً لینے والا
 کہو کہ میں نے یہ چیز مولیٰ یا بیوی والا کہو کہ میں نے یہ چیز بیچی اجرت مزدور کی محنت کو دام مکان
 یا سواری کو گرایہ کو دام یا تنخواہ اراقالہ مولیٰ ہو ہی چیز کو آپسکی رضا مندی سے سپرد بنا
 اہم ولد وہ باندی جو میان کسی اولاد جنہو آٹا رنے پر نذرانے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے صحابوں اور تابعین کے کلام اجیر جاجارہ کرے و اجرت لے یعنی مزدور نوکر
 امانت دار جسکی پاس ہر دہر کہی ہو یعنی دہر دہر کہنہ والا استصناع کا یہ کہی
 پیشہ ہر ہی اہل حرفہ سے کہیہ کام بنانا آدمی حلال جو آدمی احرام باندی یا مام
 یا اکرم اور پیشوا اور پیش نماز اصلی دہ گواہ جو آپ دیکھا ہو گواہی دی ہی بیت
 کوٹھری بدل کتابت جو روپیہ مکاتب کے ذمہ پر ٹھہرایا بضاعتہ جو مال سیکر
 دیا اس شرط پر کہ اسکا نفع بھی مجھ کو دیکھو بالغہ نو برس زیادہ کی لڑکی یا سنیہ وہ
 طلاق جس سے عورت بالکل نکاح سے جاتی رہی اور وہ عورت بغیر عدت و نكاح ثانی کے
 رجوع نہ کرے بعض سب سے نہوڑا یعنی کہیہ بائع جو شخص سے یعنی بیچنے والا بیع بکنا اور بیچنا
 بالغہ یا مریس زیادہ کا لڑکا باطل اصل درود دونوں یا مریس ناجائز ہو بیت المال
 بادشاہی خزانہ اور مالانہ جس میں مسلمانوں کا حق ہے یا بلوعدہ وہ گدہ یا جس میں خراب
 پانی اور غلط جمع ہوتی ہو بدنامہ اونٹ اور گایہ بیل یا غنی مسلمان بادشاہ سے

ت

ث

ج

چ

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

پہرہ اور ترجمہ ایک زبان کی بات دوسری بولی میں کہنا جیسے فارسی کو ہندو میں
 ترکیہ گواہ کا عیب ہتر ذرا بہت کرنا تصرف خرچ کرنا کہ وہ میں لانا اپنا حکم
 کسی چیز پر جاری کرنا وغیرہ تصدیق دوسری کی بات کو سچا بتانا تو من قولی
 ایسی بات کہنا جس کو کچھ بنی یا گڑے میں قیمت اور دام جنب جسر نہانا و غیر
 ہو جنائیت وہ قصور جس کو کسی کا نقصان ہو بذکر کا حید کہہ اور بہتر جائز جس کا
 کرنا کچھ مضائقہ نہیں جیسرہ تیلان جو ٹوٹے ہوئے عضو پر یا زخم پر باندھتی ہیں
 حجت گواہ اور دلیل جس کو کیلے ذمہ پر کچھ ثابت ہو جاوے حوالہ اور تراویس
 یعنی اپنی اور پر کے دام اور پرا و تراویس کو یا بچہ کہتی ہیں حاشیہ قسم کہا کر
 اور کو نہا ہنوں کا گنہگار حد و قصور اور گناہ کی سزا جو شریعت سے مقرر ہو صریحان
 اور اپنی آپ کا مالک جو کسی کا غلام نہ ہو جس روکتا قید کرنا اپنی قبضہ میں کہتے
 حال جس کا اد کرنا اور بیوقت نے مہلت لازم ہو حکومت عدل ناقص خیر کو
 بازار میں دیکھا کر اس کی قیمت گتوانا پر یہ گتوانا کہ اگر اس میں یہ نقصان نہ ہوتا تو
 یہ چیز کتنی کی ہوتی ہر جہت قیمت اس کی نقصان سے کم ہوتی اور قدرت اور ان کو تروا
 کے ذمہ ٹھہرا نا اہم جو نے عارضی کے شریعت سے منع ہو اس کو لے کر نا تو اب
 اور کرنا عذاب اور متفق علیہ حرام کا حلال جانے والا کافر سے صریحی جو کافر کہہ کر
 کے قابل ہو دار الحسب کا رہنے والا خیانت و غا بازی زب ہو کے کسی کا
 مال لینا خلیفہ بادشاہ اور نائب خارج جو شخص فالبض نہ ہو خمار دانسی یعنی اور ہنی

و خصی جسکی بیٹے لڈالے ہوں یا نکال ڈالے ہوں کہ اسکو شہوت نہ ہو مگر ہر مال
 جو شخص اپنی چیز کیلئے پاس دہر دہر کر دوار الحرب کا فروغ مالک دیتا خون کے
 بدلے کا نہ یہ یعنی خون بہا دیتا منغلظہ کہ ایذا دینا میں اسکا مطلب لکھا ہوا
 چار دیواری کا مکان گہیر جیلی کینڈل دارالاسلام مسلمانوں کی عملداری فرمیں
 جو مال کسی کا کسی پر آتا ہو خواہ فرض خواہ اور طر حکا دین جسکا مال آتا ہو کسی پر
 ذوات اشیاء کے جکے جاتے رہنے سے اسکی قیمت دینا آدمی فومی دہ کا فروغ
 ر مسلمان کی رعیت ہو پر مہیب جو روکا بیٹا جو پہلے خاندسی ہو رہیہ جو روکی بیٹی جو
 پہلے خاندسی ہو مومی جمار حج میں بنا کی جہر و نکو تحکیر بون سوز مارنا جو ع
 گوی ہو تو عقد سے پہر جانامی ہوئی چیز پہر لینا اس المال جمع پونجی یعنی اصل
 مال جس پر نفع بڑے رب المال مال کا مالک اس میں اپنی چیز کا گرو کر ہوا
 رب سلم خریدنے والا یعنی جو بدنی پر دائمی حکم زانی کو پتہ ہوں سو مارنا آدمی
 ناقص زیوف ایسا کہوٹا کہ بیت المال میں نہ لین اور بازار میں چلے یعنی
 ز سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویہ اور وہ جو حضرت نے ہمیشہ کیا
 اور ایک دوسرے ترک بھی کیا تو اسکا کرنا ثواب اور ترک کرنا گناہ مستوقا کہوٹا
 رویہ جسکو اند بالکل تانا ہوا سلم بدنی یعنی وہ سود جسکو دام نقد دے اور
 ش بیع و عدی پر ہی سعی صفا اور مردہ پر چڑھنا اور در میانین دوڑنا شرار
 ص مول لینا خرید کر ناشر پانچا حصہ اور حق شفعہ کا حقدار صغی غنیمت

کے مال میں سے اول ستمیہ بنما جب کہ اپنی چیز لے لیتی تھی اور سکا نام منیٰ ہے
 صاحب ترتیب وہ شخص جس پر پنج نماز دن میں سو زیادہ قصاصوں صفت
 چیز کا حال کہ ایسی ہو یعنی اس کی تعلق کی باتیں صابہ کا غزوہ عورت ہو کسی غیبی
 ایمان اور خدا کی کسی کتاب کا اقرار کہنی ہو صحیح ٹھیک درست جائز یعنی شریعت
 سے معتبر صلح برتن ہونا ہو اور میں سونا پر چیز بیچتے ہیں ڈال کر اسی روپیہ بھر
 کے سیرے ساڑھے تین سیر کیوں اس میں سماتے ہیں ضمان عوں اور بدلے
 کا ذمہ طریق راہ گلی طلبہ چتچہ سائبان وغیرہ جو خرید و بار سے آگے کوڑھی ہو
 نکلی ہوئی ہو سایہ دار عددی متقارب جو چیز ایک سی ہو اور گن کر کے جیسے اخرو
 عاقلہ کتاب لمعاقل میں اسکا مطلب لکھا ہے عدالت گواہ میں شرعی عیب نہو
 عقودہ سعالے آپکے حبسین اسکا قبول ہو عشر و سوان حصہ عقر زنا کی اجرت
 جس قدر عورت کو دیجا دی اور س قدر عمر و بیہ نام ہو اپنی طرف سے ٹھہرایا ہوا بات سمجھانے
 کے لئے جیسے زید بکر بخو را خالہ محمود ہندہ عفار زمین وغیرہ غیر منقول چیز
 عاجز جو کمانے سے اور کام کرنے سے لاچار ہو یعنی کرکٹا ہو اور عجز لا چاری
 بیہ قدری نا طاعتی عروض چیزیں اسباب سوا سی روپیہ اشرفی کے عدل وہ
 گواہ میں کہ شرعی عیب نہو غزل انزال کی وقت عورت سے علیحدہ ہو جانا اور اندر انزا
 نکرنا عین معین چیز جیسے اسباب غضب بیگانی چیز پر ناحق قبضہ کر لینا عاب
 جو شخص بیگانی چیز پر ناحق اپنا قبضہ کرنے عاب جو شخص حاضر نہوا در پردیس میں ہو

من
ط
ظ
ع

ع

یا اوسکا حال نہ معلوم ہو کہ کہاں ہی غیر مدخولہ جس عورت سے صحبت کی ہو محسوس نہ ہو
بلونی غبن اور کمال و غا بازی سے لے لینا فرض کفایہ اسکو منی کتابا سیرین
لکھی بین قسح کئی ہوئی معاملہ کو نوڑا لانا گویا ہوا ہی نہ تھا فاسد جسکی اصل تو جائز
مگر وصف سزا جائز ہوگا فرض خدا کا حکم جو دلیل قطعی سے ثابت ہو تو بجا لانا اوسکا
ثواب اور بعید اوسکا نکرنا عذاب اور تنفق علیہ فرض کا منکر کا فرضا سق جو شخص
ایسا کام کرے کہ شرع سے وہ کام ممنوع ہو فرعی وہ گواہ جو اصلی گواہ ہو
گواہی دے قابلہ جو عورت لڑکا لڑکی جنا و قیمت کی ہوئی چیز کے بدلے کے دم
قدر تعدا و در اندازہ قصاص جان یا جسم کے نقصان کا بدلہ لینا جان کے
بدلے جان اور ماتھے کے بدلے ماتھے اور ناک کے بدلے ناک وغیرہ قرض اور با
یعنی جو مال نقد کیلک دیا اوسکا کام چلنے کو پہر لینے کی شرط قاتل جو مار ڈالے
قبول لینا یا دینو والیکامانا قیمت مثل ویسی ہی چیز جتنے کو بازار میں ملے
وہ دام کفایت پاخانہ با ضرور سند اس کفیل خاص یعنی جسکو او کے بدلے
دینا آدمی لغو جسکا ہونا نہ ہوا و نو برابر کو یا تھو ہی نہیں مدعی بہادہ چیز جسکا
کوئی دعویٰ کرے مکاتبہ غلام جسکو میان نے لکھ دیا کہ اتنا پیسہ روپیا تو لاؤ
تو تو آزاد ہو سچ جو غیر صاحب نے کہی کیا کہی لکھا اور جو اٹلے نیک لوگوں نے کیا اوسکا
کرنا ثواب اور نکرنا گناہ نہیں معصوبہ چیز جس پر کسی نے ناحق قبضہ کر لیا مضارب
جو دوسرے کے مال سے تجارت کر کر نفع بڑا دے یا پنا حصہ ٹھہر کر موصوبہ کی ہوئی چیز

ن

ق

ک
م

محبوب جس کے خصیے اور عضو تناسل کاٹ ڈالا ہو یا نہ ہو مگر کہ سنت حسن
 کے کر نیکو ناکید ہو جیسے واجب بخولہ جس عورت سے صحبت کی ہو معلقہ کسی بات
 پر انکی ہوئی منجھرہ جو فوراً ہو جاوے اسکا دے مہر معلقہ جو لڑکی باندہ ہو جاتی
 ہو مخنث ہجرا زمانہ محدث جسکو دھن ہو مباح جسکے کرنے کو نیک اختیار ہو اور
 اوسمین ثواب یا عذاب نہیں معدود جو چیز کن کہ کہنی ہو مفرد جو صرف چ کو لئے
 احرام باندہ ہو مفرد جو الیکل نماز پڑھے مجھو جسکو سودا گری سے ممانعت ہو گئی ہو محدود
 مدبر جس غلام کو میان نے کہا کہ تو میری مرنیکے بعد از ادائیگی مستاجر اجارہ
 لینے والا فردوری کر نیوالا نوکر رکھنی والا کرایہ دار مقرر جو شخص اپنی اور پر کسی حق کا
 اقرار کرے متغیر عاریت دین والا جو شخص اپنی چیز کسیکو عاریت دے متغیر عاریت
 لینے والا یعنی جو شخص کسی چیز عاریت لے مضطر جو ایسا گنہگار یا ہوا ہو کہ
 اسکو کچھ اور نہ بن آدمی مغشوش جس چاندی یا سونے میں کچھ کہو ملا ہو
 مستقرض جو شخص فرض لے بیع جو چیز یک گئی مذکور جو چیز گز سے پک کر
 بکے مستبضع بضائع دین والا یعنی مال کا مالک موقوف جسکا ہونا نہ ہونا
 اور بات پر اٹکا ہوا ہو محدود والقذف جسکو بہتان کر نیکی نہ ہوئی ہو طہر حق جو لڑکا
 بالغ ہوا جانتا ہو مسبوق جو پہلی رکعت کے بعد امام کے چھو نماز میں مالک
 مطلق اصل چیز کی ملکیت منجھنق متہیار کا نام ہو مدرک جو سری سے امام کے
 ساتھ نماز میں نہا تکمیل جو چیز برتن سونپ کر بکے ملک یا مال یا پڑ کا برتن جس سے

ناپ کر چیز کے سبجیل جوئے اس حال اور کیا جادو موصول جس کا وعدہ ٹھہر کر کہ
 آئندہ کو ادا کرین سبجیل اپنی ذمہ پر کے دام اور پراثر انبوالا یعنی مفروض
 مدیون مدعی علیہ محتمل جس کے لئے حوالہ کیا یعنی اپنی دام مانگنے والا مدعی منزل
 حوالی مکان حسین کئی مکان ہوں منقول جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر
 خواہ خود جسے یا فور خواہ کسی کے لیجانے سے جیسے اسباب مجہول جو معلوم نہ ہو
 سبیل بدر و مہر ہی پر مالہ ناودان منقول جس کو کسی نے مار ڈالا مقوم
 جو شخص چیز کی قیمت جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جو چیز دلال وغیرہ مقیم جو شخص اپنی کہہ ہو یا پندرہ
 دن یا پندرہ دن سے زیادہ رہنے کے لئے دیا ہو پر کہیں ٹھہرا ہو مال محصور جس مال
 میں غیر کو دست اندازی درست نہیں ہو تم مقتدی مرتہن جس نے اپنی پس کی
 چیز کو رکھی ہو وہ جو نکلے کے مدیون جس پر مال آنا ہو کسی کا دیندار مال و
 جس کو مالک یا مرئی نے سوداگری کی اجازت دی مختص جس کو کہی زنانه کب
 مرمون جو چیز گروہ مستامن جو اور دین دالے کی عکداری میں ادس کی
 اجازت سے جادو مکنقول غنہ جسکی ضامنی کی یعنی مدعی علیہ مکنقول لہ جس کو
 ضامنی کی یعنی طالب اور مدعی محتمل علیہ جس نے اترانا اپنی اور پرانا اور اپنی
 اور پراثر الیا یعنی آپ جو مدعی علیہ ٹھہرا مسلم فیہ وہ چیز جسکی بدنی کی مسلم
 جو شخص بدنی پر دام لے یعنی چیز کا بچنے والا موبوب لہ جس کو چیز مہر کر دی
 مقرر لہ جس کے حق کا مدعی علیہ اقرار کر دی یعنی مدعی مصالحم عنہ وہ چیز جسکی بابت

جسکو انتہا پہنچا دے اور خیر پر صلح ہو گئی یعنی مدعی بہا مصالح علیہ جس خیر پر
 صلح ٹھہری یعنی جو خیر نہ مقرر علیہ مدعی کو نہ ہیا کے بدلے میں دیوے محتوہ
 نورافنی جو بعض کام دیوانوں کیسوں کر می اور بعضی عاملوں کی طرح مکروہ جو کئی
 عارضی کے سبب سے منع ہوا دسکو لہذا مکروہ ثواب اور کریمین غدا کا خوف اور
 اسکا حلال جاننا کفر نہیں پہرہ جو معاملات میں مکروہ ہوا دسکو معنی کتاب الکریم
 میں لکھی ہن موصی لہ وہ شخص جسکو وصیت کی موصی بہ وہ چیز جسکی وصیت
 کی موصی وہ جو وصیت کرے مشتری جو مول لے یعنی مول یعنی والا خریدار گاہک
 مثلی جسکو ہلاک ہونے سے دلیسی ہی چیز دنیا آدمی فرکی جو شخص گواہ کا عیب و ہنر
 دریافت کرے متعدی وہ چیز جس سے دوسری چیز ثابت ہو مقتدی جو امام
 کے پیچھے نماز پڑھے نفقہ رونی کپڑا وغیرہ خرچہ نہ ہر خرچ جو وہیہ ایسا کہونا ہو کہ نہ
 سوداگرے اور نہ بیت المال میں لیا جاوے یا شہرہ جو عورت خاوند کی تابعدار می
 مٹھا دے نفقہ و وہیہ اشرفی یعنی دام نکول نس کہنا سوا نکار کرنا بنید تھر جو ہا
 جسکو کپڑا سو پانی والار مرگیری والی پنا واجب جو دلیل ظنی سے خدا کا حکم
 ثابت ہو تو فرض اور واجب ایک ہی ہو اگر واجب کا منکر کا نہیں واجب جو شخص خیر
 ویشے یعنی یہ کہ نہ اولاد ولایت دہر و ہر امانت وجہ فقہ سلو کی دلیل وصی جسکو کہا
 میری عمر کے بعد یوں کیجیو لی مربی والی وارث ہدیہ تحفہ سوغات یعنی وہ چیز جو کوئی
 محبت کے سبب بھیجے اور دس ہلاک خیر کا کہو جانا ٹوٹ جانا جانا ہا کام کی نہ ہا

ن

و

نسخہ علی بن ابی طالب
 در ذیل غازی ہوا
 زنی ہوا
 غلی کو ثابت ہوا
 در ذیل غازی ہوا

اَللّٰهُمَّ الَّذِيْ هَدَيْتَنَا لِهَذَا وَكَانَ لَنَا لِيَهْتَدِيَ لَوْ كُنَّا اَعْمٰى اَنَّا

الہی ہو کہ اور ہمارے بھائی مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنی عبادات اور معاملات تیرے حبیب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کی شریعت کے موافق درست کریں اور اوس سول
مقبول کی سنت کو ہر امر میں اپنا پیشوا کرو ان میں اور ابی ملک میں بسین جہان عبادات اور
معاملات صحیح بن پڑیں خداوند اگر بیا تو اپنی محنت کرم اور فضل سے ہمارے گناہوں سے
درگزر فرما اور ظاہری اور باطنی بیماریوں سے ہر شفا دے آمین باربار علیہ السلام
سید المرسلین محمد وآلہ و صحابہ جمعین کتاب لطہارت یعنی ستہرائی کو مسئلے
مسئلہ وضو میں فرض ہے تو نہ دھونا جہاں سے سر کے جال جتنی ہین ٹھوڑی کے
نیچے تک اور ایک گدی یا سر دوسری گدی یا کد اور دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنبون کے
ساتھ اور دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت اور چوتھائی سر اور دائرہ کا مسح کرنا
مسئلہ وضو میں سنت ہے دونوں ہاتھ دھونا کٹھن تک شروع میں اور بسم اللہ کہنا
اور مسواک کرنا اور گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہر بار علیحدہ پانی اور دائرہ کا مسح
کرنا اور اوٹھلیوں میں مسح کرنا اور وضو کے عضو کو تین تین مرتبہ دھونا اور دل کے
ارادہ سے وضو کرنا اور سب سر کا مسح کرنا ایک مرتبہ اور دونوں کا نو کا مسح کرنا سر
مسح سے بچی ہوئی پانی سے اور اس ترتیب سے وضو کرنا جو قرآن میں مذکور ہے اور ایک
عضو کے بعد دوسرے کو لگا مار دھونا مسئلہ وضو میں سب سے سیدھے عضو

مسح

پہلے دھونا اور گردن پہنچ کر نامسئلہ وضو ٹوٹا دے اگر ناپاک چیز بدن
 کے اندر سے نکلے یا نہتہ بھیکے تھے ہو اگر چہ پت ہوں یا لہو کی ٹینک ہوں یا
 کہا نا ہو یا پانی ہو مسئلہ اگر نہتہ ہو یا ناک سے بلغم گرا تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ
 اگر تنوک میں ملا ہوا شناخون نکلا کہ تنوک اس سے زیادہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ
 اگر ایک مرتبہ جی متلایا اور تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ تھے ہو تو وہ سب نفع کی اگر نہتہ
 بھیکے ہو سکے تو وضو جائز اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر کرکٹ پر لیٹ کر باجھڑ
 پر بیٹھ کر سو یا تو وضو جائز یا مسئلہ اگر بیہوش ہو گیا یا دیوانہ ہو گیا یا نشہ میں
 آ گیا تو وضو جائز یا مسئلہ اگر باغ آدمی نماز میں ٹھٹھا مار کر سنسا تو وضو جائز
 رہا اگر چہ سلام پہنچے وقت نہ تھا یا مسئلہ اگر مرد اور عورت دونوں بچے ہو کر
 لیٹیں تو وضو جائز یا مسئلہ اگر زخم میں سے کڑا نکل پڑا یا عضو ناسل عورت کو
 چھوا یا تو وضو نہیں ٹوٹا فصل فی الغسل یعنی نہانے کے تعلق اور پہلے
 مسئلہ غسل میں لگی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور تمام بدن پر پانی بہانا فرض
 مسئلہ بدن ملنا اور نئے فتنہ کو ہونے کو دیکھنا اپنی کہوڑی کے اندر پانی ڈالنا
 فرض نہیں مسئلہ غسل میں سنت ہو کہ دونوں ہاتھ دھو دے اور شرمگاہ دھو کر
 اور بدن پر جو نجاست لگی ہو دھو دے پھر وضو کرے گرا پاؤ غسل کے بعد دھو دے پھر
 ساری بدن پر تین بار پانی بہا دے مسئلہ اگر بالون کی جڑیں سیلے جا دیں تو کوئی نہی
 ہوئی چوٹی کا کہونا فرض نہیں مسئلہ نہانا تب فرض ہو جب عضو ناسل بھیکے

نہتہ

بھی نکلے اور نہی جب اپنی جگہ سے علمہ ہوئی اور وقت شہوت ہو یا ساری چٹاوی
 پیشاب کے یا جافروہ کے مکان میں تو مسور نہیں کرتا اگر اکر انہو اسے دو نو نہر
 غسل فرض ہے یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو تب اس پر فرض ہے مسئلہ
 مذمی اور دومی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا مسئلہ اگر نیند میں اپنی آپ کو
 صحت کرنے دیکھا پہر جگا تو اپنا بدن یا کپڑا گیلنا یا تو نہنا یا فرض نہیں مسئلہ
 جمعہ کی نماز کے لئے اور دو نوں عید و نکی نماز کے لئے اور احرام باندھنے کے لئے
 اور حاجو کو عرفہ کے روز نہنا سنت ہے مسئلہ مرد کو نہنا اور اسکو جو کافر
 جنبی مسلمان ہو نہنا واجب ہے مسئلہ اگر کافر مسلمان ہو اور جنبی نہیں تو اسکو
 نہنا مستحب ہے مسئلہ وضو کیا جاوے مینہ کے پانی اور سوت کے پانی اور پانی
 کے پانی سے اگرچہ اس پانی کا بویا فزہ یا رنگ کسی پاک چیز کے پڑنے سے بگڑ گیا
 ہو یا ایک جگہ پر بہت روز رنگ روکار نہ ہو یہ بوجہ بکراد نہنا ہو مسئلہ اس پانی
 سے وضو درست نہیں جو بہت تھون کے پڑنے سے بگڑ گیا ہو یا اوسمین کوئی
 چیز ڈالکر اوشحائی ہو گئی ہو پہل سے پھوڑا ہو یا اور چیز پانی میں ملکر غالب ہو گئی کہ
 وہ ہلکے مسئلہ جو پانی بہتا نہوا اور اوسمین پاک چیز پڑی اگر وہ پانی و مل گز
 لندا اور دس گز چٹا دین سے تو وہ پانی پاک ہے جیسے بہتا ہو اور اگر دس گز سے
 کم میں ہو تو پاک ہے مسئلہ بہتا پانی وہ ہے جس میں تھوڑی تو وہ ہلکا ہوتا ہے
 تو اسے پانی میں گنا پاک کی کافانہ معلوم ہو تو پاک ہے وضو کے لئے اور پاک

رنگ اور نوا اور فریاد کی پہچانی جاتی ہے مسئلہ اگر پانی کے اندر ایسا جانور جس پر
 بہت اہو خون نہیں ہوتا جیسے مچھر یا مکھی یا بڑیا بھو یا مچھلی یا مینڈک یا لنگڑا کر گیا
 تو وہ پانی ناپاک نہیں مسئلہ جو پانی کہ بندگی کے خرچ میں آیا یا حکمی ناپاکی اس سے
 دور کی جب وہ پانی ایک جگہ پر ٹھہر گیا تو وہ خود پاک ہے مگر اگر خیر کو پاک نہیں کر سکتا
 مسئلہ اگر زید جب کوٹے کے اندر بیٹھا اور ظاہر میں کوئی ناپاکی اس کے بدن پر
 نہیں تو بموجب مذہب امام اعظم کے کوٹے کا پانی ناپاک ہو گیا اور زید جیسا
 ناپاک تھا وہ ایسا ہی چنبی رہا اور امام بوسف کے کہنے بموجب پانی پاک اور وہ شخص
 جیسا تھا وہ ایسا ہی ہو اور امام محمد کے کہنے بموجب وہ پانی پاک ہے اور وہ شخص بھی
 پاک ہو گیا مسئلہ جو کچا چمڑہ پکا یا گیارہ پاک ہو گیا مگر سور اور آدمی کا چمڑا
 پکانے سے پاک نہیں ہوتا مسئلہ آدمی کی اور مردہ جانور کی ہڈی اور بال
 پاک ہے مسئلہ اگر کوٹے میں کوئی ناپاک خیر گری تو اس کا سب پانی نکالا جاوے
 ہاں اگر دو لینڈ یا ن اونٹ کی یا دو سیکنڈ یا بکری یا بھٹی کی یا کبوتر کی میٹا کر کے
 تو وہ پانی ناپاک نہیں مسئلہ جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب
 نجس ہے مسئلہ جس چیز کے ٹکڑے سو وضو نہیں ٹوٹتا وہ چیز نجس بھی نہیں مسئلہ
 جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب ہرگز یا سجاو گیا مسئلہ اگر چوہا یا
 چوہی برابر اور کوئی جانور کوٹے میں گر کر مر گیا تو میں درمیان فی ذل اس میں سے
 نکال دالے تو وہ گوا پاک ہو جاوے اور اگر کبوتر سا جانور مر گیا تو پالیس ڈول

دھوا کر بکری سیا جانور مرا تو بالکل پانی نکالا جا دیتا ہے وہ گوا پاک ہو مسئلہ اگر کوئی
 جانور کوٹے میں پھولا باہٹ گیا تو بالکل اوسکا پانی نکالا جا دیتا مسئلہ اگر کوئی
 مین سوت ہوا در سب پانی نکل سکے تو وہ دسوڈول نکالو جا دین مسئلہ اگر کوٹے
 میں کسی مرا اثر اگلا جانور نکلا اور معلوم نہیں کہ کب گرا تھا تو اسکو تین رات دن
 پہلے سے ناپاک ٹھہرائیں اور اگر وہ جانور سولا پٹیا نہ تھا تو وہ گوا آن ایکن
 رات پہلے سے ناپاک ٹھہرایا مسئلہ جسکا پسینا پاک ہو اسکا جھوٹا بھی پاک ہو اور
 جسکا پسینا ناپاک اسکا جھوٹا بھی ناپاک ہو مسئلہ آدمی کا جھوٹا اور گھوڑی کا
 جھوٹا اور جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکا جھوٹا پاک ہو مسئلہ گتھ اور سور
 اور چار پائے شکاری جانور و نکا جھوٹا ناپاک ہو مسئلہ بلی اور چوٹی پھرتی
 مرغی اور پرند شکاری جانور و نکا جھوٹا اور آن جانور و نکا جھوٹا جو کہ وہ کچے
 سو اور خونین ہا کرتے ہیں مکروہ ہو مسئلہ گدھ اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے اگر
 اور پانی نکلے تو مشکوک پانی سے وضو کرے اور نیم بھی کرے اور اختیار ہے کہ
 پہلے ایسے پانی سے وضو کرے یا نیم کرے مسئلہ اگر پانی میں جھوٹا ہو یا بگوڑی
 سودہ یا بی میٹھا ہو گیا تو اس سے وضو کرے اگر اور پانی نہ ملے البتہ غلام پر نیم
 واجب نہیں باب التیمیم یعنی تیمم کرنے سے مسئلہ اگر پانی چار ہزار
 گرنے کے فاصلہ پر ہو یا شخص بیمار ہو یا سردی ایسی ہو کہ جس سے بیمار ہو جانے
 یا مر جانے کا خوف ہو اور پانی کے پاس کوئی درندہ ہو یا کوئی دشمن ہو یا پانی کا

خوف ہو یا ڈول رسی ہو تو تیمم کرنا جائز ہو مسئلہ تیمم یہ ہے کہ زمین کی قسم سے جو
 پاک چیز ہو اگرچہ اوس پر غبار نہ ہو یا غبار پر کہ پاک زمین موجود ہو تیمم کا ارادہ کر کر
 ایک دفعہ ہاتھ مار کر بالکل چسپے پر اور دوسری بار ہاتھ مار کر بالکل دونوں ہاتھوں
 دونوں کہنیوں سمیت مسح کرے مسئلہ جنب اور عارض کو بھی تیمم کرنا درست ہے
 مسئلہ اور مسح ارادہ دل سے کرنا تیمم میں فرض ہے ہر اگر کافی تیمم کیا تو لغو
 ہے اور اگر وضو کیا تو جائز ہو مسئلہ اگر مسلمان نے تیمم کیا پہرہ و معا والہ
 مرتد ہو گیا تو تیمم نہیں ٹوٹ گیا مسئلہ جس وضو ٹوٹا ہو اسی ہی تیمم ٹوٹا ہے
 مسئلہ اگر حاجت سے زیادہ پانی ملا تو تیمم کرنا جائز نہیں اور تیمم کرنے کے بعد
 اگر ملا تو تیمم ٹوٹ گیا مسئلہ اگر پانی ملنی کی سبب ہو تو مستحب ہے کہ پانی ملنی کی سبب
 نماز اخیر وقت پڑھو اور اگر وقت سے پہلے تیمم کر لیا تو بھی جائز ہو مسئلہ ایک
 تیمم سے دو فرض ادا کرنا اور نفل درست ہے مسئلہ اگر جنازہ کی نماز یا عید
 کی نماز جاتے رہیں کا خوف ہو تو بھی تیمم جائز ہو مسئلہ اگر وضو سے عیب کی نماز
 شروع کی کچھ ادا کی تھی کہ وضو جاتا رہا اور تیمم کر کے واپس ہی باقی ادا کر لے
 تو بھی درست ہے مسئلہ جمعہ کی نماز یا وقتی نماز کے جاتے رہیں کے خوف سے
 اگر تیمم کیا تو جائز نہیں مسئلہ اگر اپنی اسباب میں سے پانی رکھا ہوا تھا اور پانی
 گیا سو تیمم کر کے نماز پڑھ لی پہر پانی یاد ہوا تو ادا سن نماز کو دوہرا کرنا ادا کر کے
 مسئلہ اگر گمان ہو کہ پانی لمبا تو ایک تیرہ سکر فاصلے تک پانی کی تلاش

جانا واجب ہے اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر اپنے ساتھی پاس پانی ہو تو اس سے
 پانی مانگے اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر وہ رواج بتوڑ کر موافق قیمت مانگے
 اپنے پاس دام ہوں تو پانی مول لیکر وضو کرے اور اگر رواج سے زیادہ قیمت
 مانگے تو تیمم کرے مسئلہ اگر تمام بدن سے زیادہ جسم زخمی ہو تو تیمم کرے اور اگر
 تھوڑا زخمی ہو اور زیادہ چمکا ہو تو وضو کرے اور یوں کرے کہ تیمم بھی کرے اور وضو بھی
 باب المسح یعنی مسح کر نیكے مسئلہ موزون مسح کرنا عورت اور مرد دونوں
 کو جائز ہے اگر جب نہوں مسئلہ مسح تب جائز ہے جب پوری وضو ٹوٹے موزون
 پہنے ہو نیکی مسئلہ منیم کو مسح کرنا جائز ہے وضو ٹوٹنے کے بعد سے ایک دن اور
 ایک رات تک اور ساڑھ کو تین دن رات تک مسئلہ مسح یہ ہے کہ موزون کے اوپر
 تین اونچلیاں تر سطح پہری کہ پاؤ کی اونچلیوں کی طرف سے شروع کرے اور ہڈی
 تک کہیں مسئلہ جو موزہ بہت پٹا ہو یعنی پاؤ کی چوٹی تین اونچلیوں کی قدر تو مسح
 درست نہیں اور اگر اس سے تھوڑا پٹا ہو تو اوپر درست ہے مسئلہ اگر ایک
 موزہ کئی جگہ پر پٹا ہے کہ وہ سب پاؤ کی تین اونچلی کی قدر ہوتا ہے تو
 مسح درست نہیں اور اگر دونوں موزوں سے اس قدر جا بجا پٹے ہیں کہ وہ سب پاؤ کی
 پاؤ کی تین اونچلی کی قدر ہوتا ہے تو مسح درست ہے مسئلہ اگر نجاست غلیظہ کسی جگہ
 پر متفرق لگی اور جمع کرنے سے ایکدم سے زیادہ ہو تو نماز نہیں درست ہے اگر کسی
 ستر کا بدن اگر کئی جگہ پر متفرق کہلا ہو کہ جمع کرنے سے جو نجاست غلیظہ کی قدر

ہو تو نماز جائز نہیں مسئلہ وضو ٹوٹنے اور موزہ پانوسی کھنکھانے اور سج کی مدت
 گذر جانے سے سج ٹوٹ جائے اگر دھونے کی سزدھی سے دو نون پانوجاؤ رہو گا
 خوف نہ ہو پھر جب سج کی مدت پوری ہو گئی اور موزہ نکال ڈالا اور وضو ہو تو فقط
 پانودھوئے مسئلہ اگر زیادہ قدم اپنی جگہ سے اوپر کو موز سے نکلا تو سج
 جائز اما مسئلہ اگر تقیم سے موز دن پر سج کیا پھر ایک دن رات کی پوری ہو کر
 پہلے سفر کیا تو وہ بین دن رات پوری کر لی اور اگر مسافر ایک دن رات کے بعد تقیم
 ہو گیا تو وہ موزہ نکال کر پانودھوئے ورا اگر ایک دن رات نہیں گذر اتھا تو ایک دن
 رات پورا کرے مسئلہ اگر موز دن پر موز سے پہنچا تو اوپر بھی سج درست ہے مسئلہ
 جو مجرا بین سخت ہوں یا اوپر چتر لگا ہوا یا ادھکا کلاہر کا ہوا اوپر بھی سج درست ہے
 مسئلہ پٹری اور کلاہ اور برقع اور دستاؤں پر سج درست نہیں مسئلہ
 جیسرہ پراور زخم پر بند ہے ہوتی کٹری پر یا اور جو کچھ ایسا ہو سج درست ہے
 اور اس سج کا اور دھونے کا حکم ایک ہی ہے تو اسکی مدت میں نہیں اور صرف
 بی بی پر سج کیا جاوی اور بانی غصہ دھویا جاوی اور بی اور بنبرہ اگر چہ نے وضو
 باندھی ہو تو بھی اس پر سج درست اور بالکل بی پر سج کرے خواہ اسکی پنجر زخم ہو خواہ
 نہ ہو پھر اگر زخم اچھا ہو گیا اور بی کھلی تو مسح باطل ہو گیا اور اگر زخم نہیں اچھا ہوا
 تو مسح برقرار ہے مسئلہ موزہ اور سر کے سج میں نیت کی حاجت نہیں ہے
 باب الحیفش یعنی حیض کے مسئلہ مسلمانہ جو عورت کمر اور ہمار نہواور شلی

حیفش

بحکم سے لہو نہیے اور سکو حیض کہتے ہیں مسئلہ حیض تین دن سو کم اور دس دن
 سے زیادہ نہیں ہوتا اور جو لہو تین دن سو کم یا دس دن سو زیادہ ہوا اسکا نام
 استحاضہ ہے مسئلہ کسی رنگ کا خون ہو وہ سب حیض کا ہی مان اگر نہ اسفید ہو وہ
 حیض کا خون نہیں مسئلہ نماز اور روزہ اور سجدہ میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف
 کرنا اور قرآن پڑھنا اور بغیر خردان کے قرآن کا چھونا حیض والی کو منع ہے اور
 روزہ کی قضا اور سپر فرض ہی نماز کی نہیں مسئلہ حیض والی عورت کمرانف کے
 پنج سو رانوں کے اوپر تک کچھ غرض رکھے مسئلہ بیوض کو قرآن کا چھونا منع ہے
 مسئلہ جنابت والیکو اور نفاس والی عورت کو قرآن کا پڑھنا اور چھونا دونوں منع
 مسئلہ اگر دس دن پر حیض کا خون نہ ہوا تو اس عورت سے صحبت کرنا جائز ہے اگر چہ
 وہ نہاٹی ہو اور اگر دس روز سو کم میں بند ہوا تو جب تک وہ نہ نہالے یا اتنا وقت
 نہ گزرے کہ جسم میں نہا کر نماز کی نیت باندہ لے تک اس سے صحبت درست نہیں ہے
 مسئلہ اگر حیض اور نفاس کے دنوں میں ابتدا میں اور آخر میں خون آیا اور درمیان
 میں وہ عورت پاک رہی تو وہ پاک رہی کے دن بھی حیض اور نفاس ہی میں مسئلہ
 عورت کو سو کم پندرہ دن پاک رہتی ہے اور زیادہ پاک رہی کا اندازہ تقریباً ان جس عورت کی
 عادت ٹھہر جائے کہ پانچ روز اسکو خون آیا کرتا ہے اور پچیس روزہ عورت پاک رہتی ہے تو اسکو البتہ
 پچیس دن پاک رہی کے ہیں مسئلہ استحاضہ کو لہو کا اور کسیر ہوٹنی کا جو ہمیشہ
 جاری رہی ایک ہی حکم ہے کہ اسکو روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اور اس سے

سمجھ کر ناسخ نہیں مسئلہ اگر حیض کا خون دس روز سے زیادہ اور نفاس کا
 خون چالیس دن سے زیادہ آدے تو جتنے دن اس عورت کی عادت سے زیادہ
 وہ استخاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اسکو سات دن حیض اور تین دن
 نفاس ہوا کرتا ہے سو اسکو بارہ دن حیض کا خون آیا اور پچاس دن نفاس کا خون
 آیا تو پانچ دن جو حیض میں زیادہ ہو اور تین دن جو نفاس میں زیادہ ہوئے بھی
 استخاضہ ہے اور اگر اس عورت کے پہلی ہی پہلے یہ حیض اور نفاس ہوا ہے تو
 دس دن حیض ہے اور چالیس دن نفاس جسکو استخاضہ ہو یا مسلسل لبل ہو یا بیٹ جا کر
 ہو یا باہمی نکلنے رہتی ہو یا نکت پیری رہتی ہو یا زخم ہوتا ہو کہ کوئی وقت ایک فرض کے
 اور کئی قدر کو نہیں یعنی ہر وقت یہ مرض موجود ہے تو ایسی عورت والا شخص
 ہر فرض کی وقت کے لئی زیادہ وضو کرے پہلے اس وضو سے فرض اور نفل جو چاہے سو
 پڑے اور وقت ہی کے نکلنے سے یہ وضو جاتا رہتا ہے مسئلہ اولاد پیدا ہونے کے
 بعد جو خون جاری رہتا ہے اسکا نام نفاس ہے مسئلہ حاملہ عورت کو جو خون
 آدے وہ استخاضہ ہے مسئلہ اگر حمل گر گیا اور اسیں کوئی خیر جسم کی نگر نہ ہو
 ہوئی ہے تو اسکو بعد جو خون آدے وہ بھی نفاس ہے مسئلہ نفاس زیادہ ہو
 زیادہ چالیس دن رہتا ہے اور کم سے کم کی حد نہیں اور جو چالیس دن سے زیادہ
 ہو وہ استخاضہ ہے مسئلہ اگر ایک حمل سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک پہلے اور
 دوسرا کوئی دن کے بعد تو پہلے کے بعد سے نفاس کے دنوں کا حساب ہوگا

باب کا پنجاس معنی ناپاکیوں کا بیان مسئلہ ناپاک بدن اور کپڑا اگر پانی سے
یا ایسی چیز سے جو ہنسی ہو اور ناپاکی کو دور کرنے میں ہو دھویا جاوے تو پاک ہو جاوے
جیسے سرکہ اور گلاب سہی اور اگر تیل سے دھویا جاوے تو پاک نہیں ہوتا مسئلہ
موزے پر اگر کاڑھی ناپاکی لگی ہو تو زمین پر گر گرنے اور اگر تیلی ناپاکی لگی ہو جیسے
پیشاب تو وہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر کپڑے پر یا موزے پر یا بدن پر
خشک منی لگی ہو تو وہ ملدہ النہی سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر تر ہو تو دھوئیں مسئلہ
تلاؤں وغیرہ آئینہ وغیرہ کی نجاست کا اثر منی سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ ناپاک زمین جب خشک
ہو جاوے اور ناپاکی کا نشان اُس پر سے جاتا ہے تو پاک ہو جاتی ہے دنانیر نماز تو جا رہے
مگر نیم اوس سے درست نہیں مسئلہ غلیظ ناپاکی اگر ایک درم برابر لگی ہو تو مسافت
اور تیلی کے اندر کی چوڑائی درم برابر ہی اور خون اور شراب اور مرغی کی بیٹ
اور حرام جانور کا پیشاب اور گوبر اور لبد غلیظ ناپاک ہیں مسئلہ خفیف ناپاکی سے
اگر چوتھائی کپڑے سے کم تھرا ہو تو مسافت ہی اور علال جانور کا پیشاب اور گھوڑے کا
پیشاب اور حرام چیزوں کی بیٹ اور مچھلی کا خون اور خچر اور گدھے کے منہ کا لعاب
خفیف ناپاکی ہے مسئلہ پیشاب کی چھینٹیں سوئی کے سر کی برابر چھوٹی چھوٹی جو
پڑیں تو وہ خفیف ناپاکی ہے مسئلہ جس چیز پر ناپاکی دکھائی دیتی ہو وہ
تب ہی پاک ہوتی ہے جب وہ ناپاکی اوس پر جاتی رہے ان اگر اوس ناپاکی کا
نشان نہ دور ہو سکے تو لاچار ہی ہے مسئلہ جس چیز پر ایسی ناپاکی ہو کہ نظر نہ آوے

توا سکوتین بار دہو دی اور ہر بار پھوڑی اور جو خیر بھلائی کے اوسکو تین بار دہو کر
 خشک کر لے تب پاک ہو مسئلہ جس خیر سے ناپاکی ٹپچہ جاوے اور اس سے استنجا
 کرنا سنت ہی جیسی تہہ ہی پہر ان تہہ و نکی گنتی سنت نہیں اور دہونا اوس مقام کا
 مستحب ہی اگر جافروہ یا پیشاب وغیرہ ناپاکی جس مقام کو نکلتی ہے اوس سوراخ سے
 زیادہ پہلچاوی بد نہر درم کی قدر سوا سوراخ کے تو اسکا دہونا واجب ہی اور اگر
 معہ سوراخ درم کی قدر پہلی ہے تو استنجا ہی کافی ہے مسئلہ ہڈی سی اور گوشت
 اور کھانہ کی کسی خیر سے اور دہونا تہہ سے استنجا درست نہیں مگر غدر کے سبب
 کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کے مسئلہ صبح صادق کے شروع ہونے سے
 جب تک سورج نکلے تک فجر کی نماز کا وقت ہی اور دوپہر کے بعد کسی تک ہر خیر کا
 ساء اوس خیر سے دونا ہو جاوے دوپہر کے وقت کو ساء سے سوا تب تک ظہر کا
 وقت ہی اور ظہر کے وقت کے بعد کسی تک سورج نہ ڈونے عصر کا وقت ہے
 اور سورج ڈونے سے جب تک شفق باقی رہی مغرب کا وقت ہی اور شفق سفیدی کا نام
 ہے جو سرنخی کے بعد شام کو مغرب کی طرف ہوتی ہے اور شفق کے ڈونے سے
 جب تک صبح نہو عشا اور وتر کا وقت ہی مگر وتر کو عشا سے پہلے نہ ادا کرے اگر عشا
 کو وتر عشا کے بعد ہی مسئلہ جس ملک میں عشا اور وتر کا وقت نہ ہوتا ہو دنا عشا
 اور وتر کی نماز فرض نہیں مسئلہ فجر کی نماز اول وقت کے بعد پڑھنا اور عصر کی
 نماز جب تک دھوپ میں نہ آوے اور اگر موبوین ظہر کی نماز اول وقت کے بعد

نہو عشا

پڑھنا اور ہمیشہ عشا کی نماز ایک پہر اور تین گھنٹی رات گھوٹے کے بعد پڑھنا اور وتر
 اخبرات کو پڑھنا اور سکو لہو جبکہ اپنی جگہ کا اور وقت پر نصین ہو اور جار و نہیں
 کی نماز اول وقت پڑھنا اور مغرب کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا اور بدلی کو دن
 عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھنا اور نمازین اول وقت کے بعد پڑھنا مستحب
 مسئلہ نماز اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز سورج نکلنے وقت اور ایک
 دو پہر کو اور سورج ڈوبتے ہوئے منع ہے گر بائیں او سدن عصر کی نماز سورج
 ڈوبتی ہوئے درست ہے مسئلہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا منع ہے
 اور قضا اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز منع نہیں مسئلہ صبح صادق
 کی وقت سے فجر کی سنت کے سوا اور مغرب سے پہلے اور خطبہ کی وقت نماز پڑھنا
 منع ہے مسئلہ دو وقت کی نماز ایک وقت میں غیب یا ریش و سفر کے ادا کرنا منع ہے
 باب لا اذان یعنی ہانگ کے مسئلہ مسئلہ فرض نماز دن کے لہو اذان پڑھنا
 سنت ہے بغیر لمن کے اور بغیر اسکے کہ اول مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور
 اشہد ان محمد الرسول اللہ آہستہ اور دوسری بار با و از بلند کہئے مسئلہ فجر
 کی اذان بن حنی علیہ السلام کے بعد دوبارہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہئے مسئلہ آقا
 ایسی جو جیسو اذان مگر حنی علیہ السلام کے بعد آمین نہ قاست الصلوٰۃ وہ با کہنا
 زیادہ ہے مسئلہ اذان کے بول ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کی جلدی جلدی کہنا
 چاہیے اور اذان اور اقامت کہتے وقت منہ قبلہ کی طرف ہو اور بات کہنا چاہیے

اور جی علی الصلوٰۃ دہنی طرف اور جی علی لفظ بائیں طرف کھڑے اور صومعہ کے اندر
گہوم کر اذان کہے اور اپنی ذوا و خلیان دونوں کانوں میں ڈالے
مسئلہ اذان کہہ اقامت تک الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہا کر کے نمازیوں کو مستعد
کرنے کو مسئلہ اذان کے بعد بیٹھ جاوے اور تہکرا اقامت کہنے پر مغرب کے
وقت نہ بیٹھے مسئلہ قضا نماز کے لئے بھی اذان اور اقامت کہو اور اگر کئی قضا
اد کیا جا رہی تو پہلے قضا کے لئے اذان اور اقامت کہو اور باقی میں اقامت
کہئے اذان میں اختیار ہے مسئلہ نماز کی وقت سے پہلے اذان نہ کہی اور اگر
کہی ہو تو وقت آنے پر پہرے مسئلہ جنب کی اذان اور اقامت دونوں مکروہ
ہیں اور محدث کی اقامت اور عورت اور فاسق اور بیٹھو ہوئی اور شہ والی اذان
مکروہ ہے مسئلہ غلام اور ولد الزنا اور اندھی اور گنوار کی اذان مکروہ نہیں
مسئلہ مسافر اگر اذان اور اقامت دونوں کہے تو مکروہ ہے اور اپنی گھر
میں شہر میں نماز پڑھنے والا اگر نہ کہے تو مکروہ نہیں اور ان دونوں کو اذان
اور اقامت کہنا مستحب ہے عورت کو نہیں باب شروط الصلوٰۃ یعنی نماز میں کیا
کیا نہ ہو کہ نئے اور اسکے نماز نہیں ہوتی مسئلہ نماز کی واسطی شرط ہے
کہ حکمی ناپاکی اور ظاہری ناپاکی سے بدن اور کپڑا اور نماز کی جگہ پاک ہو اور مرد کا
بدن نان کے نیچے تک اور خرقہ عورت کا سارا بدن سوا منہ چہرہ اور ہتھیلیوں اور
دونوں قدموں کے چپا ہو ہر اگر چہ تھائی پنڈلی یا چوتھائی بال یا چوتھائی پٹ

یا چوتھائی ران یا چوتھائی جا ضرور یا پیشاب چوتھائی مکان کہلا ہو تو نماز
 نہ ہوگی اور باندھی کا پیٹ اور پیشہ اور ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک
 بدن چپا ہو مسئلہ اگر نمازی آدمی کے پاس ایسا کپڑا ہو کہ چوتھائی پاک ہو
 اور وہ تنگ نماز پڑھے تو وہ نماز جائز نہیں اور اگر چوتھائی سو کم پاک ہو
 یا بالکل ناپاک ہو تو خستہ یا چوٹی ننگے پڑھے چاہے وہ کپڑا پسٹہ پڑھے اور
 اگر کپڑا نہ ہو تو ٹیکر نماز پڑھے اور اشارہ سر رکوع اور سجدہ کرے کہ بھہ کہے
 ہو کر رکوع اور سجدہ ہی نماز پڑھنی سے بہتر ہو مسئلہ نیت نماز کی شرط ہے
 کہ نیت اور نماز کے درمیان میں کوئی ایسا کام نہ کرے کہ وہ نیت اس نماز سے
 علحدہ ہو جاوے اور نیت میں شرط یہ ہے کہ دل میں جان لے کہ میں فلاں نماز پڑھتا ہوں
 اور فعل اور سنت اور تراویح کے لئے اس قدر دل میں جاننا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں
 اور فرض نماز کے لئے اپنی دل میں فرض کا تعین کرنا شرط ہے کہ مثلاً عصر کی فرض
 نماز پڑھتا ہوں اور عقد ہی یہ بھی نیت کرے کہ میں امام کی تابعداری میں بیچوں نماز
 پڑھتا ہوں اور جوازہ کی نماز کو اسطوریہ نیت کرے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لئے
 اور عامرہ کو لئے مسئلہ قبلہ کی طرف منہ کرنا شرط ہے یہ کہہ دالے میں
 کہہ بشرف کے سامنے اور اردو کو کعبہ کی طرف منہ کرنا چاہئے اور جو شخص
 کسیے ڈر سے قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکتا ہو تو وہ جب طرف ہو سکے منہ کرے اور
 قبلہ کی طرف کا اگر شبہ ہو کہ اس طرف ہے یا اور طرف تو ایک طرف منہ کر لیں ٹھکانے

پہر جباً کی طرف دل میں ٹھانکر اس طرف نماز پڑھی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ
 ایدہر قبلہ نہیں ہو تو وہ نماز ہو گئی پہر کر نہ پڑھے مان اگر نماز پڑھنی میں معلوم
 ہوا کہ میں قبلہ کی طرف نہیں ہوں قبلہ فلا فی طرف ہو تو قبلہ کی طرف پہر جا دے
 مسئلہ اگر اندھیری رات میں بہت سی آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے
 اور ہر ایک نے جدی طرف کو قبلہ اپنی دل میں ٹھہرایا اور امام کا حال کیسے معلوم
 نہیں کہ اس کا منہ کس طرف ہو تو سب کی نماز جائز ہو گئی باب صنفۃ الصلوۃ
 نماز کے فرائض اور واجبات اور اگر تکالیف طریق مسئلہ اللہ تعالیٰ کے
 امام سی نماز شروع کرنا اور کھڑا ہونا اور قرآن پڑھنا اور رکوع اور سجدہ کرنا
 اور نماز کے آخرین اتنی دیر بیٹھا جس میں انتہیات سے رسولہ تک پڑھ لے اور
 قصہ اپنی کام سی ٹھکانا نماز میں فرض ہو مسئلہ الحمد اور ایک سورۃ اور پڑھنا
 اور یہ پڑھنا پہلے دو رکعتوں میں ٹھہرانا اور جو کام ایک رکعت میں دو بار ہوتا ہے
 وہ ایک کے بعد دوسرا کرنا اور نماز کی رکعتوں میں ٹھہرنا اور پہلے مرتبہ بیٹھنا
 اور دو بار کے بیٹھنے میں انتہیات پڑھنا اور آخر کو لفظ سلام کے کہنا اور
 وتر میں قنوت پڑھنا اور دونوں عیدوں کی نماز میں تکبیرین کہنا اور فجر اور عصر
 اور عشا کی نماز باؤز بند پڑھنا اور ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا واجب ہے
 مسئلہ پہلی تکبیر میں دو نوامتہ اوٹھنا اور آنکھیاں کھلی رکھنا اور امام
 کو تکبیرین آواز سے کہنا اور سبحانک اللہم پڑھنا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور

قرآن مجید
 و فرائض و احکام

الحمد کے سرے پر اور الحمد کے آخر میں آمین کہنا اور دہنا ماتھے بائیں کے
 اوپر پٹان کے نیچے باندھنا اور رکوع میں جاتے اللہ اکبر کہنا اور رکوع سے
 سر اٹھانا رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہنا اور دو نوزو ماتھے سے
 پکڑنا اور انگلیاں کھلی رکھنا اور سجدہ نہیں جاتے اور سجدہ و نسو سر اٹھا کر اللہ اکبر
 کہنا اور سجدہ و نہیں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور دو نوز سجدہ و نہیں دو نون ہا
 اور دو نون گھٹنوں زمین پر لگانا اور بعد سجدہ کے بائیں پاؤں کو لٹکانا اور دھنسنے
 گھڑا رکھنا اور بعد رکوع کے کھڑا ہونا اور دو نون سجدہ وں کے درمیان میں
 بیٹھنا اور اخیر مرتبہ کے بیٹھنے میں التحيات کے بعد درود پڑھنا اور دعا
 پڑھنا سنت ہر مسئلہ سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا اور جمائی آنے وقت نہ کو بند
 رکھنا اور پہلی تکبیر کی وقت دو نون ہتھیلیاں دو نون استینوں سے نکال لینا اور نہ
 نہ کھاسنا اور تکبیر کہنو والا جب حی علی الفلاح کہو تب نماز کو کھڑے ہو جانا اور جب
 قد قامت الصلوۃ کہو تب امام کو نماز شروع کرنا مستحب ہو فصل جب نماز میں
 داخل ہوا چاہے تو اللہ اکبر کہو اور دو نون ہاتھ اپنی دو نون کا نوئی برابر رکھو
 اگر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا خدا بزرگ است یا خدا پاک است یا خدایا معبود
 نیست کہ نماز شروع کرے تو بھی جائز ہے جیسا کہ جاری میں الحمد کو فارسی میں نماز
 کے اندر پڑھنا درست ہے اور صحیح میں بسم اللہ فارسی میں کہنا جائز ہے مگر
 اللہ اکبر کی جگہ نماز کے شروع کے لے اللہم اغفر لی کہنا درست نہیں ہے جب

اللہ اکبر کہہ چکو تو دامنِ اطمینان پر پناہ مانگی اور آہستہ کہنے لگو
 بُحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَبْنِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَلَدُكَ وَكَرَامَةُ
 عِزِّكَ اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

آہستہ کہو کہ یہ اعوذ باللہ الحمد کے شروع کو لکھو تو مسنون ہو کہو اور منقذ
 نہ کہو اور عید و نکی نماز میں تکبیر و نکی بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے
 پہ نمازی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کو بعد ہر رکعت میں ہر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہو اور یہ بسم اللہ قرآن میں کی ایک آیت ہی ہے اسطرح اور ہی ہے کہ ہر سورۃ
 اس سے بعد ہی بعد ہی معلوم ہو الحمد کی اور ہر سورۃ کے سر کی آیت نہیں پہر بسم اللہ

کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ
 الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْپِ
 عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھو اور امام اور پیروا لے لو کہ آمین آہستہ

کہیں پہر کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھی پہر اللہ اکبر کہو مگر الف کو بڑا دسی نہیں پہر
 ہون رکوع کرے کہ دونوں ماتہ دونوں زانو پہر کہو اور اوٹھیں پہلی رکھی
 اور پیٹہ برابر پہلا دی اور سر اپنا سرین سی برابر کہ دی اور سمالت میں تین بار

سبحان ربی العظیم کہو پہر سر اوٹھا دی اور امام اسبق کہے کہ سمع اللہ لمن حمد
 اور مقتدی اور موتمم اور منفرد کہو کہ ربنا دلک الحمد او پہر اللہ اکبر کہے اور

پہلے دو نوافل اور پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اپنا چہرہ زمین پر رکھی اور
 ہاتھ اور ماتھی کسی سجدہ کر کے تو اگر ناک ہی یا ماتھی ہی کسی سجدہ کیا تو مکروہ ہے
 اور گہڑی کے بیچ پر بھی سجدہ کرنا مکروہ ہے اور سجدہ میں دونوں بازو گود کی
 علیحدہ اور پیٹ زانوؤں کی علیحدہ اور بازو کی اوٹھلیاں قبلہ کی طرف رکھی اور سجدہ
 میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں مان عودت سجدہ میں وہی رہی اور پیٹ زانو
 سے مل کر رکھی پھر تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھا دیا
 اور اچھی طرح سنبھل کر بیٹھے پھر اللہ اکبر کہی اور سجدہ کر کے پھر اللہ اکبر کہی اور
 اٹھا دی پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں زانو اٹھا دی اور کھڑا ہو کر رکھڑ
 ہونے میں ٹپکتی نہ لگا دی نہ بیٹھو اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھی
 فرق اتنا ہے کہ دوسری رکعت میں سبحانک اللہم اور اعوذ باللہ نہ پڑھی اور اللہ اکبر
 کہنے میں ہاتھ نہ اٹھا دی اور اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا صریح نماز کی
 پہلی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عید و نکی تکبیر و نہیں اور حجر اسود کے بوسہ نہ
 کنی تکبیر اور صفا اور مردہ اور عرفات اور رمی جمار کی تکبیر میں ہی پھر جب دوسری
 رکعت کے دونوں سجدہ کر چکے تو بابا یاں پانوٹا کر اوسپر بیٹھی اور دھنا
 پانوٹا کر کہی اور اسکی اوٹھلیاں قبلہ ہی کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ دونوں
 زانو پر اور اوٹھلیاں کھلی رکھی پھر عورت اپنی دونوں بازو دھنی طرف نکال
 دے اور سرین زمین پر رکھے پھر پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ

وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 پہر اگر تین یا چار رکعت کی فرض نماز ہے تو اوہین نیری اور چوتھی رکعت میں نہ
 الحمد پڑھے اور دوسری بار کا بیٹھا پہلی دفعہ کے بیٹھنے کی طرح جو اوہین التیمات
 پڑھے اور دو پڑھے اور اسی دعا مانگے جیسے قرآن میں یا ایدیش دعا میں
 ایسی دعا مانگے جیسے آدمیوں سے بات کرتے ہیں پہر امام کے ساتھ کہے
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ جیسو اللہ اکبر پہلے دفعہ امام کے ساتھ کہتا ہے اور جیسو
 سلام دہنی ٹکڑ اور بائیں طرف کھڑکی اور یہ نیت کرے کہ میں یہ سلام دہنی بائیں
 طرف کے لوگوں اور فرشتوں اور امام کو کرنا ہوں اور امام نیت کرے کہ میں ساتھ
 کے لوگوں کو اور بائیں دہنی فرشتوں کو کرنا ہوں مسئلہ فجر کی دو نون رکعت
 فرض میں اور عصر کی اور عشا کی پہلی دو نور کعتوں میں اگر چہ قضا پڑھتا ہو اور
 جمعہ اور دو نوحید و نکی نماز میں اور دوسری صورت بلند آواز سے اور اور نمازوں
 آہستہ پڑھی اور نفل نماز زمین و نکو آہستہ پڑھی اور منفرد بلند آواز سے پڑھنی کی
 نماز و نکو چاہے بلند آواز سے پڑھی چاہے آہستہ پڑھی اور انکو نفل نماز کا بھی
 یہی حکم ہے مسئلہ اگر عشا کی پہلی دو رکعت میں سورت نہ پڑھی تو پچھلی دو رکعت
 میں الحمد کے ساتھ آواز بلند پڑھے اور اگر الحمد ہی نہ پڑھی تو الحمد پچھلی رکعت میں

دوبارہ پڑھے مسئلہ فرض استقدر ہے کہ ایک آیت پڑھی اور سنت یہ ہے کہ سفر
 میں سورہ الحمد اور ایک اور سورہ پھر کوئی سورت ہو پڑھی اور سفر نہ ہو تو فجر اور
 ظہر میں طویل مفصل یعنی سورہ حجرات سے سورہ السمانہ ذات البروج تک سورت
 میں کسی سورت اور عصر اور عشا میں اذنا ط مفصل یعنی سورہ السمانہ ذات
 البروج سے سورہ کہم کن تک کی سور تو نہیں کسی کوئی سورہ اور مغرب میں قصار
 مفصل یعنی سورہ کہم کن سے آخر زمان تک کی سور تو نہیں کسی کوئی سورہ پڑھے
 مسئلہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت سے بڑی سورہ پڑھے اور
 اور نماز و نہیں دو نون رکعت میں برابر پڑھی مسئلہ کسی نماز میں پڑھنی کو کوئی
 مخصوص سورت قرآن کی معین نہیں ہے مسئلہ مومن الحمد اور سورہ نہ پڑھی
 بلکہ شناکر ہی اور چپ رہی گو کہ امام آیت ترغیب کی باور اسنے کی پڑھی اور جب
 خطبہ پڑھا جاوے تب بھی شناکر چپ رہی اگرچہ خطیب رو پڑھی خواہ دور ہو دی
 یا نزدیک چپ ہی رہی باب الامامۃ یعنی امامت کے مسئلہ مسئلہ جماعت کی
 نماز پڑھنا سنت ہو کہ نہ ہو مسئلہ بہتر امام وہ جسکو سنت کا علم زیادہ ہو پھر
 اگر علم میں سب برابر ہوں تو وہ شخص جو قرآن خوب پڑھتا ہو پھر اگر اس میں سب
 ہوں تو وہ جو سب میں زیادہ پڑھتا ہو پھر اگر سب پڑھتا ہو سب میں برابر ہوں
 تو وہ جو عمر میں زیادہ ہو مسئلہ غلام اور کنوار اور فاسق اور بدعتی اور
 اندھی اور حرامی کا امام ہونا اور بڑی سورہ پڑھنا اور عورتوں کا جماعت کر کے

بیشک

نماز پڑھنا کر وہ ہر پہر اگر عورتیں اپنی جماعت بنا کر نماز پڑھیں تو جو عورت امام بنی
 وہ درمیان میں کھڑی ہو آگے بڑھ کر نہ کھڑی ہو اور یہی حکم ہے کہ اگر کئی منگلی
 جماعت میں نماز پڑھیں تو ان کا امام بھی درمیان میں رہو آگے نہ بڑھو مسئلہ اگر
 مقتدی ہو تو امام کے دہنی طرف کھڑا ہو اور دو یا زیادہ ہوں تو پہچو کھڑی ہوں
 مسئلہ مردوں کی صف اول ہو ان کو پیچھے لڑکی اوکے پیچھے عورتیں کھڑی ہوں
 مسئلہ اگر مرد کی برابر جوان یا نو عمر عورت سوا سی جنازہ کی نماز کے اور نماز
 میں کھڑی ہو اور اس مرد اور عورت نے ایک ہی نماز کی نیت کی ہو اور ساتھ ہی
 دونوں اگر بن ایک مکان پر بدون آڑ کے اور امام نے عودت کی بھی اپنے
 ساتھ نماز کی نیت کی ہو تو اس مرد کی نماز فاسد ہو گئی اور اگر امام نے نیت عودت
 کی امامت کی گئی تھی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی اور مرد کی ہو گئی مسئلہ مردوں
 کی جماعت میں عورتیں بجا بکریں مسئلہ اگر مرد نے عورت کو یا لڑکی کو اور طاہر
 صنفہ کو اور قرآن پڑھنے والے نے اس کو جواحدہ اور ایک سورۃ اور بھی بن
 پڑھا ہو اور کھڑا پہنچو ہوئی نے ننگے کو اور اشارہ کرنا والے نے اس کو جواحدہ
 مسخر نماز پڑھنا ہو اور فرض پڑھنے والے نے نقل پڑھتی ہوئی کو اور ایک فرض
 پڑھنے والے نے اور فرض پڑھتی ہوئے کو امام بنایا تو نماز ادا نہ ہوئی مسئلہ
 اگر مرد وضو کئی ہوئی نے نیم کئی ہوئی کے پیچھے اور بدن دھوئی ہوئی نے مسح
 کئی ہوئی کے پیچھے اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے والے نے میٹھ کر پڑھ دیا ایسے پیچھے

اور کبوتر بچھو اور اشارہ کر نیلے فوٹی اشارہ کر نیو الیکو بچھو اور نفل والو نے فرض الیکو بچھو نماز
 پڑھی تو درست ہی اور نماز ہو گئی مسئلہ اگر بعد نماز کے معلوم ہوا کہ امام نے وضو نہ کیا تو پھر
 نماز پڑھیں مسئلہ اگر ایک اُمّی کے بچھو یعنی اسکے بچھو جو الحمد اور سورہ نہیں پڑھتا
 ایک اُمّی اور ایک پڑھنے والے نے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی مسئلہ اگر امام کا
 نماز کے درمیان میں وضو جاتا رہا اور اُس نے اُمّی کو اپنی جگہ پر قائم کیا اخیر نماز میں
 تو سبکی نماز جاتی رہی باب الحدیث فی الصلوٰۃ یعنی نمازی کا وضو اگر
 نماز کے اندر ٹوٹ جاوے اور سکو مسئلہ اگر نماز پڑھتی میں خود بخود وضو ٹوٹے
 تو وضو کر کے باقی نماز پڑھ لے اور اگر امام کا وضو ٹوٹے تو وہ مقتدی کو اپنی
 جگہ پر کھڑا کر دے جیسو امام پڑھتی ہوئے بند ہو گیا کہ پڑھنے کے تو اور کو اپنی جگہ امام
 کر دے مسئلہ اگر نماز میں نمازی نے جانا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا سو وہ نمازی
 مسجد سے باہر نکلا تو وہ اس نماز کو سرسری پڑھی مسئلہ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں بولنا
 ہو گیا یا اسکو اخلام ہو گیا یا بیہوش ہو گیا تو وہ سرسری نماز پڑھی مسئلہ اگر آخر
 کی التحیات پڑھنے کے بعد خود بخود وضو ٹوٹ گیا تو وضو کر کے سلام پھیر دے
 اگر آخر کی التحیات کے بعد قصدًا وضو توڑا یا قصدًا بات کہی تو نماز پوری ہو گئی
 مسئلہ اگر تیمم سے نماز پڑھتا تھا اور نماز کی حالت میں پانی ملا یا نماز میں موزے
 کے مسح کی دہ پوری ہو گئی یا توڑی کسی حرکت سے موزہ کا لٹا لایا جو شخص الحمد اور
 سورہ نہ پڑھ سکتا تھا اسکو نماز میں پڑھنا گیا یا نہ نماز میں تھا اسکو پڑھنا یا یا

سبب

اشعار سو نماز پڑھنے والیکو درست ادا کرنیکی طاقت ہوگئی یا صاحب ترتیب کو نماز
 میں یاد آیا کہ مجھے غلطی نماز قضا ہو یا امام کا وضو ٹوٹا اور اوسنی امتی کو اپنی جگہ
 پر طیفہ کیا یا فجر کی نماز میں سورج نکل آیا یا جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آگیا یا
 دشمنی کا زخم اچھا ہو گیا اور نماز میں جبر یا پٹی کھل پڑی یا معذور کا عذر جاتا رہا
 تو ان صورتوں میں نماز جاتی رہی مسئلہ اگر امام نے مسبوق کو اپنی جگہ کھڑا
 کر دیا تو جائز ہے پر جب وہ مسبوق امام کی نماز پوری کر دی تو مددگ کو اپنی
 جگہ امام کر دے کہ مددگ سلام پھیرے اور اوسیکے ساتھ ادر مقتدی سلام
 پھیرے اور اگر مسبوق نے اخیر کی التحیات کو بعد ایسا کام کیا جس سے نماز جاتی
 رہی تو اوسیکی نماز جاتی رہی اور وکی نہیں اور اگر مسبوق کی امام نے
 اخیر التحیات کے بعد ٹھٹھا مارا تو مسبوق کی نماز جاتی رہی مسئلہ اگر اخیر
 التحیات کے بعد امام مسجد سے باہر نکل گیا یا باتین کرنے لگا تو مسبوق کی نماز
 باقی ہوئی مسئلہ اگر رکوع میں یا سجدے میں وضو ٹوٹا تو وضو کر کر باقی نماز
 ادا کر لے اور اوس رکوع اور سجدے کو بھی پھر کر کرے اور اگر رکوع
 میں یا سجدے میں یاد آیا کہ پہلی رکعت میں رکوع نہیں کیا یا سجدہ نہیں کیا
 سو اسی حالت میں اوسنوہ پہلا رکوع یا سجدہ کیا تو اب اس رکوع یا سجدہ
 کو چھین یاد نہ ہوا پھر نہ کرے مسئلہ اگر ایک مقتدی امام کے پیچھے نماز میں
 ہو اور امام کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ مقتدی خود بخود بجای اوس امام کے

جس کے ساتھ
 ہوتا ہے
 اگر امام
 کے ساتھ
 ہوگا

ہو گیا اگرچہ وہ امام اور سکو اپنے قائم مقام کرنیکی نیت نہ کرے باب الفسہ
 الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا یعنی جیستہ نماز جاتی رہتی ہے اور جیڑ کردہ ہوتی
 ہے اور سکا بیان مسئلہ اگر نماز میں بات کہو یا ایسی دعا مانگو جیسو آؤ بیٹو
 مانگا کرتے ہیں یا آہ آہ یا آہ آہ کہو یا آہ آہ کہو یا مصیبت کے سبب چلا کر رویا یا
 بیغیر کہنا انسان یا کسی نے چینگ کر الحمد للہ کہنا اور اس نمازی نے اسکو بچا لیا
 کہنا یا اسکو امام کے سوا اور کوئی شخص پڑھتا تھا اور وہ بھولا اور اسنی لغتہ
 دیا یا تعجب کی بات شکر نماز میں لا الہ الا اللہ کہنا یا کسی نے السلام علیکم کہنا یا
 سلام علیک جواب یا یا مثلاً ظہر کی نماز پڑھتا تھا پھر اوسمیں ایک رکعت کے بعد
 عصر کی نماز کی یا نقل نماز کی نیت پر اللہ اکبر کہنا یا قرآن میں دیکھ کر پڑھایا کہ کہنا
 یا پھر تو نماز جاتی رہی مان اگر بعثت یا دوزخ کو یا دکر کے آواز سو رویا
 یا لکھا ہوا دیکھ کر اسکو سجدہ لیا یا اپنی دانتوں میں کا کچھ لگا ہوا کہنا لیا یا اسکی سجدہ
 کی جگہ پر ہو کر کوئی نکلا تو اسکی نماز نہیں گئی پر جو شخص نمازی کی سجد کی جگہ پر ہو نکلا وہ گنہگار
 ہوا مسئلہ نماز میں اپنی کپڑی یا بدمس کی پھینکا اور کنکریاں مٹا کر نا اور انکھیاں چکانا اور
 ٹوٹو سپرد و لون ہاتھ رکھنا اور وہنی اور بائیں طرف دیکھنا اور کتھ کی طرح بیٹھنا اور
 سجدہ میں دونوں بازو درمیں پر رکھنا اور ہاتھ سے سلام کا جو آدیا اور بغیر چار زانو بیٹھنا اور
 جوڑا بازو ہٹا اور کپڑا اوپر اوٹھانا اور نیچا کپڑا پھینکا اور جانی لینا اور پھینکا
 بند کرنا اور اکیلے امام کو بڑے درمیں کھڑا ہونا اور اکیلے امام کا دوکان

ہر کھڑا ہونا اور مقتدیو کھانچو کھڑا ہونا یا مقتدیو کا دوکان پر اور امام کا نیچے
 کھڑا ہونا اور تصویر کا کھڑا ہونا اور سر پر یا سامنے یا برابر کسی صورت کا ہونا
 اور آیتوں کا یا تسبیحوں کا گستاخ کیوں نہ ہو نہ ہو یا ان اگر سجدہ کے لیے سجدہ کی
 جگہ سے نکلیں یا ان کے تہ و دو رکعت یا امام نے درین سجدہ کیا اور وہ دوسرے
 باہر کھڑا تھا یا چوٹی چوٹی تصویر میں ہوں یا اس کے سر کٹے ہوئے ہوں یا بال
 کی تصویر نہ ہوں تو مکروہ نہیں مسئلہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سانپ یا بھو مارا
 یا بیٹھو باتیں کرتے ہوئے آدمی کی پیٹھ کی طرف نماز پڑھیں یا سامنے لٹکتے ہوئے
 قرآن یا تلوار یا شمع یا چراغ کی طرف نماز پڑھیں یا تصویر دن والے بچوں
 پر نماز پڑھیں بلکہ تصویر پر سجدہ کرے تو مکروہ نہیں مسئلہ حاضر در
 یا پیشاب کی وقت قبلہ کی طرف مومنہ اور پیٹھ کرنا اور مسجد کا دروازہ بند کرنا
 اور مسجد کی چہت پر صحبت یا پیشاب کرنا یا حاضر در کرنا مکروہ ہے اور جس گھر کے
 اندر مسجد ہو اور جس گھر کی چہت پر مکروہ نہیں اور مسجد میں چونا کاری سے یا نہ ہونے
 سے بڑے ہانا گلکاری کرنا مکروہ نہیں باب الوتر والنوافل یعنی وتر
 اور نفل نمازوں کے مسئلہ وتر واجب ہے اور میں تین رکعتوں کے
 بعد سلام ہے اور کوہ سے پہلے تیسری رکعتیں ہمیشہ دعا قنوت پڑھنا الذاکر
 المکمل اور ہر رکعت میں بعد وتر کے الحمد اور سورۃ پڑھنا ہے اور سوا وتر کے
 اور نماز میں دعا قنوت نہیں ہے اور وتر میں امام کے پیچھے تو تکمیل ہی دعا قنوت پڑھیں

باب الوتر والنوافل

فجر کی نماز میں تین مسئلہ فجر کی نماز سے پہلے اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے فرض کے بعد چار رکعت سنت
 میں مسئلہ عشا کی نماز سے پہلے اور بعد اور عصر سے پہلے چار رکعت اور مغرب
 کے بعد چھ رکعت پڑھنا مستحب ہے مسئلہ دن کو نفل نماز ایک سلام سے جا کر
 سو زیادہ پڑھنا اور رات کو آٹھ سو زیادہ پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ دن ہو یا
 رات ہو بہتر یہ ہے کہ چار چار رکعت نماز نفل پڑھے مسئلہ نماز میں ذکر
 کھڑا رہنا بہتر ہے بہت سجدوں سے مسئلہ فرض نماز کی دو رکعتوں میں اور
 نفل اور وتر کی ہر رکعت میں قرآن پڑھنا فرض ہے مسئلہ جب نفل نماز شروع
 کی پہرہ نفل لازم ہو جاتی ہے اگرچہ آفتاب غروب ہوتے یا طلوع ہوتے وقت
 شروع کی ہو اگر وہ ادا نہ ہوئی تو اوسکی قضا پڑھے مسئلہ اگر چار رکعت
 نفل کی نیت کر کے نماز شروع اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھنے سے پہلے یا بعد وہ
 نماز توڑ ڈالے یا چاروں رکعت پڑھیں مگر چاروں میں کچھ قرآن نہ پڑھنا یا پہلی
 دو میں قرآن پڑھا اور پچھلی دو میں نہ پڑھا یا پچھلی دو میں پڑھا اور پہلی دو
 میں نہ پڑھا یا پہلی دو میں پڑھا اور پچھلی ایک میں پڑھا اور ایک میں نہ پڑھا یا
 پہلی دو میں سے ایک میں پڑھا اور ایک میں نہ پڑھا اور پچھلی دو میں پڑھا یا پہلی
 دو میں نہ پڑھا اور پچھلی دو میں سے ایک میں پڑھا اور ایک میں نہ پڑھا تو ان سب
 صورتوں میں دو رکعت نماز قضا پڑھے اور اگر پہلی دو میں سے ایک میں پڑھا

اور ایک مین نہ پڑا اور پچھلی دو مین بھی نہ پڑا یا پہلی دو مین سب کو مین پڑا اور ایک مین
 نہ پڑا اور پچھلی دو مین سب کو بھی ایک مین پڑا اور ایک مین نہ پڑا تو چار رکعت نماز
 قضا پڑے مسئلہ فرض چار رکعت مین دو رکعتونین الحمد اور سورۃ پڑھی اور
 پچھلی دو مین فقط الحمد پڑھی اور نفل مین چارونین الحمد اور سورۃ پڑھی مسئلہ
 نفل نماز بیٹھے بیٹھ ہی پڑھنا درست ہے اگرچہ کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہو خواہ سر ہی
 سو بیٹھ کر شروع کی خواہ کھڑے ہو نیکی بعد بیٹھ گیا ہو مسئلہ اگر نفل نماز
 ششتر باہر سواری پر سوار پڑھی اور رکوع اور سجدہ اشارہ سہی اور اگر سہ
 پہر سواری کسی ہی طرف جاتی ہو درست ہے پھر اگر سوار نماز پڑھتی ہو تو سواری سہی
 اوتراتو وہ نماز پوری کر لے اور اگر نماز پڑھتی والا پڑھتی مین سوار ہوا تو وہ
 نماز ٹوٹ گئی مسئلہ رمضان کے مہینے مین میں رکعت پڑھنا دو دو رکعت
 علیحدہ علیحدہ کہہ کے عشا کی نماز کے بعد اور وتر نماز سہ پہلے یا بعد جماعت سہی
 اور انہیں رمضان بہر مین ایک قرآن کا ختم کرنا اور چار چار رکعت کے بعد بقدر
 چار چار رکعت کے بیٹھا سنت ہے مسئلہ رمضان مین وتر کی نماز جماعت
 سہی پڑھنا درست ہے اور دنوں مین نہین باب اور اگر الفرضیت
 یعنی فرض نہین شریک ہو یا الکی مسئلہ اگر یہ ظہر کی نماز کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ تکبیر
 ہوئی تو اب یک رکعت اور پڑھ کر دو رکعت پوری کرے پھر امام سہی ہو لی اور اگر نہین
 پڑھ چکا تھا تو چار دن بعد ہی کرے پھر امام سہی چھ چار نفل کی نیت کر کر جماعت مین

باب در فضیلت

شریک ہو جاوے مسئلہ اگر زید نے فجر کی یا مغرب کی ایک رکعت پڑھی تب
 تکبیر ہوئی تو زید وہ نماز توڑ کر امام کے پیچھے جماعت سے ادا کرے مسئلہ
 اذان کے بعد مسجد سے نکلنا بے نماز ادا کیے کروہ ہر مان مگر جو شخص نماز پڑھا
 اور سکو نکلنا کروہ نہیں پڑھا اور عشا کے وقت جو تکبیر شروع ہو جاوے تو
 اور سکو بھی نکلنا کروہ سے مسئلہ اگر فجر کی نماز میں خوف ہو کہ اگر سنت
 پڑھی تو دونوں فرض جماعت سے تلبین گے تو سنت چھوڑ دے اور امام
 کے پیچھے فرض جماعت سے ادا کر لے مسئلہ فجر کی دوست اگر دونوں فرض
 کے ساتھ قضا ہو جاوے تو فرض کے ساتھ اذکو قضا پڑھ لے بے فرض کے
 نہیں مسئلہ اگر ظہر کی چار سنت نہیں پڑھیں اور فرض پڑھ لیں اور وقت
 ظہر کا باقی ہو تو چار سنت دو رکعت سنت سے پہلے پڑھ لے مسئلہ اگر
 ظہر کی ایک رکعت جماعت سے پائی تو اور سکو یہ نہ ٹھہرا دین کہ ظہر کی نماز جماعت
 سے پائی پر ثواب جماعت کا البتہ اور سکو ملا مسئلہ اگر وقت جائزینہ کا
 خوف نہ ہو تو فرض سے پہلے نفل پڑھے اور وقت تنگ ہو تو نہ پڑھے
 مسئلہ اگر امام کو رکوع میں پایا اور العدا کبر لکھ کر اتنا کھڑا ہوا کہ امام
 نے رکوع سے سر اٹھالیا تو یہ رکعت اُتقتدی نے نہ پائی اور اگر مقتدی نے
 امام سے پہلے رکوع کیا اور پھر امام بھی رکوع کر کے رکوع میں مقتدی کو
 مل گیا تو جائز ہے باب قضا الفوائت یعنی فوت ہوئی نماز کو قضا

قضا الفوائت
 باب

پڑھنے کے مسئلہ اگر کئی نمازین فوت ہوئیں اونکی تصانیف میں یا فوت ہوئی نماز کی قضا اور وقتی نماز کے ادا کرنا میں ترتیب یعنی پہلی کو اول اور پہلی کو بعد ادا کرنا فرض ہو مسئلہ اگر وقتی نماز کے ادا کرنا کے لیے وقت تنگ ہو گیا یا فوت ہوئی نماز یا دوسری یا چہ وقت کی نماز فوت ہو گئی تو ترتیب فرض نہ رہے مسئلہ اگر بہت نمازین فوت ہوئیں تین سو وہ قضا پڑھتے پڑھتے چہ نمازوں سے کم رہ گئیں تو اہم یا اہمتر پر ترتیب فرض نہیں ہوئی جب تک وہ چھوٹے قضا پڑھ لے مسئلہ قضا کے مقدمہ میں وتر اور فرض کا ایک ہی حکم ہو مسئلہ اگر زید کی نماز فوت ہوئی سو وہ اس کو یا دہین اور وقتی نماز اس پر پڑھی تو یہ نماز وقتی پڑھی ہوئی فاسد ہوئی پھر اگر اس پر پانچ وقت کی اور نمازین ادا کر لیں اور وہ فوت ہوئی بھی ادا کر لی تو اب یہ سب نمازین درست ہو گئیں

باب سجدہ و السہو یعنی سہو کے سجدوں کے مسئلہ نمازین جو واجب ہیں اون میں کسی واجب ترک کر نیسے یہ واجب ہوتا ہے کہ ایک طرف سلام پیر کر دو سجدے کرے اور التیات پڑھے تب سلام پیرے مسئلہ اگر ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوئے تو سب دو ہی سجدے سہو کے کرنا لازم ہو گا مسئلہ اگر انام سہو واجب ترک ہوا تو مقتدیوں پر سہو کے سجدے واجب ہوں گے اور اگر مقتدی سہو ہوا تو کسی پر نہیں مسئلہ اگر تین یا چار رکعت پڑھتا تھا اور دو رکعت کے بعد بیٹھا ہوا اور تیسری رکعت کو کھڑا ہو کر لگا

باب سجدہ و السہو

تب بیٹھنا یا دھوا تو وہ اگر بیٹھنے سے نزدیک ہو تو بیٹھ جاوے اور اگر کھڑی ہو نیکی نزدیک ہو تو کھڑا ہو جائے پھر آخر کو سجدے سے سہو کے کئے اور اگر چار رکعت کے بعد کا بیٹھنا ہو لا پھر وہ پانچویں رکعت کا سجدہ کر نیسے پہلے یا دھوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات کے بعد سہو کے سجدے کر لے اور اگر پانچویں رکعت کے سجدہ کے بعد یا دھوا تو سجدے سے سر اٹھاتے ہی وہ چاروں رکعت فرضن جاتی زمین گر نفل ہو گئیں تو اب چھٹی رکعت اوسین اور ملائے اور اگر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر پانچویں رکعت کو اٹھنا اور سجدہ کر نیسے پہلے یا دھوا تو بیٹھ جاوے اور سلام پیروی اور اگر سجدہ کر نیسے بعد یا دھوا تو چاروں فرضن تو پورے گئی گئی اور چھٹی رکعت اور پڑھ لی تو یہ دو رکعت نفل ہو جائیں اور سہو کے سجدے کر لے مسئلہ اگر دو رکعت نفل نماز میں سہو ہوا اور آخر کو سہو کا سجدہ کیا تو اب اوسے نیت پر اوسین ملی ہوئی اور نفل نہ مشروع کرے مسئلہ اگر زید نے سلام کہا سہو کا سجدہ کر نیکی پھر عمر و اس کا مقتدی ہو گیا بعد کے زید نے سجدہ سہو کا کیا تو عمر و کا مقتدی ہونا جائز ہوا اور اگر نکلیا تو نعم و مسئلہ اگر زید پر سہو کا سجدہ ہے اور سلام پیروی اس نیت سے کہ نماز ہوئی تو ابھی زید کو اختیار ہے کہ سجدے سے سہو کے کر لے مسئلہ اگر نماز میں شک ہوا کہ دو رکعت پڑھیں مثلاً تین یا چار تو اگر ایسا شک اول بار ہوا تو اس نماز کو سرسری پڑھے اور اگر ایسا شک اکثر ہوتا ہو تو جو ظن غالب ہو

تقدی سب پر سجدہ کرنا واجب ہوا اور اگر تقدی نے پڑھی تو کسی پر واجب نہیں
 مسئلہ اگر نماز میں امام کے سوا اور کسی سے سجدہ کی آیت سُنی نماز طر کے
 بعد سجدہ کر لے اور اگر نماز میں وہ سجدہ کر لیا تو بعد نماز کے پھر کر اوس سجدہ کو
 کرے وہ نماز پھر کر نہ کرے مسئلہ اگر امام نے سجدہ کی آیت پڑھی اور ابھی
 نہیں کیا کہ زید وہ آیت سُننے کے بعد اوس کا تقدی ہو تو اب زید بھی وہ سجدہ
 امام کے ساتھ کر لے اور اگر وہ سجدہ کر چکا تھا تب زید تقدی ہو تو زید پر
 وہ سجدہ نہیں اور اگر زید اوس کا تقدی ہو تو زید وہ سجدہ کر لے مسئلہ
 اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ نکلیا تو بعد نماز کے اوس سجدہ کی
 قضاء نہیں مسئلہ اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کر لیا پھر وہی آیت نماز
 میں پڑھے اور سجدہ کرے اور اگر پہلی سجدہ نکلیا تا تو ایک ہی سجدہ نماز
 میں کافی ہے مسئلہ اگر ایک آیت سجدہ کی ایک جگہ پر کئی مرتبہ پڑھی
 تو ایک ہی سجدہ کافی ہو اور اگر دو مجلسوں میں پڑھی تو دو بار سجدہ چاہیے
 مسئلہ تلاوت کے سجدہ کا طریق یہ ہے کہ نماز کی شد طون کے
 ساتھ بے ہاتھ اوٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے
 اور اوس میں ہاتھ اوٹھانا اور التحیات پڑھنا اور سلام پھیرنا نہیں ہے
 مسئلہ سب سورہ پڑھنا اور سجدہ کی آیت چھوڑ دینا مکروہ ہے اور سجدہ
 کی آیت اور سب سورہ پڑھنا مکروہ نہیں باب صلوٰۃ المسافر یعنی سفر کی

نماز کے مسئلہ مسئلہ درمیانی چال سے تین منزل دور جانکو مشکلی یا دور یا
 یا پہاڑ کی راہ پر جو اپنے کمرے سے نکل کر شہر کے گھر دن سے باہر ہوا تو وہ شخص مسافر
 ہی چار رکعت نماز فرمیں کو قصر کر کے دو پڑا کرے مسئلہ اگر مسافر نے
 چاروں فرض پڑھے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ہو گئی اور
 اگر نہ بیٹھا تھا تو نماز نادرہ جوی مسئلہ جب مسافر اپنے شہر میں داخل ہوا
 یا اور کسی شہر یا گانوں میں پندرہ روز ٹھہر نیکارا دہ کیا تو وہ مقیم ہو گیا
 پوری نماز ادا کرے اور اگر پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت کی یا کچھ نیت کی
 تو وہ مسافر ہی ہی اگرچہ اسکو وہاں بر سین گذر جاوین مسئلہ اگر
 مکہ اور منامین پندرہ روز رہنے کی نیت کی تو وہ مسافر ہی ہی مقیم نہیں
 اس طرح اگر مسلمانوں کے لشکر نے دار الحرب میں پندرہ روز رہنے کا ارادہ
 کیا گو کہ اس میں کسی شہر کو گمیرا ہو یا باغیوں کو دار الاسلام میں گمیرا ہو شہر
 کے سوا اور کہیں تو یہ مقیم نہیں مسئلہ خیموں میں رہنے والے لوگ
 جیسے بنارس اور کنجہ وغیرہ لوگ جنگی گذران جنگوں میں ہوا کرتی ہی اگر
 وہ لوگ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت جنگیں کریں تو مقیم ہو جاوین مسئلہ
 اگر وقتی نماز میں مسافر مقتدی ہوا اور مقیم امام ہوا تو درست ہی اور یہ
 مسافر اسکے پیچھے پوری نماز پڑھی اور وقت جاتا رہی تو مسافر کا مقتدی
 ہو نا مقیم کے پیچھے درست نہیں مسئلہ اگر مقیم مقتدی اور مسافر امام

ہو تو درست ہو خواہ وقتی نماز میں خواہ قضائے مسئلہ اگر اصلی وطن چھوڑ کر
 اور شہر میں رہنا اختیار کیا تو وہ پہلا شہر اب وطن نہ رہا اگر مسافت میں وہاں
 پہنچو اور وہاں پندرہ روز رہو کی نیت نہ ہو تو مسافر ہو اور اگر وطن اصلی
 سے سفر کیا تو وہ وطن بنا کر برقرار مسئلہ اگر مسافر ایک شہر میں پندرہ
 روز یا زیادہ شہر اپنے شہر کے لیے اور شہر شہر ایسا وہاں سے سفر کیا
 یا اصلی وطن کو چلا تو وہ پہلا شہر اب وطن نہ رہا مسئلہ اگر سفر کی نماز کی
 قضا مقیم پڑ ہو تو چار رکعت کی دو پڑ ہو اور اگر مقیم ہونے حالت کی نماز کی
 قضا مسافر پڑھے تو پوری پڑ ہو چار کی چار مسئلہ مقیم اور مسافر
 ہونیکے حق میں نماز کے اخیر وقت کا اعتبار بھی مثلاً ظہر کے اخیر وقت اگر
 مسافر ہو تو دو رکعت پڑ ہو اور اگر مسافر ظہر کے اخیر وقت اپنا شہر
 میں داخل ہوا تو اس ظہر کی چار رکعت پڑ ہو مسئلہ نماز کے قصر کنہیں
 گنگا رکاسفر اور یگناہ کا سفر ایک ہی ہو مسئلہ مسافر رہو اور مقیم
 ہونیکے مقدمہ میں اصل حاکم کی نیت کا اعتبار ہو اسکے تابع لوگوں کی
 نیت کا اعتبار نہیں چنانچہ خداوند اور میان اور بادشاہ کی نیت کا اعتبار
 ہو اور جو روا اور غلام اور شہری کی نیت کا اعتبار نہیں باجے الجمعۃ
 یعنی جمعہ کی نماز کے مسئلہ مسئلہ جمعہ کے ادا ہونیکو لیے چھ شرطیں
 ہیں ایک یہ کہ شہر ہو یا شہر کی نماز گاہ ہو دوسر یہ کہ بادشاہ ہو یا

مسیح

ادا کا نائب میسر ہو کہ نماز سے پہلے خطبہ ہو چوتھی یہ کہ جماعت ہو یا انجمنِ علم
 کا وقت ہو چوتھی اذنِ عام ہو کہ جو چاہی چلا آویں مسئلہ شہر اوس بستی کو
 کہتے ہیں کہ جہان کوئی امیر یعنی حاکم ہو اور قاضی ہو کہ شریعت کے موافق
 حکم اور لوگوں پر حدین جاری کرے مسئلہ مناشہر ہو جائے عرفات ہیں
 مسئلہ ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ کی نماز ہونا جائز ہے مسئلہ اگر ظہر کا وقت
 نہ ہو تو جمعہ باطل ہو جائے مسئلہ جمعہ کا خطبہ سنت یوں ہے کہ وضو کر کے کھڑا
 ہو کر ایک خطبہ پڑھے پہر بیٹھے پہر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے مسئلہ اگر
 صرف الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ کہا تو بھی خطبہ ہو گیا مسئلہ
 جماعت یہ ہے کہ تین مقتدیوں سے کم نہ ہوں مسئلہ امام کی سجدہ کر نیسی پہلو اگر
 مقتدی نماز چھوڑ کر چلے گئے تو جمعہ کی نماز باطل ہو گئی مسئلہ جمعہ واجب ہے
 جب چہ شرطین پائی جاوین ایک یہ کہ مقیم پر جمعہ واجب ہو مسافر پر نہیں دوسرے
 مرد پر ہے عورت پر نہیں میسر می تندرت پر ہے بیمار پر نہیں چوتھی عذر پر ہے غلام
 پر نہیں پانچویں الکھاری پر ہے اندھے پر نہیں چوتھی پانچویں دلے پر ہے ایچ
 پر نہیں مسئلہ جس جمعہ کی نماز واجب نہ تھی اوس کی تو اوس وقت کا
 فرض ادا ہو گیا مسئلہ اگر مسافر یا غلام یا بیمار جمعہ کی نماز کا امام ہو
 تو جائز ہے اور اگر یہ لوگ مقتدی ہوئے تو ان سے جماعت پوری ہو جاتی ہے
 مسئلہ جمعہ کی نماز سے پہلے اگر ظہر کی نماز معذرت آدمی نے پڑھ لی تو کوئی

سے اور بعد اسکے اگر جمعہ کی نماز پڑھنے کو چلا تو وہ ظہر کی پڑھی ہوئی نماز باطل
 ہوئی مسئلہ اگر معذور یا قیدی ظہر کی نماز جمعہ کے دن شہر میں جماعت سے
 پڑھے تو مکروہ ہو مسئلہ جو شخص التیات یا سمو کے بعد دن میں جمعہ کے امام
 کا مقتدی ہو اور جمعہ کی نماز پوری کرے مسئلہ جب سو امام خطبہ پڑھیں تو کلو
 تب سو کوئی نہ نماز پڑھ نہ بات کہو مسئلہ جب سو پہلی اذان ہو و سو تب سے
 جمعہ کی نماز کو جانا اور خرید و فروخت ترک کرنا واجب ہو مسئلہ جب خطبہ
 پڑھنے والا کلکر منبر پر بیٹھے تب اسکے آگے اذان کہی جاوے اور جب خطبہ
 پڑھ چکے تب اقامت یعنی تکبیر کہی جاوے باب العیدین یعنی دو دن عید کی
 نماز کے مسئلہ جب جمعہ کی نماز واجب ہو اسی پر عید دہ کی بھی نماز
 واجب ہو جمعہ کی نماز کی شرطوں کے ساتھ سو خطبہ کے مسئلہ عید الفطر
 یعنی رمضان کی عید کے روز مستحب یہ ہو کہ کچھ کھاوے اور نہادو اور سواک
 کرے اور خوش ہو لگاوے اور اچھا کپڑا پہنے اور فطر کا صدقہ دے پھر عید
 کی نماز کو جائے اور راہ میں چلا کر تکبیریں نکھے اور عید کی نماز سو پہلے نفل
 نماز نہ پڑھو مسئلہ جو وقت سو سورج اونچا ہو جب تک دو پہر نہ لوٹے تک
 عید کی نماز کا وقت ہو مسئلہ عید کی نماز دو رکعت ہو پہلی رکعت میں
 سبحانک اللہ کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے تب الحمد اور سورۃ پڑھو اور
 دوسری رکعت میں پہلی الحمد اور سورۃ پڑھو تب تین بار اللہ اکبر کہو کہ ہر دو رکعت

میں عید کی نماز کو تین بار ادا کر لینا اور نمازوں سے زیادہ ہر اور عید کی نماز کے بعد دو
 خطبہ پڑھے اور پہلے خطبہ کے بعد بیٹھ جاوے اور عید الفطر کے خطبہ میں فطر کے صدقہ کے
 مسئلے بیان کرے۔ مسئلہ اگر امام نے عید کی نماز پڑھ لی اور بعض لوگوں کی فوت ہو گئی
 تو اوپر اسکی قضا نہیں اور اگر کچھ عذر کے سبب عید الفطر کی نماز نہ ہوئی تو کل کو
 پڑھ لے آئندہ کو نہیں مسئلہ جو احکام عید الفطر میں ہیں وہی احکام ذی الحجہ کی
 عید میں ہیں مگر یہ کہ ذی الحجہ کی عید میں نماز کے بعد کھادو اور نماز کو جاتے ہوئے
 راہ میں آواز بلند تکبیر کہتا جاوے اور اسکی خطبہ میں قربانی اور تشریق اور تکبیروں
 کے مسئلے بیان کرے اور نماز اسکی عذر کے سبب تین روز تک جائز ہے
 مسئلہ اگر عرفے کے روز اونچے مکان پر لوگ جمع ہو کر دعائیں جات
 کریں حاجیوں کی طرح پر تو یہ فرض یا واجب یا سنت یا مستحب نہیں ہر مسئلہ
 عرفے کے روز فجر کے بعد سہ ماہ وقت کی نمازوں تک بعد نماز کے ایک مرتبہ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحُكْمُ
 کہنا سنت ہوا اسکو جو مقیم ہوشہر میں فرض نماز مردوں کی جماعت سے پڑھے
 پہر اگر مسافر مقتدی ہو اور مقیم امام ہو یا عورت مقتدی ہوئی تو اس مسافر
 اور عورت کو بھی یہ تکبیر کہنا چاہیے بَابُ الْكُسُوفِ یعنی گھٹن کی نماز کو مسئلہ
 مسئلہ جب سورج گھٹن ہو تب جمعہ کا امام دو رکعت نماز جماعت سے قبل کھڑے
 پڑھے گرا واز بلند پڑھے اور خطبہ نہ پڑھے پہر نماز کے بعد دعائیں گائے کرے جب تک

نہ
 ہے

گن سے چھٹ جاوے اور اگر جمعہ کا امام ہو تو لوگ علیحدہ علیحدہ دو دو رکعت پڑھیں
 جیسے چاند کے گن کی اور تازیکی اور آذہی اور صیبت کے وقت کی نماز باب
 الاستسقاء یعنی پانی مانگنے کی نماز مسئلہ اگر بانی نہ برستا ہو تو لوگ
 جماعت کے نماز پڑھیں اور دعا اور استغفار کر تین تین ہی دن تک جایا کریں
 مگر ہار نہ لوئیں اور وہاں کا ذکر نہ آنے دین باب صلوٰۃ الخوف یعنی
 خوف کو وقت کی نماز کے مسئلہ اگر کسی دشمن یا درندہ جانور کا زیادہ
 خوف ہو تو امام لوگوں کو دو گروہ کرے ایک گروہ دشمن کے مقابلہ پر رہے
 اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے نماز شروع کرے پہر جب یہ گروہ اگر مسافروں
 تو ایک رکعت اور اگر مقیم ہوں تو دو رکعت نماز امام کے پیچھے پڑھ چکے تب دشمن
 کے سامنے چلا جا اور اگر وہ گروہ آوے اور باقی نماز امام کے پیچھے پڑھ اور
 امام سلام پیرے اور یہ گروہ سلام نہ پیرے اور دشمن کے مقابلہ پر جاوے اور وہ پہلا گروہ پہراوے
 اور اپنی باقی نماز پوری کرے اور پچھلی رکعت یا رکعتوں میں کچھ قرآن پڑھ لے
 اور سلام پیرے اور دشمن کے مقابلہ کو جاوے پہر وہ دوسرا گروہ آوے اور وہ پہلا
 اور سورہ کے ساتھ اپنی باقی نماز پوری کرے سلام پیرے مسئلہ
 مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کے ساتھ امام دو رکعت اور دوسرا گروہ کے
 ساتھ ایک رکعت پڑھے مسئلہ جو شخص نماز میں دشمن سے لڑ پڑا ہو اسکی
 نماز جاتی رہی مسئلہ اگر خوف بہت زیادہ ہو تو لوگ سواری پر سوار

درجہ

درجہ

اپنی اپنی علم و نماز اشاریہ جہ طرف موندہ کر کے ہو سکے کر لین مسئلہ اگر دشمن
 موجود ہو تو خوف کی نماز جائز نہیں باب الحبۃ فی الجنازہ کی نماز کے مسئلہ
 مسئلہ جو مرنے لگا و سکون سیدی کروٹ پر قبلہ کی طرف موندہ کر کے ٹاؤن
 اور اسکے سامنے آٹھہ **اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآتھہ** **اَحْبَبَ**
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھیں پھر جب وہ مر جاوے تو اس کے جاڑین باندہ
 دین اور انگلیں بند کر دین اور ایسے سختے پر جسکو ایک یا تین یا پانچ مرتبہ خوشبو کا
 اور ان دیا مولتا دین اور اسکی ناف سے زانوؤں تک بدن چھپا کر کپڑوں یا تین
 اور بے گلی اوڑنی ناک میں پانی ڈالے او سکون ہو گا دین اور وہ پانی جو میری کے
 پٹے یا اُشنان ڈال کر جو ش کیا ہو اور نہ تو زرا پانی او پر ڈالین اور اسکا سر
 اور واڑھی گل خیر کے پانی سے دھو دین اور اولٹی کر دت پر لٹا کر نٹلاوین
 اس قدر کہ مرد کے پنجو تک پانی پہونچے پھر دامن کر دت لٹا کر اسطرح دھوین
 پھر ٹیکنی سے ہٹا کر نرمی سے اسکا پیٹ ملین اور پیٹ سے جو کچھ نکلے تو وہ
 جگہ دھو ڈالین اور پھر کر نٹلاوین نہیں اور کسی کپڑے سے اسکا بدن پونچھ ڈالین
 اور اسکے سر پر اور واڑھی پر خوشبو لگا دین اور اتھا اور ناک اور دھو لو
 ہتیلیوں اور دھو لو گشتوں اور دھو لو پاؤں پر کا فور ملین اور سر کے بالوں اور
 واڑھی میں کنگھی کریں اور ناخن اور بال نکالیں مسئلہ مرد کے لیے ششکے
 موافق کفن ایک کفن جسکو قمیص کہتے ہیں اور دو چادرین میں کہ اندر والیکو ازاد

اور بارہوا لیکو لغاف کہتے ہیں اور نہو دو چادرین ہی کفن کفایت ہو اور ضروری
 کفن نہ کہ جس قدر رہ جائے مسئلہ مرد کے بائیں طرف اول کفن ہیناویں
 بعد اسکے دہنی طرف اور اگر مرد سے کو کنگیا نیکا خوف ہو تو سر اور پاؤں کی طرف
 کفن کو باندھ دیں مسئلہ عورت کا کفن شش کے موافق کفنی اور دو چادرین
 اور واسنی اور سینہ بند ہی اور دو چادرین اور واسنی اور سکا کفن کفایت ہو
 مسئلہ عورت کو اول کفنی پہنا کر اوسکے سر بالون کو اوپر اوپر دو زلفوں
 کی طرح کر کے دونوں طرف اوسکے سینہ پر کفنی کے اوپر ڈالیں پہرا و سکو واسنی
 اور باؤین پہر چادرین کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار خوشبو دیکر پٹیشن
 فصل بادشاہ کا امام مونا جنازہ میں بہت بہتر ہو قاضی سے مسئلہ جنازہ کی
 نماز فرض کفایہ ہو مسئلہ جنازہ کی تب درست ہو جب مردہ مسلمان اور پاک ہو
 مسئلہ اگر بادشاہ امامت کے لئے نہو تو قاضی پڑھاوے اور وہ نہو تو محکمہ
 کا امام اور وہ نہو تو مردیکا والی امام ہو اور ولی کو اختیار ہے کہ اور کو نماز
 پڑھائیگی اجازت ہو و ہو مسئلہ اگر ولی اور بادشاہ کے سوا اور کسی نے
 نماز پڑھائی تو ولی پھر کر پڑھ سکتا ہو بعد ولی کے اور کوئی پھر نہ پڑھو مسئلہ
 اگر بے نماز جنازہ کے مردہ دفن ہو گیا تو جب تک وہ بہت نچاوے تب تک
 اس کی قبر پر نماز جنازہ کی درست ہو مسئلہ جنازہ کی نماز میں چار مرتبہ اللہ اکبر
 کہنا ہو پہلی دفعہ کے بعد سبحانک اللہم دوسری مرتبہ کے بعد غیر خدا

پہلے اللہ علیہ وسلم پر درود تیسری بار کے بعد دعا اور چنگی دھوکے بعد دس یا تین
 دروں طرف سلام پھیرے پھر اگر امام یا پنجون بار اللہ اکبر کو تو متعہ می نکھو اور مردہ
 اگر بالغ ہو تو یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا**
وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مَتًّا
فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَتًّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ
 اور اگر مردہ عورت بالغ ہو تو **أَحْيَيْتَهُ** کو **أَحْيَيْتَهَا** اور **فَأَحْيِهِ** کو **فَأَحْيَيْهَا**
 اور **تَوَفَّيْتَهُ** کو **تَوَفَّيْتَهَا** اور **فَتَوَفَّهُ** کو **فَتَوَفَّيْهَا** پڑھے اور اگر لڑکا ہو تو یہ دعا
 پڑھے **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَزُحْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا**
شَفِيعًا وَمُشَفِّعًا اور لڑکی ہو تو **اجْعَلْهُ** کو **اجْعَلْهَا** اور **شَفِيعًا** اور
مُشَفِّعًا کو **شَفِيعَةً** اور **مُشَفِّعَةً** پڑھے **مسلمہ** سبق امام کی تکبیر کیلئے
 انتظار کرے جب امام تکبیر کھراؤ سکے ساتھ ہو جاوے اور جو شخص سہو ہو جو دستا
 وہ انتظار نہ کرے **مسلمہ** امام مردہ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو دوسری مردہ مردہ خواہ
 عورت **مسلمہ** سواری پر سوار اور مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھیں **مسلمہ** یہ
 اگر بچہ پیدا ہو تو بعد کچھ بولائیں یعنی آواز اسکی نکلی تھی تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی
 اور نہیں تو نہیں **مسلمہ** اگر دارالحرب ہو لڑکا اپنے ماں باپ یا وہ خود مسلمان ہو گیا
 تیا یا وہ اکیلا بڑا آیا تا تو پڑھیں گے **مسلمہ** اگر کافر مراؤ سکے والی مسلمان ہو
 تو جائز ہے کہ وہ اسکو دھو دے اور کفن دے اور زمین میں توپ دے **مسلمہ**

چاروں جنازہ اور مٹا دین اور اٹھانا والا اٹھایا یا اپنے دھڑکنے پر رکنے بعد کو
 پھلایا یا پھر اٹھایا یا مٹا دین پھر پھلایا یا مسئلہ جنازہ کو جلدی جلدی لیجلیں
 و زمین زمین اور ساتھ کے لوگ جنازی کے پیچھے چلے آگے نہیں اور جب تک جنازہ
 نہ رکھا جائے تب تک نہیں نہیں مسئلہ قبر بغلی کو دگر قبلہ کی طرف سر و دیکھا دین
 رکھیں مسئلہ مرد کو قبر میں رکھنے والا کہے **لَبِئْسَ اللَّهُ وَعَلَى صَلَواتِ**
اللہ اور مرد کا مونہ قبلہ کی طرف کو کر دیا جادو اور کفن کی گرہ کو لہر جائے
 پھر کچی اینٹیں یا بانس یا نرکل سے قبر کا مونہ بند کر کے اوپر سر و دین اور
 پکی اینٹ یا لکڑی تختوں سے نہ بند کریں مسئلہ مرد کو دفن کرتے وقت قبر
 پر پردہ نہ کریں اور عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کر لیں مسئلہ قبر گول
 بنا دین اوپر سے چو کو نہ بنا دین اور قبر پر گچ نہ کریں مسئلہ مردہ قبر میں بکھر
 نہ نکالیں ہاں اگر زمین غصب کی تو نکالا جادو کا باب الشہید یعنی شہید کے
 کفن اور غسل کے مسئلہ جبکو عربی کا فرے یا باغیوں نے یا قزاقوں نے
 مار ڈالا یا نہ زمین مارا ہوا ملا اور اوپر زخم ہو یا کسی مسلمان نے مار ڈالا ظلم
 سے کہ اس مارا ہوا ہے پر خون بھا دینا آیا تو وہ ایسا شہید کہ اسکو بے
 غلا سے اونہیں کپڑوں سے جو پہنی ہوا اوپر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دین
 اور جو لباس اسکو کفن کی قسم سے نہ وہ لے لیں اور جو کپڑا زیادہ ہو وہ لے لیں
 اور جو کفن سے کم ہو زیادہ کر دین اور اگر اسکو بدن پر کچھ کپڑا ہو تو کفن میں

نہ نکالیں

مسئلہ اگر جنب یا رکوع اس طرح مارا گیا تو اسکو نفل دینے کے مسئلہ جو شخص
 زخمی ہوا اوسنے کچھ کمایا یا پایا وہ سو یا اسکی کچھ دو اکی گئی یا اتنا جاکہ اوپر
 ایک وقت نماز کا گزر گیا اور وہ پوشین تھا یا لڑائی کی جگہ سے اسکو جتا ہوا
 اور جگہ لے گئے یا اوسنی کچھ وصیت کی یا شکر اندر مارا گیا اور یہ نہ معلوم ہوا
 کہ متہیاسی مظلوم مرا ہو یا جو حد شرعی اوپر جاری ہوئی اوس سے واپا خون
 کے بدلے مارا گیا اسکو نفل دینے کے مسئلہ یا غنی اور فراق جو مارا جاوے
 اسکو نہ نفل دین نہ اوپر جنازہ کی نماز پڑھیں باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ یعنی کعبہ
 کے اندر نماز پڑھنے کے مسئلہ کعبہ شریف کے اندر اور کعبہ کی چیت پر
 نماز پڑھنا درست ہو نماز فرض یا نفل ہو مسئلہ اگر کعبہ کے اندر جا عت سے
 نماز پڑھی اور مقتدی امام کی پیٹھ کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑا ہوا تو نماز جائز ہو
 اور اگر مقتدی اپنی امام کے منہ کی طرف اپنی پیٹھ کر کے کھڑا ہوا تو مقتدی کی نماز
 منوئی مسئلہ اگر مسجد الحرام میں کعبہ کے گرد اگر دو ایک جماعت کو کھڑی ہو کر
 نماز پڑھی تو درست ہو اگرچہ مقتدی کعبہ کی دیوار سے نزدیک ہو اپنی امام کو
 پشت دیکھ امام کی طرف نہ ہو کتاب الزکوٰۃ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کے مسئلہ
 مسئلہ زکوٰۃ اوس شخص کے ذمی پر واجب ہو جبکو عقل ہو دیوانہ نہیں
 اور جو بالغ ہونا بالغ پر نہیں اور جو مسلمان ہو کافر نہیں اور جو حر ہو غلام
 پر نہیں سو عاقل بالغ حر مسلمان پر زکوٰۃ تب واجب ہو جو وہ سال گزر ہو

کعبہ

مسئلہ

انصاب کا مالک ہو اور وہ انصاب مالک کے ذمہ برکی دین سہ اور اصلی حاجت کی یاد
 ہو بڑھتا ہوا اگر چہ ظاہر میں اس کا بڑھنا نہ معلوم ہو مسئلہ زکوٰۃ تب ادا ہو جب
 دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت یہ نیت ہو کہ یہ مال میں زکوٰۃ کی بات
 دیتا ہوں یا علیحدہ کرتا ہوں یا یوں ہو کہ کل مال خیرات کر دی یا ب صدقہ
 السواکم یعنی چرتے ہو تو جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان مسئلہ جو جانور سال
 میں چھ مہینے سے زیادہ جنگلیں جہاں کرنا ہو اس میں زکوٰۃ دینا ہو مسئلہ جو شخص
 پانچ اونٹ کا مالک ہو وہ ایک بکری زکوٰۃ دے اور دس اونٹ پر دو بکری
 اور پندرہ برتن اور بیس بچہ چار بکریاں اور پچیس اونٹ پر ایک اونٹ کا بچہ
 جو دوسری برس میں بڑا ہو اور چھپیس اونٹ پر ایک بچہ جو تیسری برس میں لگا ہو
 اور چالیس پر ایک بچہ جو چوتھی برس میں پڑا ہو اور اکٹھ پر ایک بچہ جسکو پانچواں
 سال لگا ہو اور چھتر پر دو بچے جسکو تیس برس لگا ہو اور اکیانوے دو بچے جو چھتر
 برس میں پڑے ہوں اور اکیسویس اونٹ پر بھی اس قدر پہر اگر اس سے زیادہ اونٹ
 ہوں تو پانچ پانچ اونٹ پر ایک ایک بکری اکیسویس اونٹ تک پہر
 اکیسویس اونٹ پر دو بچے جو چوتھے برس میں پڑے ہوں اور ایک بچہ
 جو دوسری میں پڑا ہو اور اکیسویس اونٹ پر تین بچے جو چوتھی برس میں
 پڑے ہوں پہر جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری اور اکیسویس
 پر تین بچے جو چوتھی برس میں پڑے ہوں اور ایک بچہ جو دوسری برس میں لگا

ترجمہ

اور ایک سو چھاسی اونٹ پرتین بچہ جو چھ تھو سالین پڑے ہون اور ایک بچہ جو تین
 برسین پڑا ہو اور ایک سو چھاونے پر پانچ بچے جو چھ تھو سالین پڑے ہون دو
 ہک پہر جب دوسو سے زیادہ ہون تو رسیے حساب شروع کرے جیسا کہ
 ڈیڑھ سو کے بعد پر اور عربی اور عجمی اونٹ کا ایک ہی حکم ہے باب زکوۃ البقر
 یعنی گاؤں کی زکوۃ کے مسئلہ گاؤں یا بیل یا بھینس یا بھینسا
 اگر تیس ہون تو اوپر زکوۃ گاؤں کی یا بیل پر ایک بچہ یا بھینس برس روز کی اور
 بھینس بھینس پر پڑا یا پڑیا اسی عمر کی اور چالیس پر ایک بچہ دو برس کا
 نر خواہ مادہ پہر اس سے زیادہ پر اسی حساب سے ساٹھ تک اور ساٹھ پر
 دو بچہ ایک ایک برس کے اور ستر پر ایک بچہ دو برس کا اور ایک ایک
 برک اور اسی پر دو بچہ دو دو برس کے پہر جب اس سے زیادہ ہون تو ہر
 دہائی پر زکوۃ بدلتی ہے ایک برس کے بچے سے دو برس کے بچہ پر باب کوۃ
 الغنم یعنی بھیڑ بکری مینڈہ بکری کی زکوۃ کے مسئلہ
 چالیس بکریوں پر ایک بکری اور ایک سو اکیس بکریوں پر دو بکریاں اور
 دو سو ایک بکری پرتین بکریاں اور چار سو بکریوں پر چار بکریاں پہر جب
 اس سے زیادہ ہون تو سیکڑے پر ایک بکری اور بکری اور بکرا اور بھیڑ
 اور مینڈا اس مقدمہ میں سب کا ایک حکم ہے مسئلہ جو بھیڑ بکری مینڈا
 بکرا زکوۃ میں دیا جاوے وہ برس روز سے کم عمر کا نو سے مسئلہ

ہر بچہ
 ہر بچہ

ہر بچہ
 ہر بچہ

گھوڑن اور خچرون اور گدھوں اور بکری کے بچوں اور بونوں اور بچرو
 پر زکوٰۃ نہیں مسئلہ بوجہ لادنیکی جانوروں پر اور جن جانوروں کو
 گھر باندھ کر چارہ کھلایا جاویں اور جو جانور کہ نصاب سے کم زیادہ ہوں اور
 زکوٰۃ نہیں مسئلہ اگر نصاب پر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب ہوئی اور
 زکوٰۃ ادا کر نیسی پہلے وہ نصاب ہلاک ہو گیا تو اب زکوٰۃ اوسکی ادا کرنا ادنیٰ
 مسئلہ اگر دو برس کا بچہ دینا زکوٰۃ میں واجب ہوا اور ایسا بچہ موجود
 نہیں تو دو برس کے بچہ سے بہتر زکوٰۃ میں دیکر اوسکی قیمت جو دو برس والے
 سے زیادہ ہو اسقدر زکوٰۃ لینا والے سے پہلے یا کم قیمت جانور سے
 اور جس قدر کم ہو اس قدر قیمت دینا یا جانور نہ دے اوسکی قیمت دیکر مسئلہ زکوٰۃ کو لے کر بیانا جانور
 لیا جاوے نہ بہت موٹا ہو بلا مسئلہ سال کے درمیان میں اگر نصاب میں اوسی
 نصاب کی جنس کی چیز زیادہ ہو جاویں تو اسکو اس نصاب میں ملا کر بالکل کی
 زکوٰۃ دینا چاہیو مسئلہ اگر خراج یا عشر زکوٰۃ باغیوں نے لے لی تو پھر
 دوبارہ اوس مال پر زکوٰۃ اور اوس زمین کا خراج یا عشر نہ لین گے
 مسئلہ اگر صاحب نصاب فی آئندہ دو برس کی زکوٰۃ کمالی یا ایک نصاب
 کا مالک تھا اور دو نصاب کی زکوٰۃ دی تو درستہ یہاں زکوٰۃ المال
 یعنی مال کی زکوٰۃ کے مسئلہ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ چالیس
 حصہ محجب چاندی دو سو ورم جو جسکے چھین روپی ہو تے ہیں اور جب سونا

بیش دینار ہو کہ وہ سات تولے اور چھ ماشہ ہو تا ہی پھر یہ سونا اور چاندی
 نے بنا ہو یا زیور ہو یا برتن مسئلہ دوسو درم سے چاندی اور بیس دینار
 سے سونا اگر زیادہ ہو تو اوس پر زکوۃ نہیں جب تک چاندی میں چالیس درم
 چاندی اور سو نہیں چار دینار سونا زیادہ ہو پھر اوس پر اسی حساب سے
 زکوۃ ہی چالیسواں حصہ مسئلہ چاندی میں دوسو درم کی برابر اور سونے
 میں بیس درم کی برابر وزن کا اعتبار ہی سال پورا ہوتے وقت اور زکوۃ
 ادا کرتے وقت مسئلہ چاندی میں درم وہ معتبر ہیں جو دس درم سات
 انتقال بہر مومن مسئلہ اگر سونا اور چاندی ملو نیکار ہی تو اگر سو نہیں سونا
 زیادہ ہو اور ملو فی کم ہو تو وہ سب سونا ہی اور چاندی میں اگر چاندی زیادہ
 ہو اور ملو فی کم ہو تو وہ سب چاندی ہی اور اگر ان میں ملو فی زیادہ ہو تو
 تو سونا اور چاندی نہیں سے عرض میں شمار ہی مسئلہ سود اگر کسی کا
 اسباب اگر سونے چاندی کی نصاب کے قدر ہو تو اوس پر زکوۃ ہی دیکھ
 مسئلہ اگر شروع سالین نصاب پورا تھا اور آخر سالین ہی پورا ہوا
 مگر درمیان میں کم ہو گیا تھا تو پور کی زکوۃ دے مسئلہ اگر سونا یا
 چاندی اور تجارت کا اسباب ایک شخص پاس ہی اور ہر ایک اعتدالین
 کہ اوس پر زکوۃ واجب ہو مگر وہ دن کو ملائے سے نصاب پورا ہوتا ہو
 تو تجارت کے اسباب کی قیمت اس سونے یا چاندی کی قیمت میں ملا کر

زکوٰۃ جو مسئلہ اگر سونا اور چاندی جو شریک نصاب سے کم سونے کی قیمت لگا کر
 چاندی کے ساتھ زکوٰۃ دے یا بابت العاشر مسئلہ سود گردن سے زکوٰۃ
 لینے کے لئے جسکو امام راہ پر معین کرے اور اسکو عاشر کتبہ میں مسئلہ اگر
 سود اگر مال لیکر نکلا اور عاشر سے اوسنی قسم کہا کر کہا کہ ابھی اس مال پر
 ایک برس نہیں پوری ہوئی یا کہا کہ مجھ پر دین آتا ہے یا کہا کہ میں نے زکوٰۃ
 فقیروں کو دیدی یا کہا کہ اور عاشر کو دیدی تو وہ سچا بنایا جاوے یعنی یہ
 عاشر اوس سے زکوٰۃ نہ لے مسئلہ اگر جانورون کے مالک نے
 قسم کہا کر کہا کہ میں ادنیٰ زکوٰۃ فقیروں کو دیکھا ہوں تو اسکا کتنا معتبر
 نہیں مسئلہ جس بابت مسلمان کو سچا بتا دیں گے اوس بابت دعو کو
 بھی سچا بتا دیں گے مسئلہ حربی کافر کو سچا بتا دیں مگر ان اگر وہ
 اپنی باندھی کو اپنی ام ولد بتا دے تو اوس میں اوسکو البتہ سچا بتا دیں گے
 مسئلہ مسلمانوں سے زکوٰۃ چالیسواں حصہ اور ذمیوں سے بیسواں حصہ
 اور حربی کافر دسواں حصہ عاشر لیا کر بے طیکہ نصاب پر پورا سال گزارا
 ہو اور حربی کافر مسلمانوں سے بھی اپنی ملک میں مال کا محصول لیتے ہوں اور
 حربی مسلمانوں سے نہ لیتے ہوں تو حربیوں سے بھی زکوٰۃ نہ لے مسئلہ
 اگر حربی اکثر تہ مال لیکر عاشر پاس سے زکوٰۃ دیکر چلا گیا پہر دہر کر نکلا تو
 بے سال گذرے اوس مال پر دوبارہ زکوٰۃ نہ لے اگر ان وہ دہر الحرب کو گیا

باب العاشر
 فی زکوٰۃ

وہاں سے لوٹا تو لے مسئلہ اگر ذمی شراب اور سور لیکر نکلا تو عاشر شرب
 کی قیمت کا بیسواں حصہ اس سے سحر سور کا نہیں مسئلہ گہر میں رکھو ہو کو مال
 پر اور بضاعت کے مال پر اور مضاربت کو مال اور ماذون غلام کی کمائی پر
 عاشر کچھ نہ ہو مسئلہ اگر سود اگرنے کا بیسواں حصہ عاشر کو زکوٰۃ دیدی تو مسلمانوں کا
 عاشر پہر اس سود اگر کسی لے باب الرکاز مسئلہ اگر کسی نے سونے
 یا چاندی یا لومہ کی یا سیسٹم کی چیز کی گمان بانی خراجی زمین میں یا عشری زمین
 میں تو پانچواں حصہ اس سے زکوٰۃ ہو اور اگر اپنی حویلی یا اپنی زمین میں پایا تو اوپر
 زکوٰۃ نہیں مسئلہ اگر اپنی حویلی میں خزانہ پایا تو اوسمیں پانچواں حصہ زکوٰۃ
 اور باقی چار حصہ اس کے جسکو امام نے فتح کی وقت یہ زمین دی تھی مسئلہ
 اگر بار پایا تو اوسمیں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہو مسئلہ دال الحرب کی زمین کے
 گنج پر زکوٰۃ نہیں فیروزے اور موتے اور عنبر پر زکوٰۃ نہیں باب العشر
 مسئلہ عشری زمین میں جو شہید پیدا ہوا اوسمیں دسواں حصہ زکوٰۃ ہو
 مسئلہ جو زمین مینہ کے یا دریا کو یا نیسے پہنچی گئی اوسمیں جو پیدا ہو تو پورا
 یا بہت اور وہ چیز ایسی ہو کہ باقی رہے خواہ ایسی ہو کہ باقی نہ رہے بہر حال
 اوسمیں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہو مگر لکڑی اور نرکل اور گھاس پر
 نہیں اور زمین ڈول یا رمٹ سے پہنچی جاوے اسکی پیداوار میں بیسواں
 حصہ زکوٰۃ ہو مسئلہ زمین کل پیداوار کی زکوٰۃ دی یوں نہ کرے کہ

پانچواں
 حصہ

پانچواں
 حصہ

خرچ مجرا دیکر جو باقی ہو اوسمین زکوٰۃ دمی مسئلہ تغلبی کی عشری زمین
 کی پیداوار پر پانچواں حصہ زکوٰۃ ہو اگرچہ تغلبی مسلمان ہو یا اوسنودہ
 زمین کسی مسلمان یا ذمی کے ماتہ بیڈالی ہو مسئلہ اگر عشری زمین
 مسلمان سوزمی نے خریدی تو اوسپر خراج لگایا جاوے گا مسئلہ
 اگر ذمی مسلمان نے بحق شفعہ زمین لی یا ذمی نے بسبب بیع فاسد کے
 خریدی ہوئی زمین مسلمان کو پیروی تو اوس زمین پر عشر مقرر کیا جائے گا
 مسئلہ اگر مسلمان نے اپنی گھر کو باغ کر ڈالا اور مینہ یا دریا کے پانی سے
 سینچا تو اوسپر عشر واجب ہو اور اگر بادشاہی نہر سے سینچا تو خراج واجب
 مسئلہ اگر ذمی نے اپنی گھر کو باغ کر ڈالا تو اوسپر خراج واجب ہے
 اگرچہ عشری یا بیس سینچے مسئلہ ذمی کے گھر پر کچھ کر نہیں مسئلہ
 اگر قریب یا لفظ کا چہشمہ عشری زمین میں نکلا تو اوسپر خراج ہو باب المصرف
 یعنی زکوٰۃ کا پیسا کمان کمان خرچہ چاہیے اسکے بیان مسئلہ زکوٰۃ کمال
 فقیر دن اور مسکینوں اور عالموں اور مکاتبوں اور دیوانوں کو اور جو فلسو
 کے سبب جہاد کو مسلمانوں کے لشکر میں نہیں جاسکتے اور مسافروں کو
 دیا جاوے ان قسم کے لوگوں کو یا انہیں سوا ایک دو قسم کے لوگوں کو
 مسئلہ جسکے پاس اتنا مال ہو کہ اوسکی کارروائی ہوتی جاوے اُسکو
 فقیر اور جسکے پاس کچھ مال نہ ہو اُسکو مسکین کہتے ہیں اور عامل وہ جسکو

باب

بادشاہ نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کے لئے مقرر کیا مسئلہ ذمی کو زکوٰۃ مذہبی
 اور صدقہ خیرات ذمی کو دینا درست ہے مسئلہ زکوٰۃ کا روپ یا سببی بنا
 اور مردہ کفن دینے اور مردہ پر کاوین ادا کرنے اور آزاد کرانے کیلئے
 غلام مول لینے میں خرچ کرنا اور حبشی پیدا ہوا ہو اور کو دنیا اگرچہ وہ بہت اوپر ہو
 اور اپنی اولاد کو دینا گو وہ اولاد بہت بچہ کی ہو اور اپنی جو رو کو اور اپنی
 خاوند کو اور اپنی غلام یا مدبر کو یا مکان یا اپنی ام ولد کو اور اپنی اس غلام
 کو جسکو تھوڑا آزاد کیا ہو اور لڑکے کی مالک غنی کو اور اس غنی کے غلام
 اور کم عمر اولاد کو اور بنی ہاشم اور بنی ہاشم کی غلام یا باندی کو دینا
 درست نہیں مسئلہ اگر کسی کو زکوٰۃ ذمی اس خیال سے کہ اسکو دینا
 درست ہے بہر در فیت ہو کہ یہ شخص غنی ہو یا ہاشمی ہو یا کافر ہو یا زکوٰۃ دینے والا
 باپ ہو یا اسکا بیٹا ہو تو یہ زکوٰۃ درست ہو گئی اور اگر وہ شخص اسکا غلام
 تھا جسکو زکوٰۃ ذمی یا مکان تھا تو یہ زکوٰۃ دینا درست نہوا مسئلہ ایک فقیر
 کو دو سو درم زکوٰۃ کے اکٹھے دیدیا کروہ ہو اور اسقدر دینا کہ اس نے
 اور کسی نہ مانگو مستحب ہے مسئلہ زکوٰۃ کا روپ یا ایک شہر دوسرے
 شہر کو پہنچانا کروہ ہو پر اپنی رشتہ مند محتاج کے لئے یا در صورتیکہ دوسرے
 شہر لوگ یہاں سے محتاج زیادہ ہیں تو درست ہے کہ وہ نہیں مسئلہ
 جسکے پاس ایک دن کی خوراک ہو وہ مانگو نہیں باب قصۃ الفطر رمضان کی

باب
 قصۃ الفطر

عید کا صدقہ دینے کے مسئلہ فطر کا صدقہ دینا اوس مسلمان
 پر واجب ہے جو اپنی رہنمائی کے مکان اور اپنی پوشاک اور گھر کے اسباب
 اور اپنی گھوڑے اور اپنی ہتھیار اور اپنی باندی غلاموں کے سوا انصاب کا
 مالک ہو مسئلہ فطر کا صدقہ اپنی طرف سے اور اپنی محتاج نابالغ اولاد
 کی طرف سے اور اپنی کام کے غلام یا لونڈی کی طرف سے اور مرد براہِ راسم و کثیرین
 سے دینا واجب ہے اور اپنی جو رو اور بالغ اولاد اور مکاتب اور ساجھی کی
 ایک غلام یا کئی غلاموں کی طرف سے دینا واجب نہیں مسئلہ اگر بشرط اختیار
 کے غلام بیجا گیا تو بھی اس کا صدقہ فطر کا کوئی نہ دیں ہر آخر کو اس کا جو مالک
 ہو وہ دے مسئلہ فطر کا صدقہ یہ ہے کہ ادھ صاع گیہون یا آٹا یا ستون
 یا کشمش دے یا ایک صاع چوہا دے یا جو دے مسئلہ ایک صاع آٹہ
 رطل ہوتا ہے مسئلہ سوال کے بیٹوں کی بھلی تایج کے صبر ہونیس فطر کا
 صدقہ واجب ہوتا ہے تو جو شخص اوس صبر سے پہلے مر گیا یا صبر کے بعد
 کا فر مسلمان ہوا یا مسلمان کے اولاد پیدا ہوئی تو اوس مرد سے اور مسلمان
 اور اولاد کا صدقہ واجب نہیں ہے مسئلہ اگر عید کی صبر ہونیس پہلے
 فطر کا صدقہ دیا تو درست ہے اور اگر عید کو نہ دیا تو بھی درست ہے کتاب الصوم
 یعنی روزہ کی مسئلہ مسلمان مرد یا عورت جو حیض نفاس میں نہ ہو اگر اس راہ
 سے کہ میرا روزہ ہے صبح کی وقت سے سورج ڈوبنے تک کھانا اور پینا اور صحبت چھوڑے

شرعاً صحیح

تو اسکو روزہ کہتے ہیں مسئلہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور
 معینِ منت کا روزہ واجب ہے مسئلہ فرض اور واجب اور نفل پر روزہ
 کی نیت کا وقت مغرب کے وقت سے جیتک ٹھیک دوپہر ہو جاوے
 مسئلہ اگر فرض یا واجب یا نفل روزہ رکھا اور نیت بھی کی کہ میرا روزہ
 ہو یہ تعین کیا کہ فرض ہو یا واجب یا نفل کی نیت کی تو درست ہو فرض یا
 واجب یا نفل جو تھا وہ ادا ہو گیا مسئلہ رمضان کی قضا اور غیر معینِ منت
 اور کفار کے روزے کے لئے رات سے نیت اور نیت معین کرنا چاہیے مسئلہ
 جب رمضان کا چاند دکھائی دے یا شعبان کا مینا پورا تیس دن کا ہو جاوے
 تب رمضان شروع ہوتا ہے مسئلہ جس دن رمضان کے نو مہینے شک ہو یعنی
 شعبان کی تیسویں یا پھر روزہ رکھنا مکروہ ہو ان نفل روزہ مکروہ نہیں
 اگر صرف ایک شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند دیکھا اور قاضی نے
 اسکی گواہی نہ لی تو وہ شخص خود روزہ رکھو اور اگر اسنے اسدن کا روزہ
 توڑ ڈالا تو اسپر بدلہ کا روزہ واجب ہے کفارت نہیں مسئلہ اگر آسمان پر کچھ بدلی یا غبار ہو
 اور ایک گواہ عدل اگرچہ غلام یا عورت ہو رمضان کی چاند دیکھنے کی گواہی دے تو اسکی گواہی
 مانی جائیگی اور عید کا چاند دیکھنے کی گواہی دے اگر دو مرد صریح یا ایک مرد صریح اور دو عورتیں خبر
 دین تو مانی جائے اور اگر آسمان صاف ہو تو بہت سوا دمی جب گواہی
 دین تب مانی جاوے خواہ رمضان کا چاند ہو خواہ عید کا مسئلہ چاند دیکھنے

کے مقدمین عید الفطر اور عید اضحیٰ کا ایک سا حکم ہو مسئلہ مطلقوں کے
 اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی جب شہر میں جائز دیکھنا ثابت ہوا تو سب شہر و غیر
 بھی حکم جاری کیا جائیگا باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسد یعنی کس
 چیز پر روزہ ٹوٹ جاتا ہو اور کس پر نہیں اسکا بیان مسئلہ اگر بولی
 سو روزہ دار نے کہا لیا یا پی لیا یا صحبت کی تو روزہ نہ ٹوٹا مسئلہ
 اگر روزہ دار کو دنگو اختلام ہو گیا یا کسیکو شہوت ہو دیکھا اور انزال ہو گیا
 یا روزہ دار نے سر میں تیل ڈالا یا سنگیان لگائیں یا سرمہ لگایا یا کسی کے
 بوسہ دیا یا روزہ دار کے حلق میں خود بخود غبار یا کہمی چلی گئی اگرچہ روزہ
 اوسکو اپنا یاد تھا پر روزہ نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر روزہ دار نے اپنی
 دانتوں میں لگا ہوا کھانا نگل لیا یا خود قوی کر لوٹ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا
 اور اگر خود روزہ دار نے موندہ میں آبی ہوئی لوٹالی یا خود مقصد قوی
 لے آیا یا سیکری نگل گیا یا بولہ کہا یا تو روزہ جاتا رہا اور اوسکی قضا
 واجب ہو کفارت میں مسئلہ اگر روزہ دار نے قصد صحبت کی یا
 روزہ دار کو کسی اور نے صحبت کی یا کہا یا پاپا غذا ہو یا دوا ہو تو روزہ
 ٹوٹ گیا اوسکی قضا اور کفارہ اسپر واجب ہو اور اوسکا کفارہ وہی
 جو کفارہ نماز کا مسئلہ عورت کے مکان مخصوص کے اندر کے سوا اگر
 اور طرح سے انزال کیا اور رمضان کے روزہ کے سوا اور روزہ کو توڑا تو

لکھنا نہیں مسئلہ اگر روزہ دار نے اپنا حقہ کیا یا ناک میں کچھ سڑکا
 یا اپنی کانٹینن کچھ ٹپکا یا یا سکر زخم میں دوا باندھی کہ وہ اویسکے
 دماغ تک پہنچی یا پیٹ کے گھاؤ میں دوا باندھی کہ وہ اندر گئی تو روزہ
 جاتا رہا اور اگر پیشاب کے سوراخ میں دوا باندھی تو روزہ نہیں ٹوٹا
 مسئلہ روزہ مکروہ ہوتا ہے کسی چیز کے چکھنے اور بیغیر حجابیسی اور
 مصطلکی حجابیسی مسئلہ اگر سرمہ لگایا یا سو بخون پرتیل لگایا یا سواک کی
 یا بوسہ لیا بشرطیکہ صحبت اور اتزال کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں فصل مسئلہ
 جس بیمار کو خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے بیماری زیادہ ہوگی اوسکو اور مسافر
 کو اختیار ہے کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے ہاں اگر مسافر کو کچھ ضرر نہ ہو تو
 اوسکو روزہ رکھنا سبب ہے بیمار اور مسافر اگر اسی سفر اور اسی مقام پر
 رہ گیا تو ان دونوں پر اون روزوں کا فدیہ نہیں مسئلہ اگر مسافر بیمار
 پر رمضان کی روزوں کی قضا ہے اور وہ وصیت کرے کہ مرا تو اوسکا وارث پر روزہ کی
 بدلہ فطر کے صدقہ کی برابر فدیہ دے مسئلہ مسافر جب مقیم ہو جائے
 اور بیمار جب چکا ہو تب طاقت کو موافق پر روزہ کی قضا کرے اور رمضان میں
 لگاتار روزہ رکھنا شرط نہیں مسئلہ اگر کچھ سال کے رمضان کی
 قضا روزہ کی ایک شخص رکھتا تھا اور حال کا رمضان آگیا تو حال کو رمضان
 روزہ پکارا اور اگر لے تب قضا کہو مسئلہ حاملہ عورت کو اور درودہ

بلا نیوالی عورت کو اگر اپنی جان کا یا لڑکے کا خطرہ ہو تو جائز ہو کہ روزہ
 نہ رکھے پھر قضا رکھو اور فدیہ نہیں مسئلہ جو بوڑھا عریض کو کناری ہو شکو
 جائز ہو کہ روزہ نہ رکھو اور ہر روزہ کا فدیہ دے مسئلہ نفل روزہ بغیر
 توڑ ڈالنا ایک روایت کی روسی درست ہے پھر اسکی قضا رکھو مسئلہ
 اگر رمضان میں دن کو لڑکا بالغ ہوا یا کافر سلمان ہوا تو باقی دن تک
 آپکو کھانے پینے وغیرہ کاموں میں جس سے روزہ ٹوٹتا ہو روکے رکھے
 اور اسدنکی ادب پر قضا نہیں مسئلہ اگر مسافر نے روزہ کی نیت
 کی تھی پھر دو پہر دن چڑھی سو پھلے وہ تقسیم ہو گیا اور روزہ کی نیت
 کر لی تو روزہ اوستا ہو گیا مسئلہ اگر رمضان میں بیہوش رہا تو محسوس
 ذمہ پر اودن روزہ کی قضا واجب ہے مگر جس روز بیہوش ہوا اسدنکی
 یا جس رات کو بیہوش ہوا اسدنکی قضا واجب نہیں مسئلہ اگر تمام مہینہ
 بھر رمضان کے دیوانہ رہا تو اس پر روزہ کی قضا نہیں اور اگر درمیان میں
 اچھا ہو گیا تو قضا سب کی واجب ہے مسئلہ اگر رمضان کے مہینہ بھر
 دن کو کچھ کھایا یا پانی نہیں اور ایسا کام کیا جس سے روزہ جاتا رہے پھر روزہ
 کی یا روزہ نہ کرنے کی نیت کی تو اس پر قضا واجب ہے مسئلہ اگر
 رمضان میں سسافر دن کو پہنے گھر بیٹھا یا حیض والی عورت پاک ہوئی تو
 باقی دن بھر کھانے پینے وغیرہ سے آپکو روکے رہو اور پھر قضا رکھے

مسئلہ اگر صبح ہو نیکو بعد سوئی کما کی رات خیال کر کے یا شام خیال کر کر
روزہ کہولا اور آفتاب موجود تھا تو باقی دن بہر آپ کو روکے رہو اور
اوسکی قضا رکھے اور کفارہ نہیں اس طرح اگر پہلے ہوئے سو روزہ میں
کچھ کما لیا تھا پھر جان بوجہ کر کما یا تو اس پر بھی قضا ہو کفارہ نہیں
یا روزہ وارنے سوتے میں عورت سے صحبت کی تو اس پر قضا ہو کفارہ
نہیں یا دیوانی عورت سے صحبت کی پھر رمضان میں وہ ابھی ہو گئی تو دوسر
عورت پر بھی قضا ہو کفارہ نہیں فصل مسئلہ اگر منت مالی کہ فلا نا کام
ہو جاوے تو میں بڑی عید کے دن روزہ رکھوں تو اوس دن روزہ نہ رکھو
اور دن اوسکی قضا رکھو اور اگر قسم کما فی تھی کہ اگر فلا نا کام ہو تو قسم
خدا کی میں بڑی عید کے دن روزہ رکھوں گا تو قضا روزہ رکھو اور
قسم کا کفارہ بھی دے مسئلہ اگر منت مالی کہ میں اس سال بہر روزہ
رکھوں گا تو سال بہر روزہ رکھے پھر چوٹی عید اور بڑی عید کے دن اور
تشریق کے دن میں روزہ نہ رکھو اور اوسکی قضا رکھے مسئلہ
اگر بڑی عید یا چوٹی عید یا تشریق کے دن میں کسی دن روزہ نہ رکھو
کیا پھر توڑ ڈالا تو اوسکی قضا نہیں باب الاعتکاف یعنی اعتکاف
کے مسئلہ مسئلہ اعتکاف کرنا سنت ہو مسئلہ روزہ سے مسجد
میں رہنا اس ارادہ سے کہ میں نے اعتکاف کیا یہ اعتکاف ہو فصل اعتکاف

باب اعتکاف

کم سے کم ایک ساعت کا ہونا ہو مسئلہ اگر عورت اعتکاف کرے تو اپنے
 گھر میں کی مسجد میں بیٹھو مسئلہ جو اعتکاف میں ہو مسجد سے باہر نہ نکلو مگر ان
 اگر شرعی حاجت کو سبب نکلا جیسے جمعہ کی نماز کو یا طبی حاجت کو سبب نکلا
 جیسے پیشاب اور جافروہ کو تو مضائقہ نہیں پھر اگر بلا عذر ایک ساعت بھی
 مسجد سے نکلا تو اعتکاف فاسد ہو گیا مسئلہ اعتکاف کی حالت میں کھانا اور
 پینا اور سونا اور خرید و فروخت کرنا مسجد میں بشہ طہیکہ بیع و مان نہ آوے دست
 بردار بیع کا و مان لا کر خرید و فروخت کرنا مکروہ ہو مسئلہ اعتکاف و ایکو
 چپ رہنا اور باتیں کرنا مکروہ ہو پھر اچھی باتیں کرے مسئلہ اعتکاف ایکو
 صحبت کرنا اور ساس اور بوسہ لینا حرام ہو مسئلہ اعتکاف کی حالت میں
 صحبت کی تو اعتکاف باطل ہو گیا مسئلہ اگر منت کے لئے نکلا اعتکاف کیا تو
 اون دنوں کے ساتھ کی باتیں بھی لازم ہو جائیں گی پھر اگر دو دن کے
 اعتکاف کی منت کی تو دو باتیں بھی اوسکو ساتھ کی لازم ہو گئیں مسئلہ
 کتاب الحج یعنی حج کا بیان مسئلہ معین و مقومین کعبہ شریف کی زیارت
 ارکانوں کے ساتھ کرنا حج کہتے ہیں مسئلہ تمام عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا
 فرض ہو فوراً جب صریح بالغ عاقل تندرست مسلمان کو مقدور ہو کہ اپنی رہائی کی
 حویلی اور سواری اور پہرہ کی کپڑے اور میٹھا وغیرہ ضروریات کے سوا
 وہ مالک ہو سواری کا اور اپنی جانے آنے کے کھانے پینے وغیرہ کے خرچ کا اور

شرعاً صحیح

اپنی گھر والوں کے لیے خرچ کا اور راہ میں کسی کا خوف نہ ہو اور عورت کو لیے
 اور ایک شرط یہ کہ اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم یا اس کا خاوند بھی ہو ورنہ
 کہ کعبہ شریف یا اسکے گھر سے تین منزل یا اس سے زیادہ ہو مسئلہ اگر
 لڑکے نابالغ یا غلام نے احرام باندھا بعد اسکے وہ لڑکا بالغ ہو گیا اور
 غلام آزاد ہو گیا اور لڑکے کو بلوغ کیا لہٰذا احرام نے آزادی کی تاثیر
 جی کیا تو وہ حج جو اوپر فرض ہوا ہوا اس سے مستلزم باہر والوں کے لیے
 احرام باندھنے کے ٹکائے یہ میں ذُو الْحَلِیْفَةِ اور ذَاتِ عِرْق
 اور حُجَّۃً اور قَرْنِ اور یَمَنُکُمْ سو جو شخص ان ٹکائوں کا رہنؤ والا ہو باہر سے
 اندر کو آیا چاہے وہ ان ٹکائوں پر کسی بے احرام باندھنے نہ نکلو اور احرام
 ان ٹکائوں پر پہنچنے سے پہلے اگر باندھ لیا تو درست ہے اور ان ٹکائوں سے
 گزر جانیکے بعد احرام باندھنا تو جائز نہیں اور جو ان ٹکائوں اور مکہ کے
 درمیان میں رہتے ہیں ان کو لیے احرام باندھنے کا ٹکائوں کا اصل ہے یعنی حرم
 اور ان ٹکائوں کے بیچ کی مقام اور کو کارہنؤ والا اگر حج کیا چاہے تو حرم
 کے پاس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا چاہے تو قبل کی مقام سے احرام باندھے اور احرام
 باندھنے کے ٹکائوں کو میقات کہتے ہیں باب الاحرام یعنی احرام باندھنے کے مسئلے
 مسئلہ جب احرام باندھا چاہے تو نہایت مستحب ہے ورنہ دُشوک کرے یا دھوے ہوئی تہمت کو
 باندھے اور ایک چادر اوڑھ لے اور بدن پر خوشبو لگا دے اور دو رکعت

نماز پڑھو اور کہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ فِیْ سَنَہِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ
 یعنی اسے اللہ حج کیا جاتا ہوں سو تو وہ مجھے آسان کر اور میرا حج قبول کر
 اور بعد نماز کے حج کی نیت سے تلبیہ کہے اور تلبیہ یہ کہ کَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ
 کَبَّیْکَ کَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ
 وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیری خدمت میں حاضر ہوا اے اللہ
 میں حاضر ہوا میں حاضر ہوا کوئی تیرا سا جی نہیں میں تیری خدمت میں حاضر ہوا
 بیشک سب تعریفیں اور خوبیاں تیری ہی ہیں اور تیرا راج ہر کوئی تیرا سا جی
 نہیں اور اس قدر لفظوں سے کوئی لفظ گستاوی نہیں بلکہ اور زیادہ کری
 پھر جب حج کے ارادے سے تلبیہ کہا تو احرام بندہ کیا پھر احرام بندہ جانکو
 بعد نئے شرمی باتوں سے اور گناہوں سے اور لڑائی جھگڑی سے بچی اور
 نہ خود شکار مارے اور نہ اسکی طرف اشارہ کرے اور نہ اور کو شکار بتاؤ
 اور قیص اور پانچامہ اور بکڑی اور ٹوپی اور قبائے پہنے اور سوزہ پہنے
 پھر اگر جو تہنوں موزوں کو تخمونی نیچے سے کاٹ کر جوتہ کر کے پہن لے
 اور درس یا کپڑا یا کسوم کا رنگا کپڑا نہ پہنے پھر اگر رنگین کپڑا پہن کر
 پہنا کہ رنگ کی بو اوسین سے نہ آتی ہو تو جائز ہے اور سردی اور موٹھ
 نہ چپا دے اور نہ گل خیر بس دھو دے اور خوشبو نہ لگا دے اور
 نہ بال مونڈا دے اور نہ کترا دے اور نہ ناخن کاٹے مسئلہ احرام

باندی ہوئے کو جائز ہو کہ نساوی اور عام میں جاوے اور مکان یا عمارتی کے
 سایہ میں آرام کرے اور میثاقی کمر میں باندی مسئلہ ہر نماز کے بعد اور جب پھر
 برچہ ہو یا بیچہ میں اترے اور جب کسی سوار سے درج کیوقت تکبیر بلند آواز سے
 اکثر گھاسے مسئلہ جب کہ میں داخل ہو تو پہلی مسجد الحرام میں جادی اور کہ
 معینہ جب نظر آوی تو **اللہ اکبر** اور **لا اله الا الله** کہے اور حجر اسود کی طرف
 منہ کرے **اللہ اکبر** اور **لا اله الا الله** کہتا ہو اے دہم دہکا کے حجر اسود
 کو بوسہ دے اور اپنی چادر کو سیدھی طرف کی بغل کے نیچے سونکال کر بائیں ہونڈ پر
 پروٹا کر کعبہ شریف کا طواف کرے عظیم کو اندر دیکر اور اپنی دہنی طرف کعبہ
 کے دروازے کی طرف کرنی دروازی کے پاس سے طواف شروع کرے
 اور سات بار طواف کرے یعنی کعبہ کے گرد گھومے اور اول تین بار یون طواف
 کرے کہ ہونڈ ہا ملتا ہوا جلدی جلدی چلے اور بعد اسکی چار بار آہستہ طواف
 کرے اور ہر بار میں جب حجر اسود کے پاس آوی تو اسکو بوسہ دے اگر ہونڈ پر
 اور ساتویں بار جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دیکر طواف ختم کرے
 اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں یا جہان کہیں مسجد الحرام میں ہو سکے پڑھے
 اسکو طواف کھنہ میں اور جو کہ میں زمنا ہوا اسکے لپی یہ طواف قدرہ مست
 ہے بعد اس طواف کے باہر نکل کر کہ وہ صفا پر جادی اور کعبہ شریف کی طرف ہونڈ
 کر کے کھڑا ہوا و تبریک اور کلمہ اور دو پڑھے اور اپنی حاجتوں کے لئے

دعا مانگے پہر اوتر کر مروہ کو چلے اور راہ میں دو لون اخضر مسلوں کو بھیجیں دو روٹی
 اور مروہ پر چڑھ کر ویسا کرے جیسو صفا پر کیا سی طرح سات مرتبہ گوی اور صفا
 سے شروع کرے اور مروہ پر تمام کرے پہر احرام باندھو جوڑی مکہ میں ٹھہرے
 اور جب چاہا کرے کعبہ شریف کا طواف کیا کرے پہر ساتویں تاریخ ذی الحجہ کے
 امام خطبہ پڑھے اور اس میں مناکو جانے اور نماز ادا کرنے اور عرفات میں ٹھہرنے اور
 وان سیر لہو کے مسئلے بیان کرے پہر آٹھویں تاریخ صبح کی نماز پڑھ کر آفتاب
 نکلنے کے بعد مناکو جادو دھان دھو پہر نوین تاریخ عرفی کے دن دھان سے
 مہم نماز پڑھ کر عرفات کو جاوے اور دھان وہ پہر لے آئے اور خطبہ پڑھے اور انھیں
 عرفات میں ٹھہرنے اور مزدلفہ اور رمی جمار اور قربانی اور حجامت اور طواف
 زیارت کے مسئلے بیان کرے پہر ایک بار اذان اور دو اقامتوں سے منظر اور عصر
 کی نماز نظر کی وقت پڑھے اور اس میں امام اور احرام کا ہونا شرط ہے پہر توقف کو
 جا کر جبل الرحۃ کے قریب جا کھڑا ہو اور سب عرفات بطن عزد کے سوا موقع ہو
 سوا امام کھڑا ہو کر حمد کرے اور تکبیر کہے اور کلمہ پڑھے اور تلبیہ کہے اور درود پڑھے
 اور دعا مانگی اور سورج ڈوبنے مزدلفہ کو جا کر جبل فریح کے قریب اوتری اور
 مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سوا دکرے اور راہ میں سب
 مغرب پڑھے ان کی ہوائی پہر دسویں تاریخ صبح بھوک بھوک یعنی دھندلے کی میں
 صبح کی نماز پڑھے اور ٹھہر کر رمی تکبیر اور کلمہ اور درود پڑھتا دعا مانگتا ہو اور

تمام مزدلفہ بطن محسّر کے سوا موقوف بھی پہر روز روشن ہوئے منا کو جاوے گا
 بطن وادی سے جبرہ عقبہ کو سات ٹھکرایاں ماری اور ہر بار تکبیر کے اور پہلی
 ٹھکری سے تلبیہ موقوف کرے بعد اسکو جانور فوج کرے پہر سر منڈاوی
 یا بال کتراوی اور سر منڈاوانا مستحب محراب عورت کے سوا سب چیزیں حلال گنیں
 پہر ادسی دسویں تاریخ میں یا گیارہویں یا بارہویں تاریخ مکہ کو جاوے اور کعبہ
 کا سات بار طواف کرے کہ یہ طواف رکن بھی چمکا مگر اس طواف میں دو رک
 چلنا اور بعد اسکے صفا اور مروم کے درمیان کا دوڑنا نہیں ہو بشرطیکہ
 پہلی بار طواف میں یہ دونوں کام ہو لیون اور نہیں تو اسی طواف کے
 ساتھ کرے اور اسکے بعد عورت سی صحبت بھی درست ہے اور یہ طواف قربانی
 کے دنوں کے بعد کرنا مکروہ ہے پہر اسکے بعد منا کو جاوے اور گیارہویں
 تاریخ دو پہر لے جبرون کو ٹھکرایاں ماری پہلے مسجد حیف کو پاس والی حجر کو
 پہراوے کو جاوے اور سکڑ نزدیک بھی پہر جبرہ عقبہ کو اور پہلے جبرہ اور دوسری جبرہ
 مارنے کے بعد کعبہ توقف کرے پہر کل کو بھی ایسا ہی کرے اور ہر سوں کو
 ایسا کرے اگر وہاں رہی پہر اگر دو پہر لے سے پہلے جو کھو روز جبرہ کو مارا
 تو بھی درست ہے اور پہلی دو دنوں جبرہ کو پایا وہ کتراوے ماری اور باقی کو سوا
 ہو کر مسئلہ جبرہ کو مارنے کے لئے مٹا میں رہنا اور اپنا اسباب بھلی سو کہ کو
 بھیج دینا مکروہ ہے مسئلہ جبرہ کو مارنے کے بعد مناسی کہ کو کوچ کرے اور

راوین مخصب میں اور تیسے پہر کہ من داخل ہو کر سات پہری طواف کعبہ شریفین
 کا کرے کہ یہ طواف صدر بابر والو نیز واجب ہو کہ کے رہن و ملو پر نہیں پہلے
 طواف کو بعد زخم کا پانی پیئے اور منترم کو پیشو اور کعبہ شریفین کے پردوں کو
 ہر ہر دھاما نگے اور دیواروں کو چھٹی پہر اوسے پانوں پہر کر محل آدمی فصل
 جو شخص کہ میں نہ گیا اور عرفات میں ٹھہر تو قدوم کا طواف اوسکو ذمہ سی
 جاتا رہا مسئلہ اگر نوین تاریخ کے دو پہر لوٹو سو دسویں تاریخ کی جزیک
 میں ایک ساعت بھی جو شخص عرفات میں ٹھہر تو حج اوسکا پورا ہو گیا اگر یہ
 میہ نہ جانتا ہو کہ یہ عرفات ہو یا ستار یا بیہوش رہا یا اوسکی بیہوشی میں
 اوسکو ساتھو نے اوسکی طرف سے احرام باندھا ہو تو یہی اوسکا حج ہو گیا
 مسئلہ حج کے سب کام جیسی مرد کرین ویسی ہی عورتیں بھی کرین فرق
 اتنا ہی کہ عورت اپنا سر چھپائے اور چہرہ کھولے رحو اور تبلیہ باوازنگو
 اور طواف کریمین کو دکتی نہ چلے اور اخضر ملیون کے درمیان میں دوڑے
 نہیں اور بال نہ ٹونڈا وادی گر کر اسے اور سیاہوا کبر پھنے مسئلہ
 اگر کسی نے بد نہ یعنی قربانیکا جانو خواہ قربانی فضل ہو یا منت کی ہو یا
 شکار مانیکے بدلے کی ہو یا اور طرہ کی ہو گلیمین کلاوہ ڈالکر اپنی ساتھ
 حج کے ارادی پر کعبہ کی طرف کو لیچلا تو اوسکا احرام بندہ گیا بہر اگر جانو
 اور کسی کے ماتہ اقل سیجا اور چھو سو آب چلا تو جنگ اوس جانور سے

نہ مجاہدے تب تک اس کا احرام نہ بند ہا پر شتم کے لہو جو جالور بھیجا اور اسکے
 بیسنجی سی البتہ محروم ہو جائیگا اور اگر بُد نہ پر جھول ڈالے یا اس کو زخم لگا دیا
 یا بکری کے گھبین کلا وہ باندھا تو احرام بند ہا مسئلہ بُد نہ اونٹ یا گائے
 کا ہوتا ہو باب الفتنان یعنی حج اور عمرہ اکٹھا اور ان کے مسئلے مسئلہ
 قرآن بہتر ہو بعد اسکے متع بہتر ہو بعد اس کو افراد بہتر ہو مسئلہ قرآن
 اسکو کتنی من کہ میقات سر حج اور عمرہ کی دونوں کے لیے تلبیہ کہو اور یان
 کہو کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ النّٰجیَّ وَالْعُسْرَ فَاَنْتَ سَمِیعٌ بِیِّنَاتِہُمَا مَیْنِہُ**
 اور طواف اور سعی عمرہ کے لہو کرے بعد اسکے حج کرے جیسو اور بیان ہوا
 پہر اگر دو بار طواف کہو اور عمرہ کر کہو اور دو بار سعی کی دونوں کے لہو تو
 بھی درست ہو مگر گنہگار ہو اگر دو سوین تاریخ جب جہر و کھوار چکے تب ایک کبریٰ
 یا بُد نہ یا سانواں حصہ بنیکا قربانی کرے اور نہ کرے تو ساتوین انہوین
 تاریخ تین روزے رکھو اور حج سو جب فارغ ہو تب سات روزہ اور چکے
 اگر چہ کہ میں نو بہر اگر دو سوین تاریخ تک روزہ نہ رکھا تو قربانی کرنا لازم ہوگا
 اور اگر قرآن والا مکہ میں نہ آیا اور عرفات میں ٹھہرا تو عمرہ کی کہو دینے سے
 اسکو ذمہ پر قربانی کرنا اور عمرہ کی فضا کرنا واجب ہوئی باب التمتع
 یعنی عمرہ کو لہو احرام باندھا اور عمرہ کر بعد حج کیا اسکے مسئلے اور حوا
 کرے اسکو متع کہتے ہیں مسئلہ متع یہ عمرہ کہ عمرہ کے لہو میقات سے

زمانہ
 ہا

شرح

احرام باندھو اور عمرہ کے لئے طواف کر دو اور صفا اور مروہ کے دو سائیکر
دوڑ کر اور سر منڈالے یا کترالو اب سب قید و نسیئہ کر لیا اور پہلے
طواف کے بعد سو بلیہ موقوف کر دی بعد اسکی آٹھویں تیار خیمہ کے مقام
سے حج کے لئے احرام باندھو اور حج کرے اور قربانی کا مقدور نہ ہو تو جیسا
اور گنہ زاد لیا کر ہی مسئلہ اگر شوال کے مہینہ میں تین روزی رکھے
بعد اسکے عمر کو لیے احرام باندھا تو وہ تین روزی عمر کی روز وین شمار
نہوں گے مان اگر احرام باندھنے کے بعد طواف کر نیس پہلی روزی رکھے
تو وہ البتہ شمار ہوں گے مسئلہ تمتع کرنا الا اگر یہی یعنی قربانی لیجا یا
جاوے تو احرام باندھ کر قربانیکو جانور کو بھیجے سے ہا نکٹا پہلے اور نرا دہ یا
نفل اوس بنیکو کلین لٹکا دو اور اشعار کرے یعنی اوسکو کو مان پر
زخم کر دو اور عمرہ کر نیسے بعد قیدی احرام کی لگی رکھو اور آٹھویں تیار خیمہ
حج کے لیے احرام باندھو اور اگر آٹھویں تیار خیمہ پہلی باندھو تو مستحب ہی بہر
جب دسویں تیار خیمہ بال موٹا جکو تو دونوں احراموں کی قید و نسیئہ سے
بکھا دو ہی مسئلہ جو شخص مکہ میں یا مکہ کے قریب رہتا ہو اسکے لیے قرآن
اور نتمین مسمو مسئلہ اگر تمتع عمرہ کر کے اپنی گھر کو چلا آیا اور یہی نہ
لیگیا تو اسکا تمتع باطل ہو گیا اور اگر یہی لیجا دو ہی تو تمتع باطل نہوا
مسئلہ اگر حج کے مہینوں سے پہلے عمرہ کو لیے احرام باندھا اور جاوے

پہرہ و نسو کم مہر کے لیو طواف کیا پھر حج کے مہینوں میں باقی عمر وہ ادا کیا تو تمتع ہو گیا
 اور اگر اس کے برعکس کیا تو نین مسئلہ شوال اور ذی قعدہ اور پہلا عشرہ
 ذی الحجہ کا پھر حج کے مہینوں میں مسئلہ حج کے مہینوں سے پہلے حج کے لیے
 احرام باندھنا درست ہو پر کمرہ ہو مسئلہ اگر کوئی حج کے مہینوں سے پہلے حج
 کے مہینوں میں عمرہ کیا پھر مکہ میں یا بصرہ میں رہا پھر حج کیا تو یہ تمتع ادا کا
 درست ہو اور اگر عمر کو فاسد کر کے بصرہ میں رہا پھر عمر کی قضا کی اور حج
 کیا تو تمتع شوال ان اگر اپنی گھر کو چلا آیا تھا تو البتہ درست ہوا مسئلہ
 اگر حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو جب قدر باقی رہا تھا ادا کر لے اور قضا کرے
 اور اس کے ذمہ قربانی نہیں مسئلہ اگر تمتع نے عید کی قربانی کی تو
 یہ قربانی تمتع کی قربانی میں شمار نہوگی مسئلہ اگر احرام کی وقت میں عورت
 کو حیض آیا تو وہ حج کرے پر طواف نکرے اور اگر طواف کرتے میں آیا تو طواف
 چھوڑ دے مسئلہ قربانی کو تین دن گزرنے سے پہلے اگر کوئی مکہ میں رہا تو
 طواف صدرا دسکو ذمہ سے جاتا رہا باب الجنایات یعنی حج میں منوع
 ہو جانے کے مسئلہ اگر محرم نے یعنی احرام باندھنے سے پہلے اپنے
 پرے ایک عضو میں خوشبو لگائی تو وہ ایک بکری قربانی کرے اور اگر
 کم میں لگائی تو صدقہ دے مسئلہ اگر محرم نے اپنے سر کو مہدی سے
 خضاب کیا یا روغن زیت سر میں ڈالا یا سیاہوا کبر اپنا تو ایک بکری قربانی

بیسجابت

کرے مسئلہ اگر دن بھر اپنا سر چھپا کر تو بکری ذبح کرے اور اگر دن سو گم
 چھپا کرے تو صدقہ دے مسئلہ اگر چوتھائی سر با چوتھائی دائی منڈا کرے تو
 بکری ذبح کرے اور اگر کم منڈا کرے تو صدقہ دے مسئلہ اگر ایک خرچہ نے دوسرے
 محرم کا سر منڈا تو منڈانے والا صدقہ دے مسئلہ اگر بالکل گردن کا بال
 یا دونوں بغلوں کے یا ایک بغل کو یا سنگی لگانے کی جگہ کے بال منڈے تو بکری
 ذبح کرے مسئلہ اگر مونچھ کتری تو حکومت عدل واجب ہے مسئلہ اگر
 محرم نے غیر محرم کی مونچھ کتری یا ناخن کاٹے تو آدا صاع گیسوں محتاج ہو گا
 مسئلہ اگر مجرم اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی ایک مجلس میں ناخن کاٹے
 یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے کاٹے تو بکری ذبح کرے اور اگر کم کاٹے تو صدقہ دے
 اور اگر بائچون ناخن متفرق کاٹے تو ہر ناخن کے بدلے صدقہ دے اور تو ناخن
 ناخن اگر دور کر دیا تو کچھ نہیں مسئلہ اگر محرم نے عذر کے سبب خوشبو لگائی
 یا کپڑا پہنا یا بال منڈائے تو ایک بکری ذبح کرے یا چھ محتاجون کو تین صاع کھانا
 دے یا تین روز سو رکھے مسئلہ اگر محرم مرد نے کسی عورت کی شرمگاہ کو شہوت
 سے دیکھا سو منی نکلی تو اس محرم کے ذمہ ہر کچھ اور اگر بوسہ دیا یا بدن او سکا
 چھوا شہوت سے یا آگے یا پیچھے جماع کر کے عرفات میں کھڑے ہوئی یا پھلے اپنا جم
 فاسد کر دیا تو ایک بکری ذبح کرے اور حج کے باقی کام کرے پھر آئندہ سال کو
 حج کی نصاب کرے اور اوس مرد اور اوس عورت کو آئندہ سال میں غلغلہ علی ہو نا

جہ کے لیے ضرور نہیں اور اگر عرفات میں کھڑی ہو نیکی بعد جماع کیا تو ایک بُرہ
 ذبح کرے اور اس کا حج فاسد نہوا اور اگر سر مونڈا نیکی بعد جماع کیا یا عمرہ میں
 چار پہرے طواف کر نیکی بعد جماع کیا تو ایک بکری ذبح کرے اور عمرہ
 فاسد نہو گیا باقی عمرہ ادا کر کے اس کی قضا کرے اور اگر چار پہرے یا زیادہ
 طواف کر نیکی بعد جماع کیا تو بھی ایک بکری ذبح کرے اور عمرہ فاسد نہوا
 مسئلہ صحت کرشمے حج اور عمرہ فاسد ہو جاتا ہے قصداً نہو یا بھولے
 سے مسئلہ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو ایک بکری اور اگر جنابت
 کیا التین کیا تو ایک بُرہ ذبح کرے اور وہ طواف پہر کر کرے اور طوافِ صوم
 یا طوافِ صوبے وضو کیا تو صدقہ دے مسئلہ اگر طوافِ رکن میں تیز
 پہرے یا اس سے کم نہ ادا کیے تو ایک بکری ذبح کرے اور اگر چار پہرے یا اس
 سے زیادہ نہ ادا کیے تو بیہ محرم کا محرم یا مسئلہ اگر طوافِ صوم میں
 چار پہرے یا اس سے زیادہ نہ ادا کیے یا جنابت کی حالت میں طوافِ صوم کیا
 تو ایک بکری ذبح کرے اور اگر تین پہرے یا اس سے کم ادا نہ کیے تو صدقہ
 دے مسئلہ اگر طوافِ رکن بے وضو کیا اور تشریق کے دنوں کے
 آخر میں طوافِ صوم وضو سے کیا تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
 اگر جنابت کی حالت میں طوافِ رکن کیا اور تشریق کے دنوں کے آخر میں طوافِ
 صوم وضو سے کیا تو ذبحِ بکری یا نبیح کرے مسئلہ اگر عمرہ میں طواف اور

سہی ہوگی اور اپنی گہر چلا آیا اور پھر وہ طواف اور سعی کی تو دو بکر بیان
 ذبح کر کے مسئلہ اگر سعی کی یا امام سے پہلو عرفات سے چلا آیا یا مزدلفہ میں ٹھہرا
 یا کسی روز رمی جمار نکلیا یا ایک روز رمی جمار نکلیا یا قربانیکو دو نو تک بعد بال مؤنذرا
 یا رکن کا طواف کیا یا بل میں بال مؤنذرا لی تو ایک بکری ذبح کر کے مسئلہ
 اگر قرآن والے نے ذبح کر لیا پہلے اپنی بال مؤنذرا تو بکر بیان ذبح کر کے فصل
 مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اس محرم پر اس کا بدلہ واجب ہے
 اور بدلہ اس کا یہ ہے کہ جس جگہ مارا یا وہاں سے قریب جو جگہ ہو وہاں کے
 نرخ ہو جب وہ شخص عدل جو قیمت اس شکار کی ٹھہر ادین اوسی قیمت سے یہ
 محرم قربانیکا جانور خرید کے ذبح کر دے اور اگر قیمت کم ہو تو اس کا کٹنا
 خرید کر خیرات کر دے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اور ستر روزے کچھ
 جو محتاج ہو کہ وہ کھانا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچنا ہو اور بقدر کھانا
 آدمی صلے سے کم ہو اس قدر خیرات کر دی یا اس کے بدلے ایک وزہ کھائی مسئلہ
 اگر محرم نے شکار کو زخمی کر دیا یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اس کے
 بال اوکھا لیو تو نقصان کی قیمت دی اور اگر شکار کے ہر اوکھا ڈالے
 یا ماتہ پانوں کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر وہ وہ دودھ لیا تو دودھ
 کی قیمت اور اگر انڈی تو انڈی کی قیمت اور اگر انڈی توڑی اور اسی سے
 ہر ایک نکلا تو بچہ کی قیمت دی مسئلہ اگر کوئی یا جیل یا ہڑ یا سانپ یا بچھو

سہلے وضو کی اور اپنی گہر چلا آیا اور پھر وہ طواف اور سعی کی تو دو بکر بیان
 ذبح کر کے مسئلہ اگر سعی کی یا امام سے پہلو عرفات سے چلا آیا یا مزدلفہ میں ٹھہرا
 یا کسی روز رمی جمار نکلیا یا ایک روز رمی جمار نکلیا یا قربانیکو ذبح کر کے بعد بال مونڈھا
 یا رکن کا طواف کیا یا بل میں بال مونڈوائی تو ایک بکری ذبح کر کے مسئلہ
 اگر قرآن والے نے ذبح کر کے پہلے اپنا بال مونڈا تو بکر بیان ذبح کر کے فصل
 مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اس محرم پر اوسکا بدلہ واجب ہے
 اور بدلہ اوسکا یہ ہے کہ جس جگہ مارا یا وہاں سے قریب جو جگہ ہو وہاں کے
 نزع ہو جب وہ شخص عدل جو قیمت اوس شکار کی ٹھہرا دین اوسی قیمت سے یہ
 محرم قربانیکا جانور خرید کے ذبح کر دے اور اگر قیمت کم ہو تو اوسکا کٹنا
 خرید کر خیرات کر دے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اور نیز دوسرے کچھ
 جو محتاج ہو نہ کہ وہ کما نا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچنا ہو اور بقدر کما نا
 آدمی صلح سے کم ہو اوسقدر خیرات کر دی یا اوسکے بدلہ ایک ذبہ کہی مسئلہ
 اگر محرم نے شکار کو زخمی کر دیا یا اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اوسکے
 بال ادکھاڑ لیے تو نقصان کی قیمت دی اور اگر شکار کے براد کھاڑ ڈالے
 یا ماتہ بانوں کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر دودھ دودھ لیا تو دودھ
 کی قیمت اور اگر انڈے تو انڈوں کی قیمت اور اگر انڈے توڑ دیں اور اسیں سے
 ہر ایک کھلا تو بیچ کی قیمت دی مسئلہ اگر کوئی ایسیل یا ہڑا یا سانپ یا بچھو

یا چو یا کھکھنا گنا یا چھر یا چوٹی یا لک یا کلونی یا کچھو مار ڈالا تو کچھ نہیں
 مسئلہ اگر جون یا بیڑی مار ڈالی تو جقدر چاہے صدقہ دیدی مسئلہ
 اگر چو پائی شکاری جانور کو مار ڈالا تو ایک بکری سے زیادہ ذبح کر دی اور
 اگر اوسے محرم پر حمل کیا تھا اور اوسکو مار ڈالا تو کچھ نہیں مسئلہ اگر محرم
 نے شکار مارا تو اوسکا بدلہ لازم ہے مسئلہ محرم کو جائز ہے کہ بکری اور
 گائے اور اونٹ اور مرغی اور گھری پالی بقی ذبح کرے مسئلہ اگر
 محرم نے پاموز کبوتر اور پلاؤ ہرن ذبح کیا تو اوسکا بدلہ اسیہ لازم ہے
 مسئلہ اگر محرم نے شکار ذبح کیا تو اوسکا کھانا حرام ہے اور اگر شکاری
 اوسین سے کھایا تو اتنی قیمت اسیہ لازم ہوتی اور اگر ایک محرم کا
 ذبح کیا ہو اور دوسرے محرم نے کھالیا تو کھانے والا پر کچھ دینا لازم
 نہیں مسئلہ غیر محرم کے شکار کی ہوئی گوشت کا کھانا محرم کو درست ہے
 بشرطیکہ اوس محرم نے اوسکو بید شکار نہ بتایا ہو اور شکار مارنے کا حکم نہ دیا ہو
 مسئلہ اگر غیر محرم نے حرم کا شکار ذبح کیا تو اوسکی قیمت صدقہ
 کرے اور اوس پر روزی رکھنا نہیں میں مسئلہ اگر حمل کا جانور لیکر
 حرم میں کوئی شخص گھیا تو وہاں اوس جانور کو جوڑ دی اور اگر وہاں
 بیچ ڈالا اور وہ جانور موجود ہے تو بیع کا رد کر دی اور اگر وہ جانور مر گیا
 تو اوسکا بدلہ دے مسئلہ جسے احرام باندھا اوسکی گھریں یا چھیمیں اگر شکار

ہو تو اس کا چوڑنا اور بکھڑو نہیں مسئلہ اگر غیر محرم نے شکار کر لیا
 احرام باندھا اور شکار کو کسی اور نے پھوڑ دیا تو چوڑنیوالا نہ سکودا
 اور اگر محرم نے پکڑا تھا تو دام دنیا نہیں آتا مسئلہ اگر ایک محرم نے دو
 محرم کے پکڑی ہوئے شکار کو مار ڈالا تو دونوں پر بدلاؤ کا دینا آدیا کا بھر
 پکڑنیوالا اپنا دام مارنیوالی سے دلایا دیا مسئلہ اگر محرم کی ہری گھاس
 کافی بادہ ہوا درخت کا ٹاجو کی گھاس تو اس قسم کا درخت لوگ بونی بھی ہوں
 تو اس کی قیمت اس کا ٹیو والی پر دینا آدگی اور اگر وہ گھاس بادہ درخت
 خشک تھا تو کچھ نہیں مسئلہ اگر خمر کے سوا اور گھاس حرم کے جانور کو پکڑنا
 اور کاٹنا حرام ہے مسئلہ ضرور جس سبب سے ایک جانور ذبح کرنا لازم ہوتا
 قرآن سے اور اگر سبب سے دو جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہے مگر ان اگر مہیات سے تو احرام باندھنی
 بڑ گیا تو ہر ایک ایک ہی جانور ذبح کرنا لازم ہوگا مسئلہ دو محرموں نے ملکر ایک شکار مارا
 تو دونوں ایک ایک لادین اور اگر وہ غیر محرموں نے مارا تو دونوں ملکر ایک ہی بدلاؤ
 مسئلہ اگر محرم نے شکار بیچ ڈالا یا خرید لیا تو یہ خرید و فروخت باطل ہے
 مسئلہ اگر کسی نے حرم سے ہرنی پکڑی اور حرم سے باہر لایا اور بیچ دیا
 ہرنی اور بیچ دونوں مر گئے تو دونوں کی قیمت دینا آدگی اور اگر پھل
 ہرنی حرمی اور اس کا بدلاؤ دیدیا تب کچھ نکلا پھر وہ مر گیا تو اس کا بدلہ نہیں
 باب مجاوزۃ الوقت بغیر احرام یعنی مہیات سے بغیر احرام باندھنی جو شخص

مجاوزۃ الوقت
 باب مجاوزۃ الوقت

آگے بڑھا دیا اور سکا بیان مسئلہ اگر میتان سو کو فی شخص بے احرام باندی
 آگے بڑھ گیا پھر احرام باندہ کیلئے کتنا ہوا لوٹ آیا اور میتان پر تلبیہ کہا یا میتان
 سے آگے بڑھ کر عمرہ کے لیے احرام باندہ پھر عمرہ فاسد کر کے لوٹ آیا اور میتان
 پر تلبیہ کہا تو جانور ذبح کرنا اور سکے ذبح نہ کرنا یا ہر مسئلہ اگر کو فی کار ہے والا
 اپنی کام کے لیے بستان بنی عام کو کیا تو وہ جاری تو کے بین کے احرام باندہ ہی
 چلا آویں اور وہ یا بستان بنی عام کا رہی والا اگر چہ کیا چاہے تو اسکی میتان
 بستان بنی عام ہی مسئلہ جو شخص نے احرام باندہ ہی کے بین چلا جاویں تو وہ حج
 یا عمرہ کرے سو جو شخص کے بین نے احرام باندہ ہی کیا پھر اسنے اسی سال حج
 کیا کیا کہ اسیر بحتہ اسلام تھا تو وہی حج دو دو بانوں کو کافی ہو گیا اور اگر دوسرے
 سالین کیا ہوئے بین نے احرام جانے کے حج کو کافی ہوا باب اضافہ
 الاحرام الی الاحرام یعنی احرام پر احرام باندہ ہی کے مسئلہ اگر کسی
 والے نے عمری کے لیے ایک پہر اطوان کیا پھر حج کے لئے احرام باندہ تو
 حج کو چھوڑ دیا اور ایک حج اور ایک عمرہ در کری اور ایک جانور ذبح کر لیسب
 ترک کر نیکی اور اگر اسی وہ حج اور عمرہ چھوڑا اور دو نواد اکتی تو درست ہی
 اور اسکو ذبح ایک جانور قربانی کرنا ہی مسئلہ جس نے حج کو پہلے احرام باندہ
 پہر سوین تاریخ دوسرے حج کے لیے احرام باندہ اور پہلے حج کی بابت بالاسنڈا
 چکا تھا تو یہ دوسرا حج کرنا اور سپر لازم ہوا اور اسکو ذبح پر جانور ذبح کرنا

باب فتح احرام
 الی الاحرام

نہیں اور اگر بال نہ نشتائے تھے تو دوسرا د جانور ذبح کرنا اور سپر لازم ہی
 بال کترے ہوں یا نہ کترے ہوں مسئلہ اگر ایک عمرہ ادا کیا مگر بال کترے
 سے پہلے دوسری عمرہ کو لئو احرام باندھا تو جانور ذبح کرنا اور سپر لازم
 مسئلہ جس نے حج کو لئو احرام باندھا پہر حج پورا کرنے سے پہلے عمرہ کے لئو
 احرام باندھا بعد اسکو عرفات میں جا کر ٹھہرا تو اسکا عمرہ چٹکایا اور اگر عرفات
 کی طرف متوجہ ہوا تھا تو عمرہ نہیں چھوٹا مسئلہ اگر حج کے لئو طواف کیا بعد
 اسکو عمرہ کے لئو احرام باندھا اور دونوں پورے ہو گئے تو جانور ذبح کرنا واجب
 اور وہ عمرہ چھوڑ دینا مستحب ہی مسئلہ اگر دسویں تاریخ ذی الحجہ کے لئو تکبیر
 تو وہ عمرہ اسکو لازم ہو گیا اور لازم ہے کہ اس عمرہ کو چھوڑ دے اور ایک جانور
 ذبح اور عمرہ کی قہر ادا کرے پہر اگر وہ عمرہ کر لیا تو درست ہو گیا مگر ایک جانور
 ذبح کرنا لازم ہے مسئلہ اگر حج نہ ادا ہوا پہر عمری یا حج کے لئو احرام باندھا
 یا وہ احرام چھوڑ دے یا بال لا حصار یعنی حج کرنے سے اگر رک رہا تو اسکو مسئلہ
 مسئلہ اگر رشتہ کے یا باری کے سبب محرم حج کر نیسے رکنا تو ایک
 بکری بھیجے کہ اسکی طرف سے محرم میں ذبح کیا دے اور یہ اسدن احرام کی قید
 سے ملجھا دے اور اگر قرآن والا ہو تو دو جانور بھیجے اور یہ قربانی محرم ہی میں
 ذبح کرنا چاہیے اور دسویں تاریخ سے پیشتر بھی درست ہی مسئلہ جو حج کو جانا
 خواہ اگر رک با اور احرام کی قید دن سے نکل گیا تو وہ ایک حج اور ایک عمرہ

باب چھ

کہی اور جو عمرہ کو جانا تھا وہ عمرہ ہی کری اور جو قرآن کا محرم تھا تو وہ ہجہ
 حج اور دو عمرہ ہی کری مسئلہ اگر ترابانیکا جانور پہنچنے کے بعد رک رہی ہو گا غدر
 جانا مارنا اور ہجہ ہی اور حج خود ادا کر سکنے کا اختیار ہوا تو ہجہ ہی لیکر خود حج کو چلا جا
 اور نہیں تو نہیں مسئلہ عرفات میں ٹھہرنے کے بعد رک رہی ہو گا غدر نہیں ہو سکتا
 ہو مسئلہ اگر مکہ میں طواف نہیں کر سکتا اور عرفات میں ٹھہر نہیں سکتا تو وہ رک
 ہوا ہی اور نہیں تو نہیں باب لغوات یعنی حج فوت ہو جانیکے متعلق مسئلے
 مسئلہ جو شخص عرفات میں ٹھہر سکا سوا و سکا حج نہوا تو وہ عمرہ کر کے احرام
 کی قید و نسیخہ دے اور آئندہ سال کو اس پر حج کرنا لازم ہوا اور جانور
 ذبح کرنا لازم نہیں مسئلہ عمرہ نہیں فوت ہو سکتا مسئلہ کعبہ شریف کا طواف
 کرنا اور صفا اور مروہ کا دوڑنا عمرہ ہی مسئلہ سال بھر میں جب چاہو عمرہ کیا کر
 درست ہو مسئلہ ذمی الحجہ کی توین اور دسویں اور بگیا دسویں اور بارہویں اور
 تیرہویں تاریخ عمرہ کرنا مکروہ ہو مسئلہ عمرہ کرنا سنت حدیثی باب الحج عن الغنم
 یعنی اذکیرف سورج کرینکو مسئلہ جس عبادت میں صرف مال خرچ
 ہوتا ہو وہ عبادت جسکے ذمہ پر ہوا اسکی طرف سے اور شخص ادا کر دی تو ادا
 ہو جاتی حدیثی پر جسکی ذمہ پر تھی وہ خود کر سکتا تھا تو ہی اور نہ کر سکتا تھا
 تو ہی جیسو زکوٰۃ اور جو عبادت صرف بدنسو ادا ہوتی ہو وہ عبادت اویسکی
 کرنے سے ادا ہوتی ہے جسکے ذمہ پر ہوا اور کوئی اگر اوسکی طرف سے ادا کر

برصغیر

تو نہیں ادا ہوئی کسی عالمین مسئلہ نماز اور جن عبادتیں مال بھی خرچ ہوتا ہو اور
 بدلتی بھی کام کرنا ہوتا ہو چنانچہ حج تو ایسی عبادت جسکو ذمہ پر مودہ اگر خود نہ
 ادا کر سکتا ہو تو دوسرے کا اوسکی طرف سوا کرنا درست ہے اور اگر خود ادا
 کر سکتا ہو تو دوسرے کا ادا کرنا اوسکی طرف سے نہیں درست مسئلہ جو شخص
 مرتے وقت تک ایسا لاچار ہو کہ خود حج نہ کر سکتا ہو اور اوسپر حج فرض
 ہو تو وہ اور شخص کو اپنی طرف سے نائب کر کے حج کر لیکو بھیجو تو درست ہے
 اور اگر ایسی لاچار ہی نہیں ہو تو وہ نہیں درست اور فرض حج میں لاچار ہی
 شرط ہے اور نفل حج بے لاچار ہی کے بھی اور کسی سے کرنا درست ہے مسئلہ
 اگر ایک شخص کو دو شخصوں نے اپنی طرف سے حج کر لیکو بھیجا تو اوسنی دونوں کی
 طرف سے احرام باندھا تو حج ادا نہ ہو گا نہ وہ اوسکا موادہ و دونوں شخص
 اپنا دیا ہو خرچ اوس سے پھر لینا مسئلہ کہ جانب کی بابت کی قربانی اوسکے
 ہونے سے حج کو بھیجا اور قرآن اور جنابت کی قربانی اوسکو ذمی ہو حج کو گھیا
 مسئلہ اگر زید وصیت کرے کہ میری طرف سے حج کرانیو سوا سکو دینا ہے
 عمر کو مال دیکر زید کی طرف سے حج کر لیکو بھیجا سو عمر وراہ میں مر گیا تو اب زید کو
 وارث اور شخص کو زید کے مکان سے حج کر لیکو بھیجن باقی مال کی شنائی میں سے
 مال دیکر مسئلہ اگر کسی نے اپنا مال اور باپ و دو تو گنی طرف سے حج کے لئے
 احرام باندھا بعد اسکے معین کر لیا کہ میرے حج مان کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ہو

درست ہو گیا باب المہدیٰ حرم میں جانور چڑھانے کا بیان مسئلہ کم سے کم ہے
ایک بکری جو مسئلہ اونٹ اور گائے اور بکری وغیرہ کے جانور میں جہس جانور
کی قربانی عید میں درست ہو ویسا جانور ہی میں بھی درست ہو مسئلہ بکری
ذبح کرنا ہر مقدمہ میں درست ہو مان اگر خضابت کی التئیں طواف رکن کیا عرفات میں
تھہرنیکے بعد عورتی صحبت کی تو بکری ذبح کرنا نہیں درست ہے نہ واجب ہے
مسئلہ نفل اور تمتع اور قرآن کے سبب جو جانور ذبح کیا اوسکا گوشت
کھائی اور کفارہ اور سنت اور احصار کے جانور کا نہیں بلکہ بالکل خیرات کیجئے
مسئلہ ہدی اور تمتع اور قرآن کے جانور کو صرف دسویں تا یوم ذبح کرے
مسئلہ حج کی سب قربانیاں حرم میں ہیں درست ہیں مسئلہ ہدی کا گوشت
سب جگہ کو فقیر و نکو دینا درست ہے مسئلہ ہدی اپنے ساتھ عرفات کو لے جانا واجب
نہیں مسئلہ ہدی کی جہول اور شمار خیرات کر دے اور اوسین سے مزدوری
گوشت صاف کر نیوالو اور اوہیر نیوالیکی عذر مسئلہ ہدی چلے ضرورت
سوار نہو اور اوسکو وہی نہیں بلکہ اوسکے شہزاد پر ٹھنڈا پانی جہر کے
تا کہ دودھ کم ہو جاوے مسئلہ اگر ہدی مرنے لگی یا عیدار ہو گئی تو ٹھکی
جگہ اور ہدی لے لی اور وہ بھی اوسیکی عذر اور اگر وہ ہدی نفل بنتی تو
اوسکو ذبح کر کے اوسکو نہیں اوسکو نفل کو تہیر کے اوسکو کو مان کو چھاب
دے اور اوسکا گوشت آپ کھاوے اور نہ معنی کو کھلاوے بلکہ فقیر و نکو دیدے

نفل اور تنہ اور قرآن می کہے بُد نہ کے گلیمن جمل ڈالے مسئلہ اگر عرفات
 والوں کے مقدمہ میں لوگوں نے گواہی دی کہ یہ لوگ ٹھہر کر دن سو پہلو عرفات
 میں ٹھہرے تھے تو وہ گواہی مانی جاوے گی اور اگر دسویں تاریخ کے ٹھہرنے کی گواہی دی
 تو نہ مانی جاوے گی مسئلہ اگر دوسرے دن پہلے جمر کو نہ مارا تو سب جمر و کو مارے لے
 یا پہلو ہی جمر کو مارے مسئلہ اگر پیدل حج کرنا اپنی ذمہ پر ٹھہرایا تو جب تک
 طواف رکن نہ کر لے تب تک سوار نہ ہو سکتا مسئلہ اگر حجرہ باندی خریدی
 تو مشترک ہو اختیار ہو کہ اسکو احرام کی قید و لہو نکال لے اور اس صحبت
 کرے کتاب النکاح یعنی نکاح کا بیان مسئلہ عورت سرفائدہ حاصل کر نیکی
 مالک ہو نیکی لئے جو عقد باند یا جاوی اسکو نکاح کہتے ہیں مسئلہ نکاح
 کرنا سنت ہو اور اگر شہوت کا غلبہ ہو تو واجب ہو مسئلہ نکاح بندگان
 جب ایجاب اور قبول ہو جاوی کہ عورت مرد سے کہے کیسے اپنا آپ جھکو جو رو
 بننے کے لئے دیدیا اور مرد کہے میں قبول کیا یا مانا یا یوں ہو کہ مرد عورت سے
 کہو کہ تو اپنا آپ جو رو ہو نیکی لئے جھکو اور عورت کہو کہ میں اپنا آپ جھکو
 جو رو ہو نیکی لئے دیا مسئلہ نکاح تبھی ٹھیک ہوتا ہو جب اسکو لئے لفظ
 نکاح یا نزدیک کی کہے یا ایسی لفظ کہ جسکے کہنے سے چیز کا مالک ہو جاتا ہو
 اسی وقت جیسی بہ یا تملیک یا صدقہ مسئلہ جب دو مرد یا اکبر و اور دو
 عورت حر کے سامنے نکاح بند ہی تب درست ہو اور وہ گواہ عاقل اور بالغ

نکاح

بہارِ شریعت

اور مسلمان ہون اگرچہ فاسق یا محدوفی القصد یا اندھی ہوں یا ایک اور
 نکاح کرے اور کاتب یا اور دوسرا نکاح کرے یا عورت کا بیٹا ہو تو بھی درست ہے مسئلہ اول کتاب
 عورت کا نکاح زود دینی کو اس کو زود برد اگر مسلمان کے ساتھ ہو تو درست ہے مسئلہ
 اگر زید عمر سے کہا کہ تو میری نابالغ لڑکی کا نکاح کر دی پہر عمر نے بکر کے زود دینے
 کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح باندہ دیا تو درست ہے اور اگر زید موجود نہ ہوتا تو درست
 نہ ہوتا فصل فی المحرمات جن عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں اد کتابیان
 مسئلہ حرام ہوا اپنی جود بنانا اپنی ماکو اور وادی اور پردادی اور سردادی
 اور اس سے بھی اد پر کی داد بکوار نانی کو اور پر نانی اور سرنانی اور اس سے بھی
 اد پر کی نانی کو اور اپنی بیٹی کو اور اپنی اولاد کی بیٹی کو اور اپنی بہن کو اور بہن
 کی بیٹی کو اور اپنی بھائی کی بیٹی کو سگی ہو یا سونیلی اور اپنی پھوپھی کو سگی ہو یا سونیلی
 اور اپنی خالہ کو سگی ہو یا سونیلی اور اپنی ساس کو اور اپنی جود کی بیٹی کو بشرطیکہ
 اس جود سے صحبت کی ہو اور اپنی باب کی جود کو اور اپنی بیٹی کی جود کو اور داد
 کی جود کو اور پردادی کی جود کو یا سردادی کی جود کو اور اپنی پوتے یا پوتے
 یا سردی کے جود کو اور بہر سب عورتیں دودہ کے رشتہ کی بھی حرام ہیں اور
 دہنہوی سے نکاح کر کے انکو اکٹھا کیا تو حرام ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی
 سے صحبت کی پھر اس باندی کی بہن سے نکاح کیا تو جب تک اس باندی کو بیچ نہ دے
 یا اگر کسی سے اس کا نکاح کر دے تب تک ان دونوں میں کسی سے صحبت نہ کرے اور

اگر دو بہنیں زید کی باندہ بیاں ہوں اور ایک سی صحبت کی تو دوسری سی صحبت
 اگر سی جنگ دو نو نہیں سی ایک کے ساتھ صحبت کرنا اپنی اور پر حرام کر کے مسئلہ
 اگر دو بہنوں کے ساتھ زید نے طلحہ و علقہ و خراج کیا اور یہ معلوم نہیں کہ
 پہلے کے ساتھ خراج کیا تو دونوں کو طلحہ و کردی اور آٹا و دھردھ و مسئلہ
 جن دو عورتوں میں ایسا شہد ہو کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا تو اسکو اوس
 دوسرے کے ساتھ خراج کرنا حرام ہوتا تو ایسی دو عورتوں کو اگر ایک شخص خراج
 کر کے اکٹھا کرے تو حرام ہی مسئلہ اگر زید نے کسی عورت سے زنا کیا یا شہوت سی
 کسی عورت کو لپٹ لیا یا کوئی عورت زید کو شہوت سی لپٹ گئی یا زید نے شہوت سی
 کسی عورت کی شرمگاہ کے اندر دیکھا یا عورت نے زید کے عضو تناسل کو شہوت سی
 دیکھا تو اوس عورت کی بائین اور اولاد زید پر حرام ہی مسئلہ اگر زید نے
 اپنی جورو کو طلاق دی تو جب تک طلاق کی عدت نگذرے تب تک اوس جورو کی بہن
 سی خراج کرنا زید پر حرام ہی مسئلہ میان کو اپنی باندہی کے ساتھ اور غلام کو
 اپنی بیبی کے ساتھ خراج کرنا حرام ہی مسئلہ جو عورت اہل کتاب ہو یا صابیہ یا
 ہو کہ کسی پیغمبر اور خدا کی بھیجی ہوئی کسی کتاب کو مانندی ہو اوسکی ساتھ مسلمان کو خراج
 کرنا درست ہی مسئلہ اگر زید نے ایسی عورت سے خراج کیا کہ وہ عدت احرام باندہ
 ہو تو درست ہی اگرچہ زید بھی احرام باندہ ہی ہو مسئلہ اؤد کسی کی باندہی سے
 خراج کرنا درست ہی اگرچہ وہ باندہ سی اہل کتاب ہو مسئلہ اگر زید کے خراج میں

ایک باندھی سے پہر زبنتے اور ایک حرہ عورت سے نکاح کیا تو درست ہو اور اگر
 زید کے نکاح میں حرہ عورت ہو پہر اوپر کی باندھی سے نکاح کرے تو درست نہیں
 اگرچہ وہ حرہ طلاق کی حدت ہی میں نہیں ہو مسئلہ حر کو چار عورتیں اپنی نکاح میں
 رکھنا درست ہے خواہ وہ عورتیں حرہ ہوں خواہ کسی اور کی باندیاں اور چار کے
 زیادہ نکاح میں رکھنا حرام کو درست نہیں اور غلام کو دو ہی عورتیں اپنی نکاح میں
 رکھنا درست ہے زیادہ نہیں مسئلہ جس عورت کو زنا سے حمل ہوا اس حاملہ عورت سے
 نکاح کرنا درست ہے اور جبکہ حلال سے حمل ہوا اس سے نکاح درست نہیں جبکہ وہ جن
 مسئلہ جس باندھی کو اس کی میان نے محبت کی ہو اس باندھی سے نکاح کرنا اور
 جس عورت نے زنا کیا اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے مسئلہ اگر زید نے ایسی
 دو عورتوں سے ملا کر نکاح باندھا کہ ایک عورت اور نہیں کی زید پر حرام نہیں تو دوسری
 عورت کا نکاح درست ہے اور جو مہر طہر اسو اسی دوسری عورت کو ملے گا مسئلہ
 نکاح شہ اور نکاح موقت باطل ہے متعہ یہ کہ مرد عورت سے کہی کہ اس قدر روپیہ
 اور اتنی روزوں تک میری جو رو ہو اور موقت یہ کہ مرد کسی عورت سے کہو کہ اس کو
 سامنے نکاح کرے مثلاً دس دن تک کو مسئلہ اگر ایک عورت نے زید پر جھوٹا
 دعویٰ کیا کہ زید نے مجھ سے نکاح کیا ہے اور گواہ گذرانے سے قاضی نے گواہ
 شدہ نکاح کا حکم کر دیا تو زید کو اس عورت سے محبت کرنا درست ہے اگرچہ زید
 اس سے نکاح نہ کیا تھا باب الاولیاء والا کفار یعنی عورت والہوں

اور برادری کا بیان مسئلہ خمرہ عاقلہ بالغہ عورت اگر بلا پروا لگی اپنی ولی کے اپنا
 نکاح کسی سے کر لے تو درست ہے مسئلہ بالغہ کنواری عورت کا نکاح ولی اور سکا بدولت
 رضامندی اور کوکرم مسئلہ اگر بالغہ کنواری عورت سے اور سکا ولی نے نکاح کی
 اجازت مانگی یعنی کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ غلامی شخص سے تیرا نکاح کروں سو تو کیا
 کہتی ہو یہ سنکر وہ عورت چپ ہو رہی یا ہنسی یا آنسوؤں سے رو دے یا یوں ہوا کہ ولی
 نے بغیر اس کے پوچھ کر کسی سے اور سکا نکاح کر دیا پھر اس عورت نے یہ سنا اور چپ
 ہو رہی تو یہ اس عورت کی طرف سے اجازت ہو گئی اور اگر ولی کے سوا اور کسی نے اس
 عورت سے اجازت مانگی تو وہ عورت جب تک اپنی زبان سے صریح اجازت نہ دے تک
 اجازت نہیں ہوتی مسئلہ جس عورت سے خاوند نے صحبت کی ہو اس کی طرف سے
 اجازت تب ہی ثابت ہوتی ہے جب وہ اپنی زبان سے اجازت دے مسئلہ جس عورت کا
 کوئی یا حیض آنے سے یا زخم ہو جائے یا بہت روز و تنگ نے بیاہی رہی ہے
 یا زنا کرنے سے کنوارا بن جاتا رہا تو وہ کنوارا یونہی ہی شمار کیا جائیگی مسئلہ اگر
 بعد نکاح کے جو روحاوند میں جگڑا ہوا خاوند کہتا ہو کہ تجھ کو نکاح کی خبر پونہچی
 تھی اور تو چپ ہو رہی تھی اور عورت کہتی ہو کہ میں چپ نہیں رہی تھی بلکہ میں نے
 نکاح نہیں مانا تھا تو اس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ ولی کو اختیار ہو کہ
 نابالغ لڑکی یا نابالغ لڑکے کا نکاح خود کر دے اگر چہ وہ نابالغ لڑکی کنواری نہ ہو
 مسئلہ عصہ ولی ہوتا ہے مسئلہ عصہ کے ولی یونہی وہی ترتیب ہے جو

مجھوں کے وار ہونے میں ترتیب ہو مسئلہ اگر وہی نے نابالغ لڑکی کا نکاح کیا
 تو نابالغ ہو نیکی بعد اُن جو روزِ خاوند کو اختیار ہو کہ فاضلی کے حکم سے نکاح توڑ دلیں
 مان اگر باپ نے یا دادے نے نکاح کر دیا تھا تو نابالغ ہو نیکی بعد اُس نکاح
 کے توڑ نیکی اختیار نہیں مسئلہ اگر کنواری نے سنا کہ میرا نکاح فلا نے کے
 ساتھ ہوا اور وہ شکر چپ رہی تو پہرا دسکوا دس نکاح کی توڑ نیکی اختیار نہیں
 اور نابالغ مرد نے اگر اپنا نکاح ہونا سنا اور چپ یا تو اسکو ابھی وہ نکاح
 توڑ دلیں اگر اختیار باقی ہے مان اگر کوئی کام اُس مرد کو ایسا کیا جس سے فاضلی
 اسکی اس نکاح سے پائی گئی یا صریح کہا کہ میں راضی ہوں تو پہرا اختیار توڑ نیکی
 نہیں رہتا اور نکاح توڑنے سے پہلے اگر ایسی جو رہا ایسا خاوند مر گیا تو وہ
 جو اختیار ماہ اسکا وارث ہو مسئلہ غلام اور نابالغ اور دیوانہ اور کافر
 مسلمان عورت کا ولی نہیں ہو سکتا مسئلہ جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو تو اسکی
 مان کو اسکو نکاح کا اختیار ہو اور مان نہ ہو تو اسکی بہن کو اور نہ تو باپ کی بیٹی کو
 یعنی بہن اور نہ تو لڑکی اولاد کو اور نہ تو ذوی الارحام کو اور نہ تو حاکم کو
 مسئلہ اگر نزدیک کا رشتہ دار تین دن کے بہتہ پر ہو یا اس سے زیادہ دور ہو
 تو دور کے رشتہ دار کو نکاح کر دینا کا اختیار ہے بہر جب نزدیک کا رشتہ
 آدمی اور نمائے تو وہ نکاح باطل نہیں ہو سکتا مسئلہ اگر بیوہ عورت دیوانی
 ہو گئی اور اسکا بیٹا اور باپ موجود ہو تو اس عورت کا ولی بیٹا ہی باپ نہیں

فصل مسئلہ اگر ایک عورت نے اپنا نکاح کسی غیر کفو مرد کے ساتھ کیا تو
 اس عزت کے دلی کو اختیار ہی چاہی تو اس عورت کو اس خاوند سے علیحدہ کر لے
 اور اگر کسی دلی ہون پر انہیں کسی بعضی راضی ہو جا دین تو گو یا سب ہی راضی ہوئی
مسئلہ دلی نے اگر عورت کا مہر اپنی قابو میں لیا اور کوئی کام اس طرح کیا تو یہ
 دلی کی رضا مندی ہی اور اگر دلی نے نکاح کا حال سنا اور چپ رہا تو اس سے
 اس کی رضا مندی ثابت نہ ہوئی **مسئلہ** ایک دوسرے کا کفو ہو گا جب دونوں کا
 نسب ایک ہو تو سب قریش آپس میں ایک دوسرے کو کفو ہیں اور سوا قریش کے اور
 عرب ایک دوسرے کو کفو ہیں **مسئلہ** ایک دوسرے کا کفو ہو جب دونوں حشر اور
 مسلمان ہوں **مسئلہ** جس کا باپ اور دادا حرا و مسلمان نہا وہ شخص اس کی برابر
 ہے جو کئی پشتوں سے حرا و مسلمان ہے **مسئلہ** ایک دوسرے کا کفو ہو جب دونوں
 دیانت اور مال اور پس من برابر ہوں تو فاسق مرد صالح کی بیٹی کا کفو نہیں اور
 جو شخص مہر اور دلی کچھ عورت کا نہ ہو سکے وہ فقیر عورت اور مال دار کی بیٹی کا کفو
 نہیں اور جولاہی اور سنگھی لگانوالی اور جہاڑ دوالی اور دیگر گندھی اور بزار
 اور مسند کی کفو نہیں **مسئلہ** اگر عورت نے اپنا نکاح مہر مثل سے کم مہر باندھا
 تو اس کی دلی کو اختیار ہی کہ اس عورت کو اس مرد سے الگ کر لے یا مہر اس کا پورا کر دے
مسئلہ اگر باپ نے اپنی نابالغ بیٹی یا بیٹے کا نکاح غیر کفو سے کیا یا مہر میں کمی
 فاحش یا زیادتی فاحش کی تو درست ہے اور باپ یا دادا کے بیوا اور رشتہ

کو یہ اختیار نہیں فصل مسئلہ چاکے بیٹے کو جائز ہے کہ اپنی چچا کی بیٹی سے
اپنا نکاح کرے اور وکیل کو جائز ہے کہ اپنی موکلہ سے اپنا نکاح کر لے غلام اور
باند کا نکاح میان کی اجازت پر موقوف ہے اگر بعد نکاح کے میان نے اجازت
دی تو نکاح بنارہا اور نہ ہی تو جاتا رہا بشرطہ اگر غیر بیلا قہ آدمی نے بلا اجازت
کسی کا نکاح کیسے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح اجازت پر موقوف ہے اگر نکاح کے اجازت
دین تو بنارہا اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر ایک عورت نے اپنا آپ دو گواہوں کے
سامنے زید کو جو رہ بنی کے لٹو دیا اور زید موجود نہیں اور کسی نے زید کی طہر نسبی بھی
قبول کیا بازید نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلانی عورت کو اپنی جو رہ
کر نیکی لٹو لٹا اور وہ موجود نہیں اور کسی اوسکی طرف سے قبول کیا تو یہ نکاح ہلا
ہے مسئلہ اگر زید نے عورت کو اپنا وکیل ہو سٹو کیا کہ میرا نکاح کر دی ایک عورت
سے سو عورتوں نے دو عورتوں سے اس کا نکاح کر دیا تو جائز نہیں اور اگر ایک باندی
سے نکاح کر دیا تو جائز ہے باب لمہر یعنی ہر کے مسئلے مسئلہ اگر نکاح کیا اور مہر کا
ذکر کیا تو نکاح درست ہے مسئلہ دس درم سو کم مہر نہیں ہوتا اور دس درم کے
دو روپیہ اور دس آٹے تخمیناً ہونے ہیں مسئلہ اگر دس درم یا اس سو کم
مہر ٹھہرایا تو اس عورت سے صحبت کی یا عورت یا خاوند مر گیا تو دس ہی درم مہر
بابت دینا آدینکو اور اگر صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دی تو آدنا مہر
دینا آدینکا اور اگر مہر کا نام نہ لیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ مہر نہیں تو مہر مثل دینا

سیج

آویگا در صورتیکہ اوس عورت سے صحبت کی ہو یا خاوند مر گیا ہو اور اگر صحبت کرنے
 سے پہلے طلاق دی تو اسکو منع یعنی ایک قمیص اور ایک منقہ اور ایک چادر
 سے مسئلہ اگر بعد نکاح کے مثلاً بیس درم مہر ٹھہرایا اور نکاح میں مہر نہیں ٹھہرا تھا
 تو صحبت کرنے کے بعد یا دونوں میں سے کسی کے مرنے کے بعد بیس ہی درم دینا آویگی
 اور صحبت سے پہلے اگر طلاق دی تو اسکو وہی منع یعنی جوڑا المیگا اور اگر بیس درم
 مہر پر نکاح کیا پھر نکاح کے بعد دس درم اور زیادہ بڑا ہو تو بعد صحبت کے
 اور بعد موت کے بالکل بیس درم دینا آویگی اور اگر صحبت کرنے سے پہلے طلاق
 دی تو اس دس درم زیادہ کو دور کر کے بیس درم اصل کے آدھی یعنی دس درم
 اوس عورت کو دینگے مسئلہ اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور بیماری یا وجہ
 اور احرام اور رمضان کا روزہ دونوں میں سے کسی کو تنہا پھر خاوند خواہ مرد ہو
 مجبور یا غنی یا فقیر ہو تو اس اکیلی جانے اور صحبت کرنے کا ایک ہی حکم ہے اور ایسی
 غلوۃ کے بعد عورت پر عدت واجب ہے مسئلہ جس عورت کو خاوند طلاق دی تو اس
 عورت کو ایک جوڑا بھی جیسا اوپر مذکور ہوا دینا مستحب ہے ان اوس عورت کو جس کا مہر
 نہیں ٹھہرا تھا اور اسکو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دی تو اسکو جوڑا دینا واجب
 ہے مسئلہ اگر بدلے پر نئے مہر کے نکاح کیا یعنی زید نے اپنی بیٹی سے عمر کا
 نکاح کر دیا اور عمر کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور بھی بدلا مہر ٹھہرایا تو نکاح درست
 اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر خزانہ نے ایک عورت سے نکاح کیا اور یہ مہر

شہر یا کہ برس روز تک میں اس عورت کی خدمت کروں گا یا قرآن پڑھا دوں گا تو
 نکاح درست اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر غلام نے مرہ عورت سے نکاح کیا
 اور برس روز تک خدمت کرنا اسکا مہر ٹھہرایا تو اس غلام پر خدمت ہی واجب
 ہوگی مسئلہ اگر زید نے ہزار درم مہر پر عورت سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے ہزار
 درم اسکو حوالہ کر دی اور اس عورت نے وہ ہزار درم لیکے زید کو بخش دی
 پھر زید نے اس عورت کو طلاق دی تو زید یا نسو درم اس عورت سے لے اور اگر وہ
 ہزار درم عورت نے اپنی قبضہ میں نہ کرے یا یا نسو قبضہ میں کرے تو اچھا
 بخشے اور خاوند نے صحبت سے پہلے طلاق دی تو خاوند اس عورت سے کچھ لے
 مسئلہ اگر زید نے کچھ اسباب کو مہر ٹھہرا کر نکاح کیا اور اس عورت نے وہ
 اسباب اپنا قبضہ کر لیے پہلے یا قبضہ کر نیلے بعد زید کو بخشے یا پر صحبت کر نیسے
 پہلے زید نے طلاق دی تو زید کو اس عورت سے کچھ مہر ملے گا مسئلہ اگر زید نے
 ہزار درم مہر ٹھہرا کر ایک عورت سے نکاح کیا اور یہ اس میں شرط کی کہ میں اسکو
 اس شہر سے باہر نہ لیجاؤں گا یا یہ شرط کی کہ سپر اور عورت سے نکاح نہ کروں گا یا یہ
 کی کہ اگر اسی شہر میں اس عورت کو رکھوں تو ہزار درم مہر ادا کروں اور اگر
 کسی اور شہر کو لیجاؤں تو دو ہزار درم مہر دوں پھر زید نے اگر شرط پوری کی
 یعنی اس عورت کو اسی شہر میں رکھا اور دوسرا نکاح نہ کیا تو ہزار درم مہر دینا
 آویگا اور نہیں تو مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر زید نے عورت سے نکاح کیا

اور لہر یون ٹھہرا کہ دو غلام سامنے کھڑے اور کہا کہ یہ غلام مہر ہی یا بیہ غلام مہر ہے
 اور ان غلاموں کی قیمت مختلف ہے مثلاً ایک سو روپیہ کا ہے اور دوسرا دو سو کا تو مہر
 مثل کا اعتبار کرینگے یعنی مہر مثل اگر سو روپیہ ہو گا تو سو روپیہ والا غلام اور اگر مہر
 مثل دو سو ہو گا تو دو سو والا غلام اور اگر مہر مثل ڈیڑھ سو ہو گا تو مہر مثل شعور کو
 بلکہ مسئلہ اگر گھوڑا غیر معین یا گدھا غیر معین مہر ٹھہرایا تو درمیان میں گھوڑا اور
 گدھا یا اس کی قیمت دینا آدھی مسئلہ اگر کپڑا یا شراب یا سور مہر ٹھہرایا یا سر کا
 تبا کر اسکو مہر ٹھہرایا اور وہ شراب تھی یا غلام تبا کر اسکو مہر ٹھہرایا اور وہ خرتیا
 تو مہر مثل دینا آدھا مسئلہ اگر دو غلام تبا کر وہ دو نو غلام مہر ٹھہرائے تو ایک
 اور زمین کا خرتیا تو دوسرا جو غلام تھا وہی مہر ہوا مسئلہ اگر نکاح فاسد کیا اور
 عورت سے صحبت کی تو مہر مثل دینا آدھا پہر اگر ٹھہرایا ہوا مہر مہر مثل
 سے کم تھا تو وہ ٹھہرایا ہی ہوا مہر اسکو دیونگے مسئلہ
 اگر زید نے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا پہر اس سے اولاد
 ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ہے اور جب وہ دونوں علیحدہ
 کر دئے جاوین تب عدت بھی عورت پر واجب ہوگی مسئلہ جس قدر
 مہر اس عورت کا ہو جو عورت اس کے باپ کی قوم کی اویسی
 شہر اور اسی زمانہ میں اویسی کی طرح عمر اور خوبصورتی
 اور مال داری میں اور عقل اور دین اور گنوار سے بہن میں ہو وہی

اوس بقدر مہر اوس عورت کا ٹھہرے اسکو مہر شل کہتی ہیں اور اگر باپ کی قوم کی
 کوئی ایسی عورت نہ ہو تو اجنبی عورت کا جو اسطر علی ہو مہر دیکھیں گے کس قدر ہے
 مسئلہ اگر عورت کا دلی مہر بابت ضامن ہو تو درست ہی ہے عورت چاہی اپنے
 دلی سے مہر مانگی چاہی اپنی خاوند سے مسئلہ اگر مہر محل ٹھہرا یعنی اوستہ و دین
 ٹھہرا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب مہر لے لے تب خاوند کو اپنی ساتھ صحبت کرنے دے
 اور خاوند کے ساتھ سفر کو جائے اگرچہ خاوند اوس سے صحبت کر چکا ہو مسئلہ اگر
 عورت کہے کہ میرا مہر سو روپے ہیں اور خاوند کہے کہ تو میری بی بی تو جسکا کہنا مہر
 شل کی برابر بڑی کا اسی کی بات کا اعتبار ہے اور اگر صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو جوڑا
 دینا آدھا مسئلہ اگر عورت کہے کہ سو روپے مہر ٹھہرا تھا اور مرد کہے کہ کچھ نہیں
 ٹھہرا تھا تو مہر شل دینا آدھا اور اگر جوڑا اور خاوند کے مرئی کے بعد یہ جھگڑا
 وار ٹوٹنیں اٹھا تو بھی مہر شل دینا آدھا اور اگر مہر کی تعداد بابت عورت اور مرد
 کے وار ٹوٹنیں جھگڑا ہو تو مرد کے وار ٹوٹنا کہنا مستحب ہو گا مسئلہ اگر مرد دلی
 کوئی خیر اپنی جوڑہ کو بھیجے بعد اسکو جھگڑا پڑا تو جوڑہ لے لے کہا کہ وہ خیر تو نے سوغات
 بھیجی تھی اور خاوند نے کہا کہ میں نے مہر میں بھیجی تھی تو خاوند کا کہنا مستحب ہے
 در صورتیکہ وہ خیر اسی وقت کہانے کی نہ تھی اور اگر اسی وقت کہانی کی تھی تو
 سوغات ہی تھی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت سے نکاح کیا اور مردہ مہر ٹھہرایا
 یا بغیر مہر کے نکاح کیا اور طرح پر نکاح اور کو مذہب میں جائز تھا پھر اوس عورت

سہ اوں ذمی نے صحبت کی یا صحبت سے پہلے اوں کو طلاق دی یا خاوند مر گیا
 تو اوں عورت کو کچھ مہر ملے گا اور دار الحرب میں اگر حرنے نے ایسا کیا تو اوں کو
 بھی یہی حکم ہے مسئلہ اگر ذمی مرد نے ذمیہ عورت سے نکاح کیا اور معین شراب
 یا معین سٹور مہر شہر یا پھر وہ شراب یا سٹور بھی اس عورت کو نہیں ملا اور جو رو
 خاوند دو نو یا دو نو نہیں ہو ایک مسلمان ہو گیا تو وہی شراب اور وہی سٹور
 اس عورت کو ملے گا اور اگر شراب غیر معین تھی تو شراب کی قیمت اور اگر سٹور غیر معین
 تو مہر مثل وہ عورت پاؤ گی باب نکاح الرقیق سبباہن غلام باندی وغیرہ کے
 نکاح کا بیان ہے مسئلہ غلام اور باندی اور مکاتب اور ام ولد کا نکاح تب جائز
 ہو جب مالک کی اجازت ہو مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا
 تو مہر کے بدلے وہ غلام بچا جائیگا مسئلہ اگر مکاتب باندی نے میان کی اجازت
 سے اپنا نکاح کیا تو مکاتب اور مدبر مہر کا پسا کا دین اور مکاتب اور مدبر مہر کے
 بدلے بچہ نہائیں گے مسئلہ اگر زید کے غلام نے میان کی بلا اجازت اپنا نکاح
 کیا پھر زید نے اس سے کہا کہ رجعی طلاق دی تو میان کی طفر سے نکاح کی اجازت
 ہو گئی اور اگر کہا کہ طلاق دی یا اس عورت کو الگ کر دی تو اس سے اجازت ثابت
 نہیں ہوئی مسئلہ اگر میان نے غلام سے کہا کہ تو نکاح کر لے تو اس اجازت
 میں منہج اور فاسد دو نو طرح کا نکاح آ گیا مسئلہ اگر ماؤن غلام کا میان
 نے کسی عورت سے مہر مثل یا اس سے کم پر نکاح کر دیا تو درست ہے در اور واپس

نکاح
 زوجہ

دین اور اس عورت کا مہر برابر شمار میں آوے گا مسئلہ اگر میان اپنی باندھی کا
 کسی سے نکاح کر دے تو میان پر بھیہ بھی واجب نہیں ہے کہ اس کو لے کر خاوند کے
 ساتھ رہے کو علم نہ ہو کہ بھانجی دے یعنی ہرات خاوند کے پاس اس کو بھیجا کرے
 بلکہ وہ باندھی میان کی خدمت کیا کرے اور اس کا خاوند جب قابو پا دے تو اس
 سے صحبت کرے مسئلہ میان کو اختیار ہے کہ اپنی غلام یا باندھی کا زبردستی نکاح
 کر دے مسئلہ اگر میان نے اپنی باندھ کو بیانا اور اس کو خاوند کی صحبت کر نیسے
 پہلے میان نے اس باندھ کو ارڈالا تو اس کے خاوند کے ذمہ سے مہر جاتا رہا
 اور اگر قرہ نے خاوند کی صحبت سے پہلے اپنی آپ مارڈالا تو خاوند کے ذمہ سے
 مہر نہیں جاتا رہا مسئلہ باندھ کو اختیار ہے کہ اپنی باندھی کے خاوند کو
 غزل کا حکم کر دے مسئلہ اگر ایک باندھ یا مکاتبہ کا کسی کے ساتھ نکاح بند ہا پہرہ
 باندھی یا مکاتبہ آزاد ہو گئی تو اس کو اختیار ہے کہ وہ نکاح بند مار کرے یا نہ کرے اگرچہ
 اس کا خاوند ضرر ہو مسئلہ اگر باندھی نے بے اجازت میان کے اپنا نکاح
 کیا پہرہ باندھی آزاد ہو گئی تو وہ نکاح اس کا درست ہو گیا اور اس کو نکاح سے
 توڑنے کا اختیار نہا مسئلہ اگر باندھی نے بلا اجازت میان کو اپنا نکاح کیا
 بعد اس کی آزاد ہو گئی اور آزاد ہونے سے پہلے اس کو خاوند نے اس سے صحبت
 کی تھی تو اس کا مہر میان کو ملیگا اور اگر آزاد ہونے کے بعد صحبت کی تھی تو مہر اسی
 باندھ کو ملیگا مسئلہ اگر زید نے اپنی بیٹی کی باندھی سے صحبت کی سو اس کو ارڈالا

ہوئی اور زید نے وہ اولاد اپنی بتائی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹھہری اور وہ باندہ
 زید کی ام ولد ہوئی تو زید اس باندہ کی قیمت اپنی بیٹے کو دے دی اور زید پر عہدہ اور
 اولاد کی قیمت دینا نہ آدگی اور ایسی صورتیں باب و رداد کا ایک ہی حکم ہے اگر
 باپ نہ ہو مسئلہ اگر زید نے اپنی باندہ کی کاخاج اپنی باپ عمر کے ساتھ کر دیا اور
 اس کی اولاد ہوئی تو وہ باندہ کی عمر کو ام ولد نہ ہوئی اور مرد اس کا عمر کے ذمہ پر
 واجب ہو گا اور قیمت اس کی عمر پر دینا نہ آدگی اور وہ اولاد حشر مسئلہ اگر ایک
 حرہ عورت زید کی غلام کی جو وہی سوا اس حرہ نے زید سے کہا کہ ہزار روپیہ کے
 بدلے میری لڑکی تو اس غلام کو آزاد کر دے تو زید نے آزاد کر دیا تو اب اس
 حرہ اور اس غلام کا خراج فاسد ہو گیا اور اگر ہزار روپیہ کے بدلے لکھا تھا تو خراج
 فاسد نہ ہوا اور اولاد اس غلام کی میان ہی کو ملیگی باب نکاح الکافر
 یعنی کافر کے نکاح کا بیان مسئلہ اگر ایک کافر نے غواہوں کے نکاح
 کیا ایسی عورت سے نکاح کہ وہ پہلے اور کافر کی جو وہ تھی اور عدت میں تھی اور
 اس طرح نکاح کرنا اور انکو دین میں جائز تھا پہر وہ جو وہ خاوند و دونوں مسلمان ہو گئے
 تو انکو اوسط طرح رہنہ دینگے اور اگر کافر نے اپنی ماہرین وغیرہ محرم عورتوں سے
 نکاح کیا تھا اور پہر وہ دونوں مسلمان ہو گئے تو ان دونوں کو عہدہ کر دین کے
 مسئلہ اگر مرد مرد کسی مسلمان عورت یا کافر یا مردہ کے ساتھ نکاح کر دے
 مردہ عورت کسی مسلمان یا کافر یا مردہ کے ساتھ نکاح کر دے تو جائز نہیں ہے

بیچ نکاح

مسئلہ اگر مرد مسلمان ہو اور عورت اہل کتاب ہو تو اونکی اولاد مسلمان ٹھہری
 اور اگر مرد یا عورت اہل کتاب ہو اور دوسرا مجوسی ہو تو اونکی اولاد اہل کتاب ہو
 اسکو کہ اہل کتاب کسی مجوسی بدترین مسئلہ اگر جبر و خاوند دوزخ کا فرخو ہو جبر
 یا خاوند مسلمان ہو گیا تو دوسری ہستی کہیں کہ تو بھی مسلمان ہو جا پہر اگر مسلمان
 ہو جاوے تو ان دو نو کا نکاح باقی رہا اور نہو جاوے تو دوزخ کا ملحدہ کرونگو پہر
 اگر عورت مسلمان ہو گئی تھی اور اسکو خاوند نے مسلمان ہو جانے سے انکار کیا
 تو یہ اسکی طرف سے طلاق ہو گئی اور اگر مرد مسلمان ہو گیا تھا اور جبر نے مسلمان
 ہو جانے سے انکار کیا تو اسکو طلاق نکہیں گے مسئلہ اگر دار الحرب میں جبر و خاوند
 میں سے ایک مسلمان ہو گیا تو جب عورت کو تین حیض ہو چکین تب جبر و خاوند علیحدہ
 ہو جائیگو مسئلہ اگر جبر و خاوند دو اہل کتاب ہیں سو خاوند مسلمان ہو گیا تو وہی
 نکاح ادخا باقی رہا مسئلہ اگر دار الحرب میں جبر و مسلمان ہو گئی یا خاوند مسلمان
 ہو گیا اور مسلمانوں کی ملک کو چلا آیا تو جبر و اس خاوند سے الگ ہو گئی اور اگر دونوں
 میں سے ایک قیدی ہو کر مسلمانوں کے ملک میں آیا یا مسلمانوں کی ملک سے دار الحرب
 کو قیدی ہو کر گیا تو دونوں میں جدائی نہو جائیگی مسئلہ اگر دار الحرب سے ایک عورت
 ہجرت کر کے مسلمانوں کے ملک میں آئی تو نئے گزری مدت کے اوں سے نکاح
 کرنا جائز ہو اگر وہ حاملہ نہو مسئلہ اگر مسلمان عورت مرتد ہو گئی یا مسلمان مرد
 مرتد ہو گیا تو اسوقت اسکا نکاح ٹوٹ گیا مسئلہ اگر صحبت کر نیکے بعد خاوند

ہو گیا تو سب مہر اور اگر صحبت سے پہلے مرتد ہو گیا تو آدھا مہر اور سپرد کیا آدھا
 اور اگر عورت صحبت سے پہلے مرتد ہو گئی تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد مرتد
 ہوئی تو نہیں مسئلہ اگر صحبت کے بعد جبر و مسلمان ہو گئی اور خاوند نے
 مسلمان ہو نیسے انکار کیا تو سب مہر اور اگر صحبت سے پہلے مسلمان ہوئی اور
 خاوند نے انکار کیا تو آدھا مہر اور اگر خاوند صحبت سے پہلے مسلمان ہو گیا اور
 عورت نے مسلمان نہ ہو سو انکار کیا تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد وہ مسلمان
 ہو گیا اور اس نے انکار کیا تو مہر دینا آدھا مسئلہ اگر جبر و اور خاوند دونوں
 ساتھ ہی مرتد ہو گئی اور پہر ساتھ ہی مسلمان ہو گئی تو ان کا نکاح حبساً تھا و لیساً ہی
 باقی رہا اور اگر آگے پیچھے مسلمان ہوئی تو وہ پہلا نکاح جاتا رہا باب القسم
 یعنی عورت کو نکلی باری کو مسئلہ اگر ایک مرد کوئی عورتین حرہ اپنی نکاح میں
 رکھتا ہے کہ ایک کنوار سی ہو اور دوسری مرد کو پاس رہی ہوئی ہو یا ایک اگلی ہی
 اور دوسری حال کی نہی ہو یا ایک مسلمان اور دوسری اہل کتاب ہو تو سب کی
 باری برابر کر دی اور کہلانے پہنانے میں برابر کر دی اور اگر ایک باندہ می و دوسری
 حرہ ہو تو باندہ کی کا حق آدھا ہے سبابت میں حرہ کو حق نہیں مسئلہ خاوند جس جبر و
 چاہے اپنی ساتھ سفر کو لیجائی اور قرعہ ڈال لینا مستحب ہے مسئلہ اگر ایک عورت نے
 اپنی باری کا دن دوسری عورت کو دیدالا تو درست ہے پہر پہر لینی کا بھی دسکو
 اختیار ہے کتاب الرضاع یعنی اولاد کو دودھ پلانے کا بیان مسئلہ

ترجما

ترجما

اگر دودہ پنیر والا لڑکا یا لڑکی کسی عورت کی چھائی اور انسی برسی عمر کے اندر دودہ
چوسے تو وہ عورت اس کی مان ٹھہر جاتی ہے اور اسے حرام ہو جاتی ہیں وہ عورتیں جو
کی رو سے حرام ہیں مسلمہ دودہ کے نانے کی بھائی کی مان اور دودہ کو
رشتہ کی بیٹی کی بہن حرام نہیں مسلمہ دودہ پلانیوالیکادہ خاوند جس سے
وہ دودہ ہو باب ہے اور اسکا جس دودہ پیا اور اسکا بیٹا دودہ پنیر والے کا
بھائی ہے اور اسکی بیٹی اسکی بہن ہے اور اسکا بھائی اسکا چچا ہے اور اسکی
بہن اسکی چھوٹی ہے مسلمہ دودہ کو اپنی بھائی کی بہن سے نکاح کرنا درست
ہے اور اگر وہ بھائی نسبی ہو تو بھی درست ہے مثلاً عمر و نے زید کی جوہر صالحہ کا
دودہ پیا اور زید کی دوسری جوہر عابدہ اور بھی کہ بکرا اس کے میاں اور دوسری خاوند سے
علیمہ بیٹی تھی تو بکرا اس غمڑ کا بھائی ٹھہر اور دودہ کے رشتہ کا سو غمڑ کو اس علیمہ کے
ساتھ جو بکر کی بہن ہے مان کے سبب نکاح کرنا درست ہے اور یہی صورت اگر نسبی رشتہ
میں ہو تو بھی نکاح درست ہے مسلمہ اگر زید اور صالحہ نے عابدہ کا دودہ پیا تو
زید کو صالحہ کے ساتھ اور عابدہ دودہ پلانیوالی کے ساتھ اور عابدہ کی اولاد
کے ساتھ اور عابدہ کی اولاد کی اولاد کے ساتھ نکاح درست نہیں مسلمہ
اگر زید نے کسی عورت کا دودہ کہا نہیں ملا کر کہا لیا تو اس کہا لینی مسٹرہ عورت
حرام نہیں ہو جائیگی اور اگر دودہ پانی میں یا دوا میں یا بکری کے دودہ میں یا
اور کسی عورت کے دودہ میں ملا کر کہا لیا تو اگر وہ دودہ عورت کا زیادہ تھا

اور باقی اور دوا اور بکری کا دودھ اور اور عورت کا دودھ تہوڑا تھا تو دودھ تہوڑا تھا تو دودھ
 عورت زید پر حرام ہو اور دودھ کا رشتہ اس سے ثابت ہو گیا اور اگر دودھ کم
 تھا اور پانی وغیرہ چیز زیادہ تھی تو دودھ کا رشتہ ثابت نہیں ہوا مسئلہ اگر
 زید نے ایک کنواری عورت یا مری ہوئی عورت کا دودھ پیا تو اس عورت کا دودھ
 کا رشتہ ثابت ہو گیا مسئلہ اگر عورت کے دودھ سے خنہ کیا یا مزہ کا دودھ
 یا ایک بکر کا دودھ ایک لڑکی اور ایک کرکے نے پیا تو اس سے دودھ کا رشتہ
 نہیں ہوتا مسئلہ اگر زید کی دوجو روان میں ایک بڑی اور دوسری لڑکی
 برس سے کم عمر کی سوا دس بڑی نے اس چوٹی اپنی سوت کو اپنا دودھ ملا دیا تو یہ
 دونوں عورتیں زید پر حرام ہو گئیں اور بڑی کو مہر ملے گا در صورتیکہ زید نے اس
 سے صحبت کی تھی اور چوٹی کو آدنا مہر ملے گا پہرہ آدنا مہر زید اس بڑی سے ملے گا
 اگر اوسے نکاح توڑنے کے لئے دودھ ملا دیا تھا اور جو اس سے ملے نہیں ملا تھا تو
 خاوند اس سے آدنا مہر ملا دیا دیکھا مسئلہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں
 کی گواہی سے دودھ پینا ثابت ہوتا ہے کتاب لطلاق یعنی طلاق کو مسئلہ
 مسئلہ نکاح کرنا سبب ہے جو انکا عورت کو شرع کی رو سے نکاح اس انکا وکی
 انکا وکی کو طلاق کہتے ہیں مسئلہ طلاق دینے کی تین دفعہ ایک اچھی دفعہ جسکو
 طلاق منستی کہتے ہیں دوسری بہت اچھی دفعہ تیسری دفعہ بدعت ہے سو اگر
 تین طلاق تین طہر کے عرصہ میں دین اور اس درمیان میں اس سے صحبت کی

نکاح طلاق

یہ طلاق دہو کی اچھی وضع ہو موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی
 حالت میں کہ اس طہر میں اس کی صحبت کی ہو پہر اس عورت کو چوڑ دیا کہ اس کی عدت
 گزر گئی یہ وضع بہت اچھی ہے اور اگر ایک طہر میں تین بار طلاق دی یا یوں کہا کہ
 تمکو تین طلاقیں میں تو یہ وضع بدعت ہو مسئلہ اگر زید نے اپنی غیرہ کو
 جو رسو کیا کہ تمکو تین طلاقیں سنت میں تو اس عورت کو اس وقت ایک طلاق دے گی
 اگرچہ وہ حیض سے تھی مسئلہ اگر اس عورت کو جسکو حیض نہیں ہوتا خواہ کمر کے
 سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اس پر تین طلاق سنت کے موافق تین ہی
 میں طہر لگی اور اسی عورت کو بعد صحبت کے بھی طلاق دینا درست ہے مسئلہ مذکور
 جو رسو کو حیض کیا نہیں طلاق دینا بدعت ہے پہر اگر حیض میں طلاق دی تو واجب ہے
 ہو کہ اس طلاق سے رجوع کرے اور دوسری آئندہ کو طہر میں اسکو سنت کے موافق
 طلاق دی مسئلہ حاملہ عورت کو صحبت کرنے کے بعد طلاق دینا جائز ہے اور تین ہی
 ایک ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا اسکو سنت ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی بیوی
 جو رسو کیا کہ تمکو تین طلاقیں میں موافق سنت کے تو اس عورت پر ہر طہر میں ایک
 طلاق پڑے گی اور اس کہنہ میں اگر خاوند کی یہ نیت تھی کہ تینوں طلاقیں اسکو
 پڑ جاویں یا یہ کہ ہر مہینہ میں ایک طلاق پڑے تو بھی ٹھیک ہے مسئلہ عاقل اور
 بالغ خاوند اگر اپنی جو رسو کو طلاق دی تو طلاق پڑ جاوے گی اگرچہ اس خاوند کو
 کسی زبردستی طلاق دلائی ہو یا وہ نشے میں ہو یا غلام ہو مسئلہ کو نکاح

آدمی اگر انشاء سے طلاق دے تو طلاق ہو چکی مسئلہ اگر نابالغ یا دیوانہ یا سوتا
 ہو یا خاندانی جو رد کو طلاق دے تو طلاق نہیں پڑتی اور میان اگر اپنی غلام کی جو رد
 کو طلاق دے تو بھی نہیں پڑتی مسئلہ مرد عورت کیوں طلاق نہیں اور باندی کیوں
 و طلاقیں ٹھہری ہوئی ہیں پر خاندان بیان ہو یا غلام ہو یا مال لطلاق اصرح
 یعنی وہ طلاق جو صریح ہو اسکا بیان مسئلہ اگر خاندان نے اپنی جو رد سے کہا کہ
 تو طلاق پائی ہوئی ہے یا تجھ کو طلاق ہوئی ہے یا تجھ کو طلاق دے تو ایک طلاق رجعی
 اوسپر ہوئی اگر خاندان کی نیت ایک طلاق سے زیادہ کی تھی یا بانیہ کرنا کی نیت تھی
 یا کچھ بھی نیت نہ تھی اور اگر یوں کہا کہ تو طلاق سے یا کہا کہ تو طلاق پائی ہوئی
 طلاق یا تو طلاق پائی ہوئی ہے چوٹی اور اس کہنوس کی نیت تھی یا ایک طلاق
 یا وہ طلاق کی نیت تھی تو ایک طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقیں کی نیت
 تھی تو تین ہی طلاقیں ہو چکی مسئلہ اگر یوں کہا کہ تجھ پر طلاق ہے یا تیری سب پر
 طلاق ہے یا تیری گردن پر یا تیری گلے پر یا تیری روح پر یا تیری بدن پر یا تیری
 جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدھے پر یا
 تیری تھالی پر طلاق ہے تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یوں کہا کہ تیری ہاتھ پر یا تیری
 پاؤں پر یا تیری کون پر طلاق ہے تو طلاق نہیں ہوئی مسئلہ اگر یوں کہا کہ تجھ
 طلاق ہوئی ہے آدھی طلاق یا تھائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اور اگر کہا کہ
 تجھ کو تین ادھیان میں دو طلاقیں تو تین طلاقیں پڑ گئیں مسئلہ اگر یوں

باب طلاق

کہا کہ شجکو طلاق ہی ایک سو دو تک یا یوں کہا کہ ایک سو دو کے درمیان تک ایک
 طلاق پڑی اور اگر یوں کہا کہ ایک سو تین تک یا ایک سو تین تک درمیان میں تو دو
 طلاقیں پڑیں اور اگر یوں کہا کہ شجکو ایک طلاق ہی دو میں اور ایک کو دو بار لگنا
 ارادہ کیا یا کیا ایک طلاق پڑی اور اگر یہ نیت کی تھی کہ ایک اور دو میں طلاقیں
 پڑ گئیں اور اگر یوں کہا کہ شجکو دو طلاق ہیں دو میں اگر یہ نیت تھی کہ دو دونوں پر
 تو بھی دو ہی طلاق پڑی مسئلہ اگر یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی بیانیہ شہادت تک تو
 ایک طلاق جی پڑی مسئلہ اگر کہا شجکو طلاق ہی مکہ میں یا بیچ مکہ کے نواویہ
 اور سپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ شجکو طلاق ہی جب مکہ میں داخل ہو تو جب مکہ میں داخل
 ہو تب طلاق پڑی فصل مسئلہ اگر یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی کل یا مکہ کل
 میں نواگلی کل کی صبح کو اور سپر طلاق ہو جاوگی اور اس کہی میں کہ شجکو طلاق ہی
 کل میں عصر کا وقت اپنی دلین ٹھہرا یا تو آئندہ کل کے عصر کو طلاق پڑی مسئلہ
 اگر یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلو کہی اوس کا اعتبار
 ہے مسئلہ اگر زید نے ایک عورت کو کہ شجکو طلاق اس سے پہلو کہ میں شجکو لہجہ
 بناؤں یا یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی پہلی کل کو پہر اس عورت سے نکاح کیا تو یہ
 کہنا زید کا لہجہ تھا اور اگر یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی پہلی کل کو اور نکاح پہلو سے تھا
 تو اوس وقت طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی اس سے پہلو کہ میں
 شجک سے نکاح کروں یا یوں کہا کہ شجکو طلاق ہی پہلی کل کو اور آج اس سے نکاح کیا

نویسم کہ انکو موسلمہ اگر کہا کہ تنکھو طلاق ہی جب تک میں تنکھو طلاق ندون یا یون
 کہا کہ جسوقت تک میں تنکھو طلاق ندون پہر اوس کہہ کے بعد نہو می ویرہ خاوند
 چپ رہا تو طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تنکھو طلاق ہی اگر میں تنکھو طلاق ندون
 یا یون کہا کہ تنکھو طلاق ہی جب میں تنکھو طلاق ندون فوجب جو رو یا خاوند مر جاوے
 تو طلاق ہو جاوے اور زندگی بہر نہیں ہو نامسلمہ اگر یون کہا تنکھو جب میں طلاق
 ندون تنکھو طلاق ہی تو اس پہلی طلاق کہنوی طلاق ہوئی مسئلہ اگر یون کہا
 تنکھو طلاق ہی جس دن میں تنکھو اپنی جو رو کروں پہر اوسے راتکو نکاح کیا تو طلاق
 ہو گئی اور اگر یون کہا کہ جسروز میں تجہ سے نکاح کروں تنکھو اپنی لہو طلاق کا اختیار
 سے پہر راتکو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورتکو اپنی لہو طلاق کا اختیار نہیں ہو گا
 مسئلہ اگر یون کہا کہ مجکو تیری طرف سے طلاق ہی اور نیت بھی طلاق کی کی تو بھی
 بہر کہنا لغو ہو مسئلہ اگر یون کہا کہ میں تجہ سے الگ ہوں یا یون کہ میں تجہ سے
 حرام ہوں تو ایک طلاق بابت ہو جائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو ایک طلاق دی
 ہوئی یا نہیں یا تو کہا کہ تو ایک طلاق دی ہوئی میری شو کو سنا تھیا تو کہا کہ تو ایک طلاق دی
 ہوئی اپنی شو کو سنا تو کہا لغو مسئلہ اگر خاوند بالکل اپنی جو رو کا مالک ہو گیا یا آدمی یا تہائی
 جو رو کا مالک ہو گیا یا سب طرح جو رو خاوند کی مالک ہو گئی تو نکاح جاتا رہا پہر اگر
 خاوند نے اپنی جو رو کو مول لیا پہر طلاق دی تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر زیہ
 کے نکاح میں عورت کی باندی ہی سوزید نے اس سے کہا کہ تنکھو دو طلاق میں تنکھو

تبرے میان کے آزاد کر نیلے ساتھ ہر غم نے اوس باند کو آزاد کر دیا تو
 اس پر طلاق ہو گئی اور زید کو رجوع کر نیکا اختیار ہی اور اگر خاوند نے کہا تھا
 کہ جب کئی ہو تو بجکو طلاق ہی اور بیان نے کہا تھا کہ کل کو تو آزاد ہی تو جب کل ہو
 تو وہ آزاد ہو جاوے گی اور اس پر طلاق پڑ جاوے گی اور خاوند کو رجوع کا اختیار
 نہیں اور تین حصص تک اس کی عہدہ ہی مسئلہ اگر یوں کہا کہ بجکو اتنی طلاقیں ہیں
 اور تین اوٹھو بس اشارہ کیا تو تین طلاق ہو تین مسئلہ اگر یوں کہا کہ بجکو بائن
 طلاق یا بئنہ طلاق ہی یا کہا کہ بجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ بجکو شیطان کی
 طلاق ہے یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا بجکو بیارسی طلاق ہی یا کہا اسد طلاق
 یا کہا ہزار سی طلاق ہی یا کہا گہر ہر طلاق ہی یا کہا بجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا کہ لمبی
 طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہی تو ایک بائنہ طلاق پڑ گئی اور اگر تین طلاقیں نیت کی تھیں
 تو تین ہی پڑ گئیں فصل فی الطلاق قبل الدخول یعنی صحبت کرنے سے
 پہلے اگر طلاق دی اور مسئلہ مسئلہ اگر غیر مدخولہ جو دوسری یوں کہا کہ بجکو تین
 طلاقیں ہیں نے دین تو تینوں طلاقیں اس پر پڑ گئیں اور اگر تین طلاقیں تین بار کہیں
 تو ایک طلاق بائنہ اس پر پڑی مسئلہ اگر جو دوسری کہا کہ بجکو طلاق ہی اور گنتی
 طلاق کی ایک یا دہ نہیں کہتی یا بانہا کہ وہ جو دوسری تو اس پر طلاق نہ ہوئی
 مسئلہ اگر غیر مدخولہ جو دوسری کہا کہ بجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یوں کہا کہ بجکو
 طلاق ہی ایک ایک سی پہلے یا یوں کہا کہ بجکو طلاق ہی ایک بعد اس کا ایک تو اس پر

اب طلاق
 میں سے
 واجب النکاح

ایک طلاق پڑ گئی اور اگر یوں کہا کہ شکوہ طلاق سے ایک طلاق بعد ایک طلاق کے یا
 کہا شکوہ طلاق ہو ایک طلاق اور پس سے ایک طلاق یا کہا شکوہ طلاق ہو ایک ساتھ
 ایک کی یا کہا شکوہ طلاق ہو ایک اور سکو ساتھ ایک تو دو طلاقیں پڑ گئی مسئلہ اگر
 کہ جو تو گھر میں بیٹھ کر شکوہ طلاق ہو ایک اور ایک سو دو گھر میں بیٹھ کر تو ایک طلاق
 ہو پڑی اور اگر یوں کہا کہ شکوہ طلاق ہو ایک اور ایک جو تو گھر میں بیٹھ کر پہرہ پہن
 رہی تھی تو دو طلاق پڑیں باب الکنایات یعنی کنایہ شمار سے طلاق دی اور سکا
 بیان سے مسئلہ کنایہ کی طلاق نہ ہی پڑتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کو ہو
 یا خفگی وغیرہ کی حالت میں دی ہو کہ اس میں حال سے بھی اوجہا جاوے کہ اس کنایہ سے طلاق
 طلاق ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جہر و سہی کہا کہ نودت میں بیٹھ کر کہا کہ تو
 اے بھائی میرا کہ لیا کہا کہ تو ایک ہے تو ایک جمع طلاق اس پر پڑ گئی مسئلہ اگر یوں
 کہا کہ تو ساتھ رہی یا حرام ہو یا خالی کی ہوئی ہے یا بیری کی ہوئی ہے یا تیری تھی تیری
 اگر وہ بے نیت ہوئی گھر والوں میں لہجہ یا میں نے شکوہ تیری گھر والوں کو دیا یا میں نے شکوہ
 چھوڑ دیا یا شکوہ الگ کر دیا یا شکوہ اپنا اختیار ہو یا تو اختیار لے لے یا تو حصر ہو
 یا تو متعہ افدہ یا اوٹھنی سر پر ڈال یا پرو کر یا دھو یا نخل جا یا اوٹھ جا یا خاوند
 تلاش کر تو ایک طلاق بانہ پڑ گئی اور اگر دو طلاق کی نیت تھی تو وہ اور اگر تین کی
 نیت تھی تو تین طلاق پڑ گئی مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت میں بیٹھ کر اور پہلی دفعہ
 کے کہنے سے طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سے حیض ملا تو تھرا یا تو خاوند کو سہا

یہاں تک کہ

بنا دیا اور ان دو دفعہ سو کچھ مراد نہ تھی تو یہ تین طلاقین ہوں مسئلہ
 اگر یوں کہا کہ تو میری عورت نہیں یا کہا میں تیرا خاوند نہیں اور نیت طلاق کی
 کی تو عورت پر طلاق ہو گئی مسئلہ اگر جو سو کہا تکبکو طلاق ہو سو وہ عدت نہیں
 تب پہر کہا کہ تکبکو طلاق ہو تو یہ دو طلاق پڑ گئی اور اگر یوں کہا تھا کہ تو بائیں ہنسی
 نکلا ہو اور وہ عدت میں بھی تھی تب کہا کہ تکبکو طلاق ہو تو بھی دو نون طلاق پڑ گئی
 اور اگر یوں کہا تھا کہ تکبکو طلاق ہو اور عدت میں کہا کہ تو بائیں صوفی تو بھی دو نون
 طلاق پڑ گئی اور اگر یوں کہا کہ تو بائیں تو یہ دو سری طلاق نہ پڑ گئی ان اگر یہ
 بائیں طلاق کسی شرط پر لگی ہو گئی تو البتہ دو نون پڑ گئی مثلاً یوں کہا تھا کہ اگر تو
 اس گھر میں آوی تو بائیں سو جاوے بعد اسکو اسکو کہا کہ تو بائیں سے پہر وہ اس
 گھر میں آئی تو اس پر یہ دو نون طلاق پڑ گئی **باب تعلق الطلاق**
 یعنی طلاق دینا سو نہ باجو رو کر اسکو مسئلہ اگر خاوند نے طلاق کی
 نیت پر جو سو کہا کہ تو اختیار لے لے سو اسنو اسی مجلس میں اختیار دیا تو
 ایک طلاق بائیں اس پر ہو گئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اسکو نہیں جائز نہیں پہر
 خاوند سو اختیار پانے پر اگر وہ عورت داسو ادھے کھڑی ہوئی یا اور کچھ کام
 کرنے لگی تو اسکا وہ اختیار جاتا رہا مسئلہ عورت اور مرد کو دو نون نہیں سے
 ایک کو نفس یا اختیار کے لفظ کہنا شرط اگر نہ کہی تو اختیار طلاق کا اسی ہو گا
 مسئلہ اگر جو سو کہا کہ تو اختیار لے لے سو اسنو کہا کہ میں اختیار کروں گی

یہاں
 پر
 طلاق

اپنی جانکو یا یون کہا کہ میں نے اختیار کی اپنی جان تو اس پر طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یون چور
 ہو گیا کہ تو اختیار لے تو اختیار لے سو اس نے کہا کہ میں نے پہلا اور بیچ کا یا
 کہا کہ پہلا اور اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ میں نے ایک اختیار لیا تو اس پر
 تین طلاقیں ہو گئیں اگرچہ خاوند کی نیت بہت تھی اور اگر چور و نے یون کہا کہ
 میں نے اپنی نفس یعنی جانکو طلاق دے لی یا یون کہا کہ میں نے اپنی جان کا اختیار
 لیا ایک طلاق کے دینے کو تو ایک طلاق ہائے ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار
 تیرے ہاتھ میں ہی ایک طلاق بابت یا یون کہا کہ ایک طلاق اختیار کر لے سو عورت
 نے اپنی جان کا اختیار لیا تو رجعی طلاق اس پر ہو گئی مسئلہ اگر تین طلاقیں کی
 نیت پر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے عورت نے کہا کہ میں نے اپنی جان
 اختیار کی ایک کو لے تو تینوں طلاق ہو گئیں اور اگر عورت نے یون کہا کہ طلاق
 دے میں نے اپنی آپکو ایک یا کہا کہ اختیار کی میں نے اپنی جان ایک طلاق کو تو ایک
 طلاق ہائے ہوئی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں
 آج اور برسوں نورات اس اختیار میں نہیں ہے پھر اگر عورت نے اس دن کا اختیار
 پہر یا تو اس دن کا اختیار اس کو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار
 دیا تو نورات بہر اس اختیار میں شامل ہے اور اگر عورت اس دن کا اختیار پہر
 تو کل کا بھی اختیار اس کو رہی مسئلہ جب عورت کو طلاق کا اختیار ملا پہر وہ بہر
 پر دن بہر بھی رہی اور ادھی نہیں یا کبھی کبھی یا بیٹھو سستی تک لگا لیا

یا نکیہ چوڑ کر بیٹھ رہی یا اسنی یا کو صلح مشورہ کر نیکو بلا یا گواہ شاہدی کے
 النکاحی یا عورت سواری پر سوار چلی جانی تھی اختیار طلاق کے بعد سواری کو
 کھڑا کر لیا تو اسکو اختیار ابھی باقی ہے اور اگر سواری کھڑی تھی سو اختیار
 باقی ہے بعد وہ سواری چلائی تو اختیار جائز یا مسئلہ اختیار کے مقدمہ میں
 گھر کا اور ناول کا حکم ایک ہی ہے مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
 دیے اور کچھ نیت نکلی یا ایک طلاق کی نیت تھی پہر اسنی اپنی آپکو طلاق دی تو
 ایک طلاق رجعی پڑ گئی اور اگر خاوند کی نیت میں تین طلاقیں تھیں اور عورت نے بھی
 تین طلاقیں دی لیں تو تینوں پڑ جائیں مسئلہ اگر یوں کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
 دی ہے عورت نے باندہ طلاق کہی تو ایک طلاق رجعی پڑ گئی اور اگر عورت نے
 یوں کہا کہ میں نے اختیار لیا تو طلاق نہ ہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنی آپکو طلاق دی
 پہر خاوند کو اس دینی سے پہر جائیکا اختیار نہیں اور اسی مجلس تک یہ اختیار ہے
 عورت کو رہیگا تاں اگر خاوند نے یوں کہا تو یہ کہ تو اپنی آپکو طلاق دی ہے جب چاہے
 تو البتہ اس عورت کو اس مجلس کے بعد بھی اختیار رہیگا مسئلہ اگر یہ نے عمر و
 سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمر و اسی مجلس میں یا بعد اس مجلس کے
 زید کی جورو کو طلاق دیکتا ہے اور اگر یوں کہا کہ اگر تو چاہے تو میری جورو کو
 طلاق دی تو عمر و اسی مجلس میں طلاق دیکتا ہے اور بعد اسکو نہیں مسئلہ اگر
 جورو سے کہا کہ تو اپنی آپکو تین طلاق دی ہے سو اسنی ایک طلاق دی تو ایک ہی

طلاق اکسہ بڑگی اور مگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور جو رہنے
 تین ملاقیں اپنی آپکو دے لیں تو کوئی طلاق نہ بڑگی اور اگر جو رہے کہ ایک طلاق
 دے لے اپنی آپکو تین اگر تو چاہے سو اسے ایک طلاق دے لی با ایک طلاق کا
 سہر اختیار دیا تھا اور اسے تین ملاقیں دے لیں تو طلاق نہ بڑگی مسئلہ اگر
 خاوند نے جو رکھو بائہ طلاق کا اختیار دیا سو اسے اپنے آپکو جمع طلاق
 دے لی تو طلاق بائہ بڑگی اور اگر جمع طلاق کا اختیار دیا اور اسے بائہ دے لی
 تو جمع ہی طلاق بڑگی مسئلہ اگر جو رہے کہ ایک طلاق ہی اگر تو چاہے پھر
 جو رہے کہ ایک مین نے چاہا اگر تو چاہے تو خاوند نے کہا کہ مین نے چاہا اور یہ
 کہنہ سی نیت اس خاوند کی طلاق کی تھی تو طلاق نہ ہوئی اور طلاق کا اختیار باطل
 ہوا مسئلہ اگر کہا تمکین طلاق ہی اگر تو چاہے اور جو رہے کہ ایک مین نے
 چاہا اگر خاوند نے کا نام طرح ہی در صورتیکہ وہ معدوم ہی تو اختیار باطل ہوا اور
 اگر ہو گیا ہو کام تو عورت پر ایک طلاق ہو گئی مسئلہ اگر کہا تمکین طلاق جب تو
 چاہے اور جو رہے کہ سب انکو رکھو تو رکھو جائیگا اور اسی مجلس تک یہ
 اختیار عورت کو نہ ہو گا بلکہ ہمیشہ کو ہو گا اور ایک ہی طلاق دینے کا اختیار ہو گا
 مسئلہ اگر عہد دے کہ تمکین طلاق ہی جس بار تو چاہے تو وہ جو رہے اپنی آپ کو
 تین طلاق الگ الگ دے سکتی ہی اور طرح کہ تمکین طلاق مین نہیں دے سکتی پھر اگر
 یہی جو رہے اپنی آپکو تین ملاقیں دے کر خاوند سہر چوٹ گئی اور اور خاوند سے

نکاح کیا بعد اسکو پہر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اس عہد کو اختیار نہیں کہ
 اس میں اختیار کی رکوسر اپنی انکو طلاق دی لے اگر یونکہ کہ تمکو طلاق تو
 حسن یا مسکلمہ یا ہی نوادی مجلس میں اگر وہ چاہی تو طلاق اپنے آپکو دے
 اور بعد اس مجلس اسکو اختیار نہیں مسلمہ اگر یون کہ کہ نکاح طلاق ہی سے
 تو چاہی تو اگر وہ چاہی تو ایسا جسی پر اگر اس عورت طلاق یا سنائی
 یا تین طلاقیں دی لیں اور خاوند کی بھی نیت تھی تو پر جائی مسلمہ اگر یون کہ
 کہ سے یا جتنی طلاقیں تو چاہی دی لے تو عورت کو اختیار ہے سے طلاقیں طے
 دے لے اور اگر عورت نے یہ اختیار نہ مانا تو وہر گیا مسلمہ اگر یون کہ کہ
 اپنی آپکو تو طلاق دی لے تین میں سے ہی ہو جائے تو اس عورت کو تین طلاق سے
 کہ طلاق کا اختیار ہے **باب تعلیق الطلاق** مسلمہ طلاق کسی یا
 پر انکا نائب درست ہی جب وہ عورت اپنی نکاح میں ہو جسکی اپنی منکو عورت کو
 کہا کہ اگر تو نے زید سے ملاقات کی تو تمکو طلاق ہی نکاح ہونے پر طلاق انکا
 تو بھی درست ہی جب وہ غم نے ایک عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کر دوں تو تمکو
 طلاق سے پہر اگر اس سے عمر نہ نکاح کیا تو اس پر طلاق ہو جائی اور اگر حسب
 عورت سے زید نے کہا کہ اگر تو عمر دے لے تو تمکو طلاق ہی ہو پر اس عورت سے
 نے نکاح کیا پہر وہ عمر دے لی تو طلاق نہ ہوئی مسلمہ انکا نے کی لہی یہ لفظ
 ہیں اگر اور جو اور جب اور جہنت اور چہار اور جہنہ اور ہے بار سو

یہ
 ہے
 یہ
 ہے

نفقہ اگر کہیں اور شرط ایک دفعہ بھی پائی گئی تو قسم پوری ہو گئی کہ جسے بار کا لفظ
 سب و فنونکو شامل میں کہتے ہیں جس بار شرط پائی جائیگی حکم کیا جائیگا مسئلہ
 ملک کے جانے رہی کسی قسم باطل نہیں ہو جاتی مسئلہ اگر جبر و خاوند بین
 شرط کے پائی جائیگی بابت اختلاف ہوا ایک کہی شرط پائی گئی دوسرا کہ نہیں
 پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے مان اگر جبر و اپنی بات پر گواہ گذاری تو وہی
 سچی ہے اور جو شرط ایسی ہو کہ اسکا حال سوا اوس عورت کے اور کوئی جان
 نہ سکتا ہو تو ایسی شرط کی بابت اوس عورت کا کہنا اوسکی اپنی تخمین معتبر ہے مثلاً زید
 نے اپنی جبر و کسی کہا کہ اگر تو حیض سے ہو جاوے تو تجکو طلاق ہے اور تیری سوت
 کو طلاق ہے یا یون کہا کہ اگر تو تجکو چاہتی ہے تو تجکو طلاق ہے اور تیری سوت کو طلاق
 ہے پھر اوس عورت نے کہا کہ میں حیض سے ہو گئی اور تجکو چاہتی ہوں تو فقط
 اوس عورت کو طلاق ہو گئی مسئلہ اگر اپنی جبر و کسی کہا کہ جب تو حیض سے ہو
 تجکو طلاق ہے ہر چہ اوس عورت کو تین دن برابر خون آوے تو اوس پر طلاق پڑی
 اوس وقت سے جو وقت سے خون دیکھا تھا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض
 کی حالت میں ہو تب تجکو طلاق ہے تو جب وہ حیض سے پاک ہو جاوے تب و سپر تو پڑی
 مسئلہ اگر زید نے اپنی جبر و کسی کہا کہ اگر تو لڑکا جسے تو تجکو ایک طلاق ہے
 اور لڑکی جسے تو دو طلاقیں ہیں سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی کہہ جائی اور یہ
 معلوم نہیں کہ پہلو کیا جی تو قاضی یہی حکم کرے گا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط

یہ ہے کہ دو طلاق سمجھی جاوے اور دوسری کے پیدا ہونے سے عورت بھی گئی
 مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہو جاتی ہے تین طلاق دینے سے مسئلہ اگر عورت
 سے کہا کہ جو تجھے سو میں صحبت کروں تو تجھ کو تین طلاق بن یا باندی سے کہا
 کہ جو میں تجھے سو میں صحبت کروں تو تو آزاد ہو یہ صحبت کی اور دخول کے بعد کچھ
 ٹھہرا تو غرض نیا آویگا اور اس صورت پر طلاق ہو جائیگی اور باندی آزاد اور اگر تین
 طلاقوں سے کم طلاقین کہیں نہیں تو دخول کے بعد ٹھہرنے سے رجوع ثابت نہیں ہوتا
 بان جب دوسری دفعہ دخول کرے تو البتہ رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر زید نے
 اپنی جود و صالحہ سے کہا کہ اگر میں تجھ پر اور جود و کرون تو اس کو طلاق ہی پہنچا
 کہو بان طلاق دے سودہ عدت میں تھی اور زید نے دوسرا نکاح کسی عورت
 سے کیا تو اس پر طلاق نہیں ہوئی مسئلہ اگر جود و کرون سے کہا کہ تجھ کو طلاق میرا
 اللہ نکالتا تو طلاق نہ ہو اگرچہ انشاء اللہ تعالیٰ کہو سو پہلو وہ عورت مر گئی ہو مسئلہ اگر یوں
 کہا کہ تجھ کو تین طلاقین ہیں مگر ایک تو دو طلاق پڑیں اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو تین طلاق ہیں مگر دو
 تو ایک طلاق پڑی اور اگر یوں کہا کہ تین طلاق ہیں مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑیں گی
باب طلاق المریض یعنی بیمار آدمی اگر طلاق دے اس کے مسئلے مسئلہ
 اگر خاوند نے موت کی بیماری میں رجوعی طلاق یا بان طلاق جود و کرون دے یا تین
 طلاقین دے تو وہ جود و عدت ہی میں تھی کہ وہ خاوند مر گیا تو وہ عورت اسکی
 وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اسکی وارث نہیں مسئلہ

علی بن ابی طالب
 علی بن ابی طالب

اگر خاوند نے جو رب کے کہنے سے جو رو کو طلاق بائنہ کہی یا فاح کیا اور عورت
 اختیار کیا تھا اس پر خاوند سے تو ان صورتوں میں وہ عورت اوسکی وارث
 نہ ہوگی اور اگر عورت نے رجبی طلاق مانگی تھی اور خاوند نے موت کی بیماری میں
 تین طلاقیں دیدیں تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جو رو کو موت کی بیماری میں
 عورت کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکو اس عورت کا دین بانہو اور بتلایا
 یا وصیت کی اس عورت کو لہو تو دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جو کم ہو
 وہی اس عورت کو ملے گا مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری میں کہا کہ میں نے
 جو کم وصیت کی حالت میں تین طلاقیں کہیں ہیں اور عورت نے اوسکو سچا بتایا اور عدت
 گزار گئی بعد اسکے پھر خاوند نے اوسکو لہو دین کا اقرار کیا یا کچھ وصیت کی تو وہا
 کا حصہ اور دین یا وصیت کا مال جو کچھ کم ہو گا وہ اُسکو تو ملے گا مسئلہ اگر خاوند
 نصف میں نکلا کر ایک شخص سے لڑنے لگا یا قصاص میں قتل کر نیکی لہو اوسکو نکالا یا زچہ
 کرنے کے لئے نکالا اوس حالت میں اسی اپنی جو رو کو تین طلاقیں دین تو وہ عورت
 اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اسی حالت میں مارا گیا مسئلہ اگر زید کو لہو اٹھا
 یا لڑائی کی صف میں تھا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث نہ ہوگی مسئلہ اگر بیمار
 نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر اٹھائی یا ایک وقت کے آنے پر اٹھائی اور
 وہ شرط بھی اسی بیماری میں پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی اور اپنی کام پر
 اٹھائی تھی پہرہ نکالنا اور وہ کام اسی بیماری میں پائی گئی یا صرف شرط بتا کر

پائی گئی تو بھی وارث ہوگی اور اگر محمد کے کام پر وہ طلاق اٹکانی تھی اور عورت
 وہ کام کرنا چاہی تھا سو بھیہ اٹکانا اور وہ کام اسی بیماری میں پائی گئی یا
 فقط شرط بیماری میں پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی سو اسکو اور موت میں
 وارث نہ ہوگی مسئلہ اگر خاوند نے بیماری میں طلاق دی پہر اچھا ہو گیا بعد اسکو
 مر گیا یا طلاق پانچکے بعد وہ عورت مرتد ہو گئی پہر مسلمان ہوئی بعد اسکو وہ خاوند
 مر گیا تو وہ عورت وارث نہ ہوگی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری میں جو رہ
 کو طلاق دی پہر اس عورت نے خاوند کے بیٹے کے ساتھ بڑا کام کیا یا صحت کی
 حالت میں خاوند نے عورت کو بہتان لگا یا پہر بیماری میں لعان ہوئی یا خاوند نے
 بیماری میں ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہوگی اور اگر صحت کی حالت میں ایلا کیا
 مدت اسکی گزری بیماری کی حالت میں تو یہ عورت وارث نہ ہوگی باب الرجعتہ
 یعنی طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جرح کر لیا یا ان مسئلہ طلاق کی عدت کے ایام
 میں اب کام کرنا کہ وہ عورت بدستور خراج میں بنی رہی اسکو رجعت کہتے ہیں مسئلہ
 مسئلہ اگر من طلاق نہیں دی ہیں تو درست ہو اگرچہ عورت سزا راضی ہو مسئلہ
 اگر عورت سے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ رجوع کیا یعنی طلاق سے میں پہر گیا یا
 کیسی رو برو ہو میں نے اپنی عورت سے رجوع کیا یا اس عورت کے بوسہ دی یا
 اسکو ساتھ مس کر یا شہوت کو اسکی شرمگاہ کے اندر دیکھو یا اس سے
 صحبت کر ی تو رجعت ہو گئی مسئلہ رجعت کو اسطرح دو گواہ کر لینا مستحب ہو مسئلہ

بیعت

اگر عدت کے ایام گزرنے کے بعد کہا کہ مین نے رجوع کیا تھا عدت میں اور عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت ہو گئی اور اگر عورت نے اوسکو جھوٹا بتایا تو رجعت جائز نہیں مسئلہ اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مین نے رجوع کیا اور عورت نے کہا کہ میری تو عدت گزر گئی تو رجعت نہیں ہوئی مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے عدت کے بعد باندی سے کہا کہ مین نے عدت میں نبجہ سے رجوع کیا تھا اور باندی کا بیان اوسکو سچا بتا دیا اور وہ باندی اوسکو جھوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہے کہ میری عدت گزر گئی اور خاوند اور میان کہتی ہیں کہ نہیں گذری تو اس باندی ہی کا کہنا مستحب ہے مسئلہ اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز بعد پاک ہوئی تو اسکی عدت گزر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نہ رہا اگرچہ ابھی پھیلائی نہ ہو اور اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گزر جاوے یا نیم کرے اور نماز پڑھ لے تب عدت گزر جاوے اور خاوند کو رجوع کا اختیار نہ رہے مسئلہ اگر تیسرے حیض سے دس دن سے کم مین پاک ہوئی اور نہایت سو ایک عضو سے کم بدن سوکھا رہ گیا تو عدت گزر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکھا رہا تو عدت ابھی نہیں گذری مسئلہ اگر حاملہ عورت کو یا جنی ہوئی عورت کو طلاق دے دو اور خاوند کہتا ہے کہ مین نے اس سے صحبت نہیں کی ہے تو رجوع کر نہکا اختیار ہے اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہے کہ مین نے صحبت نہیں کی بعد اسکے طلاق دے تو رجوع کر نہکا اختیار نہیں اور اگر اس انکار کے بعد اس

عورت سے رجوع کیا پہرہ اولاد جنی دو برس سے کم میں تو یہ رجعت درست ہے
مسئلہ اگر رجوع سے کہا کہ اگر تو نے تو بکلو طلاق ہے پہرہ اولاد جنی بعد اس کے
اور حمل سے اور اولاد جنی تو یہ رجعت ہوئی مسئلہ اگر یوں کہا کہ جس بار تو نے
تو بکلو طلاق ہے پہرہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسری بار کا جنس رجعت ہے
مسئلہ رجعی طلاق والی عورت کو چاہیے کہ اپنا سنگھار کیا کرے مسئلہ
رجعی طلاق دیکر خاوند نے پوچھے اکیلا اس عورت پاس نہ آیا کرے تو مستحب ہے
اور سفر کو بھی اس عورت کو اپنی سانپ نہ لیجاوے مسئلہ رجعی طلاق والی عورت
سے صحبت کرنا حلال ہے حرام نہیں مسئلہ اگر ایک طلاق باندہ یا دو طلاق
باندہ دین نودت کے اندر نکاح کر لینے کا اس خاوند کو اس عورت سے
اختیار ہے اور اگر تین طلاقیں دی ہیں اور وہ عورت صرہ تھی یا دو طلاقیں
دی ہیں اور وہ عورت باندہ تھی تو اس عورت سے اس خاوند کو نکاح
درست نہیں مان جب وہ عورت اور خاوند سے اگر وہ دوسرا خاوند مرنے پر
صحیح نکاح کرے اور صحبت کرے اور طلاق دی اور عدت بھی گزر جائے تو البتہ
اس پہلے خاوند کو درست ہے کہ اس عورت سے نکاح کرے مسئلہ اگر باندہ
کے خاوند نے دو طلاقیں دین پہر عدت کے بعد اس کے بیان نے اس
سے صحبت کی تو اب اس صحبت سے وہ باندہ پہلے خاوند کے لئے حلال
نہیں ہو گئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سے کوئی نکاح کرے اس پر

پہلے خاوند کے لئے عورت طلاق ہو جاوے کرچہ یہ نکاح کر وہ ہی کر جب یہ
 دوسرا خاوند طلاق دیدی اور عدت گزر جاوے اور پہلا خاوند اس نکاح
 کر کے تو طلاق ہی مسئلہ جب طلاق دے ہوئی عورت دوسری خاوند سے نکاح
 کرے اور وہ خاوند اسکو طلاق دے اور پہر عدت کے بعد پہلا خاوند اس
 سے نکاح کرے تو پہلا خاوند پہر تین طلاقات کا مالک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر تین
 طلاق دے ہوئی عورت یہ بات کہو کہ عدت گزرنیکے بعد میں نے دوسرا خاوند
 کیا کہ اسکو مجھ سے سمجھ کر سکتے ہو طلاق دے اور اسکی بھی عدت گزرنیکی اگر
 اس عدت میں اسعد گنجائش ہو مثلاً تین مہینوں اور پانچ روز سے کم مدت گزری تو
 پہلے خاوند کو اگر اس عورت کے سچ گھنے کا ظن غالب ہو تو اختیار ہے کہ
 اسکو سچی بناوے **باب الایلا** یعنی ایلا کا بیان چار مہینے یا زیادہ
 تک اپنی جو رسم سمجھتے نہ کرنے پر خدا کی قسم کہا نیکو ایلا گھنہ میں جس پر اپنی جو
 رسم کہا کہ قسم خدا کی میں تجھ سے سمجھ نہ کر دے گا چار مہینے تک یا یوں کہا کہ
 قسم خدا کی میں تجھ سے سمجھ نہ کر دے گا تو یہ ایلا ہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر
 اسکو سمجھ کی تو قسم توڑ نیکو کفار ہے اور ایلا جاتا رہا اور اگر چار مہینوں کی
 قسم کہائی تھی اور چار مہینوں گزر گئے اور سمجھ نہ کی تو قسم اگر گئی اور جو رد نکاح سے
 جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اس
 سے نکاح کیا اور چار مہینوں کے اندر اسکو سمجھ کی تو قسم کا کفار دے دی اور

اگر چار مہینے کے اندر صحبت نہ کی تو دوسری طلاق اور سہرہ گئی اور وہ نکاح سے
 جانی رہی پھر اگر تیسری بار اس سے نکاح کیا اور چار مہینے میں اس سے صحبت
 کی تو قسم کا کفارہ دیا اور نہیں تو تیسری طلاق اور سہرہ گئی اور اگر اس سے چار
 اور خاوند کر لیا اور اس سے طلاق دی پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کیا تو آ
 چار مہینے تک صحبت نہ کرنے سے اس سے طلاق نہ پڑگی بان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ
 دیا اس سے کہ قسم تو ہمیشہ کو کہا ہی تھی مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کی قسم کا قسم
 تو ایلا نہیں مسئلہ اگر بون قسم کہا ہی کہ قسم خدا کی میں تجھ سے صحبت نہ کر دنگا
 دو مہینے تک اور دو مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو بیہ ایلا ہو اور اگر ایک
 دن بون کہا کہ قسم خدا کی میں تجھ سے دو مہینے تک صحبت نہ کر دنگا پھر ایک دن بیہ
 میں دیکر تیس دن کہا کہ قسم خدا کی میں تجھ سے دو مہینے تک صحبت نہ کر دنگا ان
 دو مہینے کے بعد تو بیہ ایلا نہ ہو مسئلہ اگر بون کہا کہ قسم خدا کی میں تجھ سے
 ایک برس تک صحبت نہ کر دنگا سو ایک روز کی تو بیہ ایلا نہیں مسئلہ اگر زید کی
 جود کہ میں سے اور زید نے بصرہ میں کہا کہ قسم خدا کی میں کہ میں نہ جاؤنگا
 تو بیہ ایلا نہیں مسئلہ اگر اپنی جود سے کہا کہ اگر تجھ سے میں صحبت کروں تو میری
 تو میری جود ہوئی یا کہا کہ روزہ ہو دی یا کہا کہ صدقہ ہو دی یا کہا کہ میرا غلام
 آزاد ہو دی یا کہا کہ تجھ پر طلاق ہو دی تو بیہ ایلا سے مسئلہ اگر حبی طلاق
 کی عدت میں جود ہو اور اس سے کہ کہ قسم خدا کی میں تجھ سے چار مہینے تک

صحبت نہ کر دیکھا تو یہ ایلا سے اور اگر بابت طلاق کی عدت والی سی کہا یا چھٹی
 عورت سی کہا تو ایلا نہیں مسلمہ باندی کے ساتھ ایلا کی مدت دو مہینہ میں
 مسلمہ اگر خاوند نے ایلا کیا اور ایلا سو رجوع کرنا چاہی اور خاوند یا عورت
 یا بیارہی یا عورت کو رتی ہی یا کوئی کسمر سے یا خاوند اور عورت اتنی دور میں کہ
 چار مہینہ کے اندر نہیں مل سکتی تو وہ خاوند یوں کہہ کر کہ میں اس عورت سے
 رجوع کیا اور اگر چار مہینہ کی مدت میں اس سے صحبت کر سکتا ہو تو صحبت کر کر
 تب رجوع ثابت ہو مسلمہ اگر خاوند نے جو رو سی کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور
 اپنی اور پر حرام کر نیکی نیت سی کہا یا نیت کہا تو یہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی
 نیت سی کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر طلاق کی نیت سی کہا
 تو طلاق بابت ہوئی اور اگر تین طلاقیں کی نیت سی کہا تو تین طلاقیں ہوئیں مسلمہ
 فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر اپنی عورت سی کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور حرام اس کی نیت
 میں طلاق ہی لیکن اس کہنے سے اس نے طلاق کی نیت کی نہیں تو یہی طلاق ہو گئی
 عورت کی رو سے یہ کہنا نیت ہی ٹھہرائی باب الخلع یعنی جو رو سے کچھ لیکر
 اس کو طلاق دینا یا ویسی ہی اس کو چھوڑ دینا مسلمہ نکاح سے علحدہ ہو جائے
 کہ خلع کہتی ہیں مسلمہ خلع کرنے سے عورت پر طلاق بائن پڑتی ہے مسلمہ
 اگر خاوند نے مال لینی پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن
 طلاق ہوئی اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسلمہ اگر عورت نے خاوند

نسخہ

کہا کچھ تصور نہیں کیا تو خاوند کو اس سوال لیکر طلاق دیا کہ وہ ہی اور اگر وہ عورت
 خاوند کے کہنے میں نہیں ہے تو طلاق کے بدلے اس کی کچھ لینا کر دے بھی
 نہیں مسئلہ جو چیز مر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدلہ بھی ہو سکتی ہے
 مسئلہ اگر شراب یا سورا یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بیل
 دینا یعنی شراب یا سورا یا مردار دینا نہ آدینا اور خلع کی صورت میں بیل طلاق پڑی
 اور ایسی صورت طلاق کی صورت میں رجعی طلاق پڑی مسئلہ اگر جو روٹے کہا کہ
 جو مسکرات میں ہر سپر مجبہ کسی خلع کر اور اسکے ہاتھ میں کچھ تھا اور خاوند
 نے خلع کیا تو کچھ دینا نہ آدینا اور اگر عورت نے یوں کہا تھا کہ جو مال میری ہاتھ میں
 ہے یا جو روپیہ میرے ہاتھ میں ہیں اس پر مجبہ کسی خلع کر اور اس کی کیا اور اس کے
 ہاتھ میں کچھ تھا تو خاوند اس کی مہر پیر لے یا تین روپیہ لے مسئلہ اگر
 بھاگے ہوئے غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ وہ عورت اس غلام کی ضمانت سے
 بری ہے تو وہ عورت اس غلام کی ضمانت سے بری نہ ہوگی عورت پر لازم ہوگا
 کہ وہ غلام خاوند کے حوالے کر دے یا قیمت اس کی دی مسئلہ اگر عورت نے
 کہا کہ ہزار روپیہ میں مجھ کو تین طلاقیں دے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار
 روپیہ کی ضمانت روپیہ عورت پر دینا آدینا اور وہ عورت بانہ ہو گئی اور اگر یوں کہا
 تھا کہ ہزار روپیہ پر مجھ کو تین طلاقیں دی سو خاوند نے ایک طلاق دی تو رجعی طلاق
 مفت ہو گئی مسئلہ اگر جو روٹے کہا کہ تو اپنی آپ کو تین طلاق دی تو ہزار روپیہ

مین یا نزار روپیہ پر سو او سو ایک طلاق دے لی تو کوئی طلاق نہ پڑے گی مسئلہ اگر
 جو دوسری کہا کہ کچھ طلاق سے نزار روپیہ مین یا نزار روپیہ پر اور او سو
 قبول لئی تو نزار روپیہ او سو کے ذمہ پر ہو گی اور وہ عورت بائیں ہو گی مسئلہ
 اگر جو دوسری کہا کہ کچھ طلاق ہو اور تجھے نزار روپیہ مین تو مفت طلاق ہو گئی اور اگر
 غلام سی کہا کہ تو آزاد ہو اور تجھے نزار روپیہ مین تو وہ مفت آزاد ہو گیا مسئلہ
 خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کی طرف سے ہو تو درست ہو اور خاوند کی طرف سے درست
 نہیں مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مین نے کچھ نزار روپیہ پر طلاق دی سو تو
 سنانی اور عورت نے کہا مین نے تو قبول کی تھی تو خاوند کی بات کو سچا بنا دینی
 مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ کل مین نے مجھے غلام تیری ہاتھ سو روپیہ کو
 بیچا تھا سو تو نے قبول کیا تھا اور عمر نے کہا کہ مین نے قبول کیا تھا تو یہاں
 کو سچا بنا دینی مسئلہ اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک ذمہ کو اپنی حق سی
 برسی کر دیا تو بالکل حقوق جو رو کر خاوند کے ذمہ سی اور خاوند کے حق جو رو کر
 ذمہ سی جو علاج کے سبب سی علاقہ رکھتی مین جانے رہی حشر کہ اگر عورت نے خاوند
 سی کچھ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اس عورت سی پاد بگا اور
 ایک کو دوسری پر کچھ دعویٰ مہر وغیرہ کی بابت نہ مہیا خواہ مہر مقبوض ہو خواہ
 غیر مقبوض ہو اور یہ خلع اور مبارات صحبت سی پہلے ہو یا بعد مسئلہ اگر نابالغ
 لڑکی کے باپ نے اسی لڑکی کے مال سی اس کے خاوند کے ساتھ خلع کیا

تو طلاق اوس لڑکی پر ہو جاو مگر اور مال اوسکا دینا نہ آوے گا اور یہ طلع غائب
 نہیں اور اگر باپ نے نابالغ لڑکی کے خاوند سے نذر روپیہ پر طلع کیا اور خود وہ باپ
 آن روپیہ نہ خا من ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہو گئی اور وہ نذر روپیہ اوس کے
 باپ کے ذمہ پر دینا آوے گا یا ب لظہار یعنی ظہار کے سنے جس عورت سے
 کہی نکاح کرنا درست نہیں اوس عورت سے اپنی جود کو مشابہ بتلایکو ظہار کہتے
 ہیں مسئلہ اگر اپنی جود سے کہا کہ تو میرے اوپر ایسی ہی جیسی میری مان کی
 پیٹھ تو جب تک کفارہ نہ ہو تب تک اوس جود سے صحبت کرنا یا مساس کرنا یا بوسہ
 لینا حرام ہے مگر کفارہ دینی سے پہلے اوس عورت سے خاوند نے صحبت کی تو فقط
 استغفار کرنے سے مسئلہ ظہار والی عورت کے ساتھ صحبت کا قصد کرنے سے
 کفارہ واجب ہوتا ہے مسئلہ ظہار میں پیٹ اور ران اور شر مگاہ کا پیٹھ کا سا
 حکم ہے اور بہن اور بھو بھی اور مان دودہ کی اوسکی مان برابر ہے مسئلہ
 اگر جود سے یون کہا کہ تیرا سر یا یون کہا کہ تیری فرج یا کہا تیرا منہ یا کہا تیرا
 گردن یا کہا تیرا آدما بدن یا کہا تیرا نھا می بدن کہ میری اوپر اب ہی جیسی میری
 مان کی پیٹھ تو ویسا ہی جیسی یون کہا کہ تو مجھ پر ایسی ہی جیسی میری مان کی پیٹھ
 مسئلہ اگر جود سے یون کہا کہ تو مجھ پر ایسی ہی جیسی میری مان اور نہ ظہار
 کی ہے تو ظہار ہوا اور اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہے اور اگر نہ اوسکی
 پیٹھ تھی کہ تیری عزت اور بزرگی مجھ پر ایسی ہی جیسی میری مان کی تو بھی بات

بہن و بھو

اور جو کچھ نیت نہ تھی تو لغو ہے مسئلہ اگر یونکہا کہ تو مجھ پر حرام ہے جس پر میری
 مان اور نیت ظہار کی تھی تو ظہار ہوا اور اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوئی اور اگر کچھ نیت
 نہ تھی تو ظہار ہوا اور اگر یونکہا تھا کہ تو مجھ پر حرام ہے جس پر میری مانی پٹھہ تو یہ ظہار ہی نیت طلاق کی
 ہوا یا بلا کی مسئلہ ظہار وہی ہوتا ہے جو منکوحہ جو روسی ہو پہر اگر ایک عورت
 سے بلا اجازت اس کی پہر اوس سے ظہار کیا بعد اس کی اوس عورت نے نکاح
 کی اجازت دی تو وہ ظہار باطل ہو گیا مسئلہ اگر دو یا تین یا چار جو دون
 سے کہا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جس پر میری مانی پٹھہ تو ان سب سے ظہار ہوا اور ہر ایک
 کی بابت کفارہ دہی مسئلہ کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ ایک مرد آزاد کرے
 مگر اندھا اور جس کی دونوں ہاتھ کٹی ہوں یا دونوں انگوٹھی کٹی ہوں یا دونوں
 پاؤں کٹی ہوں اور دیوانہ اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب جس کی کچھ مال ادا کیا
 ہوا داکرنا کفارہ کی بابت درست نہیں اور جس مکاتب نے کچھ مال ادا نہیں کیا
 اوس کو آزاد کرنا جائز ہے مسئلہ اگر اپنی رشتہ دار غلام کو اس نیت سے کہ کفارہ
 کی بابت آزاد ہو جاوے مول لیا تو درست ہے مسئلہ اگر اپنا غلام آدھا آزاد
 کیا کفارہ کی نیت سے بعد اس کی باقی آدھا بھی کفارہ کی نیت سے آزاد کر دیا تو درست
 ہے مسئلہ اگر مشترک غلام آدھا آزاد کیا اور باقی کا ضمان دیا تو جائز نہیں
 مسئلہ اگر کفارہ کی بابت آدھا غلام آزاد کیا پہر اوس ظہار والی عورت سے
 سمیت کی پہر باقی وہ غلام آزاد کیا تو درست نہیں مسئلہ ایک بردہ آزاد

نہیں کر سکتا ہو تو لگاتار دو مہینہ روزی رکھو اس دو مہینہ میں رمضان کا مہینہ
 اچھا ہے لفظ اور عید الفطر کا دن اور تین دن تشریق کے نہوں پہر اگر ان مہینوں
 میں اوس سورت سے روزہ رکھو اور اسی عید کی رات میں قصد آیا دن میں
 بھولے سے یا کوئی روزہ توڑ ڈالا تو بھی دو مہینے کے روزے سے تمام کر لے
 مسئلہ اگر غلام نے ظہار کیا تو غلام پر روزی ہی رکھنا آویجا پہر اگر میان ادا
 اطراف سے بردہ آزاد کرے یا مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو کفارہ ادا نہیں ہو تا مسئلہ
 اگر روزی نہ کرے کو تو ساتھ فقیر و نکو کھانا دیو ہر ایک کو صدقہ فطر کی قدر یا
 اس قدر کھانے کے دام دیو یہی مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو میری ظہار
 کی کفارہ کی بابت مسکینوں کو کھانا کھلاؤ سو عمر نے کھلا دیا تو درست ہے
 مسئلہ کفارہ دن اور فدیوں اور روزوں کے کفارہ میں جائز ہے کہ
 مسکینوں کو رو برو کھانا رکھو اور انکو کہہ دے کہ کھانا اور صدقہ فطر اور عیدین
 یوں جائز نہیں اور شرط اس میں یہ ہے کہ دو صبح کو یا دو شام کو یا ایک صبح
 یا ایک شام کو پیش بھر کھلا دے مسئلہ اگر ایک فقیر کو دو مہینے تک کھانا دیا
 تو کفارہ ظہار کا درست ہو گیا اور اگر ایک ہی دن ایک فقیر کو ساٹھ فقیروں
 کا کھانا دے دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور کفارہ کی بابت ایک فقیر کو ایک ہی
 روز کا کھانا دینا جائز ہے مسئلہ اگر فقیر و نکو کھانا کھلانے کی حالت میں
 خاوند نے اوس ظہار والی جہت سے صحبت کی تو وہی کھانا دینا کافی ہے

سرے اور ساتھ کو کہلانا ضرور نہیں مسئلہ اگر دو طہار و نکی کفارہ کی بابت
 ساتھ فقیر و نکو ایک ایک صاع گیہون دے تو نہ ایک طہار کا کفارہ ادا کیا
 مسئلہ اگر ایک رمضان کے روزے کے توڑنے کی کفارہ کی بابت اور
 ایک طہار و کفار و نکی بابت ساتھ فقیر و نکو ایک ایک صاع گیہون دے یا دو
 طہار و نکی کفارہ کی بابت دو غلام آزاد کنی اور ہر ایک غلام ہر ایک کفارہ کی یا
 معین کیا تو دونوں کفارہ جائز ہو گئی اور ایسی اگر دو طہار و نکی کفارہ کی بابت
 چار مہینہ روزہ رکھی یا ایک سو بیس فقیر و نکو کہلانا یا تو جائز ہے اور اگر دو طہار و
 کی بابت ایک غلام آزاد کیا یا دو مہینہ کے روزہ رکھی تو جس طہار کے کفارہ
 کی بابت معین کر دے اسی کا کفارہ ادا ہو مسئلہ اگر طہار کے کفارہ اور قتل
 کے کفارہ کی بابت ایک غلام آزاد کیا تو کسی کفارہ کی بابت نہو اب اللعان
 لعان کہتے ہیں گواہوں کو جو گواہیاں قسم سے مضبوط کیجاویں اور لعنت کا لفظ
 اوس میں شامل ہو سو یہ لعان مرد کے حق میں بجا ہی صدقہ ہے اور عورت کے
 حق میں بجا ہی حد زنا کے ہے مسئلہ اگر جو رو خاوند و دونوں ایسی ہیں کہ انکی
 گواہی نانی جاویں اور جو دایسی عورت ہے جسکے گالی دینے والے پر حد جاری ہوئی
 ہے پہر ایسی خاوند نے ایسی جو رو کو مان کی گالی دی یا دوسرے جو رو کو
 پیدا ہوا تھا اسکو کہا کہ یہ لڑکا مجھ سے پیدا نہیں ہے اور عورت نے خاوند
 پر اس گالی دینی کا وعہ کیا تو لعان کرنا واجب ہو گا پہر اگر خاوند نے لعان

براللعان

کرنے سے انکار کیا تو اسکو قید کیا جاوے گی تاکہ لعان کرے یا اپنی آپکو جہنم
 بناوے یہ چاہی اپنی آپکو جہنم بناوے نہ ہر قذف کی حد جاری کیجاوے اور اگر خاوند نے لعان
 کیا تو جو روپ بھی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر کسی نے لعان کرے انکار کیا تو قید کیجاوے
 تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بناوے یہ اگر خاوند ایسا شخص ہے کہ اسکی
 گواہی نہ ملے یا جو دوسری یعنی غلام ہے یا کافر ہے یا محمد و ذی القدرت تو اس خاوند
 پر قذف کی حد جاری کرئیگی اور اگر خاوند ایسا ہے جسکی گواہی نہ ملے یا جو دوسری
 ایسی ہے جسکی گواہی دینے والے پر حد جاری نہیں ہوتی یعنی باندہی ہی یا نابالغ
 ہے یا دیوانہ ہے یا زانیہ ہے تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہیں مسلم
 لعان کرنے کا طریق قرآن شریف میں بیان ہے کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے
 چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں اس بات
 میں جو میں نے اس اپنی جو رو کو زنا کی گالی دی اور پانچویں مرتبہ یون کہے کہ لعنت
 خدا کی خاوند پر اگر خاوند جہنم میں اس بات میں جو اپنی جو رو کو زنا کی گالی دی ہے
 ہر بار جو رو کو کھٹکے اشارہ کرے بعد اسکو جو رو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر میں گواہی
 دیتی ہوں اس بات پر کہ خاوند جہنم میں اس بات میں جو مجھ کو اس زنا کی گالی دی
 اور پانچویں دفعہ یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجھ پر اگر خاوند سچا ہو اس بات میں
 جو مجھ کو زنا کی گالی دی ہے یہ چاہے کس طرح پر دو نون شخص لعان کریں تو حاکم کی
 حکم سے ان دونوں کا نکاح جاتا رہے اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑے یہ ہر دو میں

۲ پسین کہی نکاح نہ ہو سکیگا مسئلہ اگر خاوند نے جو رو کو یون گالی دی کہ
یہہ بیٹا مجھ سے نہیں ہے اور دو نو نہیں لعان ہوا تو قاضی اُس بیٹے کو مان کی
طقت نسبت کرے اور باپ سے باپ کا نسب لگا دے مسئلہ اگر لعان کے بعد
خاوند نے کہا کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرے اور
اوسکو اختیار ہے کہ پہر اس عورت سے چاہی تو نکاح کرے مسئلہ اگر زینے
غیر عورت کو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری ہو یا عورت نے زنا کیا اور
اوس پر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہے چاہی تو اس عورت سے نکاح کر لے
مسئلہ اگر گونگے خاوند نے اپنی جو رو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہیں ہو سکتی
مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل مجھ سے نہیں تو لعان جائز نہیں اور اگر
یونکہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجھ کو زنا سے ہے تو لعان ہو سکتی ہے مگر قاضی یہہ
حکم کرے کہ یہہ حمل اس خاوند سے نہیں ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جو رو
کے لڑکے کا پیدا ہونا سنا اور اسوقت کہا کہ یہہ مجھ سے نہیں ہے یا ایسا
اسباب جو جنس میں درکار ہوتا ہے خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا مجھ سے نہیں ہے
تو وہ لڑکا اس باپ کا ثابت نہ ہو گا اور اگر بعد اسکی باپ نے انکار کیا کہ یہہ
لڑکا مجھ سے نہیں ہے تو یہہ انکار اوسکا درست نہیں مگر لعان دونوں صورت
میں واجب ہے مسئلہ اگر دو لڑکے جڑیا پیدا ہوئے اور خاوند نے پہلا لڑکا
اپنا نہ بتلایا اور دوسرا پنا بتلایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر

میں سے
میں سے

پہلا لڑکا اپنا بنا یا اور دوسرا انکار کیا تو لعان کرنا آدھیا اور دو تصور تو
وہ دونوں لڑکے اسی باب کی ٹھہریں گے باب العنین یعنی نامرد و نکاح یا
مسئلہ غنی اسکو کہتے ہیں جو عورت سے صحبت کر سکے یا وہ جو کٹواری عورت سے
صحبت کر سکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سے کر سکے مسئلہ اگر عورت نے
خاوند ایسا پایا کہ اسکا عضو تناسل بالکل نہیں ہے تو قاضی اسوقت دنیا
کا نکاح توڑ دی یعنی جو خاوند کو علیحدہ علیحدہ کر دی سودہ عورت باندھ ہو جائیگا
مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اسکی خصی نکال لی ہو یا ایسا پایا
کہ وہ غنی ہی تو قاضی اس خاوند کو ایک برس کی مہلت دے گی پھر اگر اس برس میں کہ
جو رو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکلی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد بڑا
کے اداں دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دی سودہ عورت باندھ ہو جائیگی مسئلہ
خاوند کہتا ہے کہ میں نے صحبت کی ہے اور عورت کہتی ہے کہ نہیں کی تو اور عورت کو
دکھلا دین اور وہ عورتیں کہیں کہ یہ عورت کٹواری ہے تو جو رو کو اختیار ہے
چاہے تو ایسی خاوند کو اختیار کرے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے اور
وہ عورت کٹواری نہ تھی اور کہتی ہے کہ خاوند نے مجھ سے صحبت نکلی اور خاوند کہتا
ہے کہ میں نے صحبت کی ہے تو خاوند کو قسم دینگی پھر جو وہ قسم کہا وہی تو اسکو
بتا دینگے مسئلہ اگر عورت نے غنی خاوند کو اختیار کر لیا تو پھر اسکو خستہ
نہیں رہتا کہ قاضی سے علیحدہ کر دینے کی درخواست کرے مسئلہ اگر عورت

یا خاوند کو کہہ اور عارضہ ہو جیسے قرن یا رلق یا گورہ یا برص یا دیوانہ پن تو
 اختیار نکاح کے رد کر نیکانہیں باب العدة یعنی عدت کا بیان مسئلہ
 عورت کو انتظار کرنا جو لازم ہوتا ہے اسکو عدت کہتی ہیں مسئلہ عرصہ عورت کو اگر
 خاوند نے طلاق دیا اور کسی سبب سے نکاح اسکا نسخ ہوا اور اس عورت کو
 حیض آیا کرتا ہے تو اسکو لئو تین حیض تک عدت ہے یعنی تین حیض تک وہ بیٹی رہی
 بعد تین حیض کے چاہی تو اور خاوند کر لے اور اگر اسکو نہیں آیا کرتا ہے تو
 اسکو لئو تین مہینہ عدت ہیں اور اگر خاوند مر جاوے تو عرصہ جو روکی عدت چار
 مہینے اور دس دن ہیں اور باندی کے لئو دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ عدت گامے
 طلاق اور نسخ کی صورت میں اور دو مہینہ اور پانچ روز ہیں خاوند کے مرجانی صورت
 میں مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دیا یا نکاح نسخ ہوا یا خاوند
 مر گیا تو اسکو عدت بھی ہے کہ جب وہ جنوب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت
 کی بیماری میں خاوند نے جو رو کو طلاق دیا اور عدت کے ایام میں وہ خاوند
 مر گیا تو اسکو لئو چار مہینہ اور دس دن عدت ہیں اگر اس عرصہ میں تین حیض
 ہو جاوے اور اگر اس عرصہ میں تین حیض نہ لکے تو جب تک تین حیض گزرن تک اسکی
 عدت ہو مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت میں آزاد ہوئی تو اسکو لئو
 تین حیض گزرنا عدت ہیں اور اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت میں
 آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کر ہو مسئلہ اگر عورت کا حیض بند

ہو گیا تھا سو وہ عدت کا شمار مہینوں سے کرتی تھی پہرہ اسکی عدت میں خون
 جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت کی حساب سے شمار کرتی مسئلہ نکاح فاسد اور
 حلال کے شبہ سے جس عورت سے صحبت کی اسکی عدت علحدہ ہو جانے اور
 خاوند کے مرجانے کی صورت میں تین حیض ہیں اور اکم ولدہ کی عدت آزاد ہونے
 اور میان کے مرثیہ کی صورت میں بھی تین حیض ہیں مسئلہ جس عورت کا خاوند
 تائب النکاح تھا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مرجع ہوا اسکی عدت حمل کا
 جنما ہی اور اگر وہ عورت خاوند کے مرثیہ کے بعد حاملہ ہوئی تو اسکی عدت بھی
 چار مہینے اور دس دن ہیں اور وہ حمل دونوں صورتوں میں اس خاوند کا نہ ٹھہرے گا
 مسئلہ اگر عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو وہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا
 مسئلہ اگر عدت والی عورت کے ساتھ شبہ سے صحبت کی تو اس پر دو عتین
 چاہئیں اور اس صحبت کے بعد جو حیض ہو تو وہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا اور
 جب پہلی عدت تمام ہو جاوے تب دوسری عدت شمار کرے مسئلہ عدت شروع ہوگی موت کی
 صورت میں خاوند کے مرثیہ کے بعد اور طلاق کی صورت میں طلاق کے بعد اور نکاح
 فاسد کی صورت میں علحدہ ہو جانے کے بعد یا جب خاوند اس سے صحبت چھوڑ دینا قصد
 کرے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہو گئی اور خاوند نے
 کہا کہ جبوٹ ہی ابھی پوری نہیں ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اسکی کنہی کا
 اعتبار ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی عدت میں بیٹھی ہوئی جو دوسری پہرہ نکاح

کہا اور محبت کرنے سے پہلے اسکو طلاق دی تو مکمل مہر اور نئی سروسے
 عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمہ نے ذمہ عورت کو طلاق دی تو عدت واجب
 نہیں ہے فصل مسلمان بالذہ عورت کا خاوند جب مرنے یا طلاق یا نہ دیکو
 تو وہ عورت عدت کے دنوں میں اپنا سنگھاڑ کر می اور خوشبو اور سرمہ اور
 تیل اور مہر سی لگا دے اور کسبھی اور غرضانی کپڑا نہ پہنوں مان اگر عذر ہو تو
 مضائقہ نہیں مثلاً آنکھ میں بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدت میں جائز ہے
 و علیٰ ذالغیاس در میان لئے اگر اپنی سہیلی کو آزاد کر دیا تو وہ سہیلی اور وہ
 عورت جس کا نکاح فاسد تھا یہ کام بچوڑین مسئلہ عدت کی حالت میں بیٹی ہوئی
 عورت سی گئی کرنا درست نہیں مان شہارہ کنایہ سی اور سی پیغام نکاح کا
 اگر نادمست ہے مثلاً سی سی بونکھا کہ تو اچھی عورت ہے اور امید ہے کہ اللہ مجھکو
 ایک اچھی عورت ملا دے گا مسئلہ طلاق کی عدت میں جو عورت بیٹی ہو وہ اپنے
 مہر کے گہر سی باہر نہ نکلی اور جو عورت موت کی عدت میں ہو وہ اگر دیکو یا ہو
 رات کو نکلی تو مضائقہ نہیں مگر پہرات ہی کو مہر آدمی اور اوسے مکان میں ہے اور
 طلاق اور موت کی عدت والی عورتیں اوسے گہر میں عدت کے دن گذارین جس
 گہر میں اپنے عدت واجب ہوئی الا یہ کہ کوئی دمان سی نکال دے یا وہ مکان گز
 پڑے تو اور مکان میں گذارین مسئلہ اگر عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر میں
 ہے اور خاوند نے اسکو طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا ایسی مقام پر کہ

وہاں سے اسکا شہر تین دن سو کم کی راہ پر چلے تو اپنے شہر کو لوٹ آئے اور اگر
 تین دن کی راہ پر تو اختیار سے خواہ اپنے شہر کو لوٹ آوے اور خواہ جہاں
 جاتی تھی وہیں کو چلی جاوے ساتھ میں اسکا دلی ہو یا نہ ہو اور اگر کسی شہر
 میں خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا تو وہیں عدت کے دن گذاریں
 بعد عدت کے کسی اپنے محرم کے ساتھ اور شہر سے نکلیں یا ب ثبوت النسب
 یعنی نسب ثابت ہونے یا نہ ہونے کے مسئلے مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے
 کہا کہ اگر میں تجھے سونچا کروں تو تجکو طلاق ہو پہر اس سونچا کیا اور نکاح
 سے چھ مہینے بعد اس عورت کے اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی
 کی ٹھہریگی اور اس عورت کو مہر خاوند پر دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر حی طلاق
 کی عدت میں عورت ہو اور ابھی اقرار عدت گزرنیکا نہیں کیا اور اسکی اولاد
 پیدا ہوئی تو وہ اولاد اس خاوند ہی کی ٹھہریگی اگرچہ طلاق سے دو برس سے
 زیادہ عرصہ کے بعد جنی پہر طلاق کے دن سے دو برس سے کم میں اگر وہ جنے
 تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس سے زیادہ عرصہ کے
 بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور بائن طلاق کی عدت والی عورت
 کے اولاد ہوئی اور اسکی عدت کے گزرنیکا اقرار نہیں کیا ہی سو اگر دو
 برس سے کم میں اولاد ہوئی تو وہ اولاد اسکی خاوند کی ٹھہریگی اور اگر دو برس
 پر یا دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اس خاوند کی ٹھہریگی

جہاں
 جاتی تھی
 وہیں کو
 چلی جاوے

بان اگر خاوند عوی کرے تو البتہ وہ اولاد اسکی ٹھہرگی مسئلہ اگر مرہ عورت
 کے خاوند نے بان یا جی طلاق ہی اور نو مہینی سے کم عرصہ میں اسکی اولاد پیدا
 ہوئی تو وہ اولاد اسی خاوند کی ٹھہرگی اور اگر نو مہینی پر بانو مہینی سے زیادہ عورت
 کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اس خاوند کی نہ ٹھہرگی مسئلہ اگر وفات
 کی عدت والی عورت نے عدت کے گزر نیکا اقرار کیا اور اقرار سے چہ مہینی سے
 کم میں اسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اسکی خاوند کی ٹھہرگی مسئلہ اگر خاوند
 کی موت کی عدتین عورت ہی اور اسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اسکی اسی
 خاوند کی ٹھہرگی دو برس تک اگر اس عورت نے عدت کے گزر جانیکا
 اقرار نہیں کیا مسئلہ اگر بان طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت والی عورت
 کو اولاد ہوئی اور اسکا خاوند یا خاوند کے وارث اولاد ہونے سے منکر
 ہوئی اور دو برس سے کم میں اولاد ہوئی ہی اور اس عورت نے عدت کو گزر جانیکا
 اقرار نہیں کیا ہی اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اولاد ہونکی گواہی بن
 یا حمل ظاہر ہو دمی بدارث اسکو سچا بنا دیں تو وہ اولاد اسی خاوند کی
 ٹھہرگی مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چہ مہینی سے کم میں اس
 اولاد ہوئی تو وہ اولاد اس خاوند کی نہ ٹھہرگی اور اگر چہ مہینی یا چہ مہینی
 سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اسی خاوند کی ٹھہرگی اگر خاوند چاہے
 تھا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی ہی اولاد

یہ اموات ثابت ہو کر نسبت ہو گا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جو رد خاندین
 اختلاف ہوا عورت کہتی ہے کہ چہ مہنی ہوئے تھکو مجھ سے نکاح کر کر ہوئے
 اور خاند چہ مہنی سے کم بتانا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ
 اولاد اوس خاند کی ٹھہر گئی مسئلہ خاند نے جو رد سے کہا اگر تو جتنے تو
 تجھ پر طلاق ہی پر ایک عورت نے گواہی دی کہ وہ عورت جنی تو اوس پر طلاق نہیں
 پڑ گئی اور اگر خاند نے حمل رہی تو اس کا اوس کا اقرار کیا تو نے گواہی کے طلاق
 پر کسی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چہ مہنی تک مسئلہ
 اگر زید کی باندی سے عورت نے نکاح کیا پھر اوس کو طلاق دی پھر زید سے باندی
 مولیٰ سومول لینی سے چہ مہنی کم میں اوس کو اولاد ہوئی تو وہ عورت عمری کی
 ٹھہر گئی اور اگر چہ مہنی پر اوس کی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمری کی ٹھہر گئی ہاں
 اگر عمر دعویٰ کرے تو ٹھہر گئی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر تیری
 پیٹ میں بچہ ہو تو وہ مجھ سے ہی پر ایک عورت نے گواہی دی اوس باندی کے
 اولاد ہوئی تو وہ باندی زید کی ام ولد ٹھہر گئی مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے
 کو اپنا بیٹا بتایا اور زید مر گیا اور اوس لڑکے کی ماں نے کہا کہ میں زید کی جود
 ہوں اور یہ لڑکا زید کا بیٹا ہی تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کے وارث ہونگی
 اور اگر خضر ہونا اوس عورت کا معلوم نہیں ہے اور زید کے وارث نہ اوس کو
 کہا کہ میرے باپ کی ام ولد ہی تو وہ عورت زید کی میراث نہ پاو گی +

باب
اول
کے
میں

باب الحضانۃ یعنی اولاد کی پرورش کے مسئلہ اولاد کی پرورش
کے لڑکوں ہی کے پاس رہی پہرہ مان اس اولاد کی باپ کے نکاح میں
موجود ہو یا نکاح بانی نہ رہا ہو اور مان نہ تو نانی کے پاس اور نانی نہ تو دادی
کو پاس اور اگر وہ نہ تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہ تو مان کی بیٹی کے
پاس اور وہ نہ تو سگی خالہ پاس اور وہ نہ تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ
نہ تو نانا کی بیٹی پاس اور وہ نہ تو سگی بھوپھی پاس اور وہ نہ تو دادی
کی بیٹی پاس اور وہ نہ تو دادی کی بیٹی پاس اور ان عورتوں میں اگر کسی عورت
نے ایسے شخص سے نکاح کر لیا اور جو اس اولاد کا غیر محرم تھا تو اس
عورت کو وہ اولاد پرورش کے لئے نیکلی بہر جب ان میں وہ نکاح جاتا رہی
تو پہرہ اس کو وہ اولاد پرورش کو مل سکتی ہے مسئلہ اگر عورتیں نہ تو جو مرد
قریب کا ہو گا اس کو پرورش کا حق پونچھ گا مگر اقرب تر نسب مسئلہ مان
اور نانی کے پاس پرورش کو رکھنا بہتر ہے اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برس
کا ہو جادوی اور اگر لڑکی ہو تو جب تک کہ پڑوس سے ہونے لگی اور مان اور نانی کے
سوا اگر اور کسی کے پاس ہو تو جب تک لڑکی کو مشہوت ہونے لگی مسئلہ باندھی
ام ولد کو پرورش کا حق نہیں پونچھنا جب تک کہ آزاد نہ ہو جادوین مسئلہ اگر
باپ مسلمان اور مان ذمیہ ہے تو جب تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکھے
تک اس مان کے پاس پرورش پادھی مسئلہ اولاد کو اختیار نہیں ہے

کہ جسکے پاس چاہیے اسے مسئلہ طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنی ساتھ سفر
 کو نہ لجاوے مگر ان اپنی وطن کہ جہان اوسکا نکاح ہوا تھا اگر لجاوے تو
 مضائقہ نہیں باب التلقہ جو روکو خوراک و پوشاک دینے کے مسئلہ
 کہانا اور کپڑا اپنی جو روکو دینا مرد پر واجب ہے ہر اگر مرد تو نگرے اور جو رو
 بھی تو نگر کی بیٹی یا خود تو نگرے تو کہانا کپڑا تو نگر دیکھا سا اور اگر دونوں محتاج
 ہیں تو محتاج جو نکا سا اور اگر ایک تو نگرے تو درمیان فی طرح کا مسئلہ اگر اپنا ہر
 لینے کو عورت اپنی خاوند کو اپنی ساتھ سمیت نگرنے دے تو بھی خاوند پر کہانا
 کپڑا دینا آدھا مسئلہ اگر جو رو خاوند کی بلا اجازت کہیں چلی جاوے یا بلا
 سبب محبت نگرنے دے یا ایسی کچھ ہو کہ خاوند اس سے محبت نگر سکے یا نہ ہو
 کیسے فرض کی بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو غضب کر لیا ہو یا خاوند کے سوا
 اور کسی کے ساتھ جھگڑا ہو یا بھار ہو یا کہیں خاوند کے گھر سے ہی ہو تو اوسکو
 کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہیں مسئلہ اگر خاوند تو نگر ہو تو عورت کی خدمت
 کرنیوالیکہ بھی کہانا کپڑا دیا کرے مسئلہ اگر خاوند جو رو کو روٹی کپڑا نہیں
 دے سکتا ہے تو اوسکو نکاح سے علیحدہ نہ کر دین بلکہ جو رو کو حکم کریں کہ مرد کے اوپر
 فرض لیکر کہا دے یہ مسئلہ اگر بیہوش خاوند تھا اور اب تو نگر ہو گیا تو نگر کو
 کاسا کہانا کپڑا دیا کرے اگرچہ پہلے اوسکو فاضی نے خوار و نکا سا کہانا کپڑا دینے کا
 حکم کیا تھا مسئلہ اگر کچھ روز دن جو رو کو کہانا کپڑا نہ یا تو اب پہلو دے تو نکا خاوند

بہترین
 نسخہ

سے نہ لایا جاوے گا بان اگر قاضی حکم دی باجور و یا خاوند اسپین نامی ہو جاوین تو
 اوسعد البتہ دنیا آوے گا مسئلہ اگر جورو مرگئی یا خاوند مر گیا تو کہا نا کپڑا جاتا رہا
 اگر چہ کم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو آئندہ کا کہا نا کپڑا لے لیا اور خاوند مر گیا
 تو وہ اوسورت سی پہننے لینگے مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سے
 نکاح کیا تو جورو کے کہا نے کپڑے کیے لئے وہ غلام ہیچا جاوے گا مسئلہ اگر باجی
 کا نکاح ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اس کا
 کہا نا کپڑا دینا آوے گا مسئلہ خاوند پر واجب ہے کہ جورو کے رہنے کو ایک مکان
 دی کہ اوسپین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ مند نہ رہتا ہو اور خاوند چاہے تو
 جورو کے رشتہ مند کو اس مکان میں آنے دیں اگر وہ رشتہ دار اس
 عورت کو دیکھیں یا اس سے باتیں کریں تو خاوند نہیں روک سکتا مسئلہ اگر بیٹہ
 غائب ہو اور اس کا مال عمر کے پاس ہے اور عمر کو مال کا اقرار ہے اور زید
 جورو ہے کہ اس کی جورو ہو نہ کیا بھی عمر کو اقرار ہے تو قاضی اسی مال سے زید
 کی جورو اور زید کی کسمرا واد اور زید کے مان باب کے لئے کہا نا کپڑا دلاوے
 اگر اس جورو سے ضامن الیو ہو مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کو لئے بھی کہا نا
 کپڑا اور مکان دینا عدت کے دنوں تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند
 کی موت کی عدت والی عورت کو لئے کہا نا کپڑا خاوند کے گھر سے واجب نہیں مسئلہ
 اگر عورت نے خطا کی اس کی سبب سے یا عورت مرتد ہو گئی اس کی باعث سے جورو خاوند

علیحدہ ہو گئی تو کہا نا کپڑا خاؤ پوینا آدھکا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت میں
 عورت مرتد ہو گئی تو عدت کے نو نکاحا کہا نا اور کپڑا خاؤند کے ذمہ سہو جاتا
 رہا اور اگر ایسی عدت میں خاؤند کے بیٹے کو اپنے ساتھ زنا کا اختیار دیا تو کہا
 اور کپڑا عدت کے ایام کا جاتا نہیں رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہا نا کپڑا دینا
 باپ پر واجب ہے مسئلہ اولاد کی مان سحر برہنہ باپ اولاد کو دودنہ بلوا
 بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ بلانے لہو داسی نوکر رکھی اور مان کے پاس ہے
 اور مان اپنی پاس سے داسی نوکر رکھی اگر وہ مان باپ کے نکاح میں ہوئی یا عدت میں
 ہو دس اور اگر بعد عدت کے اجر مثل پران ہی دودہ بلانا قبول کرے تو اوسکا
 حق زیادہ ہے وہ اولاد اوسکی سپرد سبلی مسئلہ اگر مان باپ اور داسی دادا
 اور نانی مانا محتاج ہوں تو انکو کہا نا کپڑا دینا واجب ہے مسئلہ مسلمان کے
 ذمہ کافر شتہ دار کا کہا نا کپڑا اور کافر کے ذمہ مسلمان شتہ دار کا کہا نا کپڑا
 نہیں مان اگر جور و کافرہ اور خاؤند مسلمان ہو یا خاؤند کافر اور جور و مسلمان ہو
 تو کہا نا کپڑا دینا آدھکا اور اگر اولاد کافر ہو اور مان باپ مسلمان ہوں یا مان
 باپ کافر ہوں اور اولاد مسلمان ہو تو بھی کہا نا اور کپڑا دینا آدھکا مسئلہ اولاد
 کو کہا نا کپڑا دینے میں باپ کا کوئی اور شریک نہ ہو گا اور مان یا کو کہا نا کپڑا دینے
 میں اولاد کا کوئی شریک نہ ہو گا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کالہ کتا
 لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہا نا کپڑا تو نوکر پر میراث کے حصے کے موافق

رہنا آؤ لگا یعنی عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دوسرا مسئلہ اگر باپ اپنی خوراک
 و پوشاک کو لٹو غائب بنیو گا اسباب بیچ لیوے تو درست ہے مگر عتقار و سکا
 بیچ لینا درست نہیں مسئلہ اگر امانت دار بیٹی کی دھروہر او سکی مانع باپ کو
 بحکم قاضی کے کہلا دے بیٹا دے تو امانت دار کو دینا آؤ سے اور اگر ان باپ
 کے پاس اولاد کا مال ہے اور انہوں نے کہا لیا تو ان پر دینا نہ آؤ لگا
 مسئلہ اگر قاضی نے کہا نا کثیرا باپن کا اولاد پر یا اولاد کا باپ پر یا زحی حم
 محرم کا ٹھہرا دیا اور کچھ مدت تک اذکو غلاما تو پھر وہ پچھلا کہا نا کثیرا جاننا مان
 اگر قاضی نے فرض لیکر کہا نیکو حکم کیا ہو نو وہ خرچ دینا آؤ لگا مسئلہ باندی
 غلام کا کہا نا کثیرا مالک کی ذمہ بری ہے اگر مالک ندمی نو وہ باندی اور غلام آپ
 کھالے اور اگر گناہ کے تو قاضی مالک سے کہے کہ اسکو بیچال کمالی عتقار
 یعنی غلام باندی کو آزاد کرنیکا بیان مسئلہ جب آدمی پر کسی کی ملک و غلامی
 جانی رہے جو شریعت کی طرف سے اسکو طاقت ہو اسکو آزاد کی کتنی ہیں مسئلہ
 جو عاقل بالغ جب اپنی غلام کو آزاد کرے تب آزاد ہو مسئلہ اگر مالک نے اپنی
 بردہ سی بول کہا کہ تو حُر ہے یا کہا کہ تیرا سر آزاد ہے یا کہا کہ تیرا منہ آزاد
 ہے یا تیری گردن آزاد ہے یا باندی سی کہا تیری فلان آزاد ہے یا کہا
 کہ تو آزاد کیا گیا ہے یا کہا کہ میں نے تجکو آزاد کیا نو وہ بردہ آزاد ہو چکا
 مالک کی نیت آزاد کرنیکی ہو دی یا نہ ہو دی مسئلہ اگر مالک نے بون کہا

غلام
 باندی
 حُر
 بردہ

کہ میری مالکی تجھ پر نہیں باکہا کہ میرا اختیار تجھ پر نہیں اور نیت تھی تو آزاد نہیں
 ہوا سب طرح اگر غلام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے یا باپ ہے
 یا میرا سیان ہے یا کہا ایمر سے میان یا کہا کہ امی خیر یا کہا امی آزاد کنی گئی یا
 باندھی کو کہا یہ میری ماں ہے اور نیت آزاد کر نیکی تھی تو آزاد ہو جاوے گا
 مسئلہ اگر مالک نے اپنی برودہ سے کہا کہ ایمر ہو بیٹو یا کہا ایمر ہو بھائی یا
 کہا کہ میری حکومت تجھ پر نہیں ہے یا ایسی لفظ کہی جسکو کہنی سے طلاق ہو جاتی ہے
 یا یونہی کہ تو ایسا ہی جیسے خیر تو آزاد نہو جائیگا مسئلہ اگر زید اپنی ذمی رحم
 محرم کا مالک ہو گیا تو وہ آزاد ہو گیا اگر زید نابالغ یا دیوانہ ہو مسئلہ اگر اسے
 کیو اسطر آزاد کیا یا شیطان کیو اسطر آزاد کیا یا بت کیو اسطر آزاد کیا یا کسی کی
 زبردستی سے آزاد کیا یا شبہ کی حالت میں آزاد کیا تو آزاد ہو گیا مسئلہ اگر زید
 نے غم سے غلام سے کہا کہ اگر میں شجر کو مول لوں تو تو آزاد ہے یہ مول لیا تو
 وہ آزاد ہو گیا اور اگر اپنی غلام سے کہا کہ اگر تو فلاںے کام کرے یا کہا کہ فلاںا
 انجام ہو دی تو تو آزاد ہے یہ ردیا ہی ہوا تو وہ آزاد ہو گیا مسئلہ اگر خاتہ
 باندھی کو آزاد کیا کہ تو باندھی اور محل دونوں آزاد ہو گئی اور اگر محل کو آزاد
 کیا تو محل ہی آزاد ہوا مسئلہ اگر باندھی ہو تو اسکی اولاد بھی باندھی غلام
 ہے اور اگر خیر ہو تو اولاد بھی خیر ہے اور اگر مان مدبر ہو تو اولاد بھی اور اگر
 مان ام ولد ہو تو اولاد کا بھی وہی حکم اور اگر مان مکانہ ہو تو اولاد کا بھی

وہی حال ہے مان اگر باندی اپنی میان سی اولاد جنہ وہ اولاد حشر ہے
باب العبد الذی یعتق بعضہ یعنی اگر ایک غلام میں سے تھوڑا آزاد کب
اوسکا بیان مسئلہ اگر ایک غلام میں سے کچھ تھوڑا آزاد کیا تو اوسے قدر آزاد
ہوا اور سب غلام آزاد نہوا مسئلہ اگر غلام میں سے کچھ تھوڑا آزاد کیا تو باقی قدر
وہ غلام سب انکو روپیہ کما دی اور وہ غلام اب ہر جیسی مکان میں مسئلہ اگر بڑا
اور عمر دوشتر کیونکا ایک غلام ہے سوزید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو عمر دوشتر
حصہ بھی آزاد کر دی یا اپنی حصہ کے قدر اس غلام سے کما لی اور اس غلام
کی اولاد زید اور عمر دوشتر کو لیلی یا عمر زید سے اپنی حصہ کی قدر کا روپیہ لے لے اگر
زید تو نکر ہوا اور پھر زید اس غلام سے اس قدر لے لے تو اس صورت میں ولا کا
حق زید ہی کو ملے گا مسئلہ اگر زید اور عمر دوشتر کیونکا ایک غلام ہے اور زید
کو اسی دیتا ہے کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور عمر کو اسی دیتا ہے کہ زید نے
اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ غلام دونوں کو کما دی مسئلہ اگر زید اور عمر دوشتر کیونکا
ایک غلام ہے اور زید نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر آوی تو فلاں روز یہ غلام
آزاد ہے اور عمر نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر آوی تو فلاں روز یہ غلام
آزاد ہے سو وہ دن گزر گیا اور معلوم نہیں کہ وہ بکر مکان کے اندر آیا یا
نہیں تو وہ غلام آدھا آزاد ہو گیا اور آدھے دام زید اور عمر دوشتر کو
کما دی اور اگر زید نے قسم کہا ہے کہ جو فلاں روز بکر مکان میں آوی تو میں

غلام آزاد ہوا اور عمر نے قسم کھائی کہ اگر وہ
 آزاد ہے سو وہ دن گذر گیا اور بکر کا آنا نہ
 مسئلہ اگر زید اور عثمان نے ایک غلام مول لیا
 کا حصہ آزاد ہو گیا اور زید پر عمر کے حصہ کا ضمان نہیں آیا
 کر دیا اور اس غلام سے کہو لے مسئلہ اگر آدنا غلام ایک اجنبی
 باقی آدنا اس غلام کے باپ نے خریدا اور یہ باپ تو نگر سے تو رہا اجنبی
 اس باپ سے ضمان لے یا اس غلام سے کہو لے مسئلہ اگر باپ نے اپنا
 بیٹا آدنا مول لیا اسی طرح کے ملک میں وہ سب تھا تو اس باپ پر ضمان نہیں
 مسئلہ اگر زید عمر بکر تین تو نگر و نکا ایک غلام سے اور نہیں زید نے اسکو
 مدبر کیا اور عمر نے آزاد کیا اور بکر چپے یا تو بکر زید سے ضمان اپنی حصہ کالے
 اور زید عمر سے تھا اسی کا ضمان لے نہ اس قدر کا ضمان جو زید سے بکر لیا
 مسئلہ اگر زید اور عمرو و شریکون کی ایک باندی سے سو زید سے عمر نے
 کہا کہ یہ تیری ام ولد ہے اور عمر نے انکار کیا تو وہ باندی ایک روز عمر کا کام
 کیا کرے اور ایک روز بیٹھی رہے اس سے مسئلہ ام ولد کی قیمت نہ کیجا دیگی
 پھر دوشریکون کی اگر ام ولد ہے اور ایک نے آزاد کر دی تو اس پر ضمان
 نہیں مسئلہ اگر زید کے تین غلام ہیں اور نہیں سے دو غلام اسکی سائے آئی
 اس سے کھا ایک نعمین کا آزاد ہوا پھر ایک اور نعمین کا دانا سے چلا گیا اور سیرا

پہر زید نے اوس پہلا تبریس سے کہا کہ ایک تم میں کا آزاد ہی پہر زید بن
 بیان کہو مرگیا تو اوس غلام کی جو پہلے سوداں موجود تھا تین چوتھا بیان
 آزاد ہوئیں اور وہ دو غلام آدھے آدھے آزاد ہوئے اور اگر موت کی بیماری
 میں بھی ہوا تھا اور یہ تین غلام ہی اوسکا ترکہ رہا تو ان تینوں کی تمہائی تہائی
 پر یہ حکم جاری کریں گے مسئلہ اگر زید کے غم اور بکرو غلام میں اور زید نے
 کہا کہ ایک تم میں کا آزاد ہے اور بیان نکلیا کہ کون پہر او نہیں سے عمر کو بیچا
 یا عمر مرگیا یا آزاد کر دیا یا بدبر کیا یا کبکو دیا لا تو اوس پہلو کہو کہ بوجہ
 بکر آزاد ہو گیا اور اگر دو باندیوں سے یوں کہا تھا پہر ایک کو او نہیں سے
 اپنی صحبت میں رکھا تو دوسری آزاد نہو جا دیگی بان اگر اس طرح سے طلاق
 مبہم دی تھی دو عد تو نہیں پہر ایک کے ساتھ صحبت کی یا ایک مر گئی تو دوسری
 عورت پر طلاق ہو گئی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ پہلا لڑکا اور
 جو بیٹی سنے تو تو آزاد ہی سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جی اور پہلا معلوم
 نہیں تو وہ لڑکا غلام ہی اور وہ باندی اور لڑکی آدھی آدھی آزاد ہیں
 مسئلہ اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ زید نے اپنے دو غلاموں میں
 سے یا دو باندیوں میں سے ایک کو آزاد کیا ہے تو گواہی لغو ہے بان اگر گواہی
 دی کہ موت کی بیماری میں دو میں سے ایک کو آزاد کیا ہے یا گواہی دی کہ دو عورتوں
 میں سے ایک کو طلاق دی تو البتہ گواہی ناجائزگی باب اسخلف بالعقود

درجہ
 برکت

یعنی آزاد کرنے پر قسم کا بیان مسئلہ اگر زید نے قسم کھائی کہ جو میں سہکان
 میں بیٹھوں تو اس دن جو میرا غلام ہو وہ آزاد ہو جو غلام اس کا اس دن
 جس دن وہ اس کا نہیں بیٹھو اس قسم کے بعد وہ آزاد ہو جاوے اور اگر یہ نہ کہا
 کہ اس دن جو میرا غلام ہو تو اس قسم پر پہلے کا جو غلام ہو گا وہ اس کا اس
 نہ کا نہیں بیٹھو سو آزاد ہو جائیگا مسئلہ ملوک کو لفظ کہنو سے حمل نہیں شامل
 ہوتا ہی پر اگر زید نے کہا کہ جو میرا ملوک ہو وہ کل آزاد ہے اور اس کا ایک
 غلام تھا اور باندہ کو ایک حمل تھا سو وہ باندہی جنی اور کل ہوا تو وہ جو پہلے
 سے قسم کو قوت اس کا غلام تھا وہی آزاد ہوا مسئلہ اگر زید نے یون کہا
 کہ جو میرا غلام ہے وہ پرسون آزاد ہو یا یون کہا کہ جس کا میں مالک ہوں وہ
 پرسون آزاد ہو اور ایک غلام تھا اس کا اور ایک غلام اور مول لیا پر پہرے
 دن ہوا تو وہی غلام جو قسم کو قوت اس کا تھا آزاد ہو گا اور جو بعد قسم کے
 خریدہ تھا وہ نہیں مسئلہ اگر کہا کہ جس غلام کا میں مالک ہوں وہ میرے
 مرنیکے بعد آزاد ہو اور ہوقت میں اس کا ایک غلام تھا پہرے سو اور ایک
 غلام مول لیا اور تو وہ دونوں غلام اس کو نہائی مال سے آزاد ہو جائیں گے
 باریا لعنق علی جعل یعنی مالکی کو بدلے غلام کو آزاد کرنا کیا مسئلہ
 اگر زید نے اپنی غلام کو کچھ مال کے بدلے آزاد کیا اور غلام نے مال نہیا قبول
 کیا تو آزاد ہو گیا اور اگر یون کہا تھا کہ اگر تو اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہو

جو میرا غلام
 ہے

تو وہ غلام باز دن ہو گیا اور جب اتنا مال مالک کو لا دیوے تو آزاد ہو جاوے
 مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام سہی کہا کہ تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہو نہ رہا
 روپیہ کے بدلے پہر زید کے مرنیکے بعد اگر غلام نے ہزار روپے قبولے
 تو آزاد ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے اگر تو میری
 برس روز تک خدمت کر دی اور غلام نے مانا تو وہ غلام آزاد ہے اور ایک برس
 تک زید کی خدمت کر دی پھر اگر خدمت سے پہلے ہی زید مر گیا تو وہ غلام اپنی
 قیمت اوسکی وارثوں کو دی مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو اپنی پانچ باندی
 کو ہزار روپے پر میرے ذمہ پر آزاد کر دی اس شرط پر کہ میری ساتھ اسکا
 نکاح کر دی سو غم خیز آزاد کر دی اور اس باندی نے نکاح سہی اوسکی ساتھ
 نکاح کیا تو وہ مفت آزاد ہو گئی اور اگر یونکہ تھا کہ میری طرے سے آزاد کر تو ہزار
 روپیہ کو اوسکی قیمت پر مہر مثل پر پہلا دینگے اور حنفیہ قیمت پر اوسمین سہی نکاح
 اور بقدر عمر زید کو دیدی باب التذہیر یعنی غلاموں کو مدبر کر نیکابیان
 مسئلہ مطلق موت پر آزاد ہونیکو اٹکانا اسکو مدبر کہتی ہیں مثلاً اپنی غلام کو
 کہا کہ جب بن مروں تو تو آزاد ہو یا یونکہ کہ جسد بن مروں گا تو تو آزاد ہے
 یا کہا کہ تو آزاد ہو میرے مرنیکے بعد یا کہا کہ تجھ کو میں نے مدبر کیا یا کہا کہ تو مدبر
 ہے تو وہ غلام مدبر ہو گیا اوسکو بچنا یا کہ کو وہ غلام جب کہ کرنا جائز نہیں
 مسئلہ مدبر سہی مالک اپنا کام لے یا مزدوری کر دی اور باندی ہو تو اختیار

جبریت
 نکاح

کہ ادھی سہی صحبت کرے یا کسی سے نکاح کر دے اور جب مالک مرد تو مرد اور کسی تہائی
 مال سے آزاد ہو جاوے یعنی اگر وہ غلام سو روپیہ کا اور دو سکاؤں مال بھی مالک
 چھوڑے مرانہ وہ مفت آزاد ہے اور اگر اور کچھ مال سولہ اس غلام کے نہیں ہے تو وہ
 غلام اپنی قیمت کے دو حصے داروں کو لکاوے اور اگر مالک مدیون تھا اس قدر کہ
 کل قیمت غلام کے دین میں جاوے تو وہ غلام اپنی کل قیمت لکاوے مسئلہ
 اگر زید نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اسی بیمار میں مر جاؤں یا کہا کہ اس سفر
 میں مر جاؤں یا کہا کہ دس برس تک مردن تو تو صریح یا کہا کہ غلام نے کوہلنے
 کے بعد تو آزاد ہے تو ایسے غلام کو میان چاہی تو بیچ ڈالے چاہی کبکو
 بیہ کر دے اور جب وہ شرط پائی جاوے تو وہ غلام آزاد ہے یا باللاستقلال
 یعنی پہلی کے مسئلہ اگر باندی اپنی میان سے اولاد جنم دے ام ولد
 ہوتی تو اس کو بیچا اور کبکو اس کا تملیک کرنا جائز نہیں مسئلہ ام ولد کو
 میان صحبت کیا کرے اور کام لیا کرے اور چاہی تو مرد و دے کر ادھی کسی کے
 پاس نوکر رکھ دے چاہی اس کو کسی سے بیہ دے مسئلہ باندی کی اگر پہلوی
 اولاد پیدا ہو اور میان اس کو اپنی اولاد نہ بناوے تو وہ اولاد میان کی نہ
 ٹھہریگی اور اگر میان اپنی اولاد بناوے تو وہ اولاد میان ہی کی ٹھہریگی
 جب دوسری بار اس کی اولاد ہو تو میان اگر چہ اپنی نہ بناوے مگر میان ہی
 کی ٹھہریگی مان اگر میان انکار کرے کہ بیہ اولاد مجھ سے نہیں ہے تو البتہ میان کی

بیچ

نہ ٹھہرنی مسئلہ بیان کے مرنے پر اُم ولد کل مال شریعہ آزاد ہو جائیگی اور
 اگر بیان دُخدار مرانودہ دین والوں کے لئے نکاحی مسئلہ اگر نصرانی کی
 اُم ولد مسلمان ہو گئی تو وہ بالکل قیمت اوس نصرانی کو کا دے مسئلہ اگر نہ
 نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سو اولاد ہوئی پہر زید نے اوس باند کو بول
 لیا تو وہ زید کی اُم ولد ہوئی مسئلہ اگر زید اور عترت و شریکوں کی ایک
 باندی ہو کہ اوس کی اولاد پیدا ہوئی اور زید نے دعویٰ کیا کہ یہ اولاد
 مجھ سے ہے تو وہ اولاد زید کی اور وہ باندی زید کی اُم ولد ٹھہری اور
 زید باندی کی اوتھی قیمت اور آدھا عترت کو دے اور اولاد کی قیمت نہ دے
 اگر زید اور عترت دونوں نے وہ اولاد ساتھی اپنی بتائی تو وہ اولاد اون
 دونوں کی ٹھہری اور باندی دونوں کی اُم ولد ہوئی اور ہر ایک پر آدھا عترت دینا
 ایسا کہ سبب اس کے کہ ایک کا دوسری پر آنا ہے کو بی کیونکہ اگر یہ بیٹا ایک
 سے میراث پادسی باپ کی اور ہر ایک اوس لشکر کی میراث پادسی بیٹی کی
 مسئلہ اگر مکاتبہ باندی کی اولاد ہوئی اور میان نے وہ اپنی بتائی اور
 اوس مکاتبہ باندی نے میان کو سچا بتایا تو وہ اولاد میان کی ٹھہری
 اور میان عترت اور اوس اولاد کی قیمت اوس باندی کو دے اور وہ باندی
 اُم ولد نہ ٹھہری اور اگر اوس باندی نے میا کو جھوٹا بتلایا تو وہ اولاد
 میان کی نہ ٹھہری کتاب الایمان یعنی مضبوط کرنا ایک جانب کا دو جانب

بیٹے
 بیٹے

خبر سے قسم سے یعنی جھوٹ اور سچ کا اور سچ کا نام جو جسکی قسم کہاں تی مسئلہ
 پہ پہلی بات پر قصد آجہوٹی قسم کہاں نیکو غوس کنہی بن سو ایسی قسم کہاں ہے
 گندہ گار ہو تا ہی مگر اور سپر کفارہ نہیں مثلاً یوں جھوٹ کہاں کہ قسم خدا کی کہ کل زید
 بیان آیا تھا حالانکہ وہ نہ آیا تھا مسئلہ اگر پہلی بات پر جھوٹی قسم کہاں ہے
 گمان پر کہ یہ سچ سے تو یہ قسم لغوی ایسی قسم کہاں ہو لاکنہ گار نہیں مثلاً یوں
 قسم کہاں ہے کہ قسم خدا کی کل زید بیان آیا تھا اور اسکو یہ گمان تھا کہ وہ آیا
 تھا حالانکہ وہ نہ آیا تھا مسئلہ اگر آئندہ بات پر قسم کہاں ہے تو یہ قسم منعقد ہو
 مثلاً یوں کہاں کہ قسم خدا کی فلا نا کام میں کرو مٹا یا قسم خدا کی میں فلا نا کام نہ کرونگا
 پھر اگر اس قسم کے برخلاف کہاں تو کفارہ دینا آویگا اگرچہ بھولے قسم
 کہاں ہے یا سبکی زبردستی کرنے سے قسم کہاں ہے یا برخلاف قسم کے کام کہاں ہو
 سے یا سبکی زبردستی سے مسئلہ اگر یوں کہاں کہ قسم اللہ کی یا رحمہ کی یا رحیمہ کی
 یا اللہ کی عزت کی یا اللہ کے جلال کی یا اللہ کی کبریا کی یا کہنا میں قسم
 کہاں ہوں یا کہنا میں طاعت کرتا ہوں یا کہنا شہد اگرچہ شہد کے ساتھ اللہ
 کے لفظ نہ کہی یا اللہ کی بقاء کی قسم یا اللہ کے عہد کی یا اللہ کو عینا کی یا کہنا
 کہ اگر ایسا کروں تو بخیر ہو یا اللہ کی نذر ہو یا کہنا کہ ایسا کرے تو بد شخص کا تو یہ قسم مٹی
 مسئلہ یا نہ کہنا کہ اللہ کو علم کی قسم یا اللہ کو غضب یا اللہ کی ناخوشی کی یا کہنا اسکی رحمت
 کی یا نبی کی یا قرآن کی یا کعبہ کی یا حق اللہ کی یا کہنا اگر میں کام کروں تو مجھے ہوا دے گا

غضب ہو یا دوسکی ناخوشی ہو یا کہا کہ اگر من بون کردن تو من زانی ہوں اور
 بون یا شراب پیو والا ہوں یا سود خوار ہوں تو یہ قسم نہ ہوئی مسئلہ قسم کے لئے
 تین چیز ضرور ہوں تبت و حجب و کہا باشد و الله تالله اور کسی ظاہر میں یہ شرط
 عربی میں نہیں بھی لانے میں مثلاً بون کہا الله لا تعلق کذا تو اسکو منعی نہیں
 کہ قسم خدا کی میں الہ کر دیکھا مسئلہ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے
 یا دس فقیر و نکو کہا نا کہلا و حی جسے طہار میں یا دس فقیر و نکو کپڑا پہنا دے یا
 جس سے اکثر بدن او نکاڑ یک جا دی پر اگر اونہیں کسی کام کا بھی مقدار نہ ہو تو تین
 روز کی گھانا مار کہی مسئلہ قسم کے نہ پہنچنے سے پہلے کفارہ نہ دے مسئلہ اگر کہی
 گناہ کا کام کرنے پر قسم کہا ہی تو وہ کام مکرری اور قسم کا کفارہ دے مسئلہ
 کافر پر قسم کا کفارہ نہیں اگر بہت مسلمان ہو اب اس سے وہ قسم نہیں مسئلہ
 اگر اپنی ملوک خیر اپنی اوپر حرام کر لی تو وہ خیر حرام نہیں ہو گئی مگر جب اس چیز
 کو اپنی اوپر مباح کیا یا ہی تو کفارہ دے مسئلہ اگر نہ لکھا کہ جو طلال میں وہ سب
 مجھ پر حرام ہیں تو اس کہی سے کہا پیو کی خیرین قسم میں آونگی مگر فتویٰ سبابت پر
 کہ کہی والے کی جبر و پرے بنت طلاق بائن پر لگی مسئلہ اگر نے قید منت
 مانے تو اسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر کسی شرط پر منت اٹھا ہی تو جب شرط
 پائی جا دی نہ دے سکا اور کرنا واجب ہے مسئلہ اگر قسم کہا ہی اور اس سے
 ظاہر ہوا انشاء اللہ تعالیٰ کہا تو وہ قسم راجحان ہو گئی

تفصیل
در بیان
مکان

باب الیمن فی الدخول و السکنی و غیر ذلک معنی مکان کو اندر جانے اور
رہنہ وغیرہ کی بات قسم کا بیان مسئلہ اگر قسم کہا تھی کہ میں کسی کو نہیں
نہ بیٹھو گا پہرہ کعبہ کے اندر یا اگر جا کے اندر یا کفیسہ کے اندر یا دہلیز یا صفہ
کے اندر یا چیمبر کے نیچے کیا تو اس قسم نہ توڑی مسئلہ اگر قسم کہا تھی کہ میں
کسی جو علی میں نہ بیٹھو گا اور دربان جو علی میں گیا تو حاث نہو گا اور اگر یوں
قسم کہا تھی تھی کہ میں اس گھر میں نہ بیٹھو گا اور جب وہ گھر دربان ہو گیا تب نیز
گیا تو حاث ہو گا پہرہ ویرانہ مکان بگلیا اور اس میں یہ گیا تو بھی حاث
ہو گا اور اگر اس گھر کو باغ یا مسجد یا حمام بنا ڈالا یا بسا گھر بنا یا کہ وہ اس
گھر کی طرح نہیں ہی پہرہ اس میں بھی گیا تو حاث نہو گا مسئلہ اگر قسم کہا تھی
کہ اس جو علی میں میں نہ بیٹھو گا پہرہ اس کی جہت پر ٹھہرا تو حاث ہو گا اور اگر
اس جو علی کے دروازہ کے طاق میں ٹھہرا تو حاث نہو گا مسئلہ اگر زید
کپڑا پہنی ہوئی ہے اور اس قسم کہا تھی کہ یہ کپڑا میں نہ پہنو گا اور اس وقت
وہ کپڑا اتارا تو حاث نہو گا اور توقف کیا تو حاث ہو گا اس طرح اگر جانور
پر سوار ہی اور قسم کہا تھی کہ میں اس پر سوار نہو گا پہرہ اس وقت اور ٹپا تو حاث
نہیں اور توقف کیا تو حاث ہی اور مکان میں موجود ہی اور قسم کہا تھی کہ میں اس
مکان میں نہو گا پہرہ اس وقت اس میں ہی نکلا تو حاث نہیں اور توقف کیا تو
حاث ہی مسئلہ اگر ایک مکان میں زید موجود ہی اور اس قسم کہا تھی کہ میں

اس گہر میں نہ آؤنگا پھر اوسمین اگرچہ توقف کیا تو حانت نہیں مان اگر اوس مکان
 سے باہر گیا اور پھر اوسمین مثیبا تو حانت ہی مسئلہ اگر حویلی یا کوٹھری
 یا محل کی بات قسم کہائی کہ میں اسین زیر ہونگا پھر یہ وہاں سے نکل گیا مگر اسکا
 اسباب اور گہر کے لوگ اوسمین ہی تو یہ حانت ہی اور اگر یہ قسم کہائی کہ
 میں اس شہر میں زیر ہونگا اور نکل آیا مگر اسباب اور گہر کے لوگ وہیں رہے تو
 حانت نہیں مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ میں یہاں سے نکلونگا اور اوسکے
 کہنے سے اور دن سے اوسکو وہیں سے اوسکا اسباب لا کر نکالا تو وہ حانت نہیں
 اگرچہ دلیل باخفی تھا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جنازہ کے سوا اور کام کو باہر نہ نکلونگا
 پھر جنازہ کو نکلا اور افسکام بھی کیا تو حانت نہیں مسئلہ اگر قسم کہائی کہ
 مکہ کی طرف سفر نہ کرونگا یا سجاونگا پھر کہ کے ارادہ پر گہر سے نکلا اور پھر لوٹ آیا
 تو حانت ہی اور اگر بولکھانہ کہ مکہ کو سجاونگا اور گہر سے کہ کے جانے کے
 ارادہ پر نکلا اور پھر لوٹ آیا تو حانت نہیں مسئلہ اگر قسم کہائی کہ فلاں ملک
 میں جاؤنگا پھر مر گیا اور وہاں گیا تو مرتے وقت حانت ہوا مسئلہ اگر
 قسم کہا کہ کہا کہ اگر استطاعت ہوگی تو کل میں فلاں ملک جاؤنگا تو اس استطاعت
 سے مراد صحت لیبجاوگی اور اگر وہ کہی کہ استطاعت میری مراد قدرت ہی
 تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا ہو کر دنیا میں قاضی نہاںکا مسئلہ اگر
 قسم کہائی کہ فلاں شخص باہر نہ نکلیگا مگر میری اجازت سے تو ہر دفعہ باہر

نہ نکلنے کے لئے اجازت چاہی اور اگر دیکھا تھا کہ باہر نکلیگا جبکہ میں اجازت نہ
 دیا کہ تاکہ میں اجازت دوں تو اب تک ہی بار کے نکلنے کو اجازت چاہی مسئلہ
 اگر خاندان نے اپنی جبر و سوجا و سوقت نکلا چاہی نہ ہی کہا کہ اگر تو نکلی تو مجھے پھر طلاق
 ہے پھر اگر وہ دسبی ہی نکلی چلی گئی تو اس پر طلاق ہو گئی اور اگر تھوڑی دیر ٹھہر
 نکلی تو طلاق نہ ہوئی اس طرح اگر کوئی زید کے غلام کو مارا چاہتا تھا سو زید نے کہا
 کہ اگر مارا تو یہ غلام آزاد ہی ہوا سو ایک ساعت ٹھہر کر مارا تو آزاد نہ ہوا مسئلہ
 اگر زید نے عمرے کہا کہ شبیہ اور سیکر پاس صبح کا کہا نا کہا عمرے کہا کہ اگر صبح کا
 کہا نا میں کہا دن تو میرا غلام آزاد ہی ہوا پھر عمرے گھر گیا اور صبح کا کہا نا دن کہا یا
 تو حاث نہیں مسئلہ اگر قسم کہا ہی کہ میں زید کے جانور پر سوار نہ ہونگا پھر زید کے
 ما دون غلام کے جانور پر سوار ہوا اور غلام پر دین سے کہ اس کی قیمت اور اگر نکلو
 مستغرق سے تو یہ حاث نہ لگا اور اگر اس پر دین عرق نہیں دیا اور اس نے زید
 ہی کے جانور خاص کی نیت کی تھی تو یہ حاث نہیں اور اگر نیت خاص جانور کی
 نہیں کی تھی تو حاث ہو گا باب الیمین فی الاکل والشرب اللبس و الکلام
 یعنی کہانے اور پینے اور کپڑا پہننے اور باتیں کرنے وغیرہ کی بابت قسم کا بیان
 مسئلہ اگر زید نے قسم کہا ہی کہ میں چوہا ری میں درخت سے نکھاؤں گا تو اسی درخت کا
 چوہا رکھا نیس حاث ہو گا مسئلہ اگر قسم کہا ہی کہ کچا خرا نکھاؤں گا پھر کچا ہوا
 کہا یا یا قسم کہا ہی کہ زرخرا نہ کہاؤں گا پھر سو کہا ہوا کہا یا یا قسم کہا ہی کہ اس کا

نسخہ لاوی
 باب
 فی الشرب و اللبس و الکلام

و زده نہ کہا و نگاہا پر او سکا دہی کہا یا تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ بن
 اس کے سونے تو نگاہا پر وہ جوان ہوا تو اس سے بولا یا قسم کہائی کہ اس جوان سے بنو تو نگاہا پر وہ
 بڑا ہوا تو اس سے بولا یا قسم کہائی کہ اس حلو ان کو نکھاؤنگا پہر جب وہ بکر بڑا ہوا تب کہا یا تو حادث نہوگا
 مسئلہ اگر قسم کہائی کہ رب دیابن نکھاؤنگا یا کما کہ رب نکھاؤنگا اور نہ سر تو ذنب کہائی
 حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ بن رب نہول نگاہا پر سر کا خوش مول لیا پسین
 طب بھی تھی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ گوشت نکھاؤنگا اور مچھلی
 کہائی تو حادث نہوگا اور سور کا یا آدمی کا گوشت کہا یا یا کسی کی کبھی یا او جھڑی
 کہائی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ چرنی نکھاؤنگا اور جانور کی پیچہ پر کی
 چرنی کہائی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر گوشت یا چرنی کے نہ کہا نیکی قسم کہائی
 تو جو تڑپ کی جتنی کہائی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین سپر کیوں
 نکھاؤنگا پہر اسکی ردئی کہائی تو حادث نہوگا اور اگر قسم کہائی کہ مین آٹا نکھاؤنگا
 اور اسکی ردئی کہائی تو حادث نہوگا اور اگر وہی آٹا پانکا تو حادث نہوگا مسئلہ
 اگر قسم کہائی کہ ردئی نکھاؤنگا تو جس ردئی کہا نیکی اور شہر والوں کی عادت ہوگی
 ویسی ردئی کہائی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ ہونا ہوا یا طبع نکھاؤنگا
 تو گوشت کہائی تو حادث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ ہونا نہوگا یا طبع نکھاؤنگا تو گوشت کہائی تو حادث نہوگا
 مسئلہ اگر قسم کہائی کہ سری نکھاؤنگا تو وہ سری جو اس شہر میں بکارتی ہی کہائی تو حادث نہوگا
 مسئلہ اگر قسم کہائی کہ میوہ نکھاؤنگا تو سب اور خربزہ اور کشش کہائی تو حادث نہوگا

اور اتار اور چوہار سے اور لکڑی اور کبیرے کہانے سے نہیں مسئلہ اگر
 قسم کھائی کہ سالن نہ کہاؤنگا تو اس خبر کے کہانے سے جو رولی کے ساتھ کہا یا
 کرتے ہیں حاث ہو گا جبے سر کا اور نمک اور زیت مگر گوشت اور اناج اور پیسہ
 سالن نہیں ہے مسئلہ صبح سے ظہر تک کہانیکو غدا اور ظہر سے آدھی رات
 تک کہانیکو عشاء اور آدھی رات سے صبح تک کہانیکو سحر کہتے ہیں مسئلہ
 اگر قسم کھائی کہ میں کھایا یا پیو میرا غلام آزاد ہو تو کوئی پوشاک پہن کر کسی بیٹے
 کہانا کھا دے یا کچھ پیئے تو غلام آزاد ہو جاوے اور اگر وہ کہی غلامی پوشاک یا فلانا
 کہانا یا فلانی چیز یا میرا مطلب قسم میں تھا تو اسکا کہنا معتبر نہیں اور اگر یون قسم کھائی
 تھی کہ اگر میں ست کڑا پہنا یا کہانا کھایا یا پہنے کی چیز لی تو میرا غلام آزاد ہو جائے
 اگر کہ میری مراد اسی معین پوشاک اور معین کہانا اور فلانی قسم کا پینا تھا تو اسے غدا
 کے نزدیک وہ سہا سہی مگر فاضی اسکا اعتبار نہ کرے مسئلہ اگر کہانے میں گنگا سہ پانی
 نہ ہو گا تو وہ چلو سہ گنگا سہ پانی ہو تو حاث ہو ادھر چہر نہیں اور اگر یون قسم
 کھائی تھی کہ گنگا کا پانی نہ پونگا تو کسی بیٹے یا کسی بیٹن میں اسکا پانی ہو تو حاث ہو
 مسئلہ اگر یون قسم کھائی کہ اس کوڑہ کا پانی اگر میں آج نہ پون تو میرا غلام آزاد
 ہے اور اس کوڑہ میں پانی نہ تھا یا تھا اور ہو ڈالا یا اسے آجکی قبضہ لگائی تھی
 اور کوڑہ میں پانی نہ تھا تو یہ حاث نہ ہو گا اور اگر آجکی قبضہ لگائی تھی اور پانی بھی
 تھا مگر ہو ڈالا تو یہ حاث ہو گا مسئلہ اگر قسم کھائی کہ میں ست ماہ پر حڑہ جاؤنگا

یا یہ کہ میں اس خبر کو سنا کر دنگا تو اس وقت حاث ہو گیا مسئلہ اگر زید نے
 قسم کھائی کہ میں عمر سے نبولونگا پہراؤ سکونگار اور وہ سونا خاصا او سکونگار
 تو حاث ہوا یا قسم کھائی کہ میں عمر سے نبولونگا اگر اسکی اجازت سی ہر عمر و نے
 اجازت دی گریز بد کو معلوم نہوتی اور زید نے عمر سے بات کہی تو زید حاث ہوا
 مسئلہ اگر قسم کھائی کہ میں غلام سے مہینا بہر تک نبولونگا تو جس وقت قسم
 کھائی اس وقت سی مہینا شمار کریں مسئلہ اگر زید نے قسم کھائی کہ میں
 بات نہ کر دنگا تو قرآن بالتسمیہ پڑھنے سے حاث نہوگا مسئلہ اگر قسم کھائی کہ
 جس دن میں عمر سے بات کروں اس دن میرا غلام آزاد سے تورات اور دن
 اوسین سب آگے اور اگر وہ کہو کہ میری مراد دن ہی ہو تو وہ سبچا مسئلہ اگر
 قسم کھائی کہ جو میں رات کو غلام سے بات کروں تو غلام میرا آزاد ہو تورات سی کو
 اس بات کر میں آزاد ہوگا مسئلہ اگر قسم کھائی کہ جو میں زید سی بات کروں تو
 کہ بکر سفر سی آجاو سی یا بونجھا کہ گر کہ بکر اجازت دی یا تاکہ بکر اجازت دی تو میرا
 غلام آزاد ہو ہیروزید سی بات کر سی کر کے آنے سے یا اجازت سے پہلے تو حاث
 ہوا اگر بعد بکر کے آنے یا اجازت کی یا نکر سی تو حاث نہوا اور اگر بکر مر گیا تو قسم
 ہی جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے قسم کھائی کہ میں عمر کا کھانا کھاؤں یا عمر و
 کی جلی میں سیاہو تگایا اس کا کپڑا نہ پہنو تگایا اس کے جانور پر سوار نہو تگایا
 یا اس کے غلام سے بات نہ کر تگایا اگر یہ سب اشارہ کر کے کہا چیز کی طرف اسیہ

چیزیں عمر کی ملک سے جاتی ہیں تب زید نے وہ کہا نا کہا یا اور اس حویلی میں گیا
 اور وہ کپڑا پہنا اور اس جانور پر چڑھا اور اس غلام سے باتیں کر بن تو
 حاث نہوا اور اگر اشارہ کیا تھا اور عمر کی ملک سے جب یہ چیزیں جاتی ہیں
 تب یہ شرط موجود ہوئی تو حاث نہوگا اور اگر عمر کی ملک میں یہ چیزیں بعد
 کے قسم کے آئیں اور اشارہ کیا تھا اور شرط پائی گئی تو زید حاث نہیں اور
 اگر اشارہ کیا تھا تو حاث سے مسئلہ اگر اشارہ کر کے قسم کہا ہی کہ میں
 زید کے اس دوست سے بازید کی اس عورت سے بات نہ کر دنگا پہر جب دست
 سے اور نکاح عورت سے جاتا رہا تب بات کی تو حاث ہوگا اور اگر اشارہ کیا تھا
 تو حاث نہوگا اور زید نے بعد اسکے قسم کے نکاح کیا اور اس اشارہ کیا تھا
 اور اس عورت سے بات کی تو حاث ہوگا مسئلہ اگر زید نے کہا کہ میں اس
 چادر والی سے بات نہ کر دنگا پہر اس خبر وہ جادہ بیچہ الی اور زید نے اس سے
 بات کی تو حاث ہوگا مسئلہ زان اور مین کا مطلب مجھ میں مسئلہ اگر ہر
 اور الاذہ کا مطلب رسمی عمر مسئلہ دہر کا بھل سے مسئلہ الا یام دس اور
 ایام کثیرہ دس روز اور الشہور دس مہینے اور السنون دس برس اور
 ایام تین دن اور الشہور تین مہینے اور السنون برس باب الیمین فی الطلاق
 والاعناق یعنی طلاق اور اعناق کی بات قسم کہا نکاح بیان مسئلہ اگر اپنی
 جود سے کہا کہ اگر تو نہ منے تو تجھ کو طلاق ہے پہر اگر وہ مرا ہوا بچا جسے تو

باب الیمین فی الطلاق
 والاعناق

طلاق ہو گئی اور اگر باندھی ہو کہ اس کا اگر توجہ نہ ہو جیسا ہوا آزاد ہو گا مسلمہ
 اگر زید نے کہا کہ پہلے جو غلام کہ میری ملک ہو سو وہ آزاد ہی ہو رہا ایک غلام کا
 مالک ہوا تو وہ غلام آزاد ہو گیا اور اگر پہلے وہ دو غلاموں کا مالک ہوا پھر اور
 کا تو کوئی بھی اور نہیں کسی آزاد نہ ہوا اور اگر یوں لکھا تھا کہ پہلے جس ایک غلام
 کا میں مالک ہوں سو آزاد ہی تو یہ نہ کہ آزاد ہو گیا مسلمہ اگر یوں لکھا کہ اخیر
 غلام جس کا میں مالک ہوں تو وہ آزاد ہی ہو پھر ایک غلام کا مالک ہوا پھر اور ایک کا
 مالک ہوا اور مالک مر گیا تو یہ پہلا غلام جب کسی اور کی ملک میں آیا تھا تب سے
 آزاد ہی مسلمہ اگر یوں لکھا کہ جو غلام مجھ کو غلامی بات کی خوشخبری سننا ہو وہ آزاد ہی
 ہو اور جسکے میں غلاموں نے اس کو اس بات کی خوشخبری سنائی اگر آگے بھیجے
 سنائی تو پہلا آزاد ہی اور اگر سنا بھی سنائی تو تینوں غلام آزاد ہیں مسلمہ
 اگر زید نے کفارہ ادا ہو نیکی نیت پر اپنی باپ کے غلام کو مول لیا تو کفارہ
 ادا ہو گیا اور اگر ایسی غلام کو مول لیا جسکی قسم کہانی تھی کہ اگر میں مجھ کو مول
 لوں تو تو آزاد ہی تو کفارہ ادا نہ ہو مسلمہ اگر زید کی باندھی عمر کے نکاح میں
 ہے اور اولاد جنی اور عمر نے اس سے کہا کہ اگر میں مجھ کو مول لیں تو تو آزاد
 ہے میری قسم کے کفارہ میں پھر مول لیا تو آزاد ہو گئی مگر کفارہ ادا ہوا
 اور یوں قسم کہانی کہ اگر میں باندھی کو سہیلی کر دوں تو وہ آزاد ہی اور ایک
 باندھی اسکی سہیلی کیا تو وہ آزاد ہو گئی اور اگر سو گند کے بعد باندھی

مال لیکر پہننے کی تودہ آزاد ہوگی مسئلہ اگر قسم کھائی کہ بتی میری غلام ہیں
 سب آزاد ہیں تو سب غلام اور ام ولد اور مدبر آزاد ہو گئے مگر کتاب نہیں
 آزاد ہوئے مسئلہ اگر زید کی مین جو وہیں اور اوسنی کہا اسکو طلاق ہو
 یا اسکو اور اسکو تو پہلی کو طلاق ہوئی اور پہلی دو نو مین زید جسکو معین کرے
 اسکو اور بھی حکم ہے آزاد ہونے میں اور اقرار بہم میں باب الیمین فی البیع
 والشرایع التزوج والصوم والصلوة یعنی بیع اور شرائع نکاح اور
 روزہ اور نماز کے باب میں قسم کا بیان مسئلہ اگر قسم کھائی کہ میں نہ
 بیچو نکھانا نہ مول لو نکھایا اجارہ نہ لو نکھایا مال کے بے صلح کرو نکھایا اور یا بانٹ
 کرو نکھایا جھگڑا کرو نکھایا اولاد کو نماز نکھایا ہر اگر خود بھجے کام کئی تو عانت ہوگا
 اور اگر اسکو دکیل نے بھجے کام اسکو کہنوی کئی تو عانت نہیں مسئلہ اگر قسم
 کھائی کہ نکاح نہ کروں گا یا طلاق نہ کروں گا یا خلع نہ کروں گا یا ازاد نہ کروں گا یا مکتوب
 نہ کروں گا یا عہد اخون نہ کروں گا یا ہبہ نہ کروں گا یا صدقہ نہ کروں گا یا فرض نہ کروں گا
 یا فرض لبو نکھایا غلام کو نماز نکھایا ذبیح نہ کروں گا یا مکان نہ بناؤں گا یا نہ سیو نکھایا
 یا کسیکے پاس دہر نہ ہر نہ کہو نکھایا کسیکی دہر نہ ہر نہ پاس نہ کہو نکھایا غاریت نہ کروں
 یا غاریت نہ لبو نکھایا دین ادا نہ کروں گا یا دین نہ لیو نکھایا کپڑا نہ پہنو نکھایا بو جھ
 نہ لادو نکھایا ہر بھجے کام خود اوسنی کئی یا اسکو کہنوی کسی نے کئی تو عانت ہوگا
 مسئلہ اگر مسرور زبیر سے کہا کہ اگر میں بیچوں یا تیرے لئی بھجے کپڑا خریدوں

باب الیمین فی البیع
 والشرایع التزوج
 والصوم والصلوة

با جادہ تیری لئے دون باتیرے لئی رنگون یا تیری لئی سون یا مکان تیری لئی
 بناؤن تو میرا غلام آزاد ہی بہر بہہ کام زید کے کہنویں اوسکی لئی کوئی تو حاث
 ہو گا وہ کہہ ۱۱ اور زمین اوسکی ملک ہو یا نہ ہو اور اگر بونگھا تھا کہ اگر میں کپڑا تیری
 لئے بیچوں بہرہ کپڑا بچا اوسکی اجازت سے یا نہ اجازت اوسکی دانست میں یا
 نہ دانست اوسکی تو حاث ہو گا اور مول لینے اور اجارے اور رنگنے اور سونے
 اور مکان بنانیکا بھی اس صورت میں بھی حکم ہے اور اگر وہ کپڑا اوسکی ملک نہیں
 ہے تو حاث نہ ہو گا اور کہا کہ جو میں تیری لئے کہہ میں بیچوں یا کہا کہ تیری لئے
 لڑکے کو ماروں یا کہا کہ میں تیرے لئی کھانا کھاؤں یا کہا کہ اگر میں تیری لئے
 بانی ہوں اور بہہ چیزیں ملوک مخلوف علیہ کی تھیں اور عمر نے یہ تصرفات کسہیں
 کئے تو حاث ہو گا اوسکی حکم سے کیا یا نہ حکم اوسکے اور اگر میں کھاؤں تیرے
 لئے کھانا کھا یا بونگھا کہ اگر میں کھاؤں تیرے لئی کھانا دو تو حکم برابر ہی
 اور اس کہنویں کہ اگر میں بیچوں تیری لئی کپڑا بہہ نیت تھی کہ اگر میں بیچوں کپڑا تیری
 لئے تو وہ سچا نہ ہو گا اور نہ میں جو اوسپر تحقیق نہ ہو مسئلہ اگر کہا کہ جو میں
 اس غلام کو بیچوں یا کہا کہ مول لون تو بہہ آزاد ہی پہر اختیار کی شرط پر بچا
 تو حاث ہوا یعنی وہ غلام آزاد ہے اور اگر بیع فاسد یا بیع موقوف کے
 طور پر بچا یا مول لیا تو بھی آزاد ہے اور بیع باطل کے طور پر بچا یا مول لیا
 تو آزاد نہیں مسئلہ زید نے کہا کہ اگر میں اس غلام کو نہ بیچوں تو بہہ

تو آزاد ہی پہرہ اسکو آزاد کر دیا یا مدبر کیا تو عانت ہو مسئلہ اگر ہندو مجبور
 نے خاوند سے کہا کہ تو نے میری اد پر اور جورو کی تو خاوند نے کہا کہ جو
 میری جورو ہی اس پر طلاق سے تو یہ ہندو جورو پر بھی طلاق ہو گئی مسئلہ
 اگر کہا کہ میرے ذمہ سے چلنا بیت اللہ کیلئے یا کعبہ کیلئے تو بیدل جاکر
 حج کرے یا عمرہ کرے پہرہ اگر سوار ہوا تو دمان قربانی دیوے اور اگر یونکھا
 کہ میسرے ذمہ سے سفر کرنا یا جانا بیت اللہ کیلئے یا کعبہ کو تو چاہی سوار ہو
 چاہے بیدل جاسی اور بھی حکم ہے اور صورتیں کہ کہا میری ذمہ پر ہی چلنا حرم
 کیلئے یا صفا اور مردہ کیلئے مسئلہ اگر قسم کہا ہے کہ جو سال میں حج کرے
 تو میرا غلام آزاد ہے پہرہ اسنی کہا کہ میں نے حج کیا اور دو مردوں کو اسی
 دسی کہ اسنی کو بن قربانی کی تھی تو اسکا غلام آزاد ہوا مسئلہ اگر قسم
 کہا ہے کہ میں روزی نہ کروں گا تو اگر ایک ساعت بھی روزی کی نیت پر اپنی آپ کو
 کہانے پینے سے روک رکھا تو عانت ہوا اور اگر یونکھا کہ میں ایک روزہ
 نہ کروں گا یا ایک دن روزہ نہ کروں گا تو اگر پورا دن بہر روزہ رہی تو عانت نہیں ہو
 نہیں مسئلہ اگر قسم کہا ہے کہ میں نماز نہ پڑھوں گا تو ایک بھی پڑھنے سے عانت
 ہو جائیگا اور اگر یونکھا تھا کہ ایک نماز نہ پڑھوں گا تو دو رکعت پڑھنے سے عانت
 ہوگا مسئلہ اگر عورت سی کہا کہ جو میں نیرا کانا بیٹوں نو دہ یہ ہی اور ولی
 سول لی اور اسنی کانا اور اسنی بیٹا نو دہ یہ ہی مسئلہ اگر قسم کہا ہے

کہ زبور نہ پہنچا اور سونے کی انگوٹھی یا موتی کا یا رہنا تو عانت ہی اور اگر
چاندی کی انگوٹھی پہنی تو عانت نہیں مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ زمین پر نہ بیٹھو
پہر بچھونے پر یا بورے پر بیٹھا تو عانت نہیں اگر قسم کہاں ہی کہ اس بچھونے
پر نہ سوؤ گلا پہر اوپر اور بچھونا بچھا یا اوپر سو یا تو عانت نہیں مسئلہ اگر
قسم کہاں ہی کہ اس تخت پر نہ بیٹھو گلا پہر اس تخت پر اور تخت بچھا یا اوپر بیٹھا
تو عانت نہیں اور اگر اسی تخت پر بچھونا بچھا لیا یا بور یا ڈال لیا اوپر بیٹھا
تو عانت ہے مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ اس بچھونے پر نہ سوؤ گلا پہر اس
بچھونے پر پٹنگ پوش ڈال لیا اور سو یا تو عانت ہو گا باب الیمین فی القصر
والقفل وغیر ذلک یعنی مارنے یا مار ڈالنے وغیرہ کے مقدمہ میں قسم
کہا نیک بیان مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ اگر میں تجھ کو ماروں یا تجھ کو
کپڑا پہناؤں یا تجھ سے سی بولوں یا تیری باس آؤں تو یہ سب عمر کی زندگی تک
کو ہی اور اگر کہا کہ میں تجھ کو نہلاؤں یا ادٹھاؤں یا چھوؤں تو یہ عمر کے مرنے
کے بعد بھی اگر کیا تو عانت ہو گا مسئلہ اگر زید نے قسم کہاں ہی کہ میں
اپنی جود کو نہ مار دوں گلا پہر اس کو بال کپڑ کر کہیں یا گلا گھونٹا یا کاٹ کہا یا تو عانت
ہو ا مسئلہ اگر زید نے قسم کہاں ہی کہ جو میں عمر کو نہ مار ڈالوں تو میرا غلام
آزاد ہی اور عمر مر چکا ہی سو اگر زید نے اسکا مرنا جانکر یہ قسم کہاں ہی تو عانت
ہو انہیں تو نہیں مسئلہ مدت قریب سی مراد ایک مہینے سے کم ہی اور کبید

باب الیمین فی القصر
والقفل وغیر ذلک

مراد ایک مہینا اور اس سے زیادہ مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ میں آج غلامی کا
 دین ادا کرونگا اور زبوت یا نہر جہ یا ستمہ دام ادا کروں تو قسم پوری ہوگی
 اور اگر رانگا یا ستمہ ادا کیا تو قسم نہ بنا ہی مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ آج میں
 دین ادا کرونگا پھر دین کے ساتھ اس دین کے بدلے اس دین سبب سے بچا
 اور دین نے قبضہ کر لیا تو حاث نہ ہوا اور اگر دین نے وہ دین دیوں کو
 بخشہ یا تو حاث ہو گیا مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ میں اپنا دین ایک درم دوسرے
 درم کے نہ لوں گا پھر کچھ اس میں سے لیا تو حاث نہیں ہاں جب بالکل دین متفق
 لے لے تب حاث ہو گا اگر تقریبی ضروری واقع ہو گئی تو مضاعفہ نہیں مسئلہ
 اگر قسم کہاں ہی کہ میرے روپے ہوں گے سو روپے یا غیر سو روپے کے یا
 سو سو روپے کے تو میرا غلام حرم ہے پھر اگر وہ سو روپے یا اس سے کم کا
 مالک ہو تو حاث نہیں مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ میں فلاں کام نہ کروں گا تو ہمیشہ کو
 نہ کروں گا اور اگر کہا کہ کروں گا تو ایک ہی مرتبہ کرنے سے قسم اور لگتی مسئلہ اگر حاکم
 نے دگندہ دلائی کہ مرید کار کا حال اوسکو بتا کر دے تو اس حاکم کی حکومت تک
 کو بھیجے قسم ہوئی مسئلہ اگر خریدنے والی کی قسم کہاں ہی پھر بیڈالی تو قسم پوری
 ہو گئی اگرچہ سو سو روپے یا اس چیز کو نہ لے بخلاف بیع کے کہ اس میں شری
 جب تک قبضہ نہ کرے تب تک قسم نہ اور لگتی مسئلہ اگر قسم کہاں ہی کہ رجبان
 نہ سونگوں گا پھر گلاب کا پھول یا چنبیلی کا یا بنفسہ سونگیا تو حاث نہیں مسئلہ

اگر قسم کھائی کہ بھول نہ سونگہو نچا تو گلاب کا پھول نہ سونگہو مسئلہ اگر قسم کھائی
 کہ نکاح نہ کر دینگا پھر اور کسی نفی نے اسے نکاح کر دیا اور اسے زانی اجازت
 دی تو حائض ہوا اور اگر اشارہ سے اجازت دی تو حائض نہیں مسئلہ اگر قسم
 کھائی کہ زید کی حویلی میں نہ جائے نچا تو حویلی زید کی ملک یا زید کے اجارے میں ہو
 اور سین نہ جائے مسئلہ اگر قسم کھائی کہ مبرج یا س بال نہیں اور اسکا مال
 کسی مجلس پر یا تو نگر پر فرض ہو تو وہ حائض نہیں کتاب الحدود یعنی
 بڑی گناہوں کی دنیا میں سزاؤں کا بیان جو معین ہیں مسئلہ جو سزا معین ہو
 گنہگار پر اللہ تعالیٰ کو اسکو حد کہتی ہیں مسئلہ جو فرج اپنی ملک میں
 یا مشاہیر کی نہوا دسکی اندر عضو ناسل ڈالنے کو زنا کہتے ہیں مسئلہ جب چار
 یون گواہی دیں کہ زنا کیا تب زنا ثابت ہو اور اگر یون گواہی دینگے کہ صحبت کی
 یا جماع کیا تو نہیں ثابت ہوا پھر ان چاروں کو اہوکسی حاکم پوچھے کہ زنا کیا ہوتا ہے
 اور کیسے کیا اور کہاں کیا اور کب کیا اور کس عورت کے ساتھ کیا پھر اگر ان
 کو اہوکسی بیہوش کیا اور کہا کہ ہم نے اسکو دیکھا تھا کہ اسنے اسکو ایسا گھسیڑا تھا
 جیسے سرمدانی میں سلامی اور ان کو اہوکسا حال دریافت کرے حاکم ظاہر و خفیہ
 جیسے گواہ عادل شہر بن تب حاکم مقدمہ میں زنا کا حکم کر دے یا یون ہو کہ وہ
 زنا کرے اور چار مرتبہ چار جلسوں میں حاکم کے سامنے زنا کرے نچا تو ارکری اور مرتبہ
 حاکم اسکو پھیرے اور اس سے بھی پوچھے کہ زنا کسکو کہتی ہیں اور تو کیوں کر کیا

کتاب حدود

اور کہاں کیا اور کب کیا اور کس عورت سے کیا پر جب بیان کر دیتا ہے
 ثابت ہوا اور قاضی اور جسٹس جاری کر ہی پہر اگر وہ اپنا اقرار سے پہر گیا بد جا
 ہونے سے پہلے یا بعد جاری ہو نیکی در میان میں تو چوٹ جا بیگا اور
 اوس سے کچھ فراغت نہو گی مسئلہ زنا کا اقرار کر نیوالے کو یوں سکھانا
 کہ شاید تو نے اوسکو بوسہ ہی دیا تھا یا تو نے اوس سے مساس کیا تھا یا تو
 حلال جانکر اوس سے یوں صحبت کی مستحب ہی مسئلہ اگر زنا کر نیوالا محسن ہے یعنی
 ایسا ہے کہ اوس نے اپنی نکاحی کے ساتھ بھی صحبت کے لئے تو
 اوسکو زنا کی سزا میں سنسار کرین یعنی نہروں سے مارین کھلو مکا نہیں کھرا کر کے
 اس قدر کہ وہ مر جا دیں مرد ہو خواہ عورت ہو اور پہلے گواہ مارنا شروع کریں
 پہر اگر گواہ مارے تو سختار کریں تو عدل سے پیروی جاتی رہی اور اگر گواہ مارین
 تو گواہ ہونے کے بعد حاکم ماری پہر اور لوگ مارین اور اگر گواہ نہ ہوں وہ زانی خود
 مقرر ہو تو پہلے حاکم ماری پہر اور لوگ مارین مسئلہ اگر زنا کر نیوالا محسن نہیں
 یعنی مجر دی کہ اوس نے اپنی نکاح کے ساتھ کبھی صحبت نہیں کی ہی اور ضرر ہو گیا تو
 کوڑی مارینے اور اگر غلام ہو تو چاس کوڑی اور کوڑی میں ہر سے پہنچتی اور گواہ
 نہ ہو اور بہت زور سے اور بہت آہستہ مارین اور سپریم حد جاری ہو اور وقت
 اوسکو کپڑے اذکار کے اوس کے بدن پر متفرق کوڑی مارین تاں سپر اور نہ پر
 اور شرمگاہ پر مارین اور مرد کی حد و نہیں کھرا کر کے کوڑی مارین اور ٹامین

نہیں اور عورت کو نکاح کرین گریان پوسٹین اور دمی کا لباس جو وہ پہنی ہو تو
 وہ لباس اوتار لین اور اسکو ٹھلا کر اسکو کوڑھی مارین اور اگر سنگسار کرین
 تو عورت کو کرھے میں ٹھلا کر سنگسار کرین اور مرد کو کرھی میں نہ ٹھلا دین مسئلہ
 بلا اجازت بادشاہ کے بیان اپنی ظلم پر مد جاری نہ کرھی مسئلہ سنگسار نہ کر
 مقدمہ میں محض اسکو کہتی ہیں جو صرعاقل بالغ مسلمان ہو کہ اسکو مجھ نکاح
 کر کے صحبت کی ہو البسی ہی جو رو کے ساتھ مسئلہ یون کرین کہ کوڑھی بھی
 مارین اور سنگسار بھی کرین اور یون بھی کرین کہ کوڑھی بھی ماریں اور جلاوطن
 بھی کرین مسئلہ اگر حاکم مناسب جانے اور کچھ بدت تک زانی کو شہر سے نکال دے
 تو درست ہو مسئلہ بیمار کو سنگسار نو کرینگے اگر جب تک کہ تندرست نہ ہو سکے
 تب تک اسکو کوڑھی مارینگے اور حاملہ عورت جب تک نہ جنبت تک اسپر جاری
 نہ کرینگے اور کوڑھی نہ ماراؤ سکون ہو جب نفاس نہ ہو بلکہ لوطی لہڑی
 یو جب الحداؤ لا یعنی کس صحبت سے مدد واجب ہوئی اور کس سے نہیں
 مسئلہ جب صحبت کا محل مشتبہ ہو تو مد نہیں آتی ہے اگر چه صحبت کرنا ہلا
 حرام ہو نیکالان رکھنا ہو جیسی اپنی بیٹی کی باندھی صحبت کی یا پوتے کی
 باندھی صحبت کی یا جو رو کو اشارہ کنایہ سے طلاق دمی تھی اور وہ عدت
 میں تھی اس حالت میں اس صحبت کی تو مد جاری نہیں ہوگی اور جلاوطن
 پیدا ہو وہ اس زانی کی کہلائی مسئلہ اگر فعل میں شبہ ہو اور زانی نے

باب العیسیٰ
 فی
 البیاض

جاناکہ یہ مجھکو حلال ہے جیسے نین طلاقون کی عدت والی عورت اور اپنی باپ
 کی باندھی یا اپنی جورو کی باندھی یا اپنی میان کی باندھی کے ساتھ زنا کیا تو حد
 نہیں مگر اولاد جو ہو وہ اوس زانیکی نکہلا سکی مسئلہ اگر اپنی بھائی یا چچا کی
 باندھی کے ساتھ صحبت کی تو حد اوسپر جاری ہوگی اگرچہ حلال جانکر کی ہو مسئلہ
 اگر زید نے ایک عورت کو اپنے بچہوں پر پایا اور اوس سے صحبت کی تو حد
 آدگی اگر زید کا نکاح زبیدہ سے ہوا اور عورتون نے ہندہ زید کے پاس
 پونچھا جی اور کہا بھی تیری جورو ہی سو زید نے اوس ہندہ سے صحبت کی تو حد
 نہیں مگر مہر دنیا آدگی مسئلہ اگر اپنی محرم عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی یا
 اجنبی عورت سے معین مقام کے سوا اور جگہ سے کام کمالا یا کسی کے ساتھ طوط
 کی یا کسی جانور کے ساتھ حرکت کی یا دارالمغرب میں یا باغیچہ کے ملک میں زنا کیا
 تو حد نہیں آدگی مسئلہ اگر کافر امان مانگ کر مسلمان کے ملک میں آیا اور
 ذمہ عورت سے اوس زنا کیا تو اوس کا فرہ حد نہیں مسئلہ اگر نابالغ لڑکی
 نے یا دیوانے نے اچھی عورت سے زنا کیا تو حد نہیں مسئلہ اور اگر عاقل
 بالغ نے نابالغ یا دیوانی عورت سے زنا کیا تو اوس پر حد ہی مسئلہ اگر اجرت
 دیکر زنا کیا تو حد نہیں مسئلہ جسکو ساتھ زبردستی زنا کیا اوس پر حد نہیں مسئلہ
 اگر زید نے اقرار کیا کہ میں نے ہندہ کے ساتھ زنا کیا اور ہندہ نے کہا کہ
 میں نے ساتھ زنا نہیں کیا یا ہندہ نے اقرار کیا کہ مجھ سے زید نے زنا کیا اور زید

کہتا ہوں کہ میں نے زنا نہیں کیا تو حد نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کی باندہی
 سے زنا کیا اور اس باندہی کو مار ڈالا تو زید پر زنا کی حد اور باندہی کی
 قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر بادشاہ نے خون کیا یا کسی کا مال لیا تو بادشاہ
 کو کرا جاؤ گے اور اگر اب کام کیا کہ حد واجب ہو تو اس سے مواخذہ کریں
 باب الشہادۃ علی الزنا والرجوع عنہا یعنی زنا کے مقدمہ میں گواہوں
 کی گواہی دینی اور پھر جانکا بیان مسئلہ اگر چوری باز نا با شراب پیو کے
 مقدمہ میں زید پر گواہوں نے بہت روزوں کے بعد گواہی دی تو زید
 پر حد نہیں آویگی اگر چوری کے مقدمہ میں مال البتہ دینا آویگا مسئلہ اگر زید
 کے مقدمہ میں بہت روزوں کے بعد گواہوں نے گواہی دی تھی تو بھی حد
 جاری کیجاؤ گی مسئلہ اگر گواہوں نے زید پر زنا کرنا ثابت کر دیا ہند کے
 ساتھ اور ہندہ غائب ہی تو زید پر حد آویگی اور اگر گواہوں نے زید پر عمر کی
 چوری ثابت کی اور عمر غائب ہی تو زید پر حد نہیں آویگی مسئلہ اگر زید نے
 اقرار کیا کہ میں نے اکبورت سسر زنا کیا کہ میں اسکو سچا نہ نہیں ہوں تو زید
 پر حد آویگی اور اگر گواہوں نے بون گواہی دی کہ زید نے اکبورت سسر زنا
 کیا کہ اسکو ہم نہیں سچا سمجھتے تو زید پر حد نہیں مسئلہ اگر دو گواہوں نے
 گواہی دی کہ زید نے ہندہ سے زبردستی زنا کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی
 کہ ہندہ راضی تھی تو حد نہیں مسئلہ اگر دو گواہوں نے کہا کہ فلا نے روز

باب زنا و رجوع
 و مواخذہ

غلام نے وقت زید نے غلامی عورت سے فلا نے شہر میں زنا کیا اور دو گواہوں
 نے اور شہر کی بابت گواہی دی تو حد نہیں مسلمہ اگر چار گواہوں کو اپنی ہی
 کہ زید نے ہندہ کے ساتھ فلا نے دن غلام نے وقت فلا نے محلہ میں زنا کیا
 اور چار گواہوں نے اسے دین اور سو قتل کی بابت گواہی دی کہ دوسرے
 محلہ میں ہندہ کے ساتھ زنا کرنے کی تو حد نہیں مسلمہ اگر فرعی چار گواہوں
 نے گواہی ناکہ دی تو حد نہیں اور فرعی گواہوں کی گواہی کے بعد اگر چاروں
 اصلی گواہ بھی گواہی دین تو بھی حد نہیں مسلمہ اگر چار گواہ اندھے یا
 محدود القذف یا تین گواہ زنا کی گواہی دین تو گواہوں پر بہتان کی حد جاری
 کیجاوے اور جس پر گواہی دین اس پر نہیں مسلمہ اگر چار گواہوں نے زنا کر نیکی
 زید پر گواہی دی اور زید پر زنا کی حد جاری کی گئی ہے معلوم ہوا کہ ایک گواہ نہیں
 کا غلام تھا یا محدود تھا تو ان گواہوں پر بہتان کی حد کیجاوے اور محدود کے
 زخموں کا تاوان کسی پر نہیں اور اگر اس کو گواہوں کی گواہی دے پر یکو سنگسار
 کیا تو اس کا خون بجا بیت المال سے دیا جاوے گا مسلمہ اگر چار گواہوں کی گواہی
 پر زید کو سنگسار کیا ہے ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو اس گواہ پر بہتان
 کی حد جاری کیجاوے اور جو غلامی دیت اس پر تاوان پڑے اور اگر زید کے
 سنگسار ہونے سے پہلے ایک گواہ پھر گیا تو چاروں گواہوں پر بہتان کی حد جاری
 کیجاوے اور زید کو سنگسار کریں مسلمہ اگر پانچ گواہوں نے زنا کی گواہی

دی اور زانی کو سنگسار کیا پہرا ایک گواہ اپنی گواہی سے بھر گیا تو اس گواہ
 پر کچھ تہنیں اور اگر ایک گواہ اور اپنی گواہی سے بھر گیا تو ان دو نوچے سے
 گواہوں پر حد پتھان کی اور جو تھانی خون بھا آویس مسئلہ اگر زکیہ اور سنگسار
 ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام ہیں تو خون بہا زکیہ کر نیوالے پر دیا
 مسئلہ اگر چار گواہوں نے زید پر زانی کی گواہی دی تو قاضی نے عمر کو
 حکم دیا کہ زید کو سنگسار کر سو عمر نے زید کو قتل کیا پہر معلوم ہوا کہ گواہ غلام
 ہیں تو عمر پر خون بھا آویگا اور اگر عمر نے سنگسار کیا تھا تو خون بہا زید کا
 بیت المال سے دلایا جائیگا مسئلہ اگر زنا کے مقدمہ میں گواہوں نے کہا
 کہ ہمیں قصدا دیکھا تھا تو بھی اوکلی گواہی سنی جائیگی مسئلہ اگر زنا کرنا کو محض
 ہونے سے منکر ہوا اور اس کو محض ہونے پر اکبر داد و دودھوں نے گواہی
 دی یا اس کی جبر و کے ادیس و اولاد پیدا ہوئی تو اس زنا کر نیوالیکو سنگسار
 کرینگے **باب الشرب** یعنی شراب پینے والی کی سزا کا بیان مسئلہ اگر
 زید نے شراب پی سو کڑا گیا اور اس کی سنہ میں شراب کی بوسہ جو تھی یا نشہ
 کی حالت میں کڑا گیا اگرچہ وہ نشہ ہمیدہ تمر کا ہوا اور دو مردوں نے گواہی دی
 یا زید نے خود اقرار کیا اکبر تہ اور معلوم ہوا کہ اسی اپنی اختیار سہی تو زید
 پر حد جاری کیجا دی جب ہوش میں آوی اور اگر بو کے جانے رہنے کے بعد یہ
 نے شراب پینے کا اقرار کیا یا گواہوں نے گواہی دی تو اس پر حد جاری کرین

جب شرب

مسئلہ اگر زید کے منہ میں شراب کی بو آتی تھی اور کڑا گیا اور مٹا نہ سکی
 مکان و مکان سے دور تھا سو راستہ میں بو جاتی رہی تو بھی حد جاری کیجاوے گی
 مسئلہ اگر ایک شخص کے منہ میں شراب کی بو آئی یا او سنو شراب قی کی یا او سنو
 شراب پیو کا اقرار کیا اور پھر پھر گیا یا ایسے سستے جسکی عقل جاتی رہی ہے
 شراب پیو کا اقرار کیا تو حد نہیں آوے گی مسئلہ نشہ میں آجا بیوا اور شراب
 پینے والے کو اگر ہر ایک بوند شراب پی اٹھی کوڑی حد مقرر ہیں اور غلام کے
 چالیس کوڑی مسئلہ شراب کی حد میں کوڑی متفرق کر کے بد نہر یا ریجاوے
 جیسے ناک کی حد میں باب القذف یعنی ہٹانے کی نہر کا بیان مسئلہ ہٹانے کی
 نہر اٹھی کوڑے ہیں اور بہتان دو گواہوں کی گواہی سے یا ایک فدا کے اقرار
 کرنے سے ثابت ہوتا ہے مسئلہ اگر زید نے محسن مرد یا محسنہ عورت کو زنا کا
 بہتان لگایا اور جسکو بہتان لگایا او سنو زید کی نہر چاہی تو زید کو نہر اوجھائی
 کوڑے مارے جائینگے بد نہر متفرق کر کے پوسٹین یا روٹی دار کڑا دہنی ہوگا
 تو اوتار لین گے مسئلہ بہتان کے مقدمہ میں محسن او سکوت میں جو عامل
 بالغ حرلمان زنا سے بچا ہوا ہو مسئلہ اگر زید نے عمر خالد کی بیٹی کو غصہ
 میں کہا کہ تو خالد کا بیٹا نہیں ہے یا بونکہا کہ تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں اور عمر
 کی مان خالد کی جو روحہ ہے تو زید پر حد جاری جائیگی اور اگر زید غصہ میں تھا
 اور کہا تو حد نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کو کہا کہ تو بکر کا بیٹا تو زید پر حد جاری

باب القذف

مسئلہ اگر مرد عربی سے اور زید نے اسکو بھلی کہا یا زید سے عمر کو کہا کہ امی آسمان کے پانی کے بیٹے یا زید نے عمر کو اسکے چچا یا مامون کا یا اوسکی ماں کے خاوند کا بیٹا کہا تو زید پر حد نہیں مسئلہ اگر عمر کی ماں محضہ مر گئی ہے اور عمر دس سے زید نے کہا کہ امی جہنم کے بیٹے اور عمر یا عمر کا نانا زید کی سزا چاہی تو زید پر حد جاری کیجیادو مسئلہ اگر باپ اپنے بیٹے کی ماں کو یا میان سے انبی غلام کی یا نکوز کا کہتا ہو لگا یا تو باپ کی سزا بیٹا اور میان کی سزا غلام سزا ہے مسئلہ اگر بیٹا لگا یا تو باپ اور بہر گیا یا جسکے بیٹا لگا یا اسکو معاف کر دیا تو بیٹا لگا یا تو اے پس پر حد نہیں جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے عمر کو کہا کہ امی زانی اور عمر نے اسکو الٹ کر کہا کہ تو زانی تو زید اور عمر دو دونوں پر حد ہو مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے کہا کہ امی جہنم کے الٹ کر کہا کہ میں نہیں تو اس عورت پر حد ہو اور لعان واجب نہیں اور اگر جورو الٹ کر یو کہا کہ میں نے جہنم لاتبرے ساتھ کیا تو دو نو لگا کہنا باطل ہو گیا مسئلہ اگر زید نے لڑکے کا پہلے اقرار کیا پھر انکار کیا کہ یہ میرا بیٹا نہیں تو دو جورو خاوند لعان کریں اور اگر پہلے انکار کیا اور بعد اوسکی اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو زید پر حد واجب ہو اور وہ بیٹا حود و نو صورتیں زید کا ہی اوسکی جورو سے مسئلہ اگر خاوند نے جورو سے کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے نہ تیرا تو حد اور لعان دو نو نہیں کوئی بھی نہیں مسئلہ اگر زید نے زنا کا بیٹا

اللہ یا الہی عورت کو کہ اس کے بیٹے کا باپ معلوم نہیں یا ایسی عورت کو جس کے خاوند
 نے اس کے بیٹے کے سبب سے اس سے لہان کیا یا الہی مرد کو مہنان لگایا
 جس نے بدون اپنی ملک کے صحبت کی یا ساجی کی یا مذہبی سے صحبت کی یا سید
 مسلمان کو بہتان لگایا جس کو کفر کجالت میں زنا کیا تھا یا اپنی مکاتب کو بہتان
 لگایا تو کتابت کے بدل کی قدر مال چھوڑا تو زید پر حد نہیں مسلمہ جس
 شخص نے بخوشی یا مذہبی سے صحبت کی یا حیض والی عورت سے یا مکاتب سے
 صحبت کی اس کو اگر کسی نے بہتان لگایا تو حد ہی مسلمہ جس لہان نے کفر
 کجالت میں اپنی ماں سے نکاح کیا اس کو باستان نے اگر مسلمان کو بہتان لگایا تو
 تو بھی حد سے مسلمہ اگر ایک شخص نے کئی مرتبہ بہتان لگایا یا کئی مرتبہ زنا
 کیا یا کئی بار شراب پی پیرا دسرا کچھ مرتبہ حد جاری کی تو ہر بار کا بدلہ لیا فصل
 فی التفریر یعنی ان سے زاد کا بیان جو شریعت سے معین نہیں مسلمہ اگر زید
 نے ظلام کو یا کافر کو چٹا لے کا بہتان لگایا یا مسلمان کو فاسق کہا یا کافر کہا
 یا ضیٹ کہا یا چوٹا کہا یا بدکار کہا یا منافق کہا یا لوطی کہا یا کہا کہ تو لڑکوں سے
 کہلنا ہی یا سود خور کہا یا شرابخوار کہا یا دیوث کہا یا محنت کہا یا غاغن کہا یا
 قحجہ کی بیٹی کہا یا زندیق یا قلعبان کہا یا کہا تو چیلون کو جگہ دینا ہی یا کہا
 تو چور و دکنوٹکانا دینا ہی یا حرام زادہ کہا تو زید کو تفریر کیا دی اور اگر گستاخ
 اکبر یا گدایا سور یا سانپ یا بڑی کام سیکھنے والا یا بڑی کام کو سکھانے والا

نسخہ

باخچی لینے والا بادلہ الحرام یا عیار یا بالائق یا اوندنا یا سمخہ یا شہو باز یا
 بڑھی وارھی والا یا المہ باد سو اسی کہا تو تغیر نہیں زیادہ تغیر و مکر سے
 اور کم تغیر نہیں کوڑے ہیں مسئلہ مارنے کے بعد قید کرنا بھی جائز ہے
 مسئلہ تغیر میں کوڑی زور سے مارنا چاہی ہر اوس سی کم زنا کی حد میں ہے
 اس سی کم شراب کی حد میں ہے اس سی کم ستان کی حد میں مسئلہ جس حد
 جاری ہوئی یا تغیر ہوئی اور وہ مرگیا تو اس کا خون راگن ہو مسئلہ اگر
 غاوند نے اپنی جود کو مارا سنگسار کرنے پر یا اس بات پر کہ اپنی بچھونے پر
 اس کو بلایا اور وہ نہ آئی یا نماز نہ پڑھنے پر یا نہ نہانے پر یا گھر سے باہر جانے
 پر اور وہ مر گئی تو غاوند پر دیت دینا ادیلی یا بالسترق یعنی چور کی سزا کا
 بیان مسئلہ اگر عاقل بالغ آدمی جیسا کہ بقدر دس درم مضروب کے محفوظ
 ٹھکانے سے یا نگہبان کے پاس سے لیوے تو یہ چوری ہے کہ اس کو سبب چور کا
 ہاتھ کاٹا جاوے مسئلہ اگر ایک بار وہ ازار کرے یا د مرد گواہی دیوں اگر
 بہت آدمیوں نے چوری کی کہ ان میں سے بعضوں نے مال تھکانے سے لیا تھا
 مگر حصہ میں ہر ایک کو دس درم کے قدر پونہا تو سب کے ہاتھ کاٹے جا دیں گے
 مسئلہ اگر لکڑی یا گھاس یا نرکل یا مچلی یا شکار یا ہزال یا گرو یا چونہ یا مسو
 یا درخت پر لگا ہوا مسو یا دود یا خرنہ یا گوشت یا بدون کاٹا ہوا کہیت یا
 مینے کی نشہ دار خیر یا طہر یا قرآن اگر چہ سنہرامو یا مسجد کا دروازہ یا سو

ربیب

کا چلیا یا شطرنج یا کوٹین یا حرک کا کوکہ زبور منہ پر یا بالغ غلام یا ذفر حور یا
 تو ماتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر نابالغ غلام یا حساب کا ذفر حور یا تو ماتھ
 کاٹا جائیگا مسئلہ اگر گنا یا چیتا یا ذب یا ذہول یا ربط یا شہنائی یا لیلی
 چورائی یا دغا بازی کی بالوٹ لیا یا اد چک لیا یا قبر میں سے کفن چور یا یا لہسی
 مال میں سے لیا جو سب کا تھا جسے بیت المال یا اوسمین چور کا بھی کچھ حصہ تھا
 چور یا تو ماتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید کا عمر کچھ سال دین آتا تھا سو
 زید نے عمر کا اوسی قسم کا مال چور یا تو زید کا ماتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
 گھوڑے آتے تھے اور گھوڑے ہی چورائی یا کپڑا آتا تھا اور کپڑا ہی چور یا مسئلہ
 اگر زید نے کچھ خیر عمر کی چورائی سو وہ خیر عمر کو دلا لی اور زید کا اس چوری
 کے بدلے ماتھ نہ کاٹا گیا پھر زید نے وہی خیر عمر کی چورائی تو اب زید کا پاؤں
 نہ کاٹیں گے اگرچہ وہ خیر جیسو پیٹے چوری گئی تھی ویسی ہی تھی مسئلہ
 اگر سا کہو کی لکڑی یا نیزے کی لکڑی یا آنسو یا صندل یا زمرود کا کینہ یا یا تو
 یا زبرد یا معنی یا برتن یا دروازہ لکڑی کا چور یا تو ماتھ نہ کاٹا جائیگا **فضل**
 فی المحرز محفوظ جگہ کا بیان کہ وہاں سے چورانیسے ماتھ نہ کاٹا جاوے اور
 نہیں تو نہیں مسئلہ اگر ذی رحم محرم کے پاس سے مال چور یا تو ماتھ نہ کاٹا
 جائیگا مسئلہ اگر دودھ کی مان کے پاس سے مال چور یا تو ماتھ نہ کاٹا جائیگا
 مسئلہ اگر خاندان نے جو دے کے پاس سے یا جو دے نے میان کو پاس سے یا

غلام نے میان کے پاس سیو یا میان نے اپنی مکان کے پاس سیو یا سترہ ہجری
 داماد کے پاس سیو یا داماد نے سترہ ہجری سیو یا مال جو رہا تو ماتھہ کاٹا جائیگا
 مسئلہ اگر غنیمت کو مال میں سے یا حمام سیو یا جس مکان میں او سکوا جائیگی اجازت
 تھی او سین سیو یا مال جو رہا تو ماتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر مسجد میں سے
 کچھ مال جو رہا یا اور مالک مال کے پاس تھا تو جو رہا تو ماتھہ کاٹا جائیگا مسئلہ
 اگر مہمان نے میربان کے گھر سے مال جو رہا تو ماتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
 اگر جو رہنے مکان میں سیو چیز جو رہائی گھر مکان کے اندر سیو یا ہر نہ نکالی تو ماتھہ کاٹا
 بخا و بجگان اگر کوٹھری میں سیو چیز اگر آنگن میں لایا تو ماتھہ کاٹا جائیگا مسئلہ
 اگر ایک کوٹھری کو اور کوٹھریوں والوں نے لوٹ لیا تو ماتھہ کاٹا جائیگا
 اگر جو رہتے یعنی سیندھ دیکر گھر میں بیٹھا اور چیز جو رہا اگر اندر سیو یا ہر نہ نکالی
 پہر یا ہر نہ کر کے لی یا چیز مکان کے اندر سیو گہ سے برلا دی اور گدی کو مانگ کر نکال
 لایا تو ماتھہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر جو رہنے دیکر بیٹھا اور چیز اندر سیو چیز اگر یا ہر
 والے جو رہ کو پکڑا دی تو وہ تو کاٹا ماتھہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر جو رہنے یا ہر سیو
 کے اندر ماتھہ ڈال کر خیر لی یا کسی کی پوشاک سیو یا ہر کو جب لکنتی تھی سو کاٹ لی
 تو ماتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر قطار میں سیو ایک اونٹ جو رہا یا اونٹ پر کا
 لدا ہوا مال اونٹ رہا تو ماتھہ نہ کاٹا جائیگا مان اگر کون چار گراں لیا یا کون
 پر الاک موجود تھا جگتا یا سونا اور وہ کون سے تو ماتھہ کاٹا جائیگا مسئلہ

نقصہ
نقصہ

اگر صند و تکے اندر یا جب کے اندر یا استنہ کے اندر کسی کے ماتھے ڈاکر ال کمال لیا تو
ماتھے کا نا جا بگا فصل فی کیفیتہ القطع و اثباتہ یعنی ماتھے بانوں کا ٹی کا اور
چور کی ثبوت کا بیان مسئلہ چور کا دہنا ماتھے گٹھ کے پاس سے کا ٹکر گرم تیل میں بھون
دینے کے بعد دوسری بار اگر چوری کری تو با بیان بانو کا ٹین پر تیسری مرتبہ اگر
چوری کرے تو اسکو قید رکھیں جب تک باز آویں اور کانٹے نہیں مسئلہ اگر پہلے
سے چور کے ہاتھ میں ماتھے کا انگوٹھا کٹا ہوا ہی یا شل سے یا انگوٹھ کے سوا دوسرے
کٹی ہوئی ہین یا شل میں یا دہنا بانو کٹا ہوا ہی اور چوری کی تو اس چور کے ہاتھ
نہ کاٹیں گے مسئلہ اگر قاضی نے دہنا ماتھے کا ٹی کا زید کو حکم دیا اور زید
نے با بیان ماتھے کاٹ ڈالا تو زید پر دیت نہ آوے گی مسئلہ جسکا مال چور یا
اگر وہ ماتھے کٹنا چاہے نو چور کا ماتھے کا نا جاوے مسئلہ اگر زید کے
پاس دھروہ ہر تھی وہ دھروہ چور نے چورائی بازید کے پاس غصب کا مال خداد
مال چور یا یا باز کا مال خداد چور یا تو زید کی درخواست کے بموجب چور کا نا
کاٹا جائیگا اور اگر اصل لک چور کا ماتھے کاٹنا چاہے تو بھی کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر زید کا مال حمر نے چور یا سو فخر کا ماتھے کاٹا گیا پھر وہی مال غمر کے پاس سے
نے چور یا تو اب بکر کا ماتھے کاٹا جائیگا زید کو یا چاہے یا غمر مسئلہ یہ عی
دھوی کرنے سے پہلے اگر چور نے چورائی چور پیر دی یا قاضی چور کا ماتھے
کاٹنے کا حکم کر چکا بعد اسکو وہ چور اس خبر کا مالک ہو گیا یا چور نے دھوی کیا

کہ یہ خبر میری ہی بادہ مال درم سے کم قیمت کا ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
 اگر دو چور دن سے چوری کا اقرار کیا ہر ایک نے اذین کی کہا کہ یہ میرا مال ہی
 تو دونوں کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید اور عمرو دو چور دن سے چوری کی اور
 عمر غائب ہو گیا اور دو گواہوں نے دونوں کی چوری کر نیکی گواہی دی تو زید موجود
 کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر غلام نے چوری کا اقرار کیا ایک مال معین کے
 تو اس غلام چور کا ہاتھ کاٹیں اور وہ مال مال کے مالک کو دیدیں مسئلہ اگر چور
 نے مال چوری کا ہلاک کر دیا اور پور کا ہاتھ نہ کاٹا گیا تو اب وہ مال چور سے نہ لیا
 جائیگا مسئلہ اگر چور باہوا ہی مال موجود ہو تو مالک کو سپرد لایا جائیگا مسئلہ
 اگر ایک چور نے کئی آدمیوں کی خبریں چور امین یا کئی مرتبہ چوری کی اور ایک مدعی
 بابت اس کا ہاتھ نہ کاٹا گیا تو سب کا بدلہ ہو گیا اور پھر ان چوروں کی بابت کسی مال کا
 ضمان اس پر نہ دیا جائیگا مسئلہ اگر مکان کے اندر چور چور کر بھاڑ ڈالی پھر باہر نکالی
 تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور اگر کبھی مکان کے اندر چور کر ذبح کی اور باہر نکالی تو ہاتھ
 نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور نے سونا یا چاندی چور کر اس کی شرفیان یا
 روپے بنا کر ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور وہ شرفیان روپے مالک کو پھیر کر
 جائیگے مسئلہ اگر سفید کپڑا چور کر سرخ رنگا اور ہاتھ نہ کاٹا گیا تو اب وہ کپڑا
 یا اس کا بدلہ چور سے نہ لایا جائیگا اور اگر سیاہ رنگا تو کپڑا پھر دیا جائیگا
 باب قطع الطريق یعنی رہزنی کے مسئلے اور قزاقوں کی سزا کا بیان مسئلہ

باب قطع الطريق

قزاق راہ نہیں لوٹو پایا اور پکڑا گیا یعنی قصداً نوٹنے کا کیا تھا سو پکڑا گیا
 تو قید رکھا جائیگا جب تک تو بہ نہ کرے یعنی باز نہ آوے مسئلہ اگر قزاق نے
 مال معصوم کا لوٹا اور پکڑا گیا تو اس کا ایک طرف کا ماتھے اور دوسری طرف کا
 پاؤں کا ناجائز مسئلہ اگر قزاق نے مال لیا اور مار ڈالا تو وہ قزاق حد
 قتل کیا جاوے اگرچہ مقتول کے وارث خون معاف کریں مسئلہ اگر قزاق نے
 مال بھی لیا اور مار بھی ڈالا تو اس کو ماتھے پاؤں کا ٹکڑا قتل کریں پہر قتل کے بعد
 اگر چاہیں تو سولی پر رکھ دیں یا قتل کر کے سولی پر رکھیں یا بغیر ماتھے پاؤں کا
 زندہ سولی پر رکھ دیں اور نیز سے سے اس کا پیٹ چاک کر دیں کہ مر جاوے اور
 تین دن تک سولی ہی پر رہو دین مسئلہ اگر لوٹ کا مال قزاق کے پاس سے
 ہٹا ہو گیا اور وہ قزاق مارا گیا تو اس مال کا ضمان اس پر نہیں مسئلہ اگر
 قزاقی میں بہت آدمی شہید ہیں تو ماتھے لگانا والا اور نہ لگانا والا سب برابر
 ہیں معنی سب کو سزا ہوگی مسئلہ اگر قزاق نے لاشیں سے یا نہر سے مارا
 تو اس کا جیسے تلوار سے مارا مسئلہ اگر قزاقوں نے زخمی کر کے مال لیا تو
 ان کو ماتھے پاؤں کاٹے جاویں گے اور زخم کی دیت نہ لی جائیگی مسئلہ اگر قزاق
 نے صرف زخمی ہی کیا یا قتل کیا تو بہ کی یا قزاقوں میں بعضی قزاق غیر مکلف
 ہیں یا قزاقوں نے ان پر ذمی رحم محرم کو لوٹا یا ایک قافلہ نے دوسرے
 قافلہ کی راہ ماری یا قزاقوں نے رات کو یا دن کو ایک شہر کے اندر یا دو

شہر و نکلے در میان نہیں راہ ماری نوہ نہیں اور مدعی کو اختیار ہے کہ فصا ص لے
 یا نادان لے یا معان کر دے مسئلہ اگر شہر میں ایک شخص نے کئی مرتبہ
 ایسی حرکت کی کہ لوگوں کو بھانسی دیکر مار ڈالا تو اس شخص کو قتل کریں گے
 کتاب الشیر یعنی جہاد کے مسئلے جہاد یعنی کافروں سے
 لڑنا اپنی طرف سے شروع کرنا فرض کفایہ ہے کہ اگر بعض مسلمان جہاد کریں تو
 باقیوں کو ذمہ نہیں رہتا اور اگر کوئی بھی جہاد نہ کرے تو سب مسلمان گنہگار ہوں
 مسئلہ یہ جہاد فرض کفایہ ہے سولہ کی پراور عورت پراور غلام پراور اندھے
 پراور ابا جج پراور جسکو ماتھے کٹی ہوں اس پر واجب نہیں مسئلہ اگر کافر
 مسلمان کے ملک پر هجوم یعنی حملہ کرے تو مسلمان شیعے ذمہ جہاد کرنا
 فرض عین ہو جانا ہے تو عورت بھی خاوند کی بلا اجازت اور غلام بھی میان
 کی لئے اجازت نکلا کر ان کافروں کو ماریں مسئلہ اگر بیت المال خزانہ ہو تو
 غازیوں کے خرچ کے لئے مسلمانوں سے روپیہ تحصیل کرنا مکروہ ہے اور اگر
 بیت المالین مال نہ ہو تو مکروہ نہیں مسئلہ جب مسلمان کافروں کو گھیر لیں تو ان سے
 کہیں کہ مسلمان ہو جاؤ اگر وہ مسلمان ہو جاوے تو بہتر اور اگر مسلمان ہو نہیں سکا
 کریں تو اس سے کہیں کہ ہکو جزیہ دے اگر وہ جزیہ قبول کریں تو دنیا میں ممانوں
 کے سے معاملات کے احکام اوپر جاری ہونگے اور جن کافروں کو مسلمان
 ہونیکے لئے نہ کہا گیا اور نہ قتل کرنا چاہی ہو اور جن کافروں کو اب تک نہ کہا پڑا ہے

سے پہلے اس سے کہنا کہ تم مسلمان ہو جاؤ مستحب ہے اگر کافر خریدنا قبول
 کریں تو مسلمان اللہ ہی سہی۔ دچاہیں اور اودن سولہ تین شخصیں کہہ کر کے
 اور انہر آگ لگا دیں اور اودنکو ڈبو دیں اور اودنکے درخت کاٹیں اور انکی
 کھیتی اور جائیں اور اودنکو تیر دن سے ماریں اگرچہ اودنہوں نے کچھ
 مسلمانوں کو اپنے آگے کر لیا ہو تو بھی ہم مسلمان اودن کافر دیکھ کر بیت پر
 ہتھیار چلا دیں گے ہر اگرچہ ان مسلمانوں کے لئے مسلمہ جس شکر میں نکلت
 کا خوف ہو اوسمیں قرآن اور عورت کے ساتھ نہ لیجانا چاہیے مسلمہ مسلمان
 قول کر کے نہ پھر جاویں اور غنیمت کا مال نہ چور اودن اور کافر دیکھ کر ناک کاٹ
 وغیرہ اعضا نہ کاٹیں اور عورت کو اور غیر مکلف کو اور بوڑھے دینا سے
 گدہ کو اور اندھے کو اور لولے کو قتل کریں مان اگر انہیں سی جوڑائی
 کی تدبیر کافر دیکھ سکھانا ہو یا حاکم ہو تو قتل کریں مسلمہ مسلمان اپنی باب
 کافر کو آپ قتل نہ کرے اور ٹھہر کر تاکہ اور شخص اور کو قتل کرے مسلمہ اگر
 اہل مصلحت دیکھو تو صلح کر لے اگرچہ مال لیکر صلح ہو پھر صلح کے بعد اگر صلح
 توڑنے میں مصلحت ہو تو کافر دیکھ کر کے صلح توڑ دے کہ ہم صلح توڑ دی
 اور اگر کافر دیکھ کر بادشاہ نے ہمارے ساتھ خیانت کی تو اودنکو بدو
 خبر کچھ ہم صلح توڑ دیں گے اور اودن سولہ تین مسلمہ مرد و عورت اگر صلح
 کریں تو مال لیکر کریں اور اگر مال لے لیا ہو تو پہر نہ لے گئے مسلمہ کافر

کے ہاتھ مٹیا بیچنا جائز نہیں ہر مسلمہ جن کا فرد کو کسی حرم یا حرمہ مسلمان
 نے امان دی ہو ان کا فرد کو قتل کرنا درست نہیں مان اگر اس امان دینے
 سے کچھ فساد ہو تو وہ امان توڑ دیکجاو اور اگر ذمتی یا قیدی یا تاجسربا
 اس غلام نے جوڑنے سے مجبور ہو امان دی تو وہ امان ہی باطل ہے
 باب لغنائم و غنیمت یعنی کافر و کفار مال لوٹنا اور اسلئے کلابان
 مسلمہ جو ملک امام نے غلبہ سے فتح کیا وہ ملک مسلمانوں کو بانٹ دیا
 کافر و کفار باس ہندو اور انہر جزیرہ اور خراج منفر کر دے مسلمہ جو کافر
 مسلمانوں کے پاس کپڑے موٹی آدین اور کفو امام قتل کرے یا غلام کر لے
 یا جیسو بن ویسی جوڑ دے کہ مسلمانوں کی رعیت رہیں اور انکو ویسی ہی چھوڑنا
 تاکہ کافرون کے ملک کو پہر جاوین یا انکو کچھ لیسکر یا قیدی کے بنے پر
 یا انہر احسان رکھکر جوڑنا حرام ہر مسلمہ جو مویشی کہ دار الحرب سے
 مسلمانوں کے ملک کو نہ آسکیں انکو ذبح کر کے جلا دے اور انکو ہاتھ
 پاؤں کاٹ ڈالنا حرام ہر مسلمہ غنیمت کا مال دار الحرب بن بانٹنا جائز نہیں
 مان کسی کی اس امانت رکھنا درست ہے بانٹنے سے پہلے غنیمت کے مال کو بیچنا
 درست نہیں جو لوگ لڑنے والوں کی مدد اور ملک کو پونہچیں وہ بھی غنیمت کے مال میں
 برابر کے شریک ہیں مسلمہ بازار میں لوگ غنیمت میں شریک نہیں ان بازار
 لڑنے والے حصہ ہر مسلمہ غنیمت کو حقدار نہیں کسی جو دار الحرب میں مر گیا

باب لغنائم و غنیمت

وہ غنیمت کا حصہ بنا دیا اور اگر غنیمت کا مال دار ۱۲ اسلام میں آچکا ہو
 تو حصہ پا دیا کہ وہ حصہ اس کے وارث لیکن مسلمہ مسلمانوں کے
 لشکر کے لوگ دار الحرب میں غنیمت کا چارہ اور غلہ اور لکڑی اور مٹی
 اور تیل وغیرہ اپنی خرچ میں لادیں گے ان چیزوں کو بانٹ سہی پہلے بچیں
 اور جب دار الحرب کی باہر آئیں پھر ان چیزوں کو بانٹ سہی پہلے خرچ میں لادیں
 اور جو خرچ سہی سچا وہ غنیمت کے مال میں لادیں مسلمہ اگر خسرانی
 دار الحرب میں مسلمان ہو گیا اس کی جان اور اس کا لڑکا کبھی اس کے مال اس
 خسرانی کے پاس ہو یا کسی مسلمان یا ذمی کے پاس اس کی دھروں محفوظ
 اور کوئی مسلمان اس پر تھنڈا لے مان اس کا عمر رسیدہ بیٹا اور جو رو
 اور اس کا محل اور لڑکیاں اس کا غلام محفوظ رہے گا مسلمہ یا وہ کو ایک
 حصہ اور سوار کو دو حصہ دیئے اگرچہ ایک سوار کے پاس دو گھوڑے ہوں
 مسلمہ غزلی اور ترکی گھوڑا برابر حصہ پا دیا اور اونٹ اور خیر کا حصہ نہیں
 مسلمہ مسلمانوں کے ملک سے نکلتے وقت جو سوار تھا وہ سوار کا حصہ
 جو پیادہ تھا وہ پیادے کا حصہ پا دیا مسلمہ اگر غلام یا عورت یا لڑکا یا
 ذمی کا فرد ہو گا تو اس کو غنیمت کا مال ایک حصہ سہی کم دینا حصہ نہ دینے
 مسلمہ غنیمت کے مال کے نام پانچ حصہ کرے چار حصہ جہاد کرنے والوں کو اور
 پانچویں حصہ سہی نبیوں اور محتاجوں اور محتاج مسافروں کو دیوے پھر ان میں محتاج

سید و کو پہلے اور دن سید و یوسفی اقد غنی سید و نکا اوسین حق نہیں اور کلام
 میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غنیمت کی مال میں سید یا پنجوان حصہ اللہ کا اور
 رسول کا اور رشتہ دار و نکا سوا اللہ تعالیٰ کا ذکر و مان برکت کیو اسل و اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی جو کتب حضرت کا حصہ اب نہ جیسے صغاب نہ
 مسئلہ اگر ایک شکر امام کی بلا اجازت دارا حرب میں گیا اور وہاں سید مال
 لے آیا تو اس سید یا پنجوان حصہ امام لے لے اور اگر حضور آدمی جا کرنے
 و اجازت امام کی کچھ لوٹ لائی تو اس سید یا پنجوان حصہ لین گے مسئلہ
 بیان ہے کہ امام لڑائی کیوقت لڑیو الوں سید کہی کہ مقتول کا سب یا قاتل کو
 لیکھا اور ایک گروہ سید کہی کہ یا پنجوان حصہ غنیمت میں سید نکال لینے کے بعد جو
 اسکی چوتھائی نکو لیکھی مسئلہ جب غنیمت کا مال دار الاسلام میں آجھو پنجون
 امام اگر کسیکو زیادہ دینا چاہی تو یا پنجون حصہ میں سید و اور مقتول کا اسباب
 سب بجا دینا ہو گا اگر امام نے لڑائی کیوقت قاتل کو دینا نکھا اور مقتول کا
 اسباب بھی ہے اسکی سواری اور کپڑی اور ہتھیار اور جو اسکی ساتھ ہو
 باب استیلا و الکفار یعنی اگر کافر و نکا غلبہ ہو جاوے تو اسکی سب مسئلہ
 اگر ترکستان کے کافر و دم کے کافر و نکو کپڑ لیکے اور اسکا مال لے لیا تو
 وہ ان کافر و نکو اور اس مال کے مالک ہو گئے مسئلہ اگر مسلمان کافر و نہر
 غالب ہوئی اور اسکو کپڑ لائے اور اسکا مال لے آئی تو اس سبکو مالک ہو گئے

مسئلہ اگر کافر مسلمان کے مال پر غالب ہو تو اگر اس مال کو اپنے مال کو بیگنی
تو وہ اس مال کے مالک ہو گئی ہے بعد اسکے جب مسلمان اپنے مال پر غالب ہو جاوے تو جو
مسلمان اپنا وہی مال دھان پاد می دہی ہی مفت لے لے اور اگر امام نے مال
مجاہد و کٹو بانٹ دیا تو قیمت دیکر مول لے لے اور اگر اس مال کو کسی سوداگر
نے ان کافر سے مول لیا تھا تو وہی قیمت اس سوداگر کو دیکر اس سے لے لے
مسئلہ اگر زید مسلمان کا غلام کافر دارالحرب کو کپڑے لیکے اور مسلمان کوئی سوداگر نے
مثلاً سو روپے کو اس سے مول لیا اور دارالاسلام میں لایا پھر اس غلام کی
کسی آنکھ نکال لی اور سوداگر نے اس کا نام دان لیا تو اب اس غلام کو زید
اگر چاہے تو تنہا ہی روپے کو خریدی تاوان کے دام مجرانے مسئلہ
اگر زید مسلمان کا غلام کافر دارالحرب کو کپڑے لیکے اور سوداگر وہاں سے سو روپے کو
مول لایا اور پھر کافر اس کو کپڑے لیکے اور اس سے سوداگر نے پھر سو روپے کو
مول لیا تو اب پھلا سوداگر چاہے تو سو روپے کو اس سے سوداگر سے مول لے لے
اور اس سے زید سو روپے کو مول لے مسئلہ اگر دارالاسلام سے حرم بدر یا
ام ولد یا مکتب کو کافر اپنے ملک کو کپڑے لیکے تو وہ کافر اس کے مالک نہیں
ہو جائیگا اور اگر مسلمان دارالحرب سے حرم کافریا کافروں کے مدبر کو یا ام ولد
یا مکتب کو دارالاسلام میں کپڑے لائی تو ان کی مالک ہو جائیگی مسئلہ اگر مسلمان
کا اونٹ دارالاسلام سے دارالحرب کو بھاگ گیا اور کافر نے کپڑے لیا تو کافر

اوسکو مالک ہو گئی اور اگر مسلمانوں کا غلام دارالحرب لے گیا اور کفار نے پکڑ لیا تو وہ اسکو
 مالک ہو گئی پھر اگر مسلمان کا غلام گنہگار ہو باب لیکر بھاگ گیا اور دارالحرب میں کھانڈی اسکو پکڑ لیا
 کسی کسی نے غلام کو گنہگار کے مول لیا تو مالکہ غلام اپنا مفت اسکو لے لیا اور گنہگار اور
 اسباب قیمت دیکر اسے مسئلہ اگر حرئی کا فرمان مالک کر مسلمانوں کے ملک میں آیا تو
 بھان ایک مسلمان غلام اسنے مول لیا پھر اسکو بھان سے دارالحرب کو لے گیا
 تو وہ غلام آزاد ہو گیا مسئلہ اگر کافر غلام دارالحرب میں لمان ہو گیا اور دارالاسلام
 کو چلا آیا یا مسلمان اس ملک پر غالب ہو گئی تو وہ غلام آزاد ہو گیا باب المستأمر
 یعنی امان مالک کر مخالف کے ملک میں جانیکا بیان مسئلہ اگر مسلمان تاجر
 امان مالک کر دارالحرب کو گیا تو اسکو حرام ہے کہ کافروں کی جان سی یا مال
 کسی کچھ تعرض کرے پھر اگر وہ کسی کافر کا کچھ مال لے آیا دارالاسلام کو تو اس
 مال کا بیہ مالک تو ہو جائیگا مگر اسکو اپنی خرچ میں لانا اس مال کا حلال نہیں
 اگر وہ مال محتاج کو دیدے مسئلہ اگر مسلمان سوداگر امان لیکر دارالحرب کو
 گیا وہاں کسی کافر سے کچھ فرضون مول لیا یا کسی کافر کے ہاتھ کچھ فرضون بچا
 یا اس سوداگر نے حرئی کا کچھ غصب کر لیا یا حرئی نے اسکا کچھ غصب کر لیا
 اور وہ حرئی اور مسلمان سوداگر دونوں دارالاسلام کو آئے تو ان کے اوس
 دین اور غصب کے مقدمہ میں بھان کچھ حکم نکلیا جائیگا اسبطح اگر وہ حرئی
 کافرون نے آپس میں دھان لیا معاملہ کیا پھر وہ دونوں دارالاسلام میں

بہین

امان نامک کر آئو تو اونکے پہر مقدمہ میں کچھ حکم لکھا جائیگا مان اگر مسلمان ہو کر
 یہاں آئو تو اونکے دین کے مقدمہ میں حکم کرنیکی اور غضب کی مقدمہ میں نہیں
 اگر دو مسلمان امان لیکر دارالحرب کو گئے وہاں ایک نے دوسرے کو عداً با خطا یا
 مار ڈالا تو قاتل کے مال سربیت دلاؤینگے اور خون خطا کی صورت میں قاتل کفارہ
 بھی دے اور اگر دو مسلمانوں کو قید کر کے کافر لینگے پہر ایک مسلمان نے دوسری کو
 خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر مقدمہ کفارہ دینا آویگا مسئلہ اگر ایک کافر دارالحرب
 میں مسلمان ہو گیا اور مسکو وہاں کسی مسلمان نے خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر کفارہ
 دینا آویگا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو اسکو پوری برستاک
 یہاں نہ ہو دین اور اس کو کہدین کہ اگر تو برس روز تک رہا تو بھیر حسنہ
 لگا جائیگا پہر اس کہنو کے بعد اگر وہ برس روز تک رہا تو وہ ذمی ہو گیا پہر
 اسکو دارالحرب کو نہ پہر جانے دینگا مسئلہ اگر مستامن کافر نے دارالاسلام
 میں خراج زمین مول لی اور اس پر خراج لگایا گیا تو وہ ذمی ہو گیا اس طرح اگر
 مستامنہ کافرہ عورت نے دارالاسلام میں ذمی کے ساتھ اپنا نکاح کیا تو وہ
 ذمیہ ہو گئی اور اگر مستامن مرد ذمیہ کے ساتھ دارالاسلام میں نکاح کیا تو وہ
 ذمی نہیں ہو گیا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اور اسنو
 کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ دے دے کہائی یا اسکا دین کسی مسلمان یا ذمی
 پر آنا ہی پہر وہ کافر دارالحرب کو چلا گیا تو اب اسکا خون کرنا حلال ہو گیا

پہر اگر وہ مسلمانوں کے یہاں پکڑا آیا یا مسلمان اوس ملک پر غالب ہو گئی اور وہ مارا
 گیا تو اسکا قاتل جاننا اور اسکی دھروہ غنیمت ہو گئی اور اگر مسلمان غالب ہو
 کر وہ کافر مارا گیا یا اپنی موت مرا تو اسکا فرضہ اور دھروہ اسکو وارث پانچ
 مسئلہ اگر حربی امان مانگ کر دارالاسلام میں آیا اور مسلمان ہو گیا اور دارالحرب
 میں اسکی جوہر اور اولاد اور مال اسکا کسی مسلمان کے پاس یا ذمی یا حربی
 کے پاس رہا پہر اسکے مسلمان ہو جانیکے بعد اگر مسلمان اوس ملک پر غالب
 ہو گئی تو وہ سب غنیمت ہی اور اگر حربی دارالحرب میں مسلمان ہوا اور دارالاسلام
 میں آیا پہر مسلمان اوس دارالحرب پر غالب ہو گئی تو اسکی نابالغ اولاد و حصہ
 مسلمان اور اسکی دھروہ مسلمان کے پاس ہو خواہ ذمی کے پاس ہو اسکو
 دلائے سوا اسکی اور جو مال اسکا دامن ہو وہ غنیمت ہی مسئلہ اگر خطہ
 اوس مسلمان کو جسکا کوئی ولی نہ ہو یا اوس حربی کو جو امان مانگ کر دارالاسلام
 میں آیا اور مسلمان ہو گیا کسی نے مار ڈالا تو اسکا خون بہا قاتل کے غلے قتلے
 امام لبوی اور اگر قصداً مار ڈالا تو امام یا قتل کرے یا بیت لے معاق کرے
 باب العشر و الخراج یعنی کہیتی سے پیدار کا دسواں حصہ بار و پچھو
 میں لینا اسکا بیان مسئلہ عرب کے ہنگامی سب میں عشری ہی اور جس ملک
 کے کافر وہ مسلمان ہو جاوے وہاں سب میں عشری ہی اور جس ملک کو مسلمان
 غلبہ سے فتح کریں اور مسلمانوں پر وہ ملک بٹ جاوے وہ زمین عشری ہی مسئلہ

باب العشر و الخراج

سودا کی زمین خراجی ہے اور جہاں کو مسلمان ملے سو فسخ کر کے اُن کا فرو
 ہ کرے اور سو پر قابض رکھیں وہاں کی زمین خراجی ہے اور جس ملک کے کافرو
 سے اہم صلح کر لے وہاں کی زمین خراجی ہے مسئلہ جس دیار زمین کو
 آباد کیا اگر وہ عشری زمین کے قریب تو عشری ہے اور خراجی زمین کے
 نزدیک ہو تو خراجی ہے مسئلہ بصری کی زمین عشری ہے مسئلہ جس زمین
 پر کھیتی ہو اور سو پر خراج ہر جریب پر ایک صاع غلہ اور ایک درم ہے اور نہ کاری
 کے کہیت پر ہر جریب کے پیچھے پانچ درم اور انگور اور چھوٹے کے باغ پر زمین
 چھوٹے کے درخت قریب قریب ہون ہر جریب پر دس درم اور اگر زمین میں
 خراج کی طاقت نہ ہو تو کم کرینگے اور اگر اس قدر سی پیداواری زیادہ ہو تو
 اس سے زیادہ لین گے مسئلہ اگر خراجی زمین پر پانی آگیا اور ڈوب گئی
 یا بالکل پانی نہ رہا یا کسی آفت سے کھیتی جانی رہی تو خراج اس کا
 دینا نہ آوے گا اور اگر اوس میں بویا نہیں اور خراجی زمین والا مسلمان ہو گیا
 یا اوس میں کو کسی مسلمان نے مول لے لیا تو خراج دینا آوے گا مسئلہ
 خراجی زمین سے جو پیدا ہوا دس میں عشر نہیں فصل فی البحر یعنی کافروں پر
 اگر لگانے کے مسئلہ اگر آپس کی رضا مندی سے جزیرہ ٹھہر گیا تو تو اس قدر
 لین گے اور اوس سے زیادہ لین گے اور اگر آپس میں ٹھہری تو امام ہوں
 مقرر کرے کہ کافر فقیر پر ہر سال میں بارہ درم اور جو کافر اب ہونے فقیر ہو

نسخہ

نہ امیر ہوا دس ہر سال میں ۴۴ درم اور تو لکھ کا فر پہ ہر سال ۸۴ درم مسئلہ یہودی
 اور نصرانی اور مجوسی اور عجمی بت پرست پر جزئیہ مقرر کیا جائیگا اور بت پرست عربی اور
 اور زنا بالغ اور عورت اور غلام اور مکاتب اور اپانچ اور اندھی پر اور ایسے فقیر پر جو کہ کچھ
 بیش نہیں کرنا اور اوس درویش پر جو لوگوں سے کچھ لاچار رہنا جزئیہ معسر
 نکرینکے مسئلہ اگر کا فر جزئیہ اتنا ہو اور وہ مسلمان ہو گیا تو اب اوسکو ذمیہ جزئیہ
 جاتا رہا اور اگر ہو گیا تو بھی جاتا رہا اور اگر وہ برسا جزئیہ ہو گیا تو ایک برس کا چھوڑ
 دینگے مسئلہ کا فر و نکو دار الاسلام میں نیا عبادت خانہ اور کانا بنانے و بنگی
 اور بڑا عبادت خانہ اور نکا اگر ڈھو گیا تو اوسکو پیرودہ بالین گے مسئلہ ذمی
 کو حکم کریں کہ ایسا لباس پہنو کہ مسلمانوں میں اور اوس میں فرق معلوم ہو اور ایسی ہی
 سواری رکھو اور ایسی ہی زین پر چڑھے تو ذمی گھوڑے پر سوار نہ ہو دی اور چٹیا
 نہ باندھو اور چٹیا اپنا سامنہ کہلا رکھو اور پالان کبیطح کے زین پر سوار نہ مسئلہ
 اگر ذمی نے جزئیہ دینو سے انکار کیا یا مسلمان عورت سے زنا کیا یا مسلمان کو
 مار ڈالا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی تو وہ ذمی کا ذمی ہی
 اُس سے عہد شکنی نکرینگے اگر وہ دارالحرب کو چلا گیا یا بہت سے ذمیوں کے
 کسی مکان پر لڑنے کے لئے جھاڑ کیا تو وہ دیسا ہو گیا جیسے مرتد مسئلہ
 تغلبی کا فر سے خواہ مرد ہو خواہ عورت و ذمی زکوۃ لینگے اور تغلبی کا غلام
 دیسا ہو جیسو و لیشی کا غلام اوس سے بھی ذمی زکوۃ لین کے اور عشر اور

خارج مسلمہ قلبی کافر کا مال اور حربی کافر دین سنو جو بد یہ سٹے اور جمال کر
بدون لڑی ہوئے مسلمان لوگ کافروں سے لین میں سبب مسلمانوں کی ستمی کے
کا مو نہیں خراج کیا جاوے جیسو دارالاسلام کی سرحدین درست کرنا اور پل بنانا
اور باندہ باندہ ہنا اور قاضیوں اور عالموں اور مولویوں اور مجاہد و نگار و قزاق
اور ادنیٰ اولاد کا خراج اوس میں سے مقرر کیا جاوے اور جو شخص ان حقدار نہیں
سے اویس بریں میں مر جاوے اسکو نیکاباب لہر تدین یعنی مسلمان اگر دین
سے پہر جاوے اسکا بیان مسلمہ جو شخص مرند ہو گیا یعنی دین اسلام سے
پھر گیا تو اسکو کہیں گے کہ تو مسلمان ہو جا اور اسکا شہرہ نفع کرے پہر اگر
وہ نہ پھرے نوین روز تک اسکو قید رکھیں پہر اگر وہ مسلمان ہو جاوے تو پھر
ورنہ اسکو قتل کریں مسلمہ مرند کا مسلمان ہونا یہ ہے کہ سب بیوں سے دست بردار
ہو وے اور دین اسلام کو اختیار کرے اور اسکا اقرار کرے یا یوں ہو کہ جس بات پر
وہ مرند ہو گیا تھا اس بات سے وہ اپنی نیزازی ظاہر کرے تب مسلمان ہووے
مسلمہ اگر مرند سے یوں نکلا کہ تو مسلمان ہو جا اور مار ڈالا تو کردہ ہے اور
قابل پڑھان نہیں مسلمہ اگر عورت مرند ہو گئی تو اسکو قتل کرے نیکے بلکہ قید
رکھیں گے جب تک وہ مسلمان ہو جاوے مسلمہ مرند اپنی مال کا مالک نہیں
رہتا جب تک مرند ہے پہر جب مسلمان ہو جاوے تو اپنا مال دلا پاوے اور اگر مسلمان
نہو اور مر گیا یا مار گیا تو مسلمانی کی حالت کا کیا ہوا اسکا مال اسکو مسلمان

ترجمہ

وارث پانچے اسلام کی حالت کا فرض ادا کر نیچے بعد اور جو مرد ہو نیچے بعد
 کما یا تھا وہ غنیمت ہی مرد ہو نیکی حالت کی فرض ادا کر نیچے بعد مسئلہ اگر مرد
 دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے اسکی کافر و نہیں لجانیکا حکم کر دیا تو اسکا
 مدبر اور ام ولد ازاد ہو گئی اور اسپر جو دین موجب تھا وہ حال ہو گیا اور اسکی
 خرید و فروخت اور بیہ نک گئی کہ اگر وہ مسلمان ہو گیا تو جائز ہوئی اور اگر وہ
 مر گیا یا مارا گیا تو باطل ہو گئی مسئلہ اگر مرد دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے
 اسپر کافر و نہیں لجانیکا حکم کر دیا پھر وہ دار الاسلام کو لوٹ آیا مسلمان ہو کر
 ثواب وہ جس قدر اپنا مال اپنی وارث سے پا دھو لے لے اور جہ مال اسکا وارث
 کے پاس نہ ہو وہ مال اسکو غلبہ کا مسئلہ اگر زید کے پاس ایک نصرانی باندی
 تھی پھر زید مرد ہو گیا اور اس باندی سے صحبت کی اور مرد ہو نیسے چھ
 مہینے کے بعد وہ باندی لڑکا جنی اور زید نے وہ لڑکا اپنا بتایا تو وہ
 باندی اسکی ام ولد ٹھہری اور وہ لڑکا زید کا بیٹا ٹھہرا ضرر کم زید کا وارث ہو گا
 اور اگر وہ باندی مسلمان نہی تو وہ بیٹا زید کا وارث ہو گا اگر زید مرد ہی مرایا
 دار الحرب کو چلا گیا مسئلہ اگر مرد اپنا مال لیکر دار الحرب کو چلا گیا پھر مسلمان
 اس دار الحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اسکا غنیمت ہی اور اگر مرد دار الحرب
 کو چلا گیا اور پھر وہ اسکی آیا اور دار الاسلام سے اپنا مال لیگیا پھر مسلمان
 اس دار الحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اس مرد کے وارثوں کو دینکی مسئلہ

اگر مرتد دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے کافر و ٹہن لمجانیکا اور سکی حکم کیا اور
 اسکا غلام اس کے بیٹے کو دلا دیا سو اس بیٹے نے اس غلام کو مسکات کیا ہے
 وہ مرتد مسلمان ہو کر دار الاسلام کو آیا تو وہ غلام اسی مرتد مسلمان کا ہے
 مسکات اور اسکی دلا بھی اسکی ولیگی مسئلہ اگر مرتد نے زید کو خطا کر
 مار ڈالا اور دار الحرب کو چلا گیا یا مارا گیا تو اسلام کی حالت کی کماٹی ہوئی
 اسکی مال سوزید کا خون بہا دلا دینگے مسئلہ اگر زید کا ہاتھ قصداً
 کسی نے کاٹ ڈالا پھر زید مرتد ہو گیا اور ہاتھ کٹنے سے مرتد ہی مر یا دار الحرب
 کو چلا گیا پھر وہ ان سے مسلمان ہو کر آیا اور اسی ہاتھ کٹنے سے مر گیا تو ہاتھ کٹنے
 والے پر آدمی دیت اور سیکے مال سے واجب ہوگی زید کے دار ثون کے لئے
 اور اگر دار الحرب کو نکلتا تھا اور مسلمان ہو گیا اور مر گیا تو بالکل دیت دینا اور
 مسئلہ اگر مسکات مرتد ہو گیا اور دار الحرب کو چلا گیا اور وہ ان کچھ مال کیا یا پھر
 وہ مع مال کے پکڑا گیا اور مارا گیا تو کتابت کا بدل اسکی مینا کو ملیگا اور جو کچھ
 وہ اسکی دار ثون کو ملے مسئلہ اگر جورو خاندن دونوں مرتد ہو کر دار الحرب
 کو چلی گئی اور عورت کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی اولاد ہوئی
 پھر مسلمان اس دار الحرب پر غالب ہو گئی تو وہ سب بیٹے اور پوتے غنیمت ہیں
 مگر ان مرتد کی اولاد پر زبردستی کر نیکی مسلمان ہونے کے لئے اور پوتوں پر
 زبردستی کر نیکی مسئلہ اگر عاقل نابالغ مرتد ہو گیا تو وہ مرتد ہی کہے

جبر کرینگے مسلمان ہو جائیکے لئے مگر اوسکو قتل نہ کریں گے اور اگر عاقل نابالغ
 کا ذر مسلمان ہو گیا تو وہ مسلمان ہے باب البغاث یعنی بادشاہ اسلام سے
 پھر ہو نہ کا ذکر مسئلہ اگر مسلمانوں کا ایک جبر کہ امام کی تابعداری سے عمل کیا
 اور کسی شہر پر غالب ہو گیا تو امام اذین کو اپنی تابعداری کی طرف بلا دی اور یہ
 سبب سے پہر گئی وہ شہر اذین کا دور کر دی اور جائز ہے کہ امام اذین کو لڑنا شروع کر دی
 اور اگر اذین کی لگ اور ہو تو جو اذین زخمی ہوا و سکو مار ڈالیں اور جو بھاگے
 اوسکا پیچھا کریں اور اگر اذین لگ نہ ہو تو زخمی کو قتل کریں اور نہ بھاگے گا پیچھا کریں
 مسئلہ باغیوں یعنی پہر سے پہر مسلمانوں کی اولاد نہ بکڑیں مسئلہ باغیوں کا
 مال روک مین رکھیں جب تک کہ وہ باز آدین مسئلہ اگر حاجت ہو تو باغیوں
 کے ہتھیار و نکو اور گھوڑے نکو اپنی کام مین لا دین اور اگر اذین غلہ ہو تو اوسکو
 بچکر قیمت رکھیں گے مسئلہ اگر باغی نے باغی کو مار ڈالا بعد اسکی امام ان
 باغیوں پر غالب ہوا تو اوس باغی فانی سے کہہ فرامحت نہ کریں مسئلہ اگر باغی کسی
 شہر پر غالب ہو گئی اور اس شہر کے ایک آدمی نے دوسرے کو مار ڈالا پھر امام
 جب اس شہر پر غالب ہو جاویں تو اوس فانی سے قصاص لئے مسئلہ اگر امام
 کے تابعدار مسلمان نے اپنی سورت باغی کو مار ڈالا یا باغی نے اپنی سورت
 امام کے تابعدار مسلمان کو مار ڈالا اور کہا کہ مین حق پر ہوں تو یہ فانی اوس
 مقتول کا وارث ہو گا اور اگر کہا کہ مین باطل پر ہوں تو وارث نہ ہو گا مسئلہ

فساد نو کے ہاتھ ہتھار بیجا کر دے اور معلوم نہ ہو کہ یہ شخص فساد جو نہیں ہے
 ہی نو اسکی ہاتھ بیجا کر دے نہیں کتاب للقیط یعنی آدمی کا بچہ زندہ جو کوئی پڑا
 باوی اسکی مسئلہ لقیط کا ادٹھا لینا مستحب ہے اور اسکی ضائع ہو جائیگا
 خوف ہو تو ادٹھا لینا واجب ہے مسئلہ لقیط حر ہو نامی مسئلہ لقیط کی خود
 پوشاک وغیرہ سب بیت المال خیر ہے اور اگر لقیط اپنا کچھ مال چھوڑے تو وہ
 بیت المال میں داخل ہوا اور اگر لقیط کچھ حیثیت کرے تو اسکا تادان بھی بیت المال
 میں سے دیا جادے مسئلہ جو شخص لقیط کو ادٹھا لادے اور کوئی اسکو نہ لے سکیگا
 مسئلہ اگر زید لقیط کو اپنا بیٹا بنا دے تو وہ زید کا بیٹا ٹھہریگا اور اگر زید اور
 عمرو و شخص اسکو اپنا بیٹا بنائے پھر انہیں زید و اسمین کہہ کر نشان بنا دے تو
 وہ نشان موجود ہو تو زید کا حق زیادہ ہے کہ وہ اسکا بیٹا ٹھہری اور اگر
 وہ دونوں کوئی کچھ نشان بنا دے تو وہ دونوں کا بیٹا ہے مسئلہ اگر مسلمانوں کے
 شہر یا گانوں میں ایک لقیط پایا گیا اور ایک زنی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا
 بیٹا ہے تو وہ اس زنی ہی کا بیٹا ٹھہریگا مگر لقیط مسلمان ہوگا مسئلہ اگر کسی
 غلام نے لقیط کو اپنا بیٹا بنایا تو وہ اسکا بیٹا ہے مگر وہ لقیط حر ہے مسئلہ
 اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ یہ لقیط میرا غلام ہے تو جبکہ وہ شخص اپنے گواہ
 گنڈے انے تک وہ لقیط حر ہے مسئلہ اگر لقیط کے ساتھ کچھ مال بھی ملا
 تو وہ مال اسی لقیط کا ہے مسئلہ جس نے لقیط پایا اسکو ذمہ ہوا اسکا نکاح کر دینا ہر

مسئلہ جسے لفظ بابا اوسکو سنا ہو کہ لفظ کو بھیجا جا رہا ہے وہی مسئلہ جسے
لفظ بابا اوسکو چاہیے کہ لفظ کو کچھ پیشہ سکھانیکو بھیجو اور اگر کوئی اوس لفظ کو
کچھ دے تو یہ اپنی قبضہ میں رکھو کتاب اللقطۃ یعنی پڑھی پائی ہوئی چیز کے
مسئلہ اگر چیز پڑھی پائی مل کی زمین میں خواہ حرم کی زمین میں تو وہ
چیز پانیو الیکے پاس امانت ہو در صورتیکہ مالک کو بہرہ دینے کے لئے ادا نہیں لایا اور
ادا نہ کرنے وقت لوگوں کو گواہ کر دیا یہ لکھ کر کہ جسکو بہرہ خبر تلاش کرنے ہو کسی کو
اوسکو میرا پاتا بنا دیجو اور پانیو الا پکارا کری کہ میں نے غلامی چیز پڑھی پائی ہے کہ
اوسکو مالک کو میں نہیں جانتا تو جو مالک ہو وہ آدمی اور لیوی اور یہ اتنی مدت
تک پکارا کری کہ اوسکو معلوم ہو جائے کہ اسکا مالک آکر نہ لیگا پھر اوس چیز کو صدقہ
کر دی بعد اسکی اگر مالک آیا تو مالک چاہی اوس صدقہ کو جائز رکھو اور چاہی اوس
پانیو الی کسی ضمانتی مسئلہ اگر جانور پایا اور لیلیا تو وہ بھی لفظ ہو مسئلہ
اگر کہلا یا سینا یا بڑا پایا یا ہوا جانور یا آدمی کو اوس نے جسے پایا تھا تو وہ جان
کیا اور اگر قاضی کے حکم سے خرچ کیا تو یہ اوسکا دین ہوا مسئلہ اگر ایسی چیز
پڑھی پائی جس میں نفع ہو تو حاکم اوس چیز کو کراہ دیکر اوس سے جو حاصل ہو وہ
اوسکی خوراک وغیرہ میں خرچ کرے اور اگر اوس میں نفع نہیں ہو تو اوسکو بیچ دے
مسئلہ اگر پڑھی پائی ہوئی چیز پر حاکم کی اجازت سے کچھ اپنا صرف کیا پھر
مالک آیا تو اختیار ہو کہ جب تک مالک سے اپنا خرچہ نہ لے لے تک چیز مالک کو نہ دی

مسئلہ پڑی ہوئی چیز دعوے کرنے والی کو نہ دی جب تک وہ گواہ نہ دے
 کہ میری ہو مسئلہ اگر زید نے دعوے کیا عمر پر کہ کسی میری غلامی پڑی
 پائی ہو اور اس چیز کی کچھ نشانی بیان کی اور وہ نشانی اوسسین پائی ہو
 تو زید پر حلال ہے کہ وہ عمر کو دیدی اور اگر نندی تو قاضی زید پر جبر نکرے
 مسئلہ جسے چیز پڑی پائی اگر وہ فقیر ہے تو اسکو مضائقہ نہیں کہ اس چیز
 سے کچھ فائدہ لے یعنی اپنی کام میں لگا دی اور اگر تو نکرے تو وہ چیز خراب
 کر دی خواہ اجنبی محتاج کو خواہ اپنی محتاج مان باپ یا جورو یا بیٹے کو
 کتاب الالباق یعنی بھاگے ہوئے غلام کا بیان مسئلہ کیسے بھاگے
 ہوئے غلام کو پکڑ لینا مستحب ہو اگر غلام پر در پڑے مسئلہ جو شخص کیسے
 بھاگے ہوئے غلام کو تین منزل یا زیادہ دور سے پکڑ لادے وہ چالیس درم
 مالک سے دلا یا دے اگرچہ وہ غلام چالیس درم سب کی قیمت کا ہو اور اگر تین منزل
 سے کم سے پکڑ لایا تو اسی حساب سے اسکو دینا مسئلہ مدبر اور ام ولد اور غلام
 کا ایک ہی حکم ہو مسئلہ اگر ایک شخص کیسے بھاگے ہوئے غلام کو پھیر لانا تھا
 اور اسکی پاس سے وہ غلام بھاگ گیا تو اس پر ضمان نہیں مسئلہ بھاگے
 ہوئے غلام کے پکڑنا البتہ مناسب ہو کہ جب پکڑی تب لوگوں کو گواہ کر دے کہ میں
 اسکو اسکو پکڑتا ہوں کہ مالک کو پھیر دینا مسئلہ اگر زید کا غلام عسکری پاس
 اگر وہ خاصو بھاگ گیا پھر بکرا اسکو پکڑ لایا تو بکر کی مزدوری عمر سے دلا دینے

کتاب الالباق

کتاب المنقود

مسئلہ بھاسکے ہوئے علام کے کہانے وغیرہ پر جو کچھ صرف ہوا سکا وہی
حکم سے جو پڑھی بائی ہوئی چیز کی بابت خرچہ کا حکم پر کتاب المنقود میں
جوابنا غائب ہو کہ اس کو ہونیکا شکنا اور اس کی موت زندگی کا حال معلوم نہ ہو
منقود کس میں مسئلہ فاضی ایک شخص کو مفر کرے کہ وہ منقود کی جی لیا
اگر میری اور اس کو مال کی محافظت کرے اور اس کا خبر گیران رہی اور وہ شخص
اس منقود کو مال میں سے اس کو جو روپہ اور اس شے دار پر کہ جس سے وہ منقود
پیدا ہوا یا وہ منقود کی اولاد میں ہو خرچ کرے مسئلہ فاضی منقود کے
اور اس کی جو روپہ کے بیچ میں تفریق کر دو مسئلہ تو میرے کے بعد حکم کر
کہ منقود میری کتاب و اس کی جو روپہ و عدت میں بیٹھو اور اس کا مال اس وقت میں
اس کی دار تو میری قسم کیا جاوے تو میرے برے سے پھلے نہیں ہوتا اگر منقود کے
ساتھ ایک ایسا وارث ہو کہ اس منقود کے سبب وارث محبوب ہوتا ہی تو
اس وارث کو کچھ عطا کیا اور اگر ایسا وارث ہو کہ اس منقود کے سبب اس کو
حق کم ملتا ہی تو اس کو کم ہی دینگے اور باقی جمع رکھینگے جیسے محل کا حصہ +
کتاب الشرح کہ معنی سا جھو کا بیان مسئلہ سا جھو و طر جہ ہونا ہی
ایک شرکت املاک و دوسری شرکت عقود مسئلہ شرکت املاک یہ ہے کہ دو
آدمیوں نے یا کئی آدمیوں نے ایک چیز پائی سا جھو میں وراثت کی سبب
یا سا جھو مول لی تو اس صورت میں ایک شریک کو اور شریکوں کی ملا جارت اور

شرکاء

حصہ میں نصیحت کرنا حرام ہے جسے اجنبی کی چیز میں مسئلہ شرکت مفود یہ ہے کہ دو آدمی یا کئی آدمی سا جہا کرین اور ایک دوسرے کو کہہ کہ میں تیرا شریک ہوا اتنے روپوں میں اور وہ دوسرا قبول کر لے سو البسا سا جہا کئی طرح ہوتا ہے ایک معاوضہ ہے کہ دو نو شریک مال میں اور نصیحت میں اور دین میں برابر ہوں مسئلہ اگر ضرر و ظلام نے یا بالغ یا نابالغ نے یا کافر و مسلمان نے اس میں شرکت معاوضہ کی تو درست نہیں مسئلہ شرکت معاوضہ میں ایک شریک دوسرے کا ذیل اور ضامن ہو جانا ہے جو کہہ ایک مول لے دوسرا بھی اس میں شریک ہے سوا خود ہر شک اب انہی گہروالوں کے اور جو دین تجارت یا عصب یا ضامنی کی بابت ایک شریک پر دنیا آدھا اس میں دوسرا بھی شریک ہے اور جیسے مال میں سا جہا ہے اسی جنس کا مال اگر ایک شریک کو کسی نے یہ کیا یا دراشت میں پایا تو یہ شرکت معاوضہ باطل ہو گئی اور اگر عرض یا یا یہ با دراشت میں تو باطل نہیں ہوئی مسئلہ شرکت معاوضہ اور شرکت عنان اسی صورت میں درست ہے کہ اشتراک یا تہ یا تہیوں سے یا اس سے چاندی سے جس کا رواج ہو دوسرے مسئلہ اگر دو شخص الہیہ شرکت کرنا چاہیں تو ہر ایک اپنا آدھا اسباب دوسرے اسباب کے لئے ایک دوسرے کے ماتھے بیچے الین ہر شرکت کا عقد کر لین تو درست ہے مسئلہ دوسری شرکت عنان ہے اس میں ایک شریک دوسرے کا ذیل ہی ہوتا ہے اور اس شرکت میں خالوہ و نو شرکوں کا مال آدھا آدھا اگرچہ نفع آدھا آدھا نہ ٹھہری خواہ نفع برابر ٹھہرے اگرچہ

مال برابر نہ ہو خواہ کل مال میں سا جہا کر بن یا نہ ہو سہری میں اور مال دو نو شرکیوں کا ایک
 ہی جنس ہو یا جنس علحدہ علحدہ ہو مثلاً ایک کے روپے دوسرے کی اشرفیان
 مسئلہ شرکت غنان میں دو نو شرکیوں کو اپنا مال ملا دینا شرط نہیں مسئلہ
 شرکت غنان کی دو نو شرکیوں میں سے جو شرک چتر مول لے اوس سے باقی قیمت
 طلب کرے دوسرے نہیں پہر جب یہ مول لینے والا شرک اپنی پاس سے
 قیمت کو دو نو آدھی حصے کے موافق اوس دوسرے شرک سے لے مسئلہ
 اگر مال مول لینے سے پہلے دو نو شرکیوں کی جمع پونجی جاتی رہی یا ایک کی جاتی
 رہی تو شرکت غنان باطل ہو گئی مسئلہ اگر ایک شرک نے اپنی دامون سے
 چتر سا جہی کی مول لی اور دوسرے سا جہی کا مال ہلاک ہو گیا تو وہ چتر دو نو شرکت
 میں سے اور مول لینے والا دوسرے شرک کے حصہ کو دام اوس کے لئے مسئلہ
 اگر ایک شرک کو لکھو کہ معین ہو یا جاریا یا چتر اسی تو شرکت غنان فاسد ہو گئی مسئلہ
 غنان اور مضامہ کی شرکت والے شرکیوں کو اختیار ہو کہ جو او میں سے چتر یا وہ مال کیسے پاس
 بضاعت رکھو اور اوس مال کو لکھو کہ نو کر رکھو اور کیسے پاس رکھو اور مضارت پر سے
 اور کیسے وکیل کرے مسئلہ سا جہی شرکت کا مال شرک کے پاس امانت
 ہوتا ہے مسئلہ ہسری شرکت قبل ہر کہ دو ورزی یا ایک ورزی اور دوسرا
 رنگہ نیز شرک ہو جاوے بن لوگوں کا کام بنانے کے لئے اوس میں جو حاصل ہو وہ
 ان دو نو کا ہی ہے ہر الیسو شرکیوں میں سے اگر ایک شرک کسی کا کام بنائے تو

تو وہ کام دوسرے شریک پر بھی لازم ہو جاتا ہے اور اگر کچھ کماد می تو دوسرا
 بھی اوس میں شریک ہونا ہی مسئلہ جو نفعی شرکت وجوہ ہے کہ دو شخص شریک ہو بین
 نے مال کے ہر چہ کہ اپنی مردوت رو داری سے مول لین اوز بعین تو اس سامعے
 میں ایک صاحبھی دوسرے کا وکیل ہوتا ہی ہر اگر شرط کی کہ جو کچھ مول لین ہ آدھا
 آدھا دونوں کا ہی باتھائی ٹھہرایا تو نفع بھی اس حساب سے دونوں کو ملیگا ہر اگر
 کیسے لکھو انہیں سے زیادہ نفع ٹھہرایا تو یہ زیادہ ٹھہرانا باطل ہے **فصل**
 لکڑیان بننے میں اور شکار پکڑنے میں اور پانی سیچنے میں صاحبانہیں درست
 ہر اگر کسی نے کیا تو کام کرنا لیکو بالکل وہ خیر ملیگی جو حاصل ہوئی اور دوسرے کو
 مردوری ملیگی جو مردج ہو مسئلہ فاسد صاحبو میں جسکا جتنا مال ہوگا اوسکو
 اوتنا نفع دینگے اگرچہ نفع زیادہ ٹھہرا ہو مسئلہ ایک شریک مر گیا یا مرد ہو کہ
 دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم کر دیا تو صاحب باطل ہو گیا مسئلہ ایک
 شریک دوسرے شریک کے مال کی زکوٰۃ نہ دی اوسکی نے اجازت مسئلہ اگر
 زید اور عمر دو شریک ہیں اور ہر ایک نے دوسرے کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دی ہر
 دونوں نے اپنی اپنی مال کی زکوٰۃ دی اگر زید نے پہلو دی اور عمر نے پیچھے
 تو عمر پر زکوٰۃ کا ضمان ہے اور اگر دونوں نے برابر دی تو ہر پر عمر کی زکوٰۃ کا
 اور عمر پر زید کی زکوٰۃ ضمان ہے مسئلہ اگر مفاد ضد کی شرکت کی ایک شریک
 نے دوسری کی اجازت سے ایک باندی مول لی شرکت کے مال سے صحت کر لیا

تو وہ باندھی ہوئی ہو جسے مولیٰ اور دوسرے کو کچھ نہ ہی کتاب الوقت
 اصل خبر روک میں رہی وقت کرنیوالی کی ملک ٹھہری ہوئی اور اس خبر سے جو فائدہ
 ہو وہ خیرات ہوا دسکو وقت کہتی ہیں مسئلہ اگر قاضی حکم کر دی تو وقت
 کی ہوئی خبر وقت کرنیوالی کی ملک سے نکل جاوے مسئلہ وقت پورا جب ہو
 وقت کرنیوالا اس خبر کو اپنی ملک سے الگ کر دی اور منولی ہو سو پدمی اور ہمیشہ
 کیو اس طرح وقت کر مہ مسئلہ اگر زمین اور اسکو جو تنی والے اپنی بل اور ٹکڑی
 وغیرہ کیسے اسکو ساتھ وقت کر دی تو درست ہے مسئلہ جس شاع کے جائز
 ہونیکا حکم ہو گیا اور جس منقول خبر کا رواج ہوا دسکا وقت کرنا جائز ہے
 مسئلہ وقت کی خبر کو تملیک کرنا اور بانٹنا جائز نہیں اگرچہ اپنی اولاد ہی
 وقت کیا ہو مسئلہ وقت کی خبر سے جو پیدا ہو یعنی حاصل آدمی وہ پہلو اسکی
 عمارت میں یعنی درستی میں خرچ کیا جاوے گو کہ وقت کرنیوالے نے ہمیشہ شرط
 کی ہو مسئلہ اگر حوالی وقت کی ہوئی ہو تو جو اس میں ہے وہ اسکی مرمت کرے
 اور اگر اسنے انکار کیا یا وہ عاجز ہے نہیں کر سکتا تو حاکم اسکی مرمت کرے
 اس طرح کہ اس مکان کو کرایہ پر دی جو کرایہ ملو وہ مرمت میں لگا دے مسئلہ
 اگر وقت کا مکان خراب ہو گیا کہ اسکو توڑ کر وقت کی عمارت میں خرچ کیا جاوے
 اگر حاجت ہو اور اس میں سے اگر کچھ باقی رہا تو حفاظت سے رکھا ہے کہ احتیاج کی وقت
 کام آدمی اور اسکو وقت کے مقدار دیکھو بانٹ دیا جاوے مسئلہ اگر وقت

کر نیا لے نے وقف چیز کا حاصل اپنی واسطی ٹھہرایا اپنے آپ کو وقف کی
 چیز کا متولی رہنا ٹھہرایا تو درست ہے ہر اگر وہ وقف کر نیا الا خیانت کیا کرنا
 ہے تو اس سے وہ چیز لے لین گے جیسے وہی سے اگر چہ اس وقف کرنے
 والے نے پہلے یہ شرط کر لی ہو کہ یہ چیز مجھ سے لپیجا دی فصل اگر زید نے
 ایک مسجد بنائی تو ابھی وہ زید کی ملک میں ہے جب زید اس کو اپنی ملک سے
 الگ کر دے اور اس کو لٹو راہ آمد و رفت کی نہ بنا دی اور اس میں نماز کی اجازت
 نہ دی ہے یہ جہاں بسا کر دی اور ایک شخص بھی اس میں نماز پڑھ لے تب مسجد
 زید کی ملک سے غلجا دی مسئلہ اگر زید نے ایک مسجد بنائی اور اس کو نیچے
 سر و خانہ بنایا اور اس کو کوٹھری بنائی اور مسجد کا دروازہ راہ کی طرف لگایا
 اور اس کو جدا کر دیا یا یونکیا کہ اپنی گہ کے اندر مسجد بنائی اور لوگوں کو اس میں
 آئینہ حکم کیا تو زید کو اختیار ہے کہ ایسی مسجد کو جب چاہے بیچ دے اور جب
 زید مرے تو وہ مسجد وارثوں کی میراث ہو جاوے مسئلہ اگر زید نے سقایہ یا
 گاڑوان سرائی یا مسافروں کو آرام کیواسطی راہ میں مکان یا قبرستان بنایا تو
 زید کی ملک میں وہ ہے جب تک حاکم اس کے ملک کے نکلنے کا حکم نہ کرے مسئلہ
 اگر شاہراہ کی کچھ زمین مسجد میں داخل کر لے تو درست ہے اگر مسجد کی
 زمین کچھ شاہراہ میں داخل کرے تو بھی درست ہے کتاب البیوع
 آپسی رضامندی سے مال سے مال بدلنے کو بیع کہتے ہیں مسئلہ بیع ٹھیک

ہو جاتی ہے جب سچا والا کہو کہ میں یہ چیز بچا لی اور مول لینے والا کہو مینے
 مول لینے والا کہو کہ میں یہ چیز بچا لی اور مول لینے والا کہو مینے
 وہ چیز اسکا نہ میں دے دو قیمت مانگے یہ چیز لے لے مسئلہ اگر بچا والا
 یا لینے والا قبول کرنے سے پہلے اس مجلس سے اٹھ گیا تو ایجاب باطل ہو گیا
 مسئلہ اگر قیمت کی گنتی اور وصف بیان کر دیا تو بیع جائز اگرچہ اس
 قیمت کی طرف اشارہ کیا مسئلہ اگر معین قیمت موجود نہ ہو اسکی طرف اشارہ
 کر دیا کہ ان روپیوں کے بدلے مول لیا تو بیع جائز اگرچہ ان روپیوں کی
 گنتی اور وصف بیان کیا ہو مسئلہ بیع درست ہو نقد دن اور درست ہی فرضوں
 اگر قرض کے ادا کر نیکی مدت ٹھہر جائے مسئلہ اگر ایک چیز مطلق قیمت پر مول لی
 یعنی قیمت کی جنس کا تعین نہ کیا کہ اشرفیاں یا روپی تو بیع درست ہی مگر قیمت
 دھیر دنیا آدگی جو اس شہر میں اکثر رائج ہو خواہ اشرفی خواہ روپیا خواہ پسا
 مسئلہ اگر اس شہر میں نقد و مختلف رائج ہوں تو جو بیع مطلق ہو تو وہ درست
 نہیں ہو مسئلہ غلہ اور کھانا بچنا درست ہو برتن سونا پکڑا اور ڈھیری ڈھیری
 کر کے یا ایسی برتن سونا پکڑا یا ایسی پتھر دن سے تول کے جکا اندازہ معلوم
 نہیں کہ کتنا ہو مسئلہ اگر کسی نے ایک ڈھیری بچی یوں ٹھہرا کر کہ اس میں
 ایک ایک صاع کی بیج ایک روپیہ کو اس میں سے درست ہوئی باقی نادرست ہو
 مسئلہ اگر کبر بونگاہ بوڑیا کیرا بچا یوں ٹھہرا کہ فی کبری یا فی گز ایک روپیہ کو تو

تو سب بیع فاسد ہی اور اگر ہر ایک بکری کو اور ہر لکھ کو علیحدہ علیحدہ دے دے تو
 کو نام رکھ دیا تو بیع جائز ہے مسئلہ اگر مثلاً ایک ڈھیری غلہ بیچا ٹھہرا کر کہ سو
 صاع ہی بستر چرکہ فی صاع ایک روپیہ کو پر دہ تو ہی صاع ہوا تو لبنی والا چاہے
 تو ہی روپیہ کو دہ لے لے چاہے کل لے لے ادا کر سو صاع کسی کچھ زیادہ ہو تو وہ
 بیچنے والی کا ہی مسئلہ اگر کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر لی پر دہ ناپی سے کم ہوئی
 تو ادنیٰ ہی روپیہ کو چاہے لے چاہے نہ لے اور اگر سو گز سے زیادہ ہوئی تو وہ
 بیچنے والی کی ہے پھر بیچنے والی کو اختیار نہیں کہ وہ سو گز نہ بیچی مسئلہ اگر
 کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر فی گز ایک روپیہ کو بیچی پھر ناپی سے کم ہوئی دس گز تو
 لینے والا چاہے وہ تو ہی گز تو ہی روپیہ کو لے لے چاہے نہ لے اور اگر زیادہ ہوئی تو
 لبنی والا یا سب زمین یا کپڑا اسی حساب سے لے لے بالکل چھوڑ دے مسئلہ اگر ایک
 حویلی میں سو دس گز زمین بیچی تو بیع فاسد ہی اور اگر سو حصہ زمین سے ایک حصہ
 حویلی کا بیچا تو درست ہے مسئلہ اگر کٹہری مولیٰ میں بیہ ٹھہرا کر کہ اس میں دس کپڑے
 ہیں پھر اس میں کم ہوئی یا زیادہ ہوئی تو وہ بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر ایک
 ٹھہری بیچو دس کپڑے کہہ کر اور ہر ایک کپڑے کی قیمت علیحدہ علیحدہ ٹھہرا دی
 پھر اس میں سو دس کم ہوئی تو آٹھ کی قیمت دیکر چاہے لے لے اور اگر زیادہ ہوئی
 تو بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر کپڑا مولیٰ لیا دس گز فی گز ایک روپیہ کو ٹھہرا کر
 پھر وہ ساڑھی نو گز ہوا تو چاہے نو روپیہ کو لے لے چاہے سب بھیر دی اور اگر ساڑھی

دس گز ہوا تو دس روپے کو لے ہی لے پھر نیک اختیار نہیں مسئلہ مکان اور
 کتبیاں غریبی کی بچھو میں اور درخت زمین کے بیچ میں خود بخود یک جانا ہی اگرچہ
 صریحاً اوسکا ذکر نہوا ہو مگر زمین کے بیچ میں کہیں نہیں یک جاتی جب تک اوسکا
 صریح ذکر نہوا مسئلہ اگر درخت پھل لگا ہوا بیجا تو وہ سیوہ بیچنے والی کا ہے
 ہاں اگر سیوہ کا بھی ذکر نہ بیچنے میں آجا وہی تو لینے والی کا ہو جاد ہی مسئلہ اگر
 پھل لگا ہوا درخت بیجا اور پھل کا ذکر نہ آیا تو بیچنے والے سے کہیں گے کہ نہ پھل
 توڑے اور یہ درخت لینے والی کو سو پ دے مسئلہ اگر درخت پر لگا ہوا پھل
 بیجا تو جائز ہی مگر لینے والا اوسکو اوس وقت توڑے اور اگر بشرط ٹھہری کہ
 یہ پھل درخت ہی پر لگا رہی تو وہ بیع فاسد ہی مسئلہ اگر درخت میں لگا ہوا
 سیوہ بیجا اور اوس میں سے کچھ سیوہ معین کر کے اپنا بھی ٹھہرا لیا تو جائز ہے
 مسئلہ اگر کہیوں بالیو نہیں یا باقلا پہلیو نہیں لگا ہوا بیجا تو جائز ہی مسئلہ
 مسئلہ تولیہ والیکی فردوری بیچنے والی کو ذمہ اور روپیہ کھری کرنے یا ڈھونڈ
 تولیہ کی فردوری خریدار کے ذمہ مسئلہ اگر اسباب بیجا اسباب کو بے
 تو دو نوں ایک دوسرے کو دست بدست سو پ دے اور اگر اسباب روپیہ کے
 بدلے بیجا تو خریدار روپیہ اول دے پھر یہ اسباب بیجا اسباب خیار الشرط
 معاملہ والو کو پھر نیک شرط میں ہو مسئلہ دست ہی بائع اور مشتری دو نوں کو یا ایک ہی
 کو کہ پھر دینے کی شرط کر لین میں دن یا اس سے کم مسئلہ اگر تین دن سے

باخیار الشرط

زیادہ سپردینے کی شرط کی تو جائز نہیں مسئلہ اگر سپردینے کی شرط کی نہیں
 دن کے اندر اجازت دی کہ منہو مجھ چیز لیلی یا بیچدالی تو بیع درست ہو گئی
 مسئلہ اگر کچھ بیچا اس شرط پر کہ جو تین دھنیں قیمت ندری تو مجھ سودا نہیں ہے
 تو درست ہے مسئلہ اگر بیچا اس شرط پر کہ چار دن تک اگر قیمت نہ ادا کر دی تو
 سودا نہیں تو بیع صحیح ہی درست نہ ہوئی مگر ان اگر تین دھنیں قیمت ادا کر دی تو
 بیع درست ہو گئی مسئلہ اگر بیچو والے نے اختیار لیا تو جب تک وہ دن اختیار
 کے نہ گذر لیں تب تک وہ چیز بیچنے والی کی ہے اگر مشتری نے لیلی تھی اور طاقی
 رہی تو قیمت دینا آوگی مسئلہ اگر مشتری نے اختیار لیا تھا تو چاہی بائع
 کے پاس سودہ چیز لڑی اگر جب تک اختیار باقی ہے تب تک خریدار اس کا مالک
 نہو جائیگا پھر اگر خریدار کے پاس سودہ جاتی رہی یا خراب ہو گئی تو دام دینا آوگی
 مسئلہ اگر کسی نے کسی کی باندی سے نکاح کیا پھر اس باندی کو میان سے
 مول لیا اس شرط پر کہ تین روز میں چاہوں تو سپرد دن تو نکاح باقی رہا اور
 بعد محبت کر نیکی بھی چاہی تو سپرد دی اور مول نہ لی مسئلہ اگر اختیار والے
 نے دوسری غیبت میں اجازت دی تو جائز ہے مگر قسم کرنا بیع کا نصیب میں جائز
 نہیں مسئلہ اگر جب کو اختیار تھا وہ مر گیا یا اختیار کی مدت پوری ہو گئی یا ضرر
 نے آزاد کر دیا یا بد بیا مکان کر دیا یا اختیار کی مدت میں تو بیع پوری ہو گئی
 مسئلہ اگر ایک مکان مول لیا اور اختیار کی شرط کی پھر اسی اختیار کی

مدت میں اسی قریب کی زین یا حویلی کی اداسکی شفعہ کے سبب وہ اختیار نہیں رہتا اور
 بیع پوری ہو جاتی ہے مسئلہ اگر مشتری نے دوسرے کے اختیار کی شرط کی جائز ہے
 پہر مشتری یا وہ دوسرا دونوں میں سے کوئی اجازت دیدی یا فسخ کرے تو جائز ہو
 مسئلہ اگر دونوں نے اختیار لیا پہر ایک نے کہا میں نے لیا اور دوسرے نے کہا
 کہ میں نہیں لیتا تو جس نے پہلے کہا اوس کا کہنا ٹھیک ہے اور اگر دونوں نے ساتھ ہی
 کہا تو بیع فسخ کرنا بہتر ہے مسئلہ اگر دو غلام اکٹھے ہو اس شرط پر کہ ایک میں اختیار
 ہو اگر وہ ایک غلام معین کر دیا کہ اس میں اختیار ہو تو جائز ہو اور اگر معین نکلیا تو جائز
 نہیں مسئلہ اگر چار کپڑے لئے اس شرط پر کہ جو اس میں چاروں سولے لون تین دن کو
 اندر تو اختیار جائز نہیں اور چار سہ کم میں جائز ہے مسئلہ اگر دو شخصوں نے
 کچھ سبب لیا اختیار کی شرط پر پہر ایک نے اجازت دیدی تو دوسرے کو فسخ کا اختیار
 نہیں مسئلہ اگر غلام مول لیا سو روپیے کو اس شرط پر کہ بید روپے کا بچا جاتا ہے
 یا لکھ جاتا ہے پہر وہ ویسا نہ نکلا تو مشتری یا سو روپے کو اسی کو لے یا پہر سے
 باب اختیار اور وہ بیعتی مشتری دیکھو پہر کو نہ صرف مسئلہ بن دیکھی چیز کا مول لینا
 جائز ہے پہر دیکھو کے بعد پہر دینے کا اختیار ہے اگرچہ پہلے سے رضامند ہوا تھا
 مسئلہ بن دیکھی چیز کے بیچنے والے کو پہر لینے کا دیکھو کے بعد اختیار نہیں
 مسئلہ اگر بن دیکھی چیز کی پہر مشتری نے کچھ ادھین نقصان کر دیا یا اپنے
 خرچ میں لایا یا اختیار والا مر گیا تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اگر غلام یا غلام مول لیا

اختیار

تو اسکا منہ نہ کھول کر دیکھ لینا اور جانور کا منہ اور پی دیکھ لینا اور پٹھو مول کا ظاہر
 دیکھ لینا اور مکان کے اندر کا دیکھ لینا کافی ہو مسئلہ جسکو تجھ سے واسطو
 وکیل کیا اوس وکیل کا دیکھنا اور اپنا دیکھنا برابر ہو اور قاصد کا دیکھنا متبرخیز
 مسئلہ اندر سے مول لیا تو جائز ہے پہر جب اندر سے اپنے اتہ سے
 چیز کو مٹولی لیا یا سو گتہ لیا یا چکھ لیا پہر اوسکو پہر نے کا نہیں اور زمین کا جب
 اندر سے سامنی بیان کیا اور اوسنی اکا نکیا پہر اوسکو پہر نے کا اختیار نہیں
 رہنا مسئلہ اگر دو کپڑے مول لینے سے پہلو اوئین کا ایک کپڑا دیکھا پہر دوا
 مول لئو تب دوسرا دیکھا اور نا پسند ہوا تو اختیار ہو کہ دوا کو پہر دے مسئلہ
 لینے والے کے مرنے سے دیکھنی کا اختیار جاتا رہتا ہو پہر وارث کو اختیار
 نہیں رہتا جیسے شرط کا اختیار مسئلہ اگر کپڑا پہلو دیکھا تھا پہر اوسکو مول لیا
 تو ویسا ہی وہ کپڑا پایا تو پہر نیکا اختیار نہیں اور اگر ویسا نہیں رہا کوئی وصف
 اوسکا متغیر ہو گیا تو پہر نیکا اختیار ہو پہر اگر بالغ اور مشتری میں سے ایک نے
 کہا کہ وصف متغیر ہو گیا دوسرے نے کہا متغیر نہیں ہوا تو بالغ کے قول کا
 اعتبار ہو اور اگر دیکھنی میں اختلاف ہوا تو مشتری کے قول کا اعتبار ہے
 مسئلہ اگر ایک گٹھری کپڑو کی مول لی اور دیکھنی پہلو اوسین کا کوئی
 کپڑا بچا یا کسیکو بخش دیا اور سو پ دیا تو دیکھنی کے مقرر سے یا شرط کے اختیار
 کے مقرر سے وہ گٹھری پہر نہیں سکتی مگر ویسا سبب البتہ نہیں سکتی ہیں

باب خیال العیب یعنی بیع میں بعد بیع کے اگر کوئی عیب نکلے تو کیا حکم ہوگا
 اگر مولیٰ مولیٰ چیز میں کچھ عیب پایا تو اسکو پیرے یا جتنی قیمت ٹھہری تھی
 وہی قیمت دے مسئلہ چیز میں عیب وہ ہوتا ہے جس سے اسکی قیمت تاجر وں
 کے نزدیک کم ہو جاوے جیسی غلام باند میں بھاگنا اور بچوٹے پر پیشاب کرنا
 اور چوری اور جنون اور لونڈی میں ٹنٹھ کی بدبو اور بغل کی بدبو اور زنا حرام
 کا بیٹا لونڈی میں عیب ہو اور غلام میں یہ عیب نہیں اور کفر غلام لونڈی دونوں میں
 عیب ہو اور استحاضہ ہونا اور نونا اور حیض اور پڑائی کمانسی اور قرص اور
 بال اور بانی ہونا انکے میں عیب ہو مسئلہ اگر مشتری کے پاس ایک عیب اور
 نیا پیدا ہوا تو اگر بائع راضی ہو جاوے تو پیرے اور نہیں تو جس قدر اس عیب کے
 سبب قیمت کم ہو گئی اس قدر قیمت بائع سے پیرے مسئلہ اگر مولیٰ لیا کپڑا
 پہرا اسکو قطع کیا تو اس میں دیکھا عیب تو عیب کے نقصان کی قدر قیمت بائع سے
 پیرے پہرا اگر بائع نے قطع کیا ہوا وہ کپڑا پیر لیا تو پیر لیا بھی اسکو ہونچتا
 ہو مسئلہ اگر زید نے کپڑا لیا عمر کسی اور پہرا پہرا دھین دیکھا عیب اور
 بکر کے ہاتھ بیچ ڈالا تو زید اس عیب کو نقصان کی قدر قیمت عمر سے نہ پاوے گا
 مسئلہ اگر کپڑا مولیٰ لیا پہر قطع کر کے سیاہ یا رنگایا آٹا مولیٰ لیا اور گئی دھیر
 ملا دیا پہرا دھین عیب معلوم ہوا تو عیب کو نقصان کی قیمت بائع سے پیرے
 پہرا اگر اس سے پہلے ہوئی کپڑی کو یا گئی ملے ہوئی آٹے کو جس میں بعد اسکو

عیب دیکھتا تھا کیسے ہاتھ بیچڈا تو بھی عیب کے نقصان کی قیمت اس میں نہ دے
 پیرے مسئلہ اگر غلام مول لیا اور وہ غلام مر گیا یا مشتری نے اس کو آزاد
 کر دیا کچھ مال ٹھہرا یا مشتری نے اس کو مار ڈالا یا کھانا مول لیا پھر سب کہا لیا
 یا اس میں سے کچھ تھوڑا کھا لیا بعد اس کو اس میں معلوم ہوا عیب تو عیب کو نقصان
 کی قیمت بائع سے پھر نہیں سکتا مسئلہ اگر انڈیا لکڑی یا اخروٹ مول لیا اور
 توڑی سے ایسا سڑا نکلا کہ کچھ کام آسکتا ہو تو عیب کے نقصان کی قیمت بائع سے
 پیرے اور اگر مطلق کام کا نہیں تو سب قیمت پیرے مسئلہ اگر زید نے
 عمر سے چیز مول لیکر بکر کے ہاتھ بیچ ڈالی بکر نے عیب دیکر زید کو پیر دی اگر
 حاکم نے حکم سے پیر دی تو زید عمر کو پیر دے سکتا ہو اور اگر زید نے اپنی خوشی سے
 پیر لی تو عمر کو بغیر حکم حاکم کے نہیں پیر دی سکتا ہو مسئلہ اگر مشتری نے
 چیز مول لیکر اس پر قبضہ کر لیا پھر کہا کہ اس میں عیب ہو تو مشتری سو قیمت
 زبردستی نہ دلا دینگو لیکن مشتری سے عیب کے گواہ مانگین گے اگر وہ گواہ
 نہ دے تو بائع سو کم لین گے اور اگر مشتری کہو کہ میری گواہ شام کے ملک میں
 ہیں تو بائع کو قسم دینگو اگر قسم کھالی تو مشتری سو قیمت اس کی دلا دینگو
 مسئلہ اگر مشتری نے غلام مول لیا اور کہا کہ یہ غلام بگڑا ہو تو بائع
 کو قسم دینگو جب تک کہ مشتری سب انکی گواہ نہ دے کہ یہ میری باس سہی سب انکی گواہ
 نہ دے پھر اگر اس نے گواہ نہ دے تو بائع کو قسم دینگو کہ قسم خدا کی یہ میری باس

سو کہی بہا کا منہ نہ مسئلہ اگر مشتری نے چو کری مول لی لی اور قیمت
 دیدی بعدہ مشتری نے عیب دیکھا اور بائع نے کہا کہ یہ چو کری اور ایک
 اور دوین نے بیچی ہیں اسکو ہاتھ مشتری کہتا ہے کہ یہی اکیلی چو کری تو
 مشتری کی بالکل اعتبار ہے مسئلہ اگر دو غلام مول لے کر ایک پر قبضہ کر لیا
 اور دوسرے میں عیب پایا تو دونوں کو لے لی یا پیر ۲۰ مسئلہ اگر
 اکیل یا موزون چیز لی اور اوسین سے تھوڑے میں کچھ عیب پایا تب جو بچہ بچہ
 یا سب لے لے مسئلہ اگر اکیل یا موزون چیز مول لی پھر اوسین سے
 کچھ تھوڑا گولی اور نہ نکلا تو باقی جو رہی وہ مشتری نہیں پھر سکتا
 اور کڑھو تو اوس میں مشتری کو اختیار ہے کہ وہ باقی کڑھ پھیر دے اور سب
 قیمت بائع سے پھر لے یا اتنا ہی کڑھ لے لے اور جس قدر دہشتی لگیا اتنی کی
 قیمت بائع سے پھر لے مسئلہ اگر کڑھ لیا جانور یا غلام نوٹھی لی اور اوس میں عیب
 عیب پھر مشتری نے اؤ کو پہن لیا یا اپنی حاجت کے واسطے اوس پر سوار ہوا یا اسکا
 علاج کیا تو پیر نہ لگے گا یا بہہ اؤ کو عیب پر انہی ہو چکا نہا اور اگر پانی ملا نہ
 سوار ہو گیا تھا یا پیر نہی کو اوس پر سوار ہو کر گیا یا اسکا چار امول لینے کو اوس پر
 سوار ہو گیا تو پیر نہی سکتا ہے مسئلہ اگر کسیکے غلام نے چوری کی اوسنی غلام کو
 بچھڑا اور مشتری کو چوری کا حال معلوم تھا تو مشتری کے بھائی کو اوس
 غلام کا اوسی چوری کی بابت ہاتھ کاٹنا گناہ تو مشتری چاہے تو اس غلام کو پھر لے

اور بائع سے وہی قیمت مانگے مسئلہ اگر بائع نے کہا کہ سب بیوتوں کے
 ساتھ میں نے اس چیز کو بیچا یعنی اگر اس میں کوئی عیب نہ تھے تو مجھے سو سو روپے
 نہیں تو درست ہے اگرچہ ہر عیب کا نام لیا اور مشتری نے اس میں عیب
 پہر پاتا تو مشتری کو سپرنیکا اختیار نہیں باب البیع الفاسد الباطل
 اس میں بیع فاسد اور باطل کا بیان ہے مسئلہ درست نہیں ہے بیع
 مرقعہ کی اور خون اور سوز اور شراب اور حر اور ام ولد اور مدبر اور کتاب
 کی پہر اگر کسی نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز مول لیلی اور مشتری کو پاس سے
 ہلاک ہو گئی تو کچھ نہ بناتا دیکھا مسئلہ شکار سے پہلے پھلی اور حوا میں اڑتا
 جانور اور پت میں کا بچہ اور اس بچہ کو بچہ اور تھنوں میں دودھ اور سیت
 بند موتی اور بھیر کے جسم پر لگی ہوئی اون اور جھت میں لگا ہوا شہنیر اور کپڑے
 میں سے گز بہر بیع فاسد ہے مسئلہ اگر شکاری نے کہا کہ اس دفعہ جو شکار لگو
 وہ بیچا تو جائز نہیں مسئلہ اگر درخت میں لگا ہوا میوہ ٹوٹے ہوئے میوہ کے
 بدلے بیچا تو درست نہیں مسئلہ اس طور پر کہ بائع اگر بیع کو چھو لے یا بائع
 بیع پر لنگر می ڈالے تو بیع ہو جاوے درست نہیں ہے مسئلہ یوں بیچا کہ
 دو کپڑے نہیں سے ایک بیچا اور جنگل کی گھاس زمین پر لگی ہوئی بیچا اور اسکا
 اجارہ دینا اور شہد کی گھسی بیچا جائز نہیں مسئلہ ریشم کا کپڑا اور اسکی
 اٹھ بیچنا جائز ہے مسئلہ جو غلام یا لونڈی بھاگی ہوئی ہے اور بائع

بیع فاسد الباطل

کے پاس نہیں اور سکا بچا درست نہیں اور اگر لہین ہو کہ وہ بھاگا ہو مشتری
کے پاس ہے تو بیع درست ہو ورنہ عورت کا اور سکر بدن کی غلطی ہو اور
بال سوز کے اگرچہ اس کی خیر سینا جائز ہے اور اس کی بال بچا اور اس
سے کچھ فائدہ لینا اور مرد اور چھڑا بچا جائز نہیں اور کاکر چھڑا بچا اور
کام میں لگانا جائز ہے مسئلہ مرد کی جانور کی شادی اور بیہ اور اون اور
سینگ بچا جائز ہے مسئلہ اگر ایک کا بالا خانہ ہو اور بیچ کا گہر دوسرے کا
اور بالا خانہ گریڑا نو وہ بالا خانہ خراب اس کی مالک کو بچا درست نہیں ہے
مسئلہ اگر لونڈی بنا کر بیچی حالانکہ تمنا وہ غلام تو بیع جائز نہیں مسئلہ
اگر ایک چیز بیچی کچھ قیمت پر اور ابھی قیمت نہیں پائی اور اسی چیز کو اس بائع
نے اس کی کم قیمت پر مول لیا تو بیہ دوسری بیع جائز نہیں مسئلہ اگر
ایک چیز کچھ قیمت پر بیچی اور ابھی قیمت نہیں پائی اور اسی چیز کو اسی قسم
کی اور چیز کے ساتھ اس بائع نے اس کی کم قیمت پر مول لیا تو اس چیز
کی بیع درست ہوئی اور اس چیز کی بیع جو بائع نے پہلی بیچ تھی جائز نہیں
مسئلہ اگر روغن بچا اس طرح کہ برتن سمیت تو لو اور برتن کا وزن قیاساً
مجا کر لو تو درست نہیں اور اگر روغن بچا کی کہ برتن کو تو لکر اس قدر مجا کر لو تو
درست ہو مسئلہ اگر مشک میں روغن لیا مشک سمیت تو لکر اور بائع کو مشک
بھردی پھر بار دانے کے مجرا دی بن جھکڑا پڑا بائع نے کہا کہ وہ مشک

سیر بھر کی تھی اور شترمی نے کہا کہ دوسری تھی تو بات شترمی کی معتبر ہے
مسئلہ اگر مسلمان نے کافر کی معشر شراب مول لوائی یا بکوائی تو امام ابوحنیفہ
صاحب نے کھا کہ جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہا کہ جائز نہیں
ہے مسئلہ اگر ایک باندی بیچی اس شرط پر کہ شترمی آزاد کر دی جائے
یا سکا تب کرے یا ام ولد کرے تو بیع ناجائز ہے مسئلہ اگر حاملہ لونڈی بیچی
اور شرط کی کہ اسکا حمل نہیں بیچا تو بیع جائز نہیں مسئلہ اگر غلام یا لونڈی
کو بیچا اس شرط پر کہ اتنی روز تک بائع کی خدمت کرے یا مکان بیچا اس شرط
پر کہ بائع اوسمین اتنی مہینوں تک رہے یا اس شرط پر کہ بائع کو شترمی کہے
فرض دے یا کچھ ہدیہ بھیجے یا اس شرط پر کہ اتنی روز دیکھ بعد قبضہ کرادینگے یا
کپڑا بیچا اس شرط پر کہ بائع قطع کر دے اور اگر کہا سینگے ان سب صورتوں میں
بیع درست نہیں مسئلہ اگر جو تا اس شرط پر لیا کہ بائع اسکو برابر کر دے یا
اوسمین مال لگا دے تو جائز ہے مسئلہ اگر بیچا قرضوں اور وعدہ ٹھہرائے
کی اداکانہ روز کا دن یا مہر جان کا دن اور کافروں کے روزوں کے دن یا غم
کے دن اور بائع اور شترمی ان دونوں کو جانتی نہیں یا وعدہ ٹھہرا جا جو نکے
آنیکا دن یا کہیتی کا شترمی کو دن یا غلہ صاف کر نیکے دن یا میوہ ٹوڑ نیکے دن
تو جائز نہیں اور اگر قبیل ہو کوئی ان دنوں کے وعدہ پر تو جائز ہے پھر اگر
کسی نے یہ مدین ٹھہرائیں اور ان دنوں کے ایسے پیشتر ان دنوں کو ساقط کر دیا

توبیح جائز ہو گئی مسئلہ اگر مرد غلام ملا کر بچا یا ذبح کیا ہو احلال جانور اور
 مرد ہو جانور ملا کر بچا تو وہ دونوں کی بیع باطل ہو مسئلہ اگر بڑا غلام اور مرد بڑا
 اپنا غلام اور غیر کا غلام ملا کر بچا یا ملوک چیز اور وقف کی چیز ملا کر بیچی تو بڑی
 غلام کی اور اپنی غلام کی اور ملوک کی بیع درست ہوتی اور مرد بڑا اور غیر کا غلام
 اور وقف کی بیع ناجائز ہوتی فصل فضل مشتری فی حکم البیع الفاسد
 یعنی بیع فاسد میں مشتری کے قبضہ کرنے کے احکام کا بیان مسئلہ
 اگر مشتری نے بیع فاسد کی اور بائع کی اجازت سے بیع کو اپنی قبضہ میں کیا
 بشرطیکہ بیع اور ثمن دونوں مال ہو تو مشتری اوس بیع کا مالک ہو جائیگا اور
 قیمت دینا آوگی اور بائع اور مشتری دونوں کو اختیار فسخ کا ہو مگر در صورتیکہ
 مشتری نے بیع کو کسیکے ماتعہ بیچا لا یا کسیکو دیا لا یا آزاد کر دیا یا مکان
 بنا لیا تو فسخ کا اختیار نہیں رہتا مسئلہ اگر بیع فاسد کو فسخ کیا تو مشتری
 کو اختیار ہو کہ جب اپنی دی ہوئی قیمت نہ پھیر پاوے تب تک بیع پر بائع کو قبضہ
 نہ دے مسئلہ اگر بیع فاسد کی قیمت سے بائع نے کوئی چیز بول لی اور اس پر
 نفع ہوا تو وہ نفع بائع کو کہنا احلال ہے اور بیع فاسد کی شے کو مشتری نے کچھ
 نفع پر بیچا تو وہ مشتری کو حلال نہیں مسئلہ اگر کسی نے دعویٰ کیا کسی
 چیز کی بابت کسی پر اور مدعا علیہ نے وہ چیز عینک فاضی کے حکم سے دیدی اور
 مدعی نے اوس سے کچھ لیا یا پھر مدعی اور مدعا علیہ ملکی اور مدعی نے کہا کہ یہ

فصل فضلی
 فی حکم البیع الفاسد

دعویٰ کچھ نہ آتا تھا تو بصورت میں مدعی کو وہ کہنا پڑا ہوا حلال ہے مسئلہ
 اگر چیز مول لینا منظور نہیں تو اولیٰ قیمت بڑا دینا یا ایک شخص نہ دیداری کرتا ہی
 او سب سے آپ زیادہ قیمت بڑا کر مول لینا یا شہر سے باہر آگے سے جا کر غلہ وغیرہ
 لانا بوالون سے مول لانا اور شہر میں بیچنا جس کو شہر والوں کو نقصان ہو یا شہر کا
 آدمی شہر میں گاناو والوں کا مال اپنی معرفت بیچو یا جمعہ کی اذان کے بعد نماز تک
 بیچنا مکروہ ہے مسئلہ جو قیمت زیادہ دے اور اس کو مانعہ بیچنا درست ہے مسئلہ
 اگر دو غلام میں ایک غلام اور ایک لونڈی ہے اور ایک دوسری کا ذمی رحم
 محرم ہے اور ایک صغیر ہے تو ان دونوں کو جدا جدا کر کے نہ بیچو اور اگر صغیر نہ ہوں
 تو مضائقہ نہیں اور ایک عورت ہو اور اس کا خاوند ہو تو ان کو جدا جدا کر کے نہ بیچنا
 درست ہے باب الاقالہ اقالہ کتبی میں بالغ اور شتری میں ہم کو لڑکے اور پرستو نقد و نقد
 مسئلہ اقالہ نسخ یعنی بالغ اور شتری کو حق میں اور بیع ہو سیکر کو حق میں اور اقالہ
 درست ہے پہلے قیمت کی برابر قیمت پر اور زیادہ قیمت یا نہوڑی قیمت ٹھہرانا بغیر
 معیوب ہونے میں بیع کے لغو ہے پہلی ہی قیمت دینا ادیگی مسئلہ اگر بیع میں
 کچھ عیب ہو گیا تو کم قیمت پر اقالہ کیا تو جائز ہے مسئلہ اگر اقالہ کیا
 ایسی قیمت پر کہ وہ اول قیمت کی غیر جنس ہو تو بیع فسخ ہو گئی اور اول قیمت
 دینا ادیگی مسئلہ اگر اول کی قیمت جاتی رہی تو بھی اقالہ ہو سکتا ہے اور اگر
 بیع جاتا رہا تو اقالہ نہیں ہو سکتا مسئلہ اگر بیع میں سے تھوڑا سا جاتا رہا

باب الاقالہ

تو بانی میں اقالہ جائز ہے باب المراجعتہ والتولیۃ پہلی قیمت پر بیچو کو تولیہ
 کہو جن اور پہلی قیمت پر نفع سنی بیچو کو مراجعتہ کہو جن اور قیمت مثلی ہونا ان
 دو دونوں شرط سے مسئلہ بائع کو اختیار ہے کہ اس المال میں ملائی
 کند می کرے اور رخصائی اور کنارہ بنوائے اور ڈوری بنائے اور لہائیگی و مولی
 اور گلہ کی ہنگامی اور کہو کہ یہ مال مجھ کو اتنی قیمت میں بڑا اور نہ ملا دو اس میں چائی
 اور معلوم کی اجرت اور بیع کی حفاظت کے مکان کا کارہ مسئلہ اگر بائع نے
 مراجعتہ میں خیانت کی تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل قیمت پر لے لیا خرید پر دے دے
 اگر تولیت میں خیانت کی تو جعفر خیانت می او سفہ قیمت کم دیوے مسئلہ
 اگر مشتری نے مثلاً دس درم کو کپڑا مول لیا پھر پندرہ کو بیچا پھر دس کو مول
 لیا اب اگر مراجعتہ پر بیچو تو یوں کہو کہ یہ کپڑا مجھ کو پانچ درم میں بڑا اور اگر دس
 درم کو مول لیا اور بیس کو بیچا اور پھر دس کو مول لے لیا تو اب مراجعتہ پر بیچنا
 درست نہیں مسئلہ اگر دیون غلام ماذون نے دس درم کو کپڑا خریدا اور بیس
 کے مانتہ پندرہ کو مراجعتہ پر بیچا پھر میان اگر مراجعتہ پر بیچو تو یوں کہو کہ مجھ کو دس
 درم میں بڑا اس طرح اگر میان نے دس درم کو کپڑا خریدا اور پندرہ کو اپنے
 دیون غلام ماذون کے مانتہ بیچا پھر وہ دیون غلام ماذون اگر مراجعتہ
 پر بیچو تو یوں کہو کہ مجھ کو دس درم میں بڑا مسئلہ اگر نصف نفع کے مضارب
 نے دس درم کو کپڑا لیا اور مال کے مانتہ پندرہ درم کو مراجعتہ پر بیچا تو یہ

رب المال اگر مرا بھ پر بیچے تو کچھ بھکوساڑی بارہ درم میں پڑا مسئلہ اگر تندرست
 چوکر می خریدی اور وہ کافی ہو گئی یا میان نے اس سے صحبت کی تو بغیر بیان
 کرنے اس عیب کے بھی مرا بھ پر بیچا درست ہے اور اگر خود بیان نے اس کی بھ
 بھڑوی یا وہ بارہ نہی اور اس سے صحبت کی تو بغیر بیان کرنے اس عیب کے مرا بھ
 پر بیچا درست نہیں مسئلہ اگر ہزار درم کو قرضاً ایک غلام مول لیا اور سود درم
 کے نفع سے بیچا اور قرضوں لینا بیان نکلیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ تمام قیمت
 پرے یا پہرے پہر اگر مشتری نے غلام کو ہلاک کر دالا بعدہ اس کو دہا ہوا کہ بائع
 نے قرضوں لیا تھا تو گیارہ ہی سود درم قیمت دینا آدگی اور بھی حکم ہے تو لہ کے
 مسئلے کا اس صورت میں مسئلہ اگر ایک شخص نے تولیہ پر کچھ بیچا اور مشتری کو
 دریافت نہوا کہ اس بائع کو بہم چیز کتنی پر پڑی تھی تو یہ بیع فاسد ہے اور اگر
 اوسے مجلس میں معلوم ہو گیا کہ اس قدر قیمت پر پڑی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے
 لے چاہے پہرے مسئلہ غیر منقولہ چیز خریدی اور منور قبضہ او سپرہین
 پایا اور دوسری کے ماتھے بھی نو جائز ہے مسئلہ قبضہ پانے سے پہلے
 منقول چیز کا بیچنا جائز نہیں مسئلہ اگر کیل چیز کو بشرط ناپ لینو کے یا بوزن
 چیز کو بشرط وزن کر لینو کے یا معدود چیز کو بشرط گن لینو کے مول لیا تو
 مشتری جتنا پہر ناپ لیوی اور تول لیوی اور گن نہی تب تک اس کو بیچنا یا کھنا
 اوسکا جائز نہیں حرام ہے اور مزدوع کا بیچنا اور پہر ناپی سو پہر ہی جائز ہے

مسئلہ بائع کو جائز ہے کہ مشتری کے بیع پر قابض ہونے سے پہلے قیمت
 کو اپنی فرم میں لادے مسئلہ جائز ہے کہ مشتری قیمت زیادہ کر دے یا بائع
 بیع زیادہ کر دے یا قیمت کم کرے مسئلہ جب مشتری نے قیمت زیادہ کر دیا
 تو بائع مستحق ہو جاوے گا بالکل قیمت کا یعنی مزید و مزید علیہ کا اور جب بائع نے
 بیع زیادہ کر دے تو مشتری بالکل بیع یعنی مزید و مزید علیہ کا مستحق ہو جاوے گا
 اور جو بائع نے قیمت کم کر لی تو مشتری کسی کم ہی والا پاوے گا مسئلہ جو دین
 نقد آہون اگر وہ وعدہ پر تھہر جاوے تو جائز ہے مگر قرض میں وعدہ ٹھہرانا
 درست نہیں باب الرہو اس میں سود کا بیان ہے مسئلہ مال سے
 مال بدلنے میں زیادہ لینا بغیر عوض کے رہو ہی جب دونوں مالوں کی قدر اور منتر
 ایک ہی ہو یعنی جو چیز برتن سے نیکر کے اوسمین ناپ اور جو چیز ترازو سے نیکر کے
 اوسمین تول اور دونوں مالوں کا ایک ہی جنس ہونا رہا کی علت ہیں مسئلہ
 مکمل کو مکمل کے بدلے اگر ایک ہی جنس ہوں اور موزون کو موزون کی بدلے
 اگر ایک ہی جنس ہوں تو نقد ایچھا درست ہے اور اگر ایک کم اور دوسری زیادہ
 ہو یا ایک نقد اور دوسری ادوار ہو تو حرام ہے اور مکمل کو مکمل کے بدلے
 بشرطیکہ وہ دونوں ایک جنس اور موزون کو موزون کی بدلے بشرطیکہ وہ ایک جنس نہوں ایچھا
 ایک کم اور دوسرا زیادہ ہو تو نقد ایچھا درست اور رضا حرام مسئلہ مکمل چیز کو جیسو کہ ہون یا جو
 یا چھوٹا یا بیک کو اور موزون چیز کو جیسو چاندی یا سو کو اوسکی جنس کے بدلے

باب رہو

یعنی گھون گھون کے بٹے اور چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بٹے
 اگر برابر اور نقداً بیچو تو درست ہے اور کم زیادہ فرضاً بیچو تو درست نہیں ہے
 مسئلہ جو چیز بطل کی طرف منسوب ہو اسکا بیچنا بھی اویسیکے جنس کے بدلے اگر
 برابر ہوں تو درست ہے اور زیادہ کے بدلے درست نہیں مسئلہ مکمل اور مفرد
 کا جید ہونا اور ردی ہونا برابر ہے یعنی جید کو ردی کے بدلے اور ردی کو جید
 کے بدلے برابر بیچیں اور مول لین کم زیادہ نہ کریں گئے مسئلہ صفر کے سوا
 اور چیز کی بیع میں جس میں ربوہ موتی ہی تعین کر دینا مال کا شرط ہے اویسی مجلس میں
 ایک دوسرے کو قبضہ کر لینا شرط نہیں مسئلہ جائز ہے ایک ٹہنی بھر کی بیع دو ٹھنی
 بھرنے کے بدلے اور ایک سیو کے بدلے دو سیو کی اور دو انڈون کے بدلے
 ایک انڈی کی اور دو اخروٹ کے بدلے ایک اخروٹ کی اور دو چھوٹا روکن کے
 بدلے ایک چھوٹا روکن کی اور دو پیسوں کے بدلے ایک پیسے کی بشرطیکہ دونوں چیزیں
 معین ہوں مسئلہ جائز ہے گوشت کی بیع حیوان کے بدلے مسئلہ جائز ہے
 گری کی بیع روٹی کے بدلے مسئلہ جائز ہے تر چھوٹا روکن کا بیچنا تر چھوٹا روکن
 کے بدلے اور تر چھوٹا روکن کا بیچنا خشک چھوٹا روکن کے بدلے برتن سسپا کر
 اور انگور بیچنا کشمش کے بدلے مسئلہ جائز ہے ہم مختلف گوشت کی اگرچہ
 ایک قسم کم اور دوسرا زیادہ ہو جیسی بکری کا گوشت بیل کے گوشت کے بدلے
 اگرچہ زیادہ ہو مسئلہ جائز ہے بکری کا دودھ بیچنا گامی کے زیادہ دودھ کے

بے مسئلہ جائز ہے خراب چوڑا و خاسر کہ انگور کے سرکہ کے بدلے سیچنا
 مسئلہ ہٹ کی پھرنی بچنا جائز ہے ذبح کی زیادہ چکتی کے بدلے یا زیادہ
 گوشت کو بدلے مسئلہ جائز ہے روٹی بچنا زیادہ گھون کے بدلے یا زیادہ
 آنے کے بدلے مسئلہ گھون بچنا گھون کے آٹے کے بدلے یا گھون کے
 تھوڑے کو بدلے جائز نہیں مسئلہ زیتون بچنا زیتون کے تیل کے بدلے یا
 بلوغت تیل بچنا بلوغت کے بدلے جائز نہیں گرمان تیل اگر زیادہ ہو اس تیل سے جو
 زیتون میں یا تلو نہیں ہو تو بچنا جائز ہے مسئلہ روٹی قرض لینا تو لکر جائز ہی
 گنتی پر جائز نہیں مسئلہ سیانے اگر اپنی غلام سے رو لیا تو وہ ہر دو نہیں
 اور مسلمان سے اگر رو لیا حرنی سودا و حرب میں وہ بھی ہر دو نہیں یا بحقوق
 یعنی حقوق جو بیع میں داخل ہیں یا نہیں ہر مسئلہ بیت کو مول لینے میں بالا خانہ مول
 لینے میں نہیں آ جانا اگر عہد بیکل حق ٹھہر کر خرید مسئلہ منزل کے مول لینے
 میں نہیں آ جانا اگر جو یون ٹھہر کر لے کہ بیکل حق ہو اور ہر اقل یا یون ٹھہر کر لے
 کہ بیکل قلیل و کثیر مؤفیہ آؤ سنہ تو بالا خانہ بھی مول میں آ جاتا ہر مسئلہ دار
 کے مول لینے میں بالا خانہ اور کنیف خود بخود مول میں آ جاتا ہر اگر عہد اسکا ذکر نہ ہو
 مگر ظلم نہیں آ جاتا ہر جب بیکل حق ذکر نہ ہو مسئلہ دار کی خرید میں طریق اور سبیل
 اور شہر محل میں نہیں آ جاتی ہیں مگر بیکل حق ذکر تو آ جاتی ہیں ہر مسئلہ اگر
 مالہ یا بیت یا منزل یا جارس دی تو طریق اور سبیل اور شرب اجارہ میں خود بخود

آجائے اگرچہ حقوق اور ملائق کا ذکر نہ ہو باب الاستحقاق میں دوسری
 حقیقت کا بیان مسئلہ محبت متعدی گواہین اقرار نہیں مسئلہ اگر ملک کو دعویٰ
 میں تناقض ہو تو ممنوع ہی اور اگر حریت اور طلاق اور نسب کو دعویٰ میں تناقض ہو تو
 مضائقہ نہیں مسئلہ زید نے ایک لونڈی خریدی پہرہ و زینہ کے پاس
 لڑکا جنی اور عمر نے دعویٰ کیا کہ یہ لونڈی میری ہی اور گواہوں سے ثابت کیا تو
 وہ لونڈی اور لڑکا دونوں عمر کو دلائی جا دیں گے اور اگر عمر نے گواہ لگنے
 خود زید نے اقرار کیا کہ یہ لونڈی عمر کی ہی تو صرف لونڈی عمر باوجود گواہوں کا نہیں
 مسئلہ اگر ایک غلام نے زید سے کہا کہ مجھ کو خرید لے میں غلام ہوں پہرہ
 جب خرید لیا تو معلوم ہوا کہ یہ میرے تو بائع اگر حاضر ہو تو ایسی جگہ ہو کہ وہ
 مجھے معلوم ہو تو شتر ہی کا اوس غلام پر کچھ نہیں اور اگر معلوم نہ کہ بائع کہاں
 ہے تو شتر ہی قیمت اوس غلام پہنچو اور وہ غلام بائع سے اسے مسئلہ
 اگر غلام نے زید سے کہا کہ مجھ کو گرہ لے میں غلام ہوں پہرہ جب گرہ لے لیا نسب
 معلوم ہوا کہ یہ میرے تو زید کو غلام پر کسی عاملین کچھ دعویٰ نہیں ہو سکتا
 مسئلہ اگر زید نے ایک دار کی بابت دعویٰ مجہول کیا کہ اس دار میں کچھ
 میراث ہے اور دار والے نے سو درم دیکر زید سے صلح کی پہرہ عمر نے کچھ
 اور حق اپنا اوس دار میں ٹھہرا کر تھوڑا سا دار پایا تو دار والی کو انہ زید سے
 کچھ نہ لیا اور اگر زید نے بالکل دار کا دعویٰ کیا تھا اور سو درم پر صلح کی تھی

پہر عمر نے ایک حصہ اس دس دین سہو یا تو اس حصہ کی قدر زید سہو دار والا بھرے
 مسئلہ زید نے غیر کا مال بغیر اجازت مالک کے بچا تو مالک کو اختیار ہے
 چاہیے ماننے چاہیے ماننے اگر بائع اور مشتری اور مال اور مالک باقی ہوں مسئلہ
 اگر زید نے عمر کا غلام غصب کیا اور بکر کے ماتھے بیچ ڈالا اور بکر نے ازاد کر ڈیا،
 عمر نے زید کو بچہ کی اجازت دی تو آزاد کرنا درست ہو گیا اور اگر بکر نے مالہ
 کے ماتھے بیچ ڈالا پہر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو بکر کا بیچنا درست
 نہ ہو جائیگا اور اگر بکر کے پاس دس غلام کا کسی نے ماتھے کاٹ ڈالا اور بکر
 نے اس کو تاوان کے دام پائی پہر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو وہ
 تاوان کے دام زید کے ہو جائیں گے تو جس قدر تاوان غلام کی نصف قیمت کو
 زیادہ ہو زید خیرات کر دی مسئلہ زید نے عمر کا غلام بیچ کر عمر کے بکر کے
 ماتھے بیچا پہر بکر نے چاہا کہ پیر و ن اور گواہ گذرانے اس بات پر کہ زید نے
 اقرار کیا کہ عمر نے بیچنے کا حکم دیا یا اس بات پر کہ عمر نے اقرار کیا میں نے بیچنے
 کا حکم نہیں دیا تو یہ گواہ نہ سنو جائیگا اور اگر زید نے قاضی کے سامنے اقرار
 کیا کہ عمر نے مجھ کو بچہ کی اجازت نہیں دی تو بچ باطل ہو گئی اگر سلطان بیع کا
 چاہیے مسئلہ اگر زید نے عمر کا گہر بکر کے ماتھے بیچ ڈالا اور بکر نے اپنی عمارت
 میں ملا لیا تو زید پر ضمان نہیں باب التسلیم بیع کی بنا پر سہو پہر قیمت دینا مسلم کہلاتا ہے
 مسئلہ جس چیز کی بالکل صفت بیان کرنا ممکن ہو اور مقدار معلوم ہو سکے

و سکی بیع سلم جائز ہے اور جبکی صفت ضبط نہ ہو سکے اور مقدار معلوم نہ ہو اسکی
 بیع سلم جائز نہیں تو مکمل اور سوزون کے سوا اشرفی روپیہ کی بیع سلم درست
 ہے اور درست ہی گنتی کی خرید و کی جو ایک سی ہون جیسے اخروٹ اور انڈے
 اور کچی یا پکی انہیں اگر سانچہ معین مقرر ہو جاوے اور مزدی خرید و کی جیسے کپڑا
 جب گز کا اندازہ اور وصف اور صنعت بیان ہو جاوے اور جائز نہیں ہے
 بیع سلم جانور کی اور جانور کے ماتھے یا پانویا سر کی اور چمڑے کی گنتی سی
 اور لکڑی کے بوجھوں کی اور ساگ کی گڑیوں کی اور جواہرات کی اور مہروں کی
 اور جو خیر موجود نہ ہو اور تازی مچھلی کی مسئلہ اگر نمک سی ہوئی مچھلی کی تول
 سے بیع سلم کی تو درست ہی مسئلہ اور جائز نہیں ہے بیع سلم ایسے
 کیاں سی یا گڑے جسکا اندازہ معلوم نہ ہو اور ایک معین گانو کے گہون کی
 یا معین درخت کو خرمن کی مسئلہ سلم تب جائز ہے جب بیان ہو جاوے جنس او
 نوع اور قدر اور ادا کی مدت کہ ایک مہینہ سی کم نہ ہو اور بیان ہو جاوے راس المال
 کی قدر اگر د راس المال مکمل یا سوزون یا تعدد ہو اور بیان ہو مسلم فہ
 کے ادا کرنا ممکن اگر بار برداری او سکودر کار ہوئی ہو اور اگر بار برداری
 در کار نہیں ہوئی تو ادا کو مکان کا بیان ضرور نہیں جہاں چاہی ادا کر دیا و
 بائع اور شتری کے علمدہ ہوئے ہوئے پہلے بائع راس المال پہلے مسئلہ
 اگر ایک گون گہون کی بیع سلم شیرانی دو سو درم پر اور گہون دسے پر سو درم

پہلے سے قرض تھے اور سود رقم نقد اور سکونہ تو قرض کی بابت کی قدر بیع سلم
 باطل ہے اور نقد کی قدر درست ہے مسئلہ قبض کرنے سے پہلے راستہ مال
 میں اور مسلم فیہ میں نقص کرنا جائز نہیں تو اگر اور کسی کو مسلم فیہ میں شریک کیا
 یا مسلم فیہ کو تولیت پر بیجا تو جائز نہیں مسئلہ اگر سلم کا اقالہ کیا تو سلم والا
 اس المال کے بدلے مسلم الیہ سو اور کوئی چیز قبول نہیں لے سکتا مسئلہ
 اگر مسلم الیہ نے ایک گون گھوٹن کی خریدی اور رب سلم سو کہا کہ تو مسلم فیہ کے
 بدلے میں مجھے گھوٹن اپنی قبضہ میں لے تو یہ سلم ادا نہیں ہوئی اور اگر رب سلم
 سے کہا کہ پہلی میرے واسطی سکونا پھر قبضہ کر پھر دوسرا اگر اپنی مسلم فیہ کے
 بدلے میں تول لے سوا دوسریوں ہی کیا تو سلم ادا ہو گئی اور اگر ایک گون
 گھوٹن خریدی اور زید سو کہا کہ اپنی قرض کے بدلے میں ناپ لے تو بھی جائز ہے
 مسئلہ اگر ایک گون گھوٹن کی سلم ٹھہرائی اور رب سلم نے مسلم الیہ کو کہا کہ میری
 برتن سونا پے اور مسلم الیہ نے اس کی غیبت میں اس کو برتن سونا پے تو قبضہ
 اس کا نہوا اختلاف بیع کے یعنی اگر طعام معین خرید ادا مشتری نے بائع کو
 کہا کہ میری برتن سونا پے سوا دوسری مشتری کی غیبت میں مشتری کے برتن
 سے ناپا تو اس کا قبضہ ثابت ہو گیا مسئلہ اگر ایک گون گھوٹن کی سلم ٹھہرائی
 ایک باندی کے بدلے اور مسلم الیہ نے باندی اپنی قبضہ میں لی پھر دوسریوں
 اقالہ کیا بعد اسکے وہ باندی مر گئی تو اقالہ باقی رہا یا اقالہ سو پہلی مر گئی تو

تو اقالہ درست رہا اور مسلم الیہ کو باندی کی قیمت دنیا آویگی اور اگر باندی ہزار درم
 کو مول لی اور اقالہ کیا اور وہ باندی اقالہ سی پہلے یا اقالہ کے بعد شری کے
 پاس مرگئی تو اقالہ باطل ہو گیا مسئلہ اگر مسلم الیہ سے کہا کہ میں نے جنس ناقص
 شہ بط کی ہے اور ربلم نے کہا کہ کچھ شرط نہیں کی تو مسلم الیہ کا کہنا مقبر ہے
 اور اگر ربلم دعویٰ شرط ناقص کرتا ہے اور مسلم الیہ منکر ہے تو ربلم کا کہنا مقبر ہے
 اور اگر ربلم کہتا ہے کہ اود مار ٹھہرا تھا اور مسلم الیہ منکر ہے تو کہنا ربلم کا مقبر ہے
 اور اگر مسلم الیہ دعویٰ اود مار کا کرتا ہے اور ربلم منکر ہے تو کہنا مسلم الیہ کا مقبر ہے
 ایسے ہی کہنا نصف کو دعویٰ کرنیوالی کا مقبر ہے نہ منکر کا مسئلہ سلم ٹھہرانا اور
 استنصاع جائز ہو ایسی خبر و نمین حسین سلم اور استنصاع مروج موجب سوزہ اور
 طاش بنوانا یا آفتابہ بنوانا پر جب وہ کارگر بنا لادی تو خریدنے والی کو بعد وہ
 کے اختیار ہی چاہیے چاہی سپردی اور کارگر کو اختیار ہی کہ وہ چیز اس کے
 دیکھا ہی پہلے اور کے مانعہ بیچدالے اور اگر استنصاع میں مدت ٹھہرا دی تو مسلم
 باب المتفرقات اسمین بیع کے متفرق مسلمانوں کا بیان ہے
 مسئلہ گتے اور چیتے اور درندون اور پرندون کی بیع جائز ہو مسئلہ
 شراب اور سور کے سوا اور خیر کی بیع بین مسلمان اور ذمی کا ایک ہی حکم ہے
 مسئلہ اگر غنہ نے زید کو کہا کہ تو اپنا غلام بکر کے مانعہ ہزار درم کو بیچ
 اس بات پر کہ میں سودرم کا ضامن ہوں سو ہزار درم کے سوزید نے بیچا

باب المتفرقات

توبیح ہزار درم پر درست ہوئی اور فاضلی باطل اور اگر عمر نے بول کہا کہ میں سو
 درم کا اداسکی قیمت میں سو فاضل ہوں سوا ہزار درم کے تو ہزار درم بکر کو
 اور سو درم عمر کو دینا اور بیٹے مسئلہ اگر ایک باندی مول لی اور قبضہ کرنے
 سے پہلے اس کا نکاح کسی سے کر دیا سو فائدہ نے اس باندی کے
 ساتھ صحبت کی تو یہ قبضہ مشتری کا ثابت ہوا صرف نکاح سے قبضہ ثابت
 نہیں ہوتا مسئلہ اگر زید نے ایک غلام بچا اور مشتری قبضہ سے پہلے
 غائب ہو گیا اور بائع نے فاضلی کے سامنے بیع کی بابت گواہ گذرانے
 تو اگر معلوم ہو کہ مشتری غلامی حکم سے تو بائع کی قیمت کہو اسطرح اس غلام کو
 بچا جائز نہیں اور اگر معلوم نہیں کہ مشتری کہاں ہے تو اس غلام کو بچ کر
 بائع کی قیمت دلا دینا جائز ہے مسئلہ اور اگر قبضہ سے پہلے مشتری ہو
 اور نہیں ہو ایک غائب ہو گیا تو جو مشتری کہ موجود ہو وہ کل قیمت دیکر کل
 بیع سے سکنا ہو اور جبکہ وہ سکر اپنی شریک سے نصف قیمت نہ لے
 بیع کو اپنی پاس رکھو مسئلہ اگر ایک باندی بیچی ہزار مثقال سونے اور
 چاندی کے بے نو پانسو مثقال سونا اور پانسو مثقال چاندی ملیگی
 مسلسلہ زید کے کہ ہر دوام عمر پر آتے تھے سو عمر نے ادا کرے اور زید نے
 بنانا اور پھر وہ زید کے پاس تلف ہو گئی تو اب عمر کے ذمہ ہر دوام ہو چکے
 مسلسلہ اگر زید کی زمین پر چڑبانے بچے دئی یا اندی رکھو یا دان بہار

میں ہر نہ رہا تو جو شخص سبیل کپڑے اوسبیل کا ہر در صورتیکہ زید نے وہ زمین نکال
 کہو اسطرح نہ بنائی ہو مسلمہ کئی معاملہ شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہیں اور
 او کو شرط پر معین کرنا درست نہیں بیع اور بائٹ اور اجارہ اور جعت اور
 مال سہی صلح اور دین سہی ابرا اور وکیل کا موقوف کرنا اور اعساکت کرنا اور
 کہنتی کرنا اور معاملہ درختوں میں آذر اور دفن آدمی حکیم مسلمہ اور کئی
 معاملے ایسے ہیں کہ فاسد شرط سے باطل نہیں ہو جانے قرض اور سہم اور
 صدقہ اور نکاح اور طلاق اور غلع اور غلام اور نوذمی آزاد کرنا اور دین کرنا
 اور وصیت کرنا اور شرکت اور مضارب اور قضا اور امارت اور کفالت اور
 حوالہ اور وکالت اور اقالہ اور کتابت اور غلام کو تجارت کا ماذون کرنا اور
 اولاد کا دعویٰ کرنا اور دم عیسوی اور جراحت سہی صلح کرنا اور عقد و مکارا
 عیب کے سبب پہرہ دینے کو معلق کرنا یا تجار شرط کے سبب اور قاضی کا منعزل کرنا
 کتاب لصر ف یعنی دام سہی دام بدلنا خواہ چاندی سہی چاندی خواہ
 سونے سے سونا خواہ چاندی سہی سونا بدلنا پہرہ اگر چاندی سہی چاندی یا
 سونے سے سونا بچا تو وہ نو نکاح برابر ہونا اور اوسی مجلس میں ایک کو
 دوسرے سے قبض کرنا شرط ہے اگرچہ ایک کہہ اور دوسرا کہو یا ایک بنا
 ہو اور دوسرا نہ بنا مسلمہ اگر چاندی سہی سونے کے بدلے یا سونا چاندی
 کے بدلے تو اوسی مجلس میں وہ نو نکاح قبض شرط ہے اور چاندی کا سونے

کتاب لصر ف

سے یا سونیکا چاندھی سسزی زیادہ ہونا مضائقہ نہیں ہے اگر سونے کی ڈبیری
 بیچ چاندھی کی ڈبیری کے بدلے نے تو نے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ
 اسی مجلس میں بائع اور مشتری اپنی قبضہ میں کر لین مسئلہ نصف کرانٹن میں
 مشتری کے قبضہ سے پہلے جائز نہیں ہوگا اگر اشرفی بیچی روپیہ کے بدلے
 اور بھی روپے نہیں پاؤں اور انہیں روپیہ سے کپڑا خریدے تو کبریٰ کی
 بیع فاسد ہے مسئلہ اگر ایک لونڈی بیچی اور سکا گلہ میں ہزار روپیہ کی
 منسلکی تھی اور لونڈی کی بھی قیمت ہزار روپیہ تو لونڈی منسلکی سمیت دو ہزار روپیہ
 کو بھی سو ہزار روپیہ نقد اسی مجلس میں دے تو یہ قیمت نقد منسلکی کی ہوئی اور جو
 لونڈی منسلکی سمیت دو ہزار روپیہ کوئی اور ہزار روپیہ نقد ٹھہرے اور ہزار روپیہ
 تو وہ نقد اس منسلکی کی قیمت ہوئی مسئلہ اگر ایک تلوار پچاس روپیہ کا زیور
 لگی ہوئی سو روپیہ کو بیچی اور پچاس روپیہ نقد قیمت میں پانچ روپیہ بیع درست
 اور نقد قیمت اس زیور کی ہوئی اگرچہ بیان کیا کہ یہ پچاس روپیہ نقد اثر
 زیور کی قیمت ہے یا اگرچہ یونہی کہ یہ روپیہ تلوار اور زیور دونوں کی قیمت میں ہیں
 تو بھی یہ پچاس روپیہ اس زیور ہی کی قیمت کی ہونگے اور اگر بائع اور مشتری
 بغیر قبضہ کے اس مجلس سے متفرق ہو گئے تو تلوار کی بیع درست ہوئی اور اسکا
 زیور کی بیع فاسد ہے اگر وہ زیور اس تلوار سے بغیر ضرر کے جدا نہیں ہو
 سکتا ہو تو دونوں کی بیع باطل ہے مسئلہ اگر چاندھی کا برتن بچا اور کچھ اسکی

قیمت میں سی پایا اور بائع اور مشتری مجلس میں سے متفرق ہو کر جو جس قدر
 قیمت نہیں پائی بیع باطل ہوئی اور جس قدر کی قیمت پائی بیع جائز ہوئی اور وہ
 برتن دونوں کے ساتھ ہیں رہا پہلے اگر اس برتن سے ٹھوڑا کسی اور مستحق کا
 ٹھہرا تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے باقی کو اپنی قیمت کو حصہ کی قدر لے چاہے
 پھیر دے مسئلہ اگر چاندی کا ایک ٹکڑا بچا پہلے اس میں سے ٹھوڑا کا کوئی اور
 حقدار ٹھہرا تو اس میں مشتری کو اختیار ہے کہ وہ نہ تو اس قدر حقدار سے باقی
 رہا اور قدر کی قیمت جتنی ہو دیکر لے ہی لے مسئلہ اگر دو روپیہ اور ایک
 اشرفی کو ایک روپیہ اور دو اشرفی کے بدلے بچا یا ایک گون گہون اور ایک
 گون جو دو گون گہون اور دو گون جو کے بدلے بچے تو جائز ہے مسئلہ
 اگر گیارہ روپیہ کو دس روپیہ اور ایک اشرفی کے بدلے بچا تو جائز ہے مسئلہ
 اگر ایک روپیہ کھرا اور ملو نیکو دو روپیہ کو دو روپیہ کھری اور ایک روپیہ ملو نیکو بدلے
 بچا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید کے دس روپیہ عمر پر آئین اور عمر و نے ایک
 اشرفی اور نین دس روپیہ کے بدلے زید کے مائتہ بچے یا مطلق دس روپیہ کو نہ بچے
 اور دیدی تو دونوں صورتیں بیع جائز اور وہ دس روپیہ عمر کے ذمہ سے اور تر
 گئے مسئلہ جس روپیہ میں چاندی بہت اور ملو فی کم ہو تو سب کا حکم خالص چاندی کا
 ہے یا جس اشرفی میں سونا زیادہ اور ملو فی کم ہو تو اس سب کا حکم خالص سونا کا
 ہے پہلے اگر کھری روپیہ کو ایسی روپیہ کے بدلے بچا جس میں چاندی زیادہ اور ملو فی

کم ہو یا کمری اشرفیکو ایسی اشرفی کے بدلے چاہیں سونا زیادہ اور ملونی کم ہو
 یا ایسی ملونی کے روپیہ کو ایسی ہی ملونی کے روپیہ کے بدلے چاہے یا ایسی ملونی کی
 اشرفیکو ایسی ہی ملونی کی اشرفی کے بدلے چاہے تو نمون اور بیع وزن میں برابر ہوں
 قریب جائز اور کم و زیادہ ہوں تو نمون جائز اور ایسی ملونی کے روپیہ یا اشرفیکو
 قرض لینا قول کر جائز ہو بے قول کے جائز نہیں اور جس روپیہ میں ملونی زیادہ
 اور جائزی کم ہو تو وہ روپیہ نہیں ہو یا اشرفی میں ملونی زیادہ اور سونا کم تو وہ اشرفی
 نہیں ہو تو ایسی روپیہ کو زیادہ جائزی کے بدلے اور ایسی اشرفی کو زیادہ سونے
 کے بدلے چاہے جائز ہو اور ایسی روپیہ یا اشرفی کی خرید و فروخت کرنا اور قرض لینا
 گنتی سے رواج ہو تو گنتی سے اور قول کر رواج ہو تو قول سے اور دونوں طرح پر
 ہو تو دونوں طرح پر جائز ہو اور جب تک ایسی روپیہ یا اشرفیکو رواج رہے تب تک
 وہ بیع و شرا میں نہیں کرنے سے معین نہیں ہوتا اور جب رواج جاتا رہے تب معین
 کر نیسے معین ہو جائیگا اور جس روپیہ میں جائزی اور ملونی اور جس اشرفی میں
 اور ملونی برابر ہو تو اس کو بدلے اگر کوئی چیز مول لی یا بیچی یا قرض دیا یا قرض لیا
 ایسی روپیہ اور اشرفیکو ہی حکم ہو جیسا اوس روپیہ اور اشرفیکو حکم ہو جیسا جائزی
 سونا زیادہ ہو اور اگر کسی برابر کی ملونکی روپیہ یا اشرفی کے روپیہ یا اشرفیکو کے بدلے
 یا سونا جائزی کے بدلے مول لیا یا بیچا تو وہ حکم ہو جیسا اوس روپیہ یا جیسا ملونی
 زیادہ ہو اور اوس اشرفیکو جیسا سونے کی ملونی زیادہ اور ایسی برابر کی

رھوی کے روپے یا اشرفی یا رائج پیسوں کو بدلے کوئی چیز مولیٰ اور بائع کو
 ہنوز یہ دام نہیں دی اسی روپے اشرفی کا یا ان پیسوں کا رواج باز رہے جاتا
 رہا تو وہ بیع باطل ہو گئی مسئلہ اگر کوئی چیز رائج پیسوں کے بدلے خریدی یا
 بیچی تو جائز ہے اگرچہ پیسے معین نہیں کر دئے اور غیر مروج پیسوں کے جائز
 نہیں ہے جبکہ وہ پیسے معین نہ کر دیئے مسئلہ اگر رائج پیسے فرض ہو سہلان
 پیسوں کا رواج جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے ادا کر دیئے مسئلہ اگر اشرفی کے
 بائع سے کہا کہ یہ چیز آدھے روپیہ کے پیسوں کے بدلے بیچم اور ادا سے
 نہ چھی تو بیع صحیح اور آدھ روپیہ کے پیسے دینا واجب مسئلہ اگر مردان
 کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ اس میں سے آدھ روپیہ کے پیسے دی اور ایک لکھائی
 دی ایک جب کہ کم کی تو درست ہے کتاب الکفالت کفالت ضمانتی کو کہتے ہیں ایسی
 ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ لائیکو مطالبہ یعنی قماضے میں مسئلہ کفالت
 جان کی یعنی حاضر ضمانتی جائز ہے اگرچہ ایک شخص کے کئی ضمانتیں ہوں
 مسئلہ اگر یوں کہا کہ میں اس کی جان کا کفیل ہوا یا اس کی گردن کا یا روح کا
 یا بدن کا یا سر کا یا منہ کا یا اوستو آدھ یا چوتھائی جسم کا یا آدھ یا بنگا یا بینا
 ضمانتیں ہوا یا یہ شخص میری ذمہ ہے یا میری طرف ہے تو ماثر ضمانت ہو گیا
 مسئلہ اگر یوں کہا کہ میں اس کے سچان کا ضمانت ہوں تو یہ کفالت نہ ہوئی
 مسئلہ اگر شرط ٹھہرائی کہ کنول کو ایک وقت معین میں کنول لہ کر سہ کر دی

کتاب
 ضمانت

نو کفیل پر لازم ہے کہ جو جب شرط کے اوس وقت معین میں سپرد کردی اگر کمال
 طلب کرے یہ اگر حاضر کر سکے تو حاکم اوس کفیل کو قید کرے اور اگر کفیل غائب
 ہو تو حاکم کفیل کو اوس تک جانے اور آنے کی مہلت دے یہ مہلت مہلت مہلت
 گند جادو زاور وہ حاضر نہ کرے تب دسکو قید کرے اور اگر کفیل ایسا غائب ہو
 کہ معلوم نہ ہو کہ کہاں ہے تو کفیل سے کہیہ مطالبہ ہوگا اور اگر کفیل نے کفیل لہ
 کے کفیل کو سپرد دیا ابھی مقام پر کہ وہاں کفیل لہ اوسکی ضمانتہ کر سکتا
 ہے جیسے شہر کو تو کفیل ہی ہو گیا اور اگر شرط ٹھہرائی کہ کفیل کو کفیل قاضی
 کے حکم میں سپرد کردی تو وہیں سپرد کرنا چاہیے مسئلہ اگر کفیل غائب کفیل
 مر گیا تو کفالت باطل ہو گئی اگر کفیل لہ کے مرنے سے کفالت باطل نہیں ہوتی
 مسئلہ کفیل بری ہو جاتا ہے جب کفیل غائب کفیل لہ کی سپرد کردی اگر چہ
 کفالت کی وقت ہوں نہ کہ یہاں تھا کہ جب میں سپرد کردوں تو بری ہو جادوں
 مسئلہ اگر کفیل غائب نے انہی آکھو کفیل لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
 باکفیل کے وکیل نے باقاعدہ کفیل غائب کو کفیل لہ کی سپرد کردی تو کفیل
 بری ہو گیا مسئلہ اگر اسطور پر ضمانتی کی کہ جو اس شخص کو میں کل حاضر کرنا
 تو جو کچھ اس کو ذمہ ہوا اسکا میں ضمانت ہوں پہر کل کو حاضر کیا یا کفیل غائب
 مر گیا تو یہ کفیل ضمانت ہو گیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سوا شرفی کا دعویٰ
 کیا اور ایک شخص نے دعویٰ سے کہا کہ اگر یہ دعویٰ علیہ کل ادا کر دی تو میں تو

اشرقی دون پہرہ می علیہ نے کل کو ادا نہ کیں تو وہ شرفیان اس کو دے
 کے ذمہ ہو گئیں مسئلہ عدو اور قصاص کے مقدمہ میں فاضل مدعی علیہ
 سے زبردستی حاضر ضامنی لیا اور قید کر دی مگر ان جب دگواہ مستور الحال
 بالک گواہ عدل علیہ پر گواہی بچکین فاضل البتہ قید کر سکتا ہے مسئلہ کفالت
 بالمال یعنی بالضامنی جائز ہے اگرچہ مال کا تعین بیان نہ ہو بشرطیکہ
 ذمہ صحیح ہو ورنہ مسئلہ اگر یونکہ کہ میں اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
 یونکہ کہ جس قدر تیرا سپرانا ہی با جس قدر اس سودی میں تمکو دینا آدمی یا
 کہا کہ جو کچھ تو فلا نے کسی خرید و فروخت کرے سو میرے ذمہ پر ہو یا یونہ
 کہا کہ جو تیرا سپرانا ہو سو مجھ پر ہے یا جو کچھ تیرا فلا نے غصب کیا
 سو مجھ پر ہے تو بالضامنی ہو گئی پہر مکفول لہ کو اختیار ہے کہ ضامن سے یا
 دیندار سے تقاضا کرے مگر ان جو ضامنی میں یہ شرط ٹھہری کہ مکفول غنہ
 برمی ہو جاوے تو صرف ضامن ہی سے تقاضا کیا جاوے گا اور اس صورت میں حوالہ
 ہو گیا یعنی ذمہ ضامن کے ذمہ اور گیا چنانچہ حوالہ میں یہ شرط ٹھہری کہ
 دیندار پر بھی تقاضا کرے تو وہ ضامن ہی مسئلہ اگر مکفول لہ نے بعد
 بالضامنی کے مکفول غنہ سے تقاضا کیا تو ضامن سے بھی تقاضا کر سکتا
 اور اگر ضامن سے تقاضا کیا تو مکفول غنہ سے بھی تقاضا کر سکتا ہے مسئلہ
 اگر بالضامنی ہونے میں ایسی شرط مناسب کی جس سے مطالبہ مال کا لازم ہو

نو کفیل پر لازم ہے کہ جو جب شرط کے اور سیقت میں سپرد کردی اگر
 طلب کریں پھر اگر حاضر کر سکے تو حاکم اس کفیل کو قید کرے اور اگر کفول غائب
 ہو تو حاکم کفیل کو اس تک جانے اور آنے کی مہلت دی پھر جہت مہلت کی
 گند جادو اور وہ حاضر کرے تب و سکون قید کریں اور اگر کفول ایسا غائب ہو
 کہ معلوم نہ ہو کہ کہاں ہے تو کفیل سے کہہ مطالبہ ہوگا اور اگر کفیل نے کفول لہ
 کے کفول کو سپرد دیا ایسی مقام پر کہ وہ ان کفول لہ او سکی مضامین سے
 سے جیسے شہر کو تو کفیل ہی ہو گیا اور اگر شرط ٹھہرائی کہ کفول کو کفیل قاضی
 کے محکمہ میں سپرد کردی تو وہیں سپرد کرنا چاہی مسئلہ اگر کفول غائب کفیل
 مر گیا تو کفالت باطل ہو گئی مگر کفول لہ کے مرنے سے کفالت باطل نہیں ہوتی
 مسئلہ کفیل بری ہو جاتا ہے جب کفول غائب کفول لہ کی سپرد کردی اگرچہ
 کفالت کی وقت ہوں نہ کہہ لیا تھا کہ جب میں سپرد کردوں تو بری ہو جاؤں
 مسئلہ اگر کفول غائب نے اپنی آپ کو کفول لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
 با کفیل کے وکیل نے با قاصد لئے کفول غائب کو کفول لہ کی سپرد کردی تو کفیل
 بری ہو گیا مسئلہ اگر اسطور پر ضمانتی کی کہ جو اس شخص کو میں کل حاضر کر دوں
 تو جو کچھ اس کو فرمے ہو اسکا میں ضامن ہوں پھر کل کو حاضر کیا یا کفول غائب
 مر گیا تو یہ کفیل الضامن ہو گیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سوا شرفی کا دعویٰ
 کیا اور ایک شخص نے مدعی سے کہا کہ اگر یہ مدعی علیہ کل ادا کر دی تو میں تو

اشرفی دون پہر مدعی علیہ نے کل کو ادا نہ کین تو وہ ہشربان اس کھوئے
 کے ذمہ ہو گئیں مسئلہ صد و ادر قصاص کے مقدمہ میں فاضلی مدعی علیہ
 سے زبردستی حاضر ضامنی ملا اور قید کر دی گران جب و گواہ مستور الحال
 یا ایک گواہ عدل علیہ پر گواہی بیکلیں قاضی البتہ قید کر سکتا ہے مسئلہ کفالت
 بالمال یعنی بالفاضلی جائز ہے اگر چہ مال کا تعین بیان نہ ہو بشرطیکہ
 دین صحیح ہو و مومسلمہ اگر یونکہ کہ میں اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
 یونکہ کہ جسقدر تیرا سپر آنا ہی با جسقدر اس سودی میں نہجکو دینا آدمی یا
 کہا کہ جو کچھ تو فلا نے سہی خرید و فروخت کرے سو میرے ذمہ پر ہے یا یونہ
 کہا کہ جو تیرا سپر واجب ہو سو مجھ پر ہے یا جو کچھ تیرا فلا نے غصب کیا
 سو مجھ پر ہے تو بالفاضلی ہو گئی پہر مکفول کہ کو اختیار ہے کہ ضامن سہی یا
 دیندار سہی تھا ضاکر می گران جو ضامنی میں یہ شرط ٹھہری کہ مکفول غنہ
 برمی ہو جاوے تو صرف ضامن ہی سہی تھا ضاکیا جاوے گا اور اس صورت میں حوالہ
 ہو گیا یعنی دین ضامن کے ذمہ اوڑ گیا چنانچہ حوالہ میں یہ شرط ٹھہری کہ
 دیندار پر بھی تھا ضاکر ہی تو وہ ضامن ہی مسئلہ اگر مکفول لہ لئے بعد
 بالفاضلی کے مکفول غنہ سہی تھا ضاکیا تو ضامن سہی بھی تھا ضاکر سکتا
 اور اگر ضامن سہی تھا ضاکیا تو مکفول غنہ سہی بھی تھا ضاکر سکتا ہے مسئلہ
 اگر بالفاضلی ہونے میں ایسی شرط مناسب کی جس سے مطالبہ مال کا لازم ہو

تو بھی درست ہو مثلاً یہ کہا کہ اگر زید کے ہاتھ تو نے بیچا تو قیمت کا ضامن ہوں
 ہوں یا یوں کہا کہ اگر زید جو مکفول غنہ سے آوی نوادہ کا بین ضامن ہو
 یا یوں ہی کہا کہ اگر زید جو مکفول غنہ بھی شہر سے غائب ہو جاوے تو میں ضامن
 ہوں تو ضامنی درست ہے مسئلہ اگر نامناسب شرط پر ضامنی اٹھائی
 مثلاً یونجب کہ اگر ہوا چلے یا کہنا کہ اگر پانی برسے تو میں ضامن ہوں تو یہ
 شرط درست نہیں مگر ضامنی ہو گئی اور اوسے مال دینا لازم ہوا
 مسئلہ اگر بکرنے مال ضامنی کی اس طور پر کہ جو کچھ مال زید کا عمر و
 پر ہوا اس قدر کا بین ضامن ہوں پہر زید نے ہزار روپے گواہوں سے
 عمر پر ثابت کئی تو بکر ہزار کا ضامن ٹھہرا اور اگر گواہ گذرانے تو بکر بسقد کا
 قسم سے اقرار کرے اور سفدر کا ضامن ٹھہر گیا اور عمر اگر یہ اوس سے زیادہ
 کا اقرار کرے تو وہ زیادہ بکر پر عام نہ ہو گئے مسئلہ اگر بکر کی اجازت سہی
 زید بکر کا ضامن ہوا تو بسقد زید ضامنی کی بابت مال اپنی پاس سے دبوئی بکر کو
 دلا پاؤ گیا اور اگر بلا اجازت ضامن ہوا تو نہیں مسئلہ ضامن مال اپنے
 پاس سے مکفول غنہ کو عرض جب تک مکفول لہ کو نہ سے تب تک مکفول غنہ سے قضا
 ہوگی پہر اگر مدعی کے ساتھ رہنا اختیار کرے تو ضامن بھی مکفول غنہ کا ساتھ
 اختیار کرے اور جب مکفول غنہ نے مال اپنے ذمہ کا مکفول لہ کو ادا کر دیا
 تو ضامن بری ہو گیا مسئلہ اگر مکفول لہ نے مکفول غنہ کو معاف کر دیا

ضامن بھی بری ہو گیا اگر مہلت دی تو ضامن کو بھی مہلت ہو گئی لیکن اگر
 مکفول لہ نے ضامن کو بری کر دیا یا مہلت دی تو مکفول منہ بری نہ ہو جائیگا
 اور مہلت نہ پائیگا مسئلہ اگر ضامن نے یا مکفول منہ نے ہزار درم کے مقدمہ
 میں پانسو درم پر مکفول لہ سے صلح کی تو پانسو درم سے مکفول منہ اور ضامن دونوں
 بری ہو گئے مسئلہ در صورتیکہ زید بکر کے کہنہ سے بکر کا ضامن ہوا پھر مکفول لہ
 نے زید کو کہا کہ تو میرے مال سے ادا ہو گیا تو زید کا مطالبہ بکر سے باقی رہا
 اور اگر صرف یہی کہا کہ تو بری ہو گیا یا میں نے سمجھو بری کیا تو نہیں مسئلہ
 ضامن کے بری ہونے کو کسی شرط پر اٹکانا باطل ہے جیسے یونکہا مدعی نے
 ضامن سے کہ جب زید آویز تو بری ہو جاؤ میرا مسئلہ حد اور نقصان کے
 مقدمہ میں حاضر ضامن ہی باطل ہے اور ایسی ہی بیع اور مرہون اور امانت میں
 باطل ہے مسئلہ ثمن کی اور منسوب کی اور ادس چیز کی جو مول لینے کیو اسطو
 مشترک نے اپنے پاس رکھی اور بیع فاسد کی بیع کی ضامن ہی درست ہے مسئلہ
 زید نے بکر کا معین جانور لادنے کے لئے کراہ کیا تو ادس جانور پر لادنے کی
 بابت اگر کوئی ضامن کرے تو باطل ہے اس طرح معین غلام اجورہ دار کی مدت
 کی بابت ضامن باطل ہے مسئلہ حاضر ضامن اور مال ضامن تب ہی درست ہے
 جب مدعی عقد کی مجلس میں یا بیوی نہیں تو نہیں مسئلہ اگر مرلین مفروض
 نے فرستواہ کی غیبت میں وارث سے کہا کہ میری ذمہ جو مال ہے اسکا تو ضمان

ہو جا اور وارث نے مان لیا تو یہ درست ہے مسئلہ اگر مفروض غلام کیلئے
 پہرا و سکی کسی ضامن کی تو باطل ہے مسئلہ اگر وکیل نے بامضارت سے
 مال بیجا اور قیمت کا خود ضامن ہوا مشتری کیلئے سے موکل یا مالک کو لٹی
 تو باطل ہے مسئلہ اگر دو شرکیوں نے صاحب کو مال ایک عقد میں بیجا اور ایک
 شریک دوسرے کی واسطی مشتری کا قیمت کی بابت ضامن ہوا تو باطل ہے
 مسئلہ اگر ایک شخص نے غلام مول لیا پہرا و س غلام کا کوئی ضامن ہوا اگر
 طور پر کہ اسکو عہدہ کا میں ضامن ہوں تو باطل ہے اسلئے کہ عہدہ کے لفظ کی بہت
 منی میں مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی چیز مول لی پہرا کوئی ضامن ہوا اسطوریہ
 کہ اگر کوئی اسکا مستحق دعوہ کر کے لیسے تو میں اس سے نکال کر جھکوسہ پر و کر دوں گا
 تو باطل ہے مسئلہ اگر کتاب کو مال کی بابت مکانب کی ضامن کی تو باطل ہے
 مسئلہ ضامن نے مدعی کو مال ابھی نہیں دیا تھا کہ مدعی علیہ نے مال ادا کر دیا
 ضامن کو تو مدعی علیہ ضامن سے مال سیر نہا دیا پہرا اگر ضامن نے اس مال کو
 کچھ نفع حاصل کر لیا تو وہ نفع ضامن ہی کا ہو گا نہ ان اگر ایسا مال ہو کہ معین نفع
 سے متعین ہو جانا ہو جب کہ یہ نوا و س میں جو نفع ضامن حاصل کرے تو متعین
 ہے ہی کہ وہ نفع مدعی علیہ کو پہرا و س فیصل اگر زید ضامن عمر کا نہرا و درم کی
 بابت ہوا پہرا و س نے عمر کے کئی سو عمر کی واسطی کم قیمت چیز زیادہ قیمت کو مول
 لی تو یہ سو وازید کا ہوا اور نفع بھی اسی پر مسئلہ اگر کوئی ضامن ہوا

ہکا دستور پر کہ جو کچھ مدعی کا اسکو ذمہ ہو اوسکا میں ضامن ہوں یا بوجہ
 کہ جو کچھ سپر ثابت ہو کر حکم ہو اوسکا میں ضامن ہوں پھر مدعی علیہ غائب
 ہو گیا پھر مدعی نے ضامن پر گواہ گذرانے اس بات کے کہ مدعی علیہ کے
 ذمہ ہزار روپے آتے تھے تو اب یہ گواہ زینس جادوئی کے اور اگر مدعی نے
 بات پر گواہ لایا کہ مسیخ ہزار روپے زید پر آتے ہیں اور عراد کی گھنٹی اوسکا
 ضامن ہوا تو یہ گواہ نکر زید عمرو دونوں کے نام پر حکم کیا جادو گیا اور یوں
 گواہ گذرانے کہ بد دن کہو زید کے عمر ضامن ہوا تھا روپیہ کا تو صرف عمر ہی
 کے ذمہ حکم کیا جادو گیا مسئلہ اگر زید ضامن ہوا دستور پر کہ بیع میں کوئی
 دعویٰ داخل کی تو میں ضامن ہوں تو یہ ضامن بیع کی تسلیم اور اقبال ہی یعنی
 پھر ضامن کو اوس بیع کی ملکیت کا دعویٰ نہیں ہوتا مگر بیعت پر گواہی اور
 مہر کرنا بیع کی تسلیم نہیں مسئلہ اگر کوئی خراج کا بارہن کے خراج کا یا
 جمنی کا یا اوسکی قیمت کا ضامن ہوا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید نے بکر سے
 افزار کیا کہ میں تبریکو عمر کا ضامن ہوا ایک مہینہ پہلے وعدہ کا سور وہ یہ
 کیواسطی اور بکر نے کہا کہ میرے سور وہ یہ تو بلا وعدہ کے ہیں تو اس
 صورت میں ضامن کا کہنا مستحب ہے مسئلہ اگر زید نے نوٹدی خریدی
 عمر سے اور بکر ضامن ہوا کہ اگر کسی اور کی نقلی تو میں ضامن ہوں پھر اس
 نوٹدی کو خال دے اپنی ثابت کی اور لکھا تو زید بکر کو نہیں پکڑ سکتا جب تک

فانحنی حکم کرے کہ زید قیمت اپنی عمر سے پہرے باب کفالتہ الریحلین العبد
یعنی دو مردوں کے ضامن ہونے اور غلام کے ضامن ہونیکا بیان مسلمہ
اگر دو شخصوں پر زید کا دین برابر ہے اور ایک دوسری کا ضامن ہوا یعنی زید اور
عمر پر پانچ پانچ سو ہزار روپے بکر کے آنے میں اور زید عمر کا اور عمر زید کا
ضامن ہوا پر زید نے بکر کو پانسو روپیہ تک ادا کیا تو زید بہر روپے عمر سے
نپا دیگا مگر ان پانسو روپیہ سے اگر زیادہ ادا کر گیا تو وہ زیادہ البتہ عمر سے
دلا پادیا مسلمہ اگر ہزار روپیہ کی بابت زید و عمر بکر کے ضامن ہوئے پر زید
عمر کا اور عمر زید کا ضامن ہوا تو ایک ضامن جس قدر ادا کرے اس کا ادا دوسرے
ضامن سے دلا پادیا جس قدر ادا کیا بالکل بکر سے دلا پادیا پھر مدعی
نے اگر ایک ضامن کو برسی کر دیا تو دوسرے ضامن سے مطالبہ کل زر
کا باقی رہا مسلمہ زید اور عمرو میں شرکت مفاد ضہ نھی اگر دونوں بین
شرکت جانی رہی اور الگ ہو گئے اور بکر کا ہزار روپیہ دونوں پر آتا ہی
تو بکر چاہے تو ہزار روپے زید سے لے خواہ عمر سے لے اور زید عمر سے
او سب قدر دلا پادیا جس قدر پانسو سو زیادہ ہو گا مسلمہ اگر زید نے اپنے
دو غلاموں کو ایک کتابت میں مکاتب کیا اور ہر ایک غلام دوسرے کا ضامن ہوا
تو ایک جس قدر بیان کو ادا کر گیا اس کا ادا دوسرے سے دلا پادیا پھر میان
مال ادا ہوئیے پہلے اگر ایک کو آزاد کر دیا تو میان کو اختیار ہے کہ غیر آزاد

غلام کے حصہ کا روپیہ چاہی آزاد سے لے کر چاہی مکان غیر آزاد سے لے کر
 اگر آزاد سے لیا تو وہ آزاد مکان سے لے کر دلا یا بیگا اور اگر مکان غیر آزاد سے لیا
 تو وہ آزاد پر رجوع نہیں کر سکتا مسئلہ اگر خود میان اپنی غلام کا ضامن
 ہوا البتہ مال کی بابت جو آزاد ہو نیلے بعد غلام پر واجب ہونا تو مبالغہ و سبوت
 دینا آویگا اگرچہ اسکو حال نکھا تھا مسئلہ زید کے پاس ایک غلام تھا
 عمر کے دعویٰ کیا میرا ہی اور بکر غلام کا حاضر ضامن ہوا پھر وہ غلام مر گیا
 اور عمر نے وہ غلام اپنا ثابت کیا تو بکر کو قیامت غلام کی ضمانتی کی بابت دینا
 آویگی مسئلہ اگر زید نے کسی غلام پر کچھ مال کی بابت دعویٰ کیا اور عمر
 اس غلام کا حاضر ضامن ہوا پھر وہ غلام مر گیا تو ضامن پر ہی ہو گیا اور
 اگر غلام میان کے ضامن کا ضامن ہوا میان کے کہنوسی پہر آزاد ہوا اور
 غلام نے میان کے عوض مال مدعی کو ادا کر دیا یا میان اپنے غلام کا ضامن
 ہوا اور غلام کے آزاد ہونے کے بعد میان نے مدعی کو مال ادا کر دیا تو
 لیکن دونوں صورتوں میں میان کو غلام پر یا غلام کو میان پر رجوع کرنا نہیں
 پونچھا کتاب الحوالہ حوالہ کہتے ہیں ایک کرمہ پر سے دین کے اور چلو
 دوسرے کی ذمہ پر یعنی اوترا ناما مسئلہ عین کی بابت حوالہ جائز نہیں ہے
 مسئلہ ذہن کا حوالہ جب جائز ہو جب محتمل یعنی مدعی اور محتمل علیہ یعنی سنی
 اپنے اوپر اوتار لیا مان لین اور اضمی ہو جاوین ہر جب مان لیا تو محتمل یعنی

مستحب
 شکر

مدعی علیہ او ترا بوالا اصل مدیون برمی ہو گیا اور محال یعنی مدعی اور
 محال علیہ محیل یعنی اصل مدعا علیہ پر رجوع نہ کرے لیکن اگر انادیسیم والا منکر
 ہو جائے جو اپنی ذمہ پر آثار لغوی سے اور قسم کہانی اور اصل مدعا علیہ آثار دینی و
 کے پاس انمار و بنو کے گواہ نہیں یا آثار الینے والا انطس مر جاوی توان و غیر
 صورتونین البتہ محال محیل پر رجوع کر گیا مسئلہ اگر محال علیہ نے حوالہ کر
 کے سبب سوال ادا کیا اور محیل سے طلب کیا اور محیل نے کہا کہ میں نے
 یہ ذہن اس دین کے بدلے اوڑایا جو میرا تجھ پر آتا تھا اور اس دین سے
 محال علیہ منکر سے تو محیل کو دنیا آدیا گیا جس قدر محال علیہ نے اس کی طرف سے
 ادا کیا مسئلہ اگر محیل نے محال سے کہا کہ میں نے حوالہ اسو اسطی کیا تھا
 کہ تو میرے لئے وہ مال محال علیہ سے لیکر اپنی قبضہ میں امانت رکھے اور
 محال نے جواب دیا کہ میرا تجھ پر دین نہاد وہ تو نے اوڑایا تو محیل کا کہنا متبر
 سے مسئلہ اگر زید کے ہزار روپیہ عمر کے پاس امانت ہیں اور عمر نے انرا دیکر
 بکر پر تو جائز ہی ہیرا داکر نے سہیلے اگر وہ امانت کی روپے ہلاک ہو گئے تو
 بکر برمی ہو گیا مسئلہ ہندوی کرنا اور کرنا کر دے *

کتاب القضاء اس میں قاضی ہونے وغیرہ کا بیان ہے
 مسئلہ قاضی وہ ہو سکتا ہے جسکی گواہی مقبول ہو سکتی ہو اور فاسق قاضی
 ہو سکتا ہے کہ وہ گواہی بھی دے سکتا ہے مگر مناسب نہیں کہ فاسق کو قاضی کرنا

نصف
 شہادہ

مسئلہ اگر فاضی عدل پر تھا پھر رشوت لینے سے فاسق ہو گیا تو مغرور نہ ہو گا
 مگر قابل مغروری کے البتہ ہو گا اور اگر رشوت دیکر قضا پائی تو فاضی نہ ہو گا
 مسئلہ فاسق کو مفتی گری کا عہدہ ہو سکتا ہے اور مجہ بھی مسئلہ ہے کہ نہیں
 ہو سکتا مسئلہ اور نہیں مناسب ہے کہ فاضی بد خلق سخت دل جبار عنید ہو
 بلکہ ایسا ہو کہ مضبوط ہو حرام سے بچنے میں اور کامل ہو عقل میں اور نیک بختی میں
 اور سمجھ میں اور عالم ہو پیغمبر صاحب کی حدیث اور آثار اور وجہ فقہ کا مسئلہ
 اور مجتہد ہونا فاضی کا بہت بہتر ہونکی شرط ہے اور مناسب ہے کہ مفتی بھی ایسا
 ہی ہو اور جب کو خوف ہو کہ مجہ سے ظلم ہو گا اسکو فاضی ہونا مکروہ ہے اور اگر خوف
 نہیں ہو مکروہ بھی نہیں مگر فاضی ہونکی خود درخواست نکرے مسئلہ فاضی
 بننا جائز ہے بادشاہ کیطرف سے خواہ بادشاہ عادل ہو خواہ ظالم اور جائز
 باغبون یعنی پھری ہو تو لوگوں کیطرف سے مسئلہ جب قضا کا عہدہ ملے تو
 پہلے فاضی کا دفتر حسین چکنا می اور محضر وغیرہ کا غد ہونے میں لے اور
 قید یونکا حال دیکھو تو جو قیدی اپنی اور پر کیسکے حق کا اقرار کرے یا اس پر گواہ
 گد رین اسکو بدستور نہی دے اور جو اس سے انکار کرے اور گواہ بھی نہیوں
 تو فاضی چند روز شہر میں پکڑا دے کہ جسکا حق فلاں کی بیٹی فلاں نے قیدی سے
 آنا ہو وہ حاضر ہو پھر جب کوئی تاوی نہی تو اسکو جھوٹ دے اور دہر دہر اور
 کے محاصل کے مقدمہ میں گواہوں کی گواہی یا فائض کے افراد کے بموجب

عمل کرے مغرور فاضل کے کہنے پر عمل نہ کرے مگر ان در صورتیکہ فاضل اقرار
 کرے کہ یہ دہرہ ہر با محاصل و نفع کا پہلے فاضل نے مجھ کو سپرد کر دیا ہے
 البتہ پہلو مغرور فاضل کا کہنا مستبر ثمر کا مسئلہ فاضل مقدم فیصل کرے جس
 میں بیشک یا اپنی مکاتین مسئلہ فاضل کیس کا یہ نہ ہو مگر اپنی نائے دار کا
 بالیہ شخص کا یہ جو فاضل ہونے سے پہلے بھی دیا لیا کرتا تھا اور یہ لیا کرتا
 تھا البتہ نہ پھرے اور مخصوص فاضل ہی کی اگر کوئی دعوت کرے تو قبول نہ کرے
 اور جنازہ میں لوگوں کی اور بیمار و نکاحا حال پوچھنے کو جا یا کرے اور ٹہلائے
 اور اپنی سامنی ہانے میں مدعی اور مدعی علیہ کو برابر ایک سا کرے اور کا نا بھو
 گمرو اور اشارہ نہ کرے اور حجت نہ سکھاوے اور منکر بات نگہ مدعی سے یا مدعی علیہ
 سے اور دونوں کی کسی کی ضیافت نہ کرے اور گواہوں کو تلبیس نہ کرے کہ ہون
 ہوں کہ فصل مسئلہ جب عیقا حق ثابت ہو جاوے تو مدعی علیہ کو حکم کرے
 کہ اوکروں سپردہ اگر اوکروں نو اوکرو فید کرے قیمت کے دامونگی اور
 فرض کرے اور مہر متعل کو یا ضامنی سے سبب مال دینا لازم ہو او اس مقدمہ میں
 اور سو اسکو اور مقدمات میں اگر مدعی علیہ کہے کہ محتاج ہوں تو فید نہ کرے
 مگر مدعا لیکہ مدعی گواہ گذرانے کہ مدعی علیہ غنی سے نو فید کہے جب تک
 مناسب بنے پھر اوکا مال درست کرے اور جب اوکا مال نہ دریافت ہو وہی نو
 چوڑ دی اور اوکو مدعو کو اوکرو اسکی پاس رہے ہی نہ کرے مسئلہ اگر فید

پہلے مدعی علیہ نے اپنے مفلس ہو کر گواہ گذرانے تو قاضی نے منسوی اور
 بعد قید کے اگر مدعی علیہ گواہ مفلسی کے اور مدعی گواہ اسکی تو نگری کی گذرانے
 تو مدعی کے گواہ مقدم کرے مسئلہ جب مدعی علیہ کا غنی ہونا قاضی کو ثابت
 ہو جاوے تو اسکو ہمیشہ قید رکھو مسئلہ اگر مرد ہو وہ اپنی جو رو کو کہا نا
 کپڑا نہ تو قاضی قید کرے مسئلہ بیڑ کے زمین کی بابت باکو قید
 نکرے مگر مان جو بیٹی کا روٹی کپڑا باپ رد کے تو البتہ قید کرے کتاب نقاضی
 الی القاضی مسئلہ مدد اور خون کے سوا اور مفدمات میں اگر ایک
 جگہ کا قاضی دوسری جگہ کے قاضی کو خط لکھے تو جائز ہے مسئلہ پر حسب
 قاضی کے روبرو گواہوں نے مدعی علیہ کے سامنے گواہی دی تو قاضی اس
 جگہ الو پر حکم کر دی اور حکماء لکھ دی اس حکماء کو سبیل کہتی ہیں اور جو قاضی
 کے روبرو مدعی علیہ کے پیچھے گواہی دی تو قاضی فیصلہ کا حکم نکرے گواہوں کی
 گواہی اپنی روبرو گذر نیکا حال لکھ کر حسب قاضی کے علاقہ میں مدعی علیہ رہتا ہو
 اعلیٰ پاس پہنچے تاکہ وہ قاضی اس لکھ کر بموجب مقدمہ فیصلہ کرے اور اسکو
 حکماء کہتی ہیں اور حقیقت میں یہ گواہوں کی گواہی پوچھا تا ہی سو قاضی
 اس گواہی کے حکماء کو لکھ کر وہ گواہوں کے سامنے پڑے اور اپنی قہر
 کرے اور نکرے سامنے اور یہی کہ وہ دوسرے قاضی کو پوچھا دین پہر جب پوچھو تو وہ
 قاضی اس حکماء کی مہر پہلے دیکھو اور جو یہ گواہ اور مدعا علیہ مان نہ ہوں

نسخہ
 نسخہ

تو نہ پڑے ہو مسئلہ جب گواہ یوں گواہی دیں کہ یہ خط فلا نے قاضی کا ہے کہ اس پر
 ہو کو منسوب تھا اپنی حکم کرنیکی مجلس میں اور حارسے روبرو پڑا تھا اور مہر کی بھی
 تب یہ قاضی اس کو کہہ لے اور مدعی علیہ کے سامنے پڑے اور اس کی وجہ
 مدعی علیہ پر حکم کرے مسئلہ لکھنؤ والا قاضی اگر مر گیا یا موقوف ہو گیا یا جس
 قاضی کو لکھا تھا وہ مر گیا تو یہ نوشتہ باطل ہو گیا مسئلہ اگر خط یوں لکھا
 کہ یہ خط ہی فلا نے قاضی کو اور اس کی نام کے بعد یہ لکھا کہ جس قاضی کو مسلمان
 کے یہ خط پہنچے تو جس قاضی کے نام پر لکھا ہے اس کی فرسیدہ نوشتہ باطل
 نہ ہو جائیگا مسئلہ مدعی علیہ کو مر جانے سے قاضی کا نوشتہ باطل نہیں ہو گا
 مسئلہ عورت کو فیصلہ کرنا سوا حدود اور خون کے اور مقدموں میں جائز ہے
 مسئلہ کوئی قاضی کسی کو اپنا خلیفہ نہ کرے مگر وہی قاضی جس کو بادشاہ نے یہ خطاب
 دیا ہو مغللات اس کے جسے بادشاہ نے جمعہ پڑانے پر مقرر کیا ہو اس کو البتہ خطاب
 ہے کہ اپنا خلیفہ کسی کو کرے اگرچہ بادشاہ نے اس کو اختیار نہ دیا ہو مسئلہ جب
 ایک قاضی کے پاس کسی قاضی کا کسی مقدمہ میں کچھ حکم پہنچے تو یہ قاضی اس کو
 جاری کر دے بشرطیکہ وہ حکم قرآن یا سنت مشہورہ یا اجماع کے برخلاف نہ ہو
 مسئلہ اگر جہوٹی گواہوں نے جہوٹی گواہی دی عقود اور فسوق کو مقدّمات
 میں اور قاضی نے حکم دیا تو وہ حکم ظاہر اور باطلنا جاری ہو جائیگا اور املا
 مسئلہ کے مقدمہ میں ظاہر تو جاری ہو جائیگا پر باطلنا جاری نہ ہو گا مسئلہ

مدعی علیہ کی غیبت میں قاضی حکم کرے مگر دعوہ تیکہ مدعی علیہ کا قائم مقام جس پر
 وکیل یا وصی موجود ہو یا وہ دعوی غائب پر اور حاضر پر دعوی کا سبب ہو
 جیسے زید نے ایک معین خیر کا دعوی کیا اور وہ خیر عمر کے پاس ہی اور عمر
 موجود ہے اور کہا کہ بکر سے سول لی اور بکر غائب ہی تو البتہ قاضی حکم
 کر سکتا ہے مسئلہ اگر قاضی یتیم کا مال فرض دی اور اس کا تسک لکھو تو
 جائز ہے اور وصی اور یتیم کے باپ کو جائز نہیں کہ یتیم کا مال کسکو قرض دیو
 باب التحکیم مبنی نجات کے مسئلے مسئلہ اگر مدعی اور مدعی علیہ نے ایک
 شخص کو اپنی مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے حکم یعنی پنج ٹھہرا یا پہر پنج نے مدعی کے
 گواہ سنکر یا مدعی علیہ کے اقرار کے بموجب یا مدعا علیہ نے در صورت نہ ہونے
 گواہان مدعی اگر قسم سے انکار کیا اس کی بموجب فیصلہ کیا تو جائز ہے اور حد اور
 تحوں اور غافلہ پر دیت کے مقدمے میں جائز نہیں مسئلہ پنج ایسا شخص ہو کہ
 حسین قاضی ہو کی شرطین ہوں پہر کا فراور غلام اور زرقی اور محمد و القذف
 کا پنج کرنا جائز نہیں مسئلہ دو نو جگر الونین سے ہر ایک کو اختیار ہو کہ پنج
 کے حکم اور فیصلہ کرنے سے پہلے نجات سے پہر جاوین مگر جب پنج نے حکم دیا تو
 وہ حکم جگر الود پر لازم ہو جاتا ہے مسئلہ جب طرفین میں سے کوئی پنج کے
 حکم قاضی کے پاس لیجاوے تو قاضی اس حکم کو جاری کر دی بشرطیکہ وہ حکم
 قاضی کی مذہب کے موافق ہو اور جو موافق نہ ہو تو رد کر دے مسئلہ پنج کو یا قاضی

حکیم

نے اکر اپنے مان باب یا بیٹی باجورو کے حق میں حکم کیا جس میں اذکار کا فائدہ
 ہو تو وہ حکم رد ہی اور جس حکم میں مان یا باب یا اولاد یا جورو کا فائدہ نہ ہو
 وہ جائز سے متفرق مسئلہ اگر بیچ کا مکان زید کا ہی اور بالا خانہ عمر
 کا تو زید بلا رضا مندی عمر کے درمیان میں بیچ کا زمینہ نابہ ان کہوئے مسئلہ
 اگر محلہ میں زید کے ایک ہی گلی ہی گلی اور اوس سے اور گلیاں لمبی لمبی گلی میں چھوڑ
 راہ نہیں چلتی تو زید اون میں کسی گلی میں دروازہ نہیں کھال سکتا اور اگر
 اوس بڑی لمبی گلی میں کسی گلیاں گول گلی میں کہ وہ پہر اوس لمبی گلی میں
 آملی ہیں تو البتہ اوس لمبی گلی والوں کو اختیار ہے کہ ان گلیوں میں دروازہ کھالیں
 مسئلہ عمر کے قبضہ میں ایک حویلی کی اوسکا دعویٰ زید نے بون کیا کہ مجھ کو
 حویلی عمر کے بخشد ہی کی فلا نے وقت میں مثلاً رمضان میں سو قاضی نے زید
 گواہ مانگے زید نے کہا کہ میں نے عمر کو منکر ہوا تھا سو میں نے یہ حویلی اوس کو
 سول لی کی اور مول اینی بر گواہ گذرانے انہوں نے گواہی دی اوس وقت
 سے پہلے سول اینی کی جس وقت کا اس نے بخشنا بتلایا تھا مثلاً شعبان کا تو
 یہ گواہی زمانی باو گئی اور اگر اوس وقت کو بعد سول اینی کی گواہی دی مثلاً شوال
 کی تو زمانی جاو ہی مسئلہ زید نے عمر سے کہا کہ تو نے یہ باند ہی مجھ سے سول
 لی سو عمر نے انکار کیا کہ تجھ سے نہیں لی اگر زید جگہ اکر بیسے درگزر تو عمر
 کو حلال ہے کہ اس باند ہی سے صحبت کرے مسئلہ اگر زید نے ازار کیا کہ

دین نے دس سو پچیس لکھ پہر کہا وہ روپے زیوں تھو تو زید قسم سے تصدیق
 کرے مسئلہ اگر زید نے عرصے کما کہ تیری ہزار روپے مجھ پر مین اور عرصے
 پہلے اٹکا کر لیا پہر کہا کہ ہاں میرے ہزار روپے تجھ پر مین تو زید کو کچھ دینا نہ آویگا
 مسئلہ اگر زید نے دعویٰ کیا عمر ہر کچھ مال کا اور عرصے کما کہ تیرا مجھ پر کچھ
 نہیں آتا نہ کسی پہر زید نے گواہ گزارنے ہزار روپے کی بابت اور عمر کے گواہ
 گزارنے کہ وہ ہزار روپے میں نے ادا کر دی یا سببات پر کہ زید نے ادوں
 روپوں سے ابرا کیا تھا تو یہ گواہ عمر کے سنو جاویگے اور اگر عمر نے یوں
 جواب دیا تھا کہ تیرا مجھ پر کچھ نہیں آتا نہ کسی اور میں تجھ کو بچا ہوتا ہی نہیں تو پھر یہ
 گواہ زید کو دیکھو مسئلہ اگر زید نے دعویٰ کیا کہ عرصے باندی میرے
 ماتھے بھی اور عرصے کما کہ میں نے تیری ماتھے نہیں بھی پہر زید نے گواہ گزارنے
 مول لیون کی بابت پہر اوس باندی میں کچھ عیب پایا اور اوس کو سب سے پہر ناجا یا
 اور عمر نے گواہ گزارنے کہ زید نے سب عیون سے ابرا کر لیا تھا تو یہ گواہ عمر کو
 دیکھو جاویگو مسئلہ جس فرشتہ یعنی افرانامہ وغیرہ کو آخر میں لکھا ہو تو
 وہ مک باطل ہے مسئلہ جب کوئی ذمی مر گیا تب اوسکی جو روئے کما کہ میں
 مسلمان ہو گئی اوسکے فریقے بعد اور زوجی وارثوں نے کما کہ تو مسلمان ہوئی
 تھی اوسکے فریقے پہلے تو وارثوں کی بات معتبر ہے مسئلہ اگر زید کہے
 امانت عمر کے پاس چوڑ کر گیا پہر عرصے کما کہ سبھ بکر زید کا بیٹا ہی ہوا اسکے

اور کوئی اور سکا وارث نہیں تو وہ امانت کا مال بکر کو دیدیا جائیگا اور عمر اور خالہ
 کو دوسری بار تہلہ دے کہ یہ خالہ بھی زید کا بیٹا ہے اور بکر انکار کرے تو بھی وہ امانت
 کا مال بکر ہی کو دیدیا جائیگا مسئلہ اگر میراث کا مال وراثت کو اور انکو جنگا
 پر لینا اتنا تہا بانٹ دیا گیا تو وارثوں سے یا دین والوں سے ضامن نہ لین گے
 بشرطیکہ وراثت اور غریم ہونا گو امون سے ثابت ہوا ہو وے مسئلہ
 اگر زید نے ایک حویلی کا یون دعویٰ کیا عمر قاضین پر کہ یہ حویلی میرے باپ کی
 سے سو مجھ کو اور میرے بھائی بکر کو پہنچتی ہے اور بکر موجود نہیں اور زید نے
 گواہ وراثت کے گزرنے تو اسی حویلی اپنے حصہ کے موافق زید پا دیگا
 مسئلہ اگر زید نے کہا کہ یہ مال یا کہا کہ جسکین مالک ہوں سو وہ غیر وکر
 لئے صدقہ ہے تو اسی قسم کا مال صدقہ ہوگا جیسر زکوۃ واجب ہوتی ہے
 اگر کسی کے لئے وصیت کی اپنے تمام مال کی تو کل مال کی تسامی کی وصیت ہوئی
 مسئلہ اگر زید نے عمر کو اپنا وصی کیا اور عمر کو معلوم نہیں تو بھی عمر وصی
 ہے مگر وکیل کو جب تک اپنا وکیل ہونا معلوم نہ ہو تک اسکا تصرف موکل کے
 مال میں جائز نہیں مسئلہ جسکو اپنا وکیل معلوم ہو جاوے تو اسکو تصرف کرنا
 موکل کے مال میں جائز ہو اور معزول ہونا وکیل کاتب ہی ثابت ہو وے جب
 ایک گواہ عدل یا دو گواہ مستور گو اسی دین مسئلہ اسطرح اگر ایک گواہ
 عدل یا دو گواہ مستور احوال نے زید کو خبر دی کہ میرے غلام نے خیانت کی

اور زید نے غلام کو بیچ ڈالا یا یون کہا کہ تیرے شفعہ کی زمین فلا نے کے ہاتھ کی
 اور زید چپ ہو رہا یا باکرہ عورت سی کہا کہ فلا نے سے تیرا نکاح کر دیا یا ایک
 قحطی کا فردن کے ملک میں گیا اور وہاں مسلمان ہو کر رہا اور اسکو ایک گواہ عدل
 یا دو گواہ مستور الحال نے نماز روزی وغیرہ فرائض کی خبر دی تو ان صورتوں میں
 اس خبر کا ماننا لازم ہوگا کہ میان پر غلام کی خیانت کے بدلے تاوان دینا
 آویگا اور شفعہ کا حق شفعہ باطل ہو جائیگا اور باکرہ کا نکاح صحیح ہو جائیگا اور اس
 مسلمان پر عبادتین فرض ہو جائیں گی مسلمہ اگر قاضی نے یا قاضی کی طرف سے جو
 امین مقرر ہوا اوسنی دینون کو واسطے مدیون کا غلام عیا اور قیمت لیلی بہر قیمت کو گئی
 اور وہ غلام کسی اور کا ثابت ہوا اوسنی لیا تو قاضی یا امین کو قیمت اپنی پاس سے
 دینا نہ آویگی اور مشتری کو قیمت پاس سے دانون کے دلائی جاویگی اور اگر قاضی
 کے وصی نے وہ غلام عیا دانون کے یعنی پہر اوس غلام کو اور کوئی مستحق لے لیا یا
 مشتری کے قبضہ کر نیسے پہلے وہ غلام مر گیا اور قیمت کے دام وصی کے پاس
 کو گئی تو مشتری وہ دام وصی سے لے لیا اور وصی دانون سے مسئلہ اگر عدل اور
 عالم قاضی بنے زید سی کہا کہ میں نے اس عمر کے حق میں سنگسار کر نیک یا ہاتھ
 کاٹنے کا یا مار نیک حکم دیا ہی سو تو کردی تو زید کو بجا لانا اور سکا جائز ہی مسئلہ
 اگر عدل قاضی نے زید سے کہا کہ وہ جو عمر کے مقدمہ میں میں نے یہ فیصلہ کے
 تجہیز ہزار روپیہ ٹھہرا ہی اور تجہیز سی لہی سو عمر کو دیدی اور سکی جواب میں زید نے

کہا کہ تو نے ظلم سو لکھو تھو جب تو قاضی تھا تو اس قاضی کے کنو کا اعتبار بھی
 ٹوٹ کر آئی ہے سو محدود قاضی نے کہا کہ میں نے حق حکم کیا تھا میری ہاتھ کاٹو کا اور
 اس کو کہا کہ تو جب قاضی تھا جب تو نے ظلم سے میرے اوپر حکم کیا تھا تو بھی اس
 قاضی ہی کا کہنا ہے کہ کتاب الشماوۃ یعنی گوہی کنو میں کسی حال کے
 خبر دینے کو جیسا کہ پہلے ہو رہا ہو اور ان کے سوا دیکھا ہو نہ کہ انکل اور گمان سے
 مسئلہ جب مدعی طلب کرے تو گوہی دینا فرما دیا جائے اور حدود کے
 مقامات میں گوہی کا چہاں استحب ہو اور چوری کے مقدمہ میں گوہیوں کو کھو
 مال لیا یوں نہ کہ چہاں مسئلہ زنا کے مقدمہ میں چارہ مرد و بکی گوہی چاہیے اور
 حدود اور قصاص کے مقامات میں دو مرد و بکی گوہی چاہیے اور لڑکا پیدا ہونے
 اور بارگاہ ہو تو اور عورتوں کے ایسے عیون کے مقامات میں جسکی مرد کو خبر نہیں ملتی
 ایک ہی عورت کی گوہی اور مقدمہ میں دو مرد و بکی گوہی یا ایک مرد اور دو
 عورتوں کی گوہی کافی ہو مسئلہ ہر مقدمہ میں شرط ہو کہ گوہیوں کو کھو کہ گوہی
 دیتا ہوں اور گوہیوں کا عادل ہونا شرط ہو مسئلہ گوہیوں کے عادل
 ہونیکا حال سب مقدمہ میں قاضی خفیہ اور علانیہ تحقیق کرے مسئلہ اگر مدعی طلبہ مدعی کے
 گوہیوں کو عادل بتا دے تو اسکا اعتبار نہیں مسئلہ قاضی اگر خفیہ ایک ہی
 مرد سے گوہیوں کے عادل ہونیکا حال دریافت کرے یا ایک ہی مرد کو نر کے پاس
 بھیجے اور دریافت کرے تو مدعی یا ایک ہی مرد سے اگر گوہی کی زبان کا ترجمہ

کرادی تو کافی ہے مسئلہ گواہ کو اختیار ہے کہ بیع یا اقرار یا غضب یا
 خون کے مقدمہ میں یا حاکم کے حکم کی بابت یا اس طرح کے مقدمات میں جو سنایا
 دیکھا ہو خود گواہی دے اگرچہ مدعی نے اسکو گواہ نہ بنا ہو مسئلہ اگر گواہ
 کو گواہ سوسنی ہوئی بات کی خود گواہی دینا جائز نہیں مگر ان جب مدعی درگواہ کو
 گواہ ٹھہرا دے تو اسکو گواہی دینا جائز ہے مسئلہ اگر گواہ با قاضی یا راوی کے
 حال یا دہنو تو لکھو ہوئی کی پہچان پر عمل نہ کریں مسئلہ جو آپ نہیں دیکھا اٹھکی
 گواہی نہ دے مگر ان نسب اور موت اور نکاح اور عورت کی صحبت اور قاضی کی
 ولایت اور اصل وقف کی بابت اگر سنی ہو جائے گواہی دے تو اختیار ہے بشرطیکہ
 معتبر آدمی ہو سنایا ہو مسئلہ جسکو ماتمہ میں چیز دیکھو جائز ہے کہ گواہ و فیض اسیکی
 تباددی سوا غلام اور باندی کے مسئلہ ان مسلوکی صورتوں میں اگر گواہوں
 نے قاضی کے سامنے کہو لکر کہا کہ میں سنی ہوئی کتنا ہوں یا اس چیز پر قبضہ دیکھو
 سو وہ چیز اسکی تباہ ہوں تو قاضی نمائے مسئلہ اگر گواہ نے گواہی یوں
 دی کہ میں موجود تھا فلا نے شخص کے دفن کرنے میں یا میں نے اسکو جنازہ کی
 نماز پڑھی تھی تو یہ گواہی دیکھو کی ہوئی اسکو قاضی مان لے یا مسئلہ اندھرو
 کی گواہی ثانی جائیگی مسئلہ غلام اور لونڈی کی گواہی ثانی جاوے گی مگر در صورتیکہ
 غلام اور باندی ہونیکو حالین دیکھا اور یاد رکھا پھر آزاد ہوئی تب گواہی دے گی تو
 ثانی جاوے گی مسئلہ لڑکے کی گواہی ثانی جاوے گی مگر در صورتیکہ لڑکپن میں

اگر گواہی دے کہ میں نے
 دیکھا ہے تو اسکی گواہی
 جائز ہے

دیکھ کر یاد رکھا اور طالع نویسی کے بعد گواہی دی تو مانی جائیگی مسئلہ
 جہیز قذف کی حد جاری ہو اور سکی گواہی نہانی جائیگی اگرچہ توبہ کی ہو مگر در صورتیکہ
 کافور قذف کی حد جاری ہوئی پھر وہ مسلمان ہو گیا تب گواہی دی تو مانی جائیگی
 مسئلہ اولاد کی گواہی مان باپ کے مقدمہ میں اور دادا دادی کے
 مقدمہ میں یا دادا دادی کی پوتے پوتی اور مان باپ کی اولاد کے مقدمہ میں
 نہانی جاوے گی مسئلہ جو رو کی گواہی خاوند کے اور خاوند کی گواہی جو رو کے
 مقدمہ میں نہانی جائیگی مسئلہ میان کی گواہی اپنی غلام لوندی یا سکا تب کے
 مقدمہ میں نہانی جائیگی مسئلہ ایک صاحب کی گواہی دوسرے صاحب کے
 مقدمہ میں شرکت کی بابت نہانی جاوے گی مسئلہ مخنث یعنی زمانے کی اور
 پٹانیوالی عورت اور گائیوالی عورت کی گواہی نہانی جاوے گی مسئلہ دشمن
 کی گواہی نہانی جاوے گی اگرچہ دنیا کی دشمنی ہو مسئلہ جو ہمیشہ شہ پیا کرتا ہو
 لہو کی راہ سے اوچڑیوں سے کیلا جو جیسے کہوتر باز اور مرغ باز اور نعل باز
 اور تیر باز اور بغیر باز اور جو لوگوں کے سٹنائیکو گایا کرتا ہو اور جو ایسا
 کام کرے جہیز حد واجب ہو اور جو حمام میں بے تہد کے ننگا نہا ہو اور جو سود
 کھا ہو اور جو چوسر اور شطرنج بازی بد کر کیلے یا اوس کیل سے اوسکی نماز
 جاتی رہے اور جو راہ چلتے کھاوے یا راہ میں پیشاب کرے اور جو اگلے بڑے کو
 بڑا کہے گا لیان دی اوسکی گواہی نہانی جاوے گی مسئلہ بھائی اور

چچا اور ذوقہ کے مان باب اور ساس اور بیٹی اولاد اما و اور بہو اور بتیلی
 مان کی گواہی مانی جائیگی مسئلہ یعنی کی گواہی مانی جائیگی مگر جو خطا فیہ سر قہ
 رافضیہ نہیں ہے اسکی گواہی مانی جائیگی کہ ادن کے نزدیک دعویٰ کی قسم کے
 لحاظ سے جو نہی گواہی درست ہے مسئلہ ذمی کی گواہی ذمی پر اور حربی کی
 گواہی حربی پر مانی جائیگی اور حربی کی گواہی ذمی پر مانی جائیگی مسئلہ
 جو گناہ صغیرہ کرتا ہو اور کبیرہ سے بچتا ہو اسکی گواہی مانی جائیگی مسئلہ
 نے ختنہ کئی ہوئی آدمی کی اور ختنہ کی اور حرامی بچہ کی اور ختنہ کی گواہی مانی جائیگی
 مسئلہ بادشاہ کے عامل کی گواہی بادشاہ کے حق میں اور آزاد کئی ہوئی
 غلام کی گواہی آزاد کرنا والے کے حق میں مانی جائیگی مسئلہ اگر دو مرد نے
 گواہی دی کہ ہمارے باپ نے زید کو وصی کیا ہے اور زید نے دعویٰ کیا
 کہ ہاں مجھ کو وصی کیا ہے تو انکی گواہی مانی جائیگی اور جو زید نے انکار کیا
 تو مانی جائیگی مسئلہ اگر دو مردوں نے گواہی دی کہ ہمارا باب غائب ہے
 اور ہستی زید کو اپنے دین کا روپیہ لینے کو اجنا ذکیل کیا ہے تو سمجھ گواہ
 مانی جائیگی زید خواہ وکالت کا دعویٰ کرے خواہ انکار کرے مسئلہ
 اگر گواہوں کے فاسق ہونے کی بابت کوئی گواہ سنا ہو تو قاضی نہیں مسئلہ
 اگر گواہ عدل ہے گواہی دینے کے بعد ہی کہا کہ بعض بات میں نے وہم سے کہی تو
 اسکی گواہی مانی جائیگی باب الاختلاف فی الشہادۃ یعنی

اس میں گو اسی کے اختلاف کا بیان ہے مسئلہ اگر دعویٰ کو مطابق گو اسی ہوئی
 تو مانی جائیگی اور نہیں تو نہیں مسئلہ مدعی نے دعویٰ کیا کہ حویلی میں نے میرٹ
 میں باہمی یا مول لی اور گو امون نے کہا کہ حویلی مدعی کی ہے اور تفصیل نئی تو گو اسی
 بیغائدہ ہو اور اگر دعویٰ کیا کہ حویلی میری ملک ہے اور گو امون نے کہا کہ
 مدعی نے مول لی یا میرٹ میں باہمی تو گو اسی مانی جائیگی مسئلہ دو نوں گواہ
 جب ایسی گو اسی دین کہ بات بھی ایک ہی سی کہیں اور اسکا مطلب بھی ایک ہی
 ہو تب مدعی کا مطلب بکلیہ پورا اگر ایک گواہ نے ہزار روپے دین بتایا اور
 دوسرے نے دو ہزار تو یہ گو اسی مانی جائیگی مسئلہ مدعی نے ایک ہزار
 پانسو روپیہ کا دعویٰ کیا اور ایک گواہ نے ہزار روپیہ کی گو اسی دی اور دوسرے
 نے ایک ہزار پانسو کی تو ہزار روپیہ ثابت ہو گئے مسئلہ اگر دو گو امون
 نے گو اسی دی ہزار روپیہ کی بابت اور ان میں سے ایک نے کہا کہ اس میں
 میں سے پانسو اسکے مدعی علیہ نے مدعی کو تو ہزار ہی روپیہ ثابت ہو گیا
 مگر دوسری تیکہ دوسرا گواہ بھی اسکے ساتھ پانسو کے ادا کی گو اسی دے
 تو پانسو ہی دینا آویسکے اور ایسی صورتیں گواہ کو گو اسی دینا چاہیے مگر
 پہلے مدعی اقرار کر لے اور سفدر روپیہ اور انویکات گواہ گو اسی دیوے
 مسئلہ اگر دو گو امون نے زید پر ہزار روپیہ کے قرض کی گو اسی دی
 اور ایک نے ان میں سے کہا کہ وہ ہزار روپیہ زید نے ادا بھی کر دی تو یہ

گواہی ہزار روپیہ کے ثبوت کی ہوئی مسئلہ اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ زید
 نو عمر و کوثر بانی کے دن مصر میں قتل کیا تو یہ دونوں طرح کی گواہیاں رد ہو گئیں اور
 اگر پہلے دو گواہوں کی گواہی شکر قاضی نے حکم دیدیا پھر دوسری دو گواہوں کی
 گواہی رائگان سے مسئلہ اگر دو گواہوں نے ایک گواہی چرانے کی گواہی دی
 مگر ایک گواہ نے اور رنگ گاہ کا بنایا اور دوسرے نے اور رنگ تو چور کا
 ماتھہ کاٹا جائیگا اور اگر ایک گواہ نے بیل بنایا اور دوسرے نے گاہ نو کاٹا
 بنجائیگا اور غصے کے مقدمہ میں اگر ایک گواہ نے اور رنگ بنایا اور دوسرے نے
 اور رنگ تو گواہی نہائی جائیگی مسئلہ اگر ایک گواہ نے یونکہ زید نے عمر
 کا غلام ہزار روپیہ کو مول لیا اور دوسرے نے کھا کہ ایک ہزار اور پانسو کو مول لیا
 تو گواہی باطل ہو گئی مسئلہ اگر گواہوں نے کتابت یا قلع کے روپیہ کی
 تعداد میں اختلاف کیا تو بھی گواہی باطل ہو گئی مسئلہ اگر ایک گواہ نے
 ہزار روپیہ بہر کی گواہی دی اور دوسرے نے ایک ہزار پانسو کی گواہی دی تو
 ہزار روپیہ بہر کے ثابت ہوئی مسئلہ اگر عمر کے قبضہ میں ایک مکان ہو اور
 زید نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان عاریت یا ودیعت مبرری باپ بکر کا ہے اور گواہ
 گذرانی سو گواہوں نے گواہی دی تو قاضی وہ مکان زید کو نہ دلا دے جب تک
 گواہ یوں نکلیں کہ بکر مر گیا اور وہ مکان زید کی لڑکی میراث چھوڑا یا یوں کہیں
 کہ یہ مکان زید کے باپ بکر کے ملک تھا اور کو مرنے کے دن تک یا اس کے

طرف سے عمارت والیکے پاس تھا اس کے منجیکے دن تک تو البتہ زید کو وہ
 مکان دلا دی مسئلہ اگر کوئی چیز زید کے قبضہ میں ہو اور عمر نے
 دعوہ کیا کہ میری ہو اور عمر کے گواہوں نے گواہی دی کہ میں یا میرے بھائی
 ہوا کہ یہ چیز عمر کے قبضہ میں تھی تو یہ گواہی رد ہو اور اگر مدعی علیہ نے قہراً
 کیا کہ میں یا میرے بھائی ہوا کہ چیز علی قبضہ میں تھی یا مدعی علیہ کو اس پر اقرار
 بابت مدعی نے گواہ گزرائے تو وہ چیز مدعی کو دلا دی جائیگی باب الشہادۃ
 علی الشہادۃ مسئلہ حد اور خون کے سوا اور مقدمہ میں فرعی گواہوں
 کی گواہی مانی جائیگی مسئلہ اگر دو گواہ مرد فرعی دو گواہ اصلی کی گواہی پر
 گواہی دین تو مانی جائیگی اگر ایک گواہ فرعی کی گواہی ایک گواہ اصلی کی گواہی
 پر نہ مانی جائیگی مسئلہ فرعی گواہ بنو کی یہ وضع ہے کہ اصل گواہ فرعی گواہ
 سے کہو کہ تو میری گواہی پر گواہ رہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلا نو مدعی علیہ
 نے میرے سامنے اتنی روپیہ نکالا اقرار کیا تھا مسئلہ فرعی گواہ کو گواہی
 دیتا ہوں جائیگی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے مجھ کو گواہ کیا اپنی گواہی پر
 کہ خالد نے اقرار کیا اس کے آگے عمر کے اتنی روپیہ نکالا زید نے مجھ کو کہا
 کہ تو گواہی دی میری گواہی پر خالد کے اقرار کی بابت مسئلہ فرعی گواہ
 کی گواہی تب ہی شنی جاسی جب اصل گواہ مرگئی ہوں یا بیمار ہوں یا سفر کو گئے
 ہوں مسئلہ اگر فرعی گواہوں نے اصل گواہوں کو عدل بتایا تو جائز ہے

کتاب الشہادۃ

اور نہیں تو قاضی اول گواہوں کی عدالت دریافت کرے مسئلہ اگر مہمل
گواہوں نے انکار کیا کہ ہم گواہ نہیں ہیں تو فرع کے گواہ باطل ہیں مسئلہ
اگر دو فرعی گواہوں نے گواہی دی دو اصلی گواہوں کی طرف سے ایک ہندہ
تامی عورت پر ہزار روپیہ کی بابت کہ زبیدہ کی بیٹی ہندہ نے فلا نے شخص کے
ہزار روپیہ کی بابت فلا نے گواہوں کے سامنے اقرار کیا تھا سو ان گواہوں کے
ہمسے کہا کہ ہم اسی ہندہ کو سچا سچ ہیں پھر مدعی الیکھورت کو لے آیا ان فرعی
گواہوں نے کہا ہم نہیں سچا سچ کہ یہ وہ ہندہ ہی یا نہیں تو قاضی مدعی
سے کہہ کہ دو گواہ اور لا اس بات کو کہ یہ عورت وہی ہندہ ہی اس طرح اگر
ایک قاضی نے دوسری قاضی کو لکھ بھیجا کہ فلا نے فلا نے میرے آگے
گواہی دی کہ فلا نے زبیدہ پر انخر روپیہ آتے ہیں اور زبیدہ مان سکر ہوا کہ
میں وہ زبیدہ نہیں ہوں تو گواہ زبیدہ کے سچا سچ کے اور کارہو کے مسئلہ
اگر فرعی گواہوں نے کہا کہ فلا نے بیٹی فلا نے قاضی نے دوسری قاضی کو
یوں لکھا تو معتبر نہیں جب تک اس کا قبیلہ نہ بیان کرے مسئلہ اگر گواہ
اقرار کیا کہ میں نے جہنمی گواہی دی تو اسکو ہٹایا جائے اور تفریر لکھا جائے
باب الرجوع عن الشہادۃ اس میں گواہی سے پہر جانکا بیان ہے
مسئلہ اگر گواہ ادا کی ہوئی گواہی سے پہر گیا تو معتبر نہیں مگر در صورتیکہ
کسی قاضی کے سامنے پہر گیا تو معتبر ہے مسئلہ اگر مقدمہ میں قاضی کے

غیبتی قاضی کے سامنے
اقرار کیا جائے تو معتبر نہیں
مگر اگر قاضی نے اقرار کیا
تو معتبر ہے

مسئلہ اگر گواہ
اقرار کیا تو معتبر نہیں
مگر اگر قاضی نے اقرار کیا
تو معتبر ہے

حکم دینے سے پہلے دو نو گواہ پہر گئی تو قاضی مقدمہ میں حکم نہ دیا اور اگر حکم
 کے بعد پہر گئے تو قاضی اس حکم کو بحال رکھ کر اور اس گواہی میں جس قدر
 کسی کو دینا آیا ہوا و سفدر ان گواہوں کی قاضی دلا دی در صورتیکہ مدعی بہا پر
 مدعی فابض ہو گیا ہو دین ہو یا عین ہو مسئلہ اگر قاضی کے حکم اور مدعی کو
 قبضہ کے بعد ایک گواہ دو میں سے پہر گیا تو آدنا مال اس گواہ کو دینا
 آدجا مسئلہ جتنی گواہ گواہی سہی نہ پہرین او تنو نکلا اعتبار کیا جائیگا پہر گئے
 گواہوں کی گنتی کا اعتبار نہیں مثلاً ایک مقدمہ میں تین گواہ تھے اور حکم اور مدعی
 کے قبضہ کے بعد ایک گواہ پہر گیا تو اس پہری ہوئی کو کچھ دینا نہ پڑیگا
 اور اگر دوسرا بھی پہر گیا تو ان دونوں پر آدنا مال تاوان پڑیگا اور اگر ایک مرد
 اور دو عورتوں نے گواہی دی پہر ایک عورت پہر گئی تو جو مختاری مال اس پر
 تاوان پڑیگا اور اگر دو عورتیں پہر گئیں تو آدنا مال تاوان میں پڑیگا اور اگر ایک
 مرد اور دس عورتوں نے گواہی دی تھی پہر آٹھ پہر گئیں تو انکو کچھ دینا
 نہ آدجا پہر اگر نوین بھی پہر گئی تو ان نوین پر جو مختاری مال تاوان پڑیگا پہر اگر
 دسوں عورتیں اور وہ ایک مرد گیارہوں گواہ پہر گئی تو کل مال تاوان پڑیگا
 سب پر حصہ کر کے ایک حصہ مرد پر اور باقی حصہ دس عورتوں پر مسئلہ اگر دو
 شخصوں نے گواہی دی کسی مرد پر یا عورت پر نکاح کی بقدر مہر مثل کے اور دو
 گواہ پہر گئی تو ان پر کچھ تاوان نہ پڑیگا اور اگر مہر مثل سہی بادہ مہر کی گواہی

دی نہیں تو اس زیادہ کی قدر نادان دینا آدیا جائے مسئلہ اگر دو گواہوں نے
 ایک چیز کی قیمت مثل یا زیادہ قیمت کی بیع کی بابت گواہی دی ہے پہر گھوڑا تو ان پر
 نادان نہ پڑے گا اور اگر کم قیمت کی بابت گواہی دی ہو جس قدر قیمت کم ہوئی اوستی
 نادان پڑے گا مسئلہ اگر صحبت سے پہلے طلاق دینے کی گواہی دی ہے پہر گھوڑا
 تو آدھی مہر کی قدر نادان پڑے گا اور اگر صحبت کے بعد طلاق کی گواہی دی ہو تو
 کچھ دینا نہ آدیا جائے اور اگر غلام کے آزاد کرنے کی گواہی دیکر پہر گھوڑا تو اوپر
 غلام کی قیمت نادان پڑے گی اور اگر خون کی گواہی دیکر پہر گھوڑا تو گواہوں پر بیت
 نادان پڑے گی اور قصاص گواہوں کو نہ لینے کی مسئلہ اگر فرعی گواہ پہر گھوڑا
 تو وہی نادان دینگے اور اگر اصل گواہوں نے کہا کہ مہنہ فرعیوں کو گواہ نہیں
 کیا تھا یا کہا کہ گواہ تو کیا تھا لیکن مہنہ غلطی کی تھی تو بھی اصلی گواہ نادان
 نہ دینگے مسئلہ اگر اصلی اور فرعی سب گواہ پہر گھوڑا تو فرعی ہی گواہ پڑے گا
 پڑے گا مسئلہ اگر فرعی گواہ نے کہا کہ اصلی گواہوں نے جہت کہا یا
 غلطی کی تو ان کی اس بات کا لحاظ نہ کیا جائے گا مسئلہ اگر فرعی نے زکیہ سے
 رجوع کیا تو اسکو نادان دینا آدیا جائے مسئلہ اگر دو گواہوں نے گواہی
 دی کہ زید نے قسم کھائی کہ اگر میں کہہ میں جاؤں تو غلام میرا آزاد ہو اور
 دوسرے نے گواہی دی کہ زید کہہ میں گیا پہر میرے چاروں گواہ پہر گھوڑا
 تو جن گواہوں نے قسم کھائی کی گواہی دی نہیں اور نہ نادان پڑے گا مسئلہ

اگر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور دو گواہوں نے محسن پر نکلی گواہی دی ہے
جبکہ بعد سب گواہیں گئے تو زنا دالے گواہوں پر تادان پڑ گیا +

کتاب الوکالت

وکیل کرنا درست ہے اور وکیل کرنا اسکو کہتے ہیں کہ غیر شخص کو
اپنی جگہ پر نصیب کرنے میں قائم کرنا تو ایسے شخص کی طرف سے وکیل کرنا ہو سکتا
ہے جو خود مالک نصیب کا ہو بشرطیکہ وکیل ایسا شخص ہو جو اس کام کے
متعلق عقد کی حقیقت سمجھتا ہو جس کام کا دلیل ہو اگرچہ وکیل لڑکا ہو یا غلام ہو
کہ میان نے اسکو مجبور کیا ہو مسئلہ جو عقد آپ کر سکتا ہو اسکو لٹی وکیل بھی
قائم کر سکتا ہو مسئلہ حقوق کی بابت جگہ نیکو وکیل کرنا طر فغانی کی ضمانت
سویا جائز ہے اور اگر موکل بیمار ہو یا تین دن کی راسخی سے زیادہ روز بیمار
کو جابا جابا ہو یا پردہ نشین عورت ہو تو بلا رضامند ہی طر فغانی کے بھی درست
ہے مسئلہ حق دین اور حق لینے کیو اسکو وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ اگر
موکل قاضی کی مجلس میں موجود نہ ہو تو حدود و ارفصا میں لینے کے لٹی وکیل کرنا
جائز ہے مسئلہ جن عقود کو وکیل اپنی طرف سے نسبت کرنا ہی جسی بیع و اجارہ
اور صلح اقرار و سہ تو ان عقود کے حق بھی وکیل ہی سے متعلق ہوتے ہیں بشرطیکہ
وکیل مجبور نہ ہو اور حق میں ہی جسی بیع کا سو نہنا یا بیع پر قبضہ کرنا اور قیمت بیع
کی لینا اور در صورتیکہ بیع کا کوئی اور سہی نکلا تو اسکی قیمت بالغ ہو لینا اور

بیع عسیدار ہو تو اسکا جملہ اگر نامسئلہ معذور پر ملک سری سری موکل ہی
 کی ثابت ہوتی ہے چنانچہ وکیل اگر اپنی رشتہ دار غلام کو موکل کہو اسے
 مول کے نوعہ آزاد نہیں ہو جاتا ہو مسئلہ جن عتود کو وکیل موکل کی طرف
 نسبت کرنا ہو کسی نکاح اور طلع اور عدا خون سری صلح یا انکار سری صلح تو ان
 عتود کے حق بھی موکل سے متعلق ہوتے ہیں تو شوہر کے وکیل سے مہر نہ مانگا
 جائیگا اور زوجہ کے وکیل سے زوجہ طلب کی جائیگی مسئلہ مشتری کو
 اختیار ہے کہ موکل کے ہاتھ میں نہیں نہ دی اور دیدی تو درست ہی ہر مشتری
 سے وکیل بائع کا نہیں مانگ سکتا باب لو کالہ بالبیع والشرار
 تثنیٰ خرید و فروخت کے وکیل کا بیان مسئلہ اگر ہر دی کپڑا یا
 گہوار یا خمر مول لینے کو وکیل کیا تو درست ہو خواہ قیمت کا تعین کیا خواہ نہ کیا
 مسئلہ اگر غلام یا جو بی خرید کر نیکو وکیل کیا اور قیمت کا تعین نہ کیا تو بھی
 جائز ہے مسئلہ اگر وکیل کیا کہ کپڑا مول لاؤ یا چار پاہ جانور مول لاؤ تو
 جائز نہیں اگرچہ قیمت تعین کر دی ہو مسئلہ اگر وکیل کیا طعام مول لائیکو تو گہوار
 اور گیونیکا آنا مول لائیکا وہ وکیل ہو مسئلہ جب تک بیع وکیل کے پاس ہو
 تب تک وکیل کو اختیار ہو کہ اگر اس میں عیب ہو تو پسردی اور اگر موکل کو دیدی
 ہے تو بلا اجازت موکل کے وکیل پسر نہیں سکتا مسئلہ اگر وکیل نے جب
 مول لیکر قیمت اپنی پاس سے بائع کو دی تو وکیل کو اختیار ہو کہ جب تک قیمت اپنی

اگر بیع بالبیع

موکل خریدنے تک بیع موکل کو نہ ہو یعنی جس کرے ہر اگر جس کرنے سے پہلے ہی
 بیع وکیل کے پاس ہلاک ہو گئی تو موکل کے لئے اس کی قیمت موکل ہی کو دینا
 آو گئی اور اگر وکیل نے جس کی تھی بعد جس کے ہلاک ہو گئی تو اس کا ایسا حال
 ہے جیسے بائع کے پاس سے بیع ہلاک ہو گئی یعنی موکل پر وکیل کا قیمت کی
 بابت کچھ دعویٰ نہ ہو چھوٹا مسئلہ بیع منقطع اور بیع سلم کے مفدمات میں اگر
 وکیل مجلس میں موجود رہا اور قبضہ اور تسلیم کیا تو جائز ہے خواہ موکل غم
 جاد ہی خواہ موجود رہی اور اگر موکل نے موجود رہا ہر قبضہ و تسلیم کیا اور
 وکیل اٹھ گیا تھا تو جائز نہیں اس میں وکیل ہی کا اعتبار ہے موکل کے موجود
 ہونے نہ ہونے کا اعتبار نہیں مسئلہ اگر ایک روپیہ کے بے دست
 سیرگشت مول لانے کو وکیل کیا اور وہ وکیل بیٹل سیرگشت ایک روپیہ کو
 لے آیا ایسا گوشت کہ وہاں روپیہ کا دس سیر بکتا تھا تو موکل پر لازم ہو گیا
 کہ اس میں دس سیر آدمی روپیہ کو لے ہی لے مسئلہ اگر مسین خیر کے
 خریدنے کو وکیل کیا تو وہ خیر وکیل اپنے واسطی خرید نہیں کر سکتا مگر
 مال نہ ہی خیر اگر وکیل نے نفود کے سوا اور چیز کے بدلے مول لی یا موکل
 کی بنائی ہوئی قیمت سے کم زیادہ مول لی تو وہ وکیل ہی کی ہوئی مسئلہ
 اگر غیر مسین خیر کے مول یعنی کو وکیل کیا تو جو خرید وہ وکیل کا ہی کردار ہوگا
 وکیل موکل کی قیمت پر یا موکل کے مال سے خریدی تو موکل کا ہے مسئلہ

اگر وکیل کو قیمت نہ دی تھی اور وکیل نے کہا کہ یہ خبر میں نے تیرے لئے مول لی
 اور موکل کہتا ہے کہ تو نے اپنے لئے مول لی تو موکل کا کہنا مقبرہ اور مال
 قیمت وکیل کو دے دی تھی تو وکیل سچا ہو سہلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ
 یہ خبر میرے ہاتھ بکر کو واسطے بیچ سوا دے بیچ پھر زید نے انکار کیا کہ تم
 بکر نے وکیل نہیں کیا تھا تو وہ خبر بکر ہی کی ہوئی مگر در صورتیکہ بکر کو کہ میں سہلہ
 زید کو وکیل نہیں کیا تو البتہ زید ہی کی وہ خبر ہوگی بشرطیکہ وہ خبر زید سے
 بکر کو سونپ نہی ہو اور اگر سونپ ہی تو بکر ہی کی ہے سہلہ اگر زید کو بکر
 کیا معین دو غلاموں کی خریدنے کو اور قیمت معین کر دی پھر زید نے انہیں
 ایک غلام مول لیا تو درست ہو سہلہ اگر دو معین غلاموں کا ہزار روپیہ کو خرید
 کے لئے وکیل کیا اور قیمت دو نوں کی برابر ہو وکیل نے ایک غلام خریدا یا اس
 روپیہ کو یا کم کو تو درست ہو اور اگر پانسو سو زیادہ کو لیا تو درست نہیں مگر
 در صورتیکہ دوسرے غلام کو بھی اتنی روپیہ کو جو ہزار روپیہ سونپا ہی ہے
 جگر ایسے چلے مول لے لیا تو البتہ درست ہو سہلہ اگر زید کے ہزار روپیہ
 عمر پر آئے تھے سو زید نے اس کو اپنا وکیل کیا کہ ان ہزار روپیہ کو یہ میرے
 مول لے دی پھر عمر نے خرید دی تو درست ہو اور اگر معین خبر مول لیا کہ وہ
 کہا تو وہ بیع عمر کی ہے سہلہ اگر ہزار روپیہ باندی ایک باندی کے
 مول لیا تو اور باندی خریدی پھر موکل نے کہا کہ پانسو کو خریدی اور باندی

کہا ہی ہزارہ کو خرید سے نو وکیل کا کہنا مقبرے اور اگر دے نہیں دے تھی تو
 موکل کا کہنا مقبرہ **مسئلہ** اگر وکیل کیا معین خرید نکلا وقت معین
 مکی پر وکیل نے کہا کہ ہزارہ کو خریدی اور بائع نے اسکو سچا کہا اور موکل
 کہا کہ بائیس کو خریدی نو وکیل اور موکل دو نو کو قسم دینگے **مسئلہ** اگر ایک
 غلام نے زید سے کہا کہ تو میری میان سی مجھ کو سیکر لئی ہزار روپہ کو خریدو
 اور ہزار روپہ بھی غلام نے دی دے ہزار روپہ نے خرید لیا اور اسکی میان سے
 کہا کہ میں نے اسکو اسکو لئی خرید اسو میان نے یہ بات جانکر بچا تو وہ
 غلام آزاد ہو گیا اور اسکی دلا سیانکو پونجی کی اور اگر زید نے اتنا ہی کہا کہ
 میں نے اس غلام کو مول لیا تو وہ غلام زید کا ہوا اور وہ ہزار روپہ میان
 کے اور سو اسکے ہزار روپہ اور زید سے میان لیو **مسئلہ** اگر زید نے
 ایک غلام سے کہا کہ تو میری لئی اپنی آپ اپنی میان سی مول لیو سو اسو میان
 سے کہا کہ مجھ کو میرے ہی ہاتھ زید کے لئے بیچال بہر اسو بچا تو وہ
 غلام زید کا ہوا اور اگر غلام نے میان سے یہ نہ کہا تھا کہ فلاں کو لئی بیچال تو وہ
 غلام آزاد ہو گیا **فصل** بیع اور شرا کا وکیل ای شخص کو خرید و
 فروخت کرے جسکی گواہی اس وکیل کے حق میں نہانی جاوے **مسئلہ**
 بیچنے کا جو وکیل ہوا اسکو اختیار ہے کہ کم قیمت پر اور زیادہ قیمت پر اور عروض
 کے بدلے اور قرضاً بیچو **مسئلہ** اگر مول لینے کو وکیل کیا تو اسکا خریدنا

وہی درست ہو جو قیمت مثل پر یا تھوڑی سی غبن پر خرید کر اور ہونا چاہیے ہی
 اٹھنے کہ مقنون کی نظر میں اتنی قیمت کو خریدنے سے مسئلہ اگر غلام نہ بنے تو
 وکیل کیا سوا سنیو آدما غلام بچا تو درست ہی اور خرید میں اگر آدما خرید یا تو
 جب تک باقی آدما نہ خرید لے تب تک یہ خرید موقوف ہے مسئلہ اگر مشتری
 نے بائع کے وکیل کو بسبب عیب کے گواہوں سے ثابت کر کے یا کھول سے
 بیع پہر دی تو وکیل موکل کو پھیرے اور ایسی ہی اور سونہن کہ وکیل نے
 اقرار کیا تو بیع میں قیدی عیب کا اور وہ چیز مشتری نے پہری تو وکیل
 موکل کو پھیرے مسئلہ اگر وکیل نے چیز اور دار پر بیچی موکل نے کہا کہ میں
 تجھ سے نقد آنی چھنے کو کہا تھا اور وکیل نے کہا کہ تو نے نقد آیا فرضاً چھ
 نہیں کہا تھا فقط بیچنے کو کہا تھا تو موکل کا کہنا معتبر ہے مگر مضارب کی صورت
 میں مضارب کا کہنا اس مال میں معتبر ہو گا مسئلہ اگر بین کے وکیل نے قیمت
 کے بدلے کوئی چیز گرور کھلی اور وہ چیز وکیل کے پاس سے ہاں ہو گئی یا
 قیمت کے بدلے ضامن لیا اور ضامن محتاج ہو گیا تو وکیل کو کچھ دینا
 نا و گیا مسئلہ اگر موکل نے دو وکیل کو نوادین سپر ایک ایک کو نصف
 جائز نہیں ہو کر در صورتیکہ جہاڑنے کیواسطی باطلاق کے مقدمہ میں یا باطل
 آزاد کرینے مقدمہ میں یا دو بیعت کے پہر و بنو یا دین کے ادا کرینے
 مقدمہ میں دو وکیل ہوں تو ایک کو بھی نصف جائز ہے مسئلہ اگر

سوکل نے دکیل کو کہا کہ جیسا تیری راہی میں آدمی دیا کر تو دکیل کو اختیار
 ہے اور کو دکیل کر سہ اور نہیں تو بلا اجازت سوکل کے دکیل اور کسی کو
 دکیل نہیں کر سکتا مسئلہ اگر دکیل نے سوکل کی بلا اجازت دوسرے کو دکیل
 کیا سو دوسری دکیل نے پہلو دکیل کے سامنے نہایت کیا تو درست ہے
 اس طرح اگر اجنبی نے دکیل کے سامنے سوکل کی چیز بھڑالی اور دکیل نے
 اجازت دی تو درست ہے مسئلہ اگر غلام نے یا مکتبہ یا کافر نے اپنی
 جھوٹی لڑکی حترہ سلمان کا کسی سے نکاح کر دیا اور مال سیر اور غلو کوئی چیز
 بچی یا مولیٰ تو نہیں جائز ہے باب الوکالۃ بالخصوصۃ والقصن
 یعنی دکیل کرنا اس طرح جبر کرنا یا مال لینے کے مسئلہ اگر جبر کرنے کو یا اتفاقاً
 کر نیکو دکیل کیا تو اس دکیل کو قبض کا اختیار نہیں ہے مسئلہ دین کے
 قبض کا جو دکیل ہوا اس کو جبر کرنا بھی اختیار ہے مسئلہ عین کے قبض کا
 جو دکیل ہوا اس کو جبر کرنا اختیار نہیں ہوتا پہر اس صورت میں اگر ایسی دکیل کے
 روبرو مدعی علیہ نے گواہ گذرانے کے لیے سوکل نے یہ چیز میرے ہاتھ
 بھڑالی تو سوکل کے آنے تک یہ بات موقوف رہیگی اور اب اسی حال سے
 اس صورت میں کہ اگر دکیل کسی عورت کو یا غلام کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیجا
 چا ہو اور وہ عورت طلاق کے گواہ اور غلام آزاد کرنے کے گواہ گذرانے تو
 شوہر اور میان کے روبرو وہی سنی جادین کے مسئلہ اگر جبر کر کوئی دکیل نہا

باب الوکالۃ بالخصوصۃ
 والقصن

اور اوسنو فاضی کے سامنے طرٹ ثانی کے حق کا اقرار کیا تو منبر سے فاضی
 کے سامنے گیا تو منبر نہیں پر مسئلہ الفاسن کو اسی مال کے قبض کر سکیو
 وکیل کرنا باطل ہے مسئلہ زید نے دعویٰ کیا کہ عمر کا دین بکر پر آتا ہی سو
 عمر نے حکمواد کا قبض کے لہو وکیل کیا اور بکر نے وکیل کو سچا بتایا تو فاضی
 حکم کر دی کہ بکر دین زید کو دیہی پر جب عمر آیا اور اوسنو وکیل کو سچا بتایا
 تو بکر بری ہو گیا اور نہیں تو عمر اپنا دین بکر سے لے اور بکر زید سے لے اگر زید کے
 پاس پھر نامہ اور جزیہ کے پاس سیدہ دین کہو گیا تو بکر زید سے کچھ نہ پاو گیا
 مگر ان در صورتیکہ زید خاصن ہوا موجب بکر نے دین اوسکو ادا کیا یا در صورتیکہ
 بکر نے زید کو وکالت کر بات سچا بتایا صرت زید کے دعویٰ کے بموجب سکیو
 دین ادا کر دیا تو البتہ زید سے دین پر دلا یا د گیا مسئلہ اگر زید نے دعویٰ
 کیا کہ میں ودیعتہ کے قبض کے لئے وکیل ہوں اور جسکو پاس ودیعتہ نبی اف
 زید کو سچا بتایا تو فاضی حکم کر دی کہ ودیعت زید کے حوالے کیجا دے اور سچی ہو
 حکم سے اگر زید دعویٰ کرے کہ یہ ودیعت میں نے مالک سے سوا لی ہے اور
 جسکے پاس ودیعت ہی وہ زید کو سچا بتا دی اور اگر یوں دعویٰ کیا کہ جسکی ودیعت
 نمی وہ مر گیا اور یہ ودیعت میراث چوڑی اور جسکی پاس ودیعت نمی اوسنو
 وکیل کو سچا بتا یا تو وہ ودیعت وکیل کو سونپ دیا جائیگی مسئلہ اگر مال کے
 قبض کے لہو وکیل کیا اور مدعی علیہ نے دعویٰ کیا کہ اصل مدعی مجھ سے نہیں ہے

آداب یہ مدعی علیہ مال وکیل کو دیدی اور موکل کو قسم دے مسئلہ اگر باندی
 میں عیب ہو نیکی مقدمہ میں مشتری نے وکیل کیا اور بائع کتابی کہ مشتری
 اس عیب سے راضی ہو گیا تھا تو وہ باندی بائع کو پسند سجادی جیکہ مشتری
 کو قسم دیدی این مسئلہ اگر کسی نے دس روپے ایک شخص کو دے کہ یہ میرے
 گہر والوں کو کہلا بوسوا سنو اپنی پاس سرور پو کہلائے تو یہ دس اس دس کے
 بدلے ہو کر اب غزل الوکیل یعنی وکیل کے برطرف کرنے کا بیان
 مسئلہ اگر موکل نے وکیل کو معزول کیا اور وکیل کو معلوم ہو گیا تو وکالت
 باطل ہو گئی مسئلہ اگر موکل یا وکیل مر گیا یا دیوانہ ہو گیا یا مرتد ہو کر دھرم
 میں لگیا وکالت جاتی رہی مسئلہ اگر دو صاحبین سے ایک کا وکیل بنا کر
 کے معاملہ میں تھاجب وہ شراب سا جھا چھوڑ کر الگ ہو جاوے تو وکالت
 جاتی رہی مسئلہ اگر وکیل کر نیچے بعد مکاتب کاٹنے سے عاجز ہو گیا یا
 معذور و غلام مجبور ہو گیا تو وکالت جاتی رہی مسئلہ جس کام کو وکیل کیا اگر
 اس میں غلطی ہو کر خسارہ کرنے لگے تو وکالت جاتی رہی کتاب الدعوی
 جھگڑ کی کیفیت خبر کو اپنی بتلانی کا نام دعویٰ ہے اور مدعی اسکو کہتی ہیں جو دعویٰ
 کرے اور جب دعویٰ سے باز آدے تو اس سے کوئی فراغت نہ کرے اور مدعی علیہ
 اسکو کہتی ہیں جس پر دعویٰ کیا جاوے اور جو وہ نہ جھگڑے تو دعویٰ کا جواب
 اس سے زبردستی مانگا جاوے مسئلہ دعویٰ تب ٹھیک ہو جب مدعی حقیقی اور

بہر بنیاد

تہمید

قدربیان کر محرم مسلمہ اگر عین کا دعویٰ کیا کہ وہ مدعی علیہ کے پاس سے تو
 مدعی علیہ سے وہ چیز منگائی جاوے گی تاکہ مدعی دعویٰ کو بقوت اور گواہ گواہی کو بقوت
 یا مدعی علیہ قسم کو بقوت اور اس چیز کی طرف اشارہ کریں اور اس چیز کا وہاں موجود
 ہونا مستند ہو تو اسکی قیمت بیان کی جاوے گی ^{مستلمہ} اگر عقار کا دعویٰ کیا تو
 اسکی حدین بیان کرنا چاہیے پھر اگر زمین طرف کی حدین بیان کیں تو بھی کافی ہے
 مسلمہ اگر حدون والو لوگ شہوہین تو فقط اونہیں کے نام ورنہ اونکے
 باب داد و نکل بھی نام بیان کرنا ضرور ہے ^{مستلمہ} عین کے دعویٰ میں یہ بات
 بیان کرنا ضرور ہے کہ وہ چیز مدعی علیہ کے قبضہ میں ہے ^{مستلمہ} عقار قبضہ
 کا مدعی علیہ نے اقرار کیا اور مدعی نے اسکو سچا بتایا تو اسی مدعی علیہ کا قبضہ
 ثابت نہیں ہوگا جب تک مدعی گواہ نکلڈرانے یا خود قاضی کو قبضہ معلوم ہو اور
 منقول چیز پر قبضہ مدعی علیہ کا ثابت ہو جائیگا اگر مدعی علیہ قبضہ کا اقرار کرے
 اور مدعی اسکو سچا بتا دے ^{مستلمہ} عین کے دعویٰ میں ضرور ہے کہ یہ بات کہی
 کہ مدعی وہ چیز مدعی علیہ سے مانگتا ہے ^{مستلمہ} دین کے دعویٰ میں دسٹ اور سکا
 بیان کرنا ضرور ہے اور یہ کہ مدعی مدعی علیہ سے مانگتا ہے ^{مستلمہ} جب دعویٰ
 تہبیک ہو جاوے تب قاضی مدعی علیہ سے جواب پوچھے اگر وہ اقرار کرے تو حکم
 کر دے اور اگر انکار کرے تو مدعی سے گواہ مانگی جو مدعی گواہ گزبانے تو
 مدعی علیہ پر مدعی کے دعویٰ کا حکم کر دے اور اگر مدعی گواہ نہ دے اور مدعی علیہ

قسم کہا نامانگی تو قاضی مدعی علیہ کو قسم دے دے **مسئلہ** قسم مدعی پر عام نہ ہوتی اور
 اصل مالک کے دعوے میں قابض کے گواہ نہ ہونے چاہئے اور قابض اور بیدخل
 دونوں اگر اپنا پتہ گواہ گذران میں تو بیدخل کے گواہ کا سننا بہتر ہے
مسئلہ اگر مدعی علیہ کو قسم کہانے کو ایک بار کہا اور اوستی خانہ تو اس کو
 بدوین قسم دے تو قاضی حکم کر دے یا اگر مدعی علیہ کسی قسم کو کہا اور وہ چپ ہوا
 تو بھی حکم کر دے **مسئلہ** مدعی علیہ کو قسم کہانے کے لئے تین دفعہ سمجھانا سبب
 سے **مسئلہ** قاضی قسم نہ دے تخاص اور رجعت اور ایلاہ اور استیلاہ اور
 راق اور نسب اور ولہ کے دعوے میں اور قاضی امام فخر الدین نے کہا کہ
 کو ان مقدمہ میں بھی قسم نہ دے اور اسی پر فتویٰ ہے **مسئلہ** قسم نہ دے مدعو
 لعان کے مقدمہ میں **مسئلہ** جو کسی کہو کہ قسم کھا اگر وہ قسم سے انکار
 کرے تو جرمی کا مال اس کو دینا آدمی اور مانعہ نہ کا ناجاد ہی **مسئلہ** اگر
 جو روئے دعوے کیا کہ خاوند نے صحبت سے پہلے علفا قادی ہی تو خاوند کو
 قسم دے اگر وہ قسم نہ کھا دے تو ابامہر اوپر دینا آدمی **مسئلہ** خون کا شکر
 اگر قسم نہ کھا تو اس کو فید کرے تاکہ اقرار کرے یا قسم کہانے سے **مسئلہ**
 جس کے مقدمہ میں مدعی علیہ شکر اگر قسم نہ کھا دے تو اس سے بدلہ لیا جائے
مسئلہ اگر مدعی کہو کہ میرے گواہ موجود ہیں اور مدعی علیہ کسی قسم مانگی تو
 مدعی علیہ کو قسم نہ دے بجائے مگر کہیں کی حاضر ضامنی دے تین دن کے لئے

پہر اگر وہ حاضر نہ ہو تو دوسرا نکاح کرے تو مدعی اسکو ساتھ ہی یعنی جائز
 جاویں گے بھی جاویں اور اگر مدعی علیہ مسافر ہو تو جب تک فاضل اپنی دربار میں ہے
 تب تک مدعی اسنوعی علیہ کے ساتھ ہی مسلمہ قسم دیکھا جائیگا یا نہ تھا
 کے لفظ سے مسلمہ طلاق اور اعناق کی قسم نہ دیکھا جائیگا مگر در صورتیکہ عی
 خواہ مخواہ طلاق یا اعناق ہی کی قسم مانگو مسلمہ اگر قسم زیادہ مضبوط کرنا
 ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اوصاف بھی بیان کرے اور یوں کہے
 کہ مدعی نذیہ نے وقت یا طلاق کے مکاتیب قسم کہا دوسری قسم جمعہ کے روز مستحب
 مسلمہ یہودی سیویون قسم لے کہ قسم ہی اس اللہ کی جس نے موسیٰ پر نور
 اوماری در نصرائی سیویون قسم لے کہ قسم ہی اس اللہ کی جس نے عیسیٰ پر انجیل
 اوماری اور مجوسی سیویون کہ قسم ہی اس خدا کی جس نے آگ پیدا کی اور بت پرست
 سے قسم لئی اور ان کا فرد کو انکی عبادت خانوں میں لیا کر قسم نہ دیکھا میلی
 مسلمہ مدعی علیہ کو دعویٰ کی قسم دیکھا جائیگا مثلاً بیع کے دعویٰ میں یوں کہے
 باللہ مدعی اور اسکو بیچ میں اب بیع قائم نہیں ہے اور نکاح کے دعویٰ
 میں یوں کہے کہ باللہ میری اور اسکو دیا نہیں اب نکاح قائم نہیں ہے اور غصب
 کے دعویٰ میں باللہ مجھے اب چھوڑ دیا اسکا واجب نہیں ہے اور طلاق کے
 دعویٰ میں باللہ اب مجھ عورت مجھے سیوان نہیں ہے مسلمہ گویا
 کے سبب شفعہ کا دعویٰ کیا یا نہ عورت نے عدت کے ایام کے انعقاد

دعوہ کیا اور مدعی علیہ شافعی مذہب ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کو سب کے
 بابت قسم دیکھا جیسا کہ مذہب یونکہ باشد اس مکان کو میں نے مول نہیں لیا ہی یا باشد میں نے
 اس کو ملک طلاق نہیں دی ہو مسئلہ اگر ایک غلام میراث میں پایا اور دوسرے
 شخص نے دعوہ کیا کہ یہ غلام میرا ہے تو مدعی علیہ یون قسم کہا وہی کہ باشد میں
 نہیں جانتا کہ یہ غلام اس کا ہے اور اگر غلام مول لیا تھا یا کسی نے بخشا تھا تو
 یون قسم کہا وہی کہ باشد یہ غلام اس کا نہیں ہے مسئلہ اگر منکر مدعی علیہ پر
 عائد ہوئی اور اس نے مدعی سے کہا کہ اتنی مثلاً دس روپیہ مجھے لے لے اور قسم نہ دی
 اور مدعی نے مان لیا یا مدعی نے مدعی علیہ سے کہا کہ قسم کے دعوہ میں منجہ سے
 صلح کرنا میں اس قدر مال مجھ کو دی اور مدعی علیہ نے مان لیا تو درست ہے پہر اس کو
 بعد اس کو قسم دیکھا جیسا کہ باب التحالفت بائع و مشتری کی مخالفت کا بیان
 مسئلہ اگر زمین کی قدر میں یا بیع کی قدر میں بائع اور مشتری مختلف ہو گئے
 مثلاً مشتری کہو کہ سورہ بیع میں کے ٹھہری اور بائع کہو کہ دو سو ٹھہری تھی یا بائع
 کہو بیس من بیع ٹھہری اور مشتری کہو بیس من ٹھہری تو دونوں میں جو گواہ گذرانے
 اس کو حق میں قاضی حکم کرے پہر اگر دونوں گواہ گذرانے جو جس کو اہوں سے زیادہ
 ثابت ہوا اس کو حق میں پہر اگر دونوں گواہ گذرانے اور ایک دوسرے کے کہنے
 پر قاضی نہ ہو تو دونوں کو قسم دیکھا دی اور مشتری کو پہلو قسم دیکھا دی پہر بیع
 کو قاضی فسخ کر دی اگر دونوں میں سے کوئی بھی چاہے اور دونوں میں سے جو قسم

کہا سنے سے انکار کرے اوسے پردہ و سرکاو دعویٰ ثابت ہو جائیگا **مسئلہ**
 اگر بائع اور مشتری اختلاف کرین بیع کے ثمن کے ادا کرنے کی مدت کی بابت
 یا شرطِ خیار کی بابت یا بیع کی کچھ تھوڑی سی قیمت کے قبض کی بابت یا بعد ہلاک
 بیع کے قدر ثمن کی بابت یا بیع میں سو کچھ تھوڑی سی ہلاک کے بعد یا میان اور
 مکاتب کتابت کے روپے کی قدر کے بابت یا رب سلم اور سلم الیہ بعد اقالہ سلم
 کے اس المال کی بابت اختلاف کرین تو دونوں کو قسم دینا سبکی منکر کا کہنا قسم
 سے مقبر ہوگا **مسئلہ** اگر بائع مشتری نے اختلاف کیا بعد اقالہ کے مقدار ثمن
 کی بابت تو دونوں کو قسم دینا **مسئلہ** اگر جورو خاوند نے اختلاف کیا مہر کی
 کی بابت تو جو گواہ گذرا سنے اوسکی حق میں حکم ہو اور اگر دو گواہ گذرانین تو
 عورت کے حق میں حکم ہو اور اگر دو گواہ گذرانین تو دونوں کو قسم دینا
 اور نکاح نہ ٹوٹا دیا بلکہ مہر مثل کا لحاظ کیا جاوے گا اگر خاوند کا کہنا مہر
 مثل کے موافق ہے یا مہر مثل خاوند کے کہنے کی قدر سے کم ہے تو خاوند
 کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے دعویٰ کی برابر یا
 دعویٰ سے زیادہ ہے تو عورت کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور مہر
 مثل اگر اس قدر ہے کہ خاوند جس قدر کہنا ہے اوس سے زیادہ ہے اور
 عورت جس قدر دعویٰ کرنی ہے اوس سے کم ہے تو مہر مثل دلا یا جائیگا
مسئلہ اگر منفعت حاصل کر نیو پہلو جارہین اجرت کی بابت یا منفعت کی بابت

یاد و نوکلی بابت موجر اور مستاجر میں اختلاف ہوا تو نوکلو قسم و بجا بنگی اور
 اگر منفعت کے حاصل کرنے کے بعد اختلاف ہوا تو کسیکو قسم نہ بجا بنگی اور مستاجر
 کا قول مقبر ہو گا قسم سی اور اگر کچھ ٹھوڑی منفعت حاصل کرنے کے بعد اختلاف
 ہوا تو وہ نوکلو قسم و بجا بنگی اور باقی اجارہ نسخ کیا جائیگا اور پچھلی کی بابت مستاجر
 کا قول مقبر ٹھہرے گا مسئلہ اگر گہرین کے کل اسباب کا دعویٰ کیا جو روٹنے لگی
 اور خاوند نے بھی تو جو چیز مرد و نکی کام کی ہو اسکو دعویٰ میں مرد کا قول اور
 جو عورت کے کام کی ہو اسکو دعویٰ میں عورت کا قول مقبر ہو اور جو چیز مرد و نو
 کے کام کی ہو اس میں بھی مرد کا قول مقبر ہو اور اگر وہ نو نہیں قسم ایک مر گیا تو
 اسکو وارث نے زندہ کے ساتھ کل اسباب کا دعویٰ کیا تو جو مردوں کے کام
 کی چیز ہے وہ مرد کی اور جو عورت کے کام کی ہو وہ عورت کی اور جو دونوں کے
 کام کی ہو اسکی بابت جو زندہ ہو اسکا قول مقبر ہو اور اگر وہ نو نہیں قسم ایک
 غلام یا باندی ہو اور وہ نو زندہ ہوں تو اختلاف ان میں اسباب کی بابت
 اسکا کہنا مقبر ہو جو جبر ہو اور اگر ایک مر گیا ہو تو زندہ کے اسباب کی بابت اسکا
 کہنا مستہر ہو فصل ثمر مسئلہ اگر مدعی علیہ نے مدعی کو دعویٰ کے جواب میں کہا
 کہ یہ چیز میرے پاس امان رکھی ہو یا اجارہ ہو یا عاریت ہو یا گروہی ہے یا
 میں نے غصب کر لی ہو اور اصل مالک بنایا غائب شخص کو اور اپنی بات پر کواد
 گذرانے نو عینکا دعویٰ دفع ہو جائیگا مسئلہ اگر مدعی علیہ نے کہا کہ میں

بہم خبر فلانی غائب ہوئی لی با مدعی کہو کہ میری پاس سوچھی گئی تھی اور غائب
 کہو فلا نے شخص نے میرے پاس ٹانٹ رکھی ہے اور اس بات پر گواہ گذرانے تو
 مدعی کا دعویٰ دفع ہو گا مسئلہ اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ بہم خبر میں نے
 زید سے مولیٰ ہے اور غائب کسی کہ بہم خبر زید ہی نے جھگڑ سونپی سے تو
 مدعی کا دعویٰ اسپر ہی جانا رہا باب مایہ عمیہ الرحلان بیان اوش
 کا جسر دو دعویٰ ہوں مسئلہ اگر زید کے قبضہ میں خبر سے
 اور عمر اور کرد و شخصوں نے دعویٰ کیا اور ہر ایک مدعی اپنی ہی بنا ہی
 اور دونوں نے گواہ گذرانے تو دونوں کو آدھی آدھی دلائی جاوے گی
 مسئلہ اگر ایک عورت کے نکاح کی بابت دو شخصوں نے دعویٰ کیا اور
 گواہ گذرانے تو دونوں کو گواہ بیکار ہو جائے اور وہ عورت اس کو ملے گی
 جس کو وہ سچا بنا دے یا جسے گواہ پہلے گذرین مسئلہ و خیل پر دو شخصوں
 نے دعویٰ کیا اس سے مولیٰ لیتو کا اور ثابت کیا تو ہر ایک کو وہ خبر آدھی
 آدھی نصف نصف قیمت پر دلائی جائیگی اگر چاہی تو لے اور حکم کے بعد اگر ایک
 مدعی نے کہا کہ آدھی کو بین نہیں لیتا تو دوسری مدعی کو وہ سب چیز ملے گی
 آدھی ہی ملیگی اور اگر دونوں نے مولیٰ لیتو کی تاریخ بیان کی تو جس کی تاریخ
 پہلی تھی یعنی مقدم ہوا اس کو داسی حکم ہوگا اور اگر وہ خبر ایک مدعی کے پاس
 اور دونوں نے تاریخ خرید کی بیان کی یا ایک ہی نے بیان کی تو جس کے

پاس سے اوسکو لے کر حکم کیا جائیگا مسئلہ اگر عمر نے کہا کہ میں نے زید میری
 چیز مول لی اور بکرنے کہا کہ مجھ کو زید نے میری کوس کے قابض کرا دیا تھا اور دونوں
 نے گواہ گزرائے تو عمر کے حق میں حکم دینا بہتر ہے اور اگر ایک نے زید خرید
 کا دعویٰ کیا اور زید کی جورو نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میرا ہے اور دونوں
 نے گواہ گزرائے تو وہ چیز ادھی ادھی دونوں کو دیکھائیگی کہ ہر اور شرابراہری
 اور زید نے اگر دعویٰ کیا کہ یہ چیز عمر نے میری پاس کر رکھی ہے اور بکرنے
 دعویٰ کیا کہ عمر نے مجھ کو بخش دی اور قبضہ کرا دیا ہے تو زید کا حق زیادہ ہے
 مسئلہ اگر دو دعویٰ بیدخل ملک کا دعویٰ بقید تاریخ کرین کہ فلانی تاریخ سے
 یہ چیز میری ملک ہے یا مول لینا یا کرین ایک ہی شخص سے اور دو دعویٰ اپنی اپنی
 گواہ گزرائے تو جو دعویٰ کہ سابق کی تاریخ بیان کرے وہ حقدار زیادہ ہے مثلاً ایک
 نے کہا دوسری رضا کی اور دوسری مدعی نے کہا کہ پانچویں تاریخ رضا کی توجہ
 دوسری تاریخ کا دعویٰ کرنا ہی اوسکو حق میں حکم کیا جائیگا اور اگر دو دعویٰ علیحدہ علیحدہ
 شخصوں سے مول لینا ایک ہی تاریخ بیان کرین مثلاً ایک کہی کہ میں نے یہ چیز زید سے
 پہلی تاریخ محرم کو خریدی اور دوسرا مدعی کہی کہ میں نے یہ چیز عمر سے پہلی تاریخ محرم
 کو خریدی تو بعد گواہوں کے گزرنیکے دونوں کو نصف نصف دلا دیں گے
 مسئلہ اگر بیدخل نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ملک ہے فلانی تاریخ سے اور گواہ
 گزرائے اور قابض نے کہا کہ اس تاریخ کو پہلی میری ملک میں ہے

یا بیدخل اور قابض دونوں نے گواہ گذرانے اس دعویٰ کی بابت کہ یہ بچہ
میرے جانور کا ہے یہ کہہ کر یہاں آیا ملک کے سبب پر کہ وہ سبب مکرر
نہیں ہوتا دونوں نے گواہ گذرانے مثلاً اس بات پر کہ یہ بچہ کپڑا روئی سے
میں نے بنا ہے یا یہ وہ دھم میں نے دیا ہے یا یوں ہو کہ بیدخل گواہ گذرانے
کہ یہ چیز میری ہے اور قابض گواہ گذرانے کہ میں نے تجھ سے مول لی ہے
تو ان سب صورتوں میں قابض کے حق میں حکم ہو گا مسلمہ اگر بیدخل
نے گواہ گذرانے کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے مول لی ہے اور قابض نے
گواہ گذرانے کہ میں نے اس بیدخل سے مول لی ہے اور کسی نے تاریخ
نہ بیان کی تو دونوں کے گواہ بیکار ہیں اور وہ چیز قابض کے پاس چھوڑی جائیگی
مسئلہ اگر ایک عی دو گواہ لایا اور دوسرا زیادہ لایا تو زیادہ دالیکا
ثبوت زیادہ نہ ہو گا دونوں کا حال برابر ہے مسلمہ اگر ایک مکان
ازید کے قبضہ میں ہے اور دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان آدا میرا ہے اور
بکر نے دعویٰ کیا کہ بالکل میرا ہے اور دونوں نے گواہ گذرانے تو چوتھائی
عمر کو دلا یا جائیگا اور تین حصے بکر کو اور اگر وہ مکان مدعیوں ہی کے قبضہ
میں ہے تو بالکل بکر کو دلا یا جائیگا مسلمہ اگر دو نو مدعیوں نے جانور کے
بچہ کی بابت گواہ گذرانے اور بقید تاریخ دعویٰ کیا تھا تو جسکی تاریخ اسکی
عمر کے مطابق بڑیگی اسکو دلا یا جائیگا اور اگر عمر معلوم نہ ہو سکے تو دونوں کو

آدم آدما مسلمہ اگر دو نو بید خلون نے گواہ گذرانے ایک نو دعوی کیا
 غصب کا اور دوسری امانت کا تو دو برابر ہیں مسلمہ اگر دو شخص دعوی
 جانور کا یا کپڑا کرین نو جو سوار ہو یا پہنی ہو وہ حقدار ہو اور سب زیادہ جو لگا
 یا آستین پکڑی ہو مسلمہ اگر دو مدعی ہیں ایک جانور کے کہ ایک ہا اسباب
 لدا ہو اور دوسری کچھ تھوڑا سا دس سی لکنا ہی تو جس کا اسباب لدا ہو ہی حقدار
 ہے مسلمہ اگر دو مدعی ہیں ایک دیوار کے اور دوسرے ایک کی چرچتی
 جھانگر وغیرہ اوس پر تو وہی حقدار ہو اور اس طر حسی جی مکان سی لگی ہوئی دیوار
 ہے وہ حقدار ہی مسلمہ اگر ایک مدعی کے پاس کٹہری اور دوسرے کے
 ہاتھ میں اس کا کنارہ ہی تو دو نو کو آدم آدما دایا جائیگا مسلمہ اگر ایک
 لڑکا اتنا بڑا ہو کہ اپنی بات سمجھ کر کہہ سکتا ہو اور وہ کہی کہ میں خرمن تو اس کے
 کہنے کا اعتبار ہو اور اگر اوس کو کہا کہ میں فلا نے کا غلام ہوں باوہ اپنی بات
 سمجھ کر نہیں کہہ سکتا ہی تو وہ جس کو پاس ہو اوس کا غلام ہو در صورتیکہ قابض غلام
 کہی مسلمہ اگر ایک حویلی کی دس کوٹھریاں ایک مدعی کے پاس ہیں اور
 ایک کوٹھری دوسری کے پاس اور صحن یعنی آنگن کی بابت جھگڑا ہو تو صحن
 آدم آدما دو نو تک ملیگا مسلمہ اگر دو شخصوں نے زمین پر قبضہ کا دعوی کیا
 اور زمین سی ایک نے اوس زمین میں بنائی تنہا یا مکان بنا یا تھا یا کو ان
 کہو داتا تھا تو اس کا قبضہ ہی گویا گواہوں سی اپنا قبضہ ثابت کیا یا پ دعوی اس

بن
 ب
 ب

لونڈی کی اولاد کا بیان مسئلہ زید سو ایک باندی مول
 لی اور مول لینی کو چہ مہینو گزری کہ اوسکی اولاد ہوئی اور زید نے دعویٰ
 کیا کہ یہ اولاد مجھ سے ہی نودہ اولاد زید کی اور باندی اوسکی ام ولد ٹھہری
 اور بیع فسخ ہو گئی اور قیمت مشتری کو پہر بیگی اگر مشتری بھی زید کے دعویٰ کے
 ساتھ یا بعد دعویٰ کرے کہ یہ اولاد مجھ سے ہوئی مسئلہ اگر عمر نے زید
 سے باندی مول لی اور وہ چہ مہینو گزرنے سے پہلے جنی اور مرگئی اور زید نے
 دعویٰ کیا کہ یہ اولاد مجھ سے ہی تو بھی وہ اولاد زید کی اور باندی ام ولد ٹھہری
 ٹھہری اور بیع فسخ ہو گئی اور قیمت پھر نا آویگا اور اگر وہ اولاد مرگئی اوسکی
 مرنگی بعد زید نے دعویٰ کیا تو وہ زید کی نہ ٹھہری مسئلہ اگر حاملہ باندی
 بیچی اور وہ چہ مہینو میں سے کم جنی پر مشتری نے باندی کو آزاد کر دیا تو
 اوسکا وہی حکم ہو جیسی مرگئی اور اگر اولاد کو آزاد کیا تو اوسکا بھی وہی حکم ہو
 جیسے اوس اولاد کے مر جانیکا مسئلہ اگر مول لینی سے چہ مہینو کے
 بعد باندی جنو اور بائع دعویٰ کرے کہ یہ اولاد مجھ سے ہی تو اوسکا دعویٰ رد
 کیا جائیگا مگر در صورتیکہ مشتری اوسکو سچا بتا ہو مسئلہ دو لڑکے جو پیدا
 ہوئے اگر انہیں سے ایک کو نسب کا دعویٰ کر کے ثابت کرے تو دونوں کا نسب اسی سے
 ثابت ہو جائیگا پھر اگر انہیں سے ایک کو مشتری نے بیچا لا اور مشتری نے
 آزاد کر دیا نہ بعد نسب ثابت ہو نیکی و مشتری کا آزاد کرنا اٹھان ہو گیا

مسئلہ اگر ایک لڑکا زید کے پاس سے اور زید نے کہا کہ یہ لڑکا ملا
 شخص غائب کا بیٹا ہی ہے کہ کہا کہ یہ میرا بیٹا ہی تو زید سے اس نسب ثابت نہوگا اگر
 وہ فلا شخص پہرا دسکو اپنا بیٹا نہ بنا دے مسئلہ اگر مسلمان اور نصرانی دو
 شخصوں کے پاس ایک لڑکا جو نصرانی کہو کہ یہ میرا بیٹا ہی اور مسلمان کہو کہ یہ
 میرا غلام ہے تو وہ لڑکا حشر سے نصرانی کا بیٹا مسئلہ اگر جبر و اور خاوند کو
 پاس ایک لڑکا ہے جو روئے کہا یہ میرا بیٹا ہے اور خاوند سے اور خاوند نے
 کہا یہ میرا بیٹا ہی اور جبر و سے تو وہ انہیں دو دونوں کا بیٹا ہے مسئلہ اگر ایک
 مولیٰ اور شترسی سے اسکو لڑکا ہوا ہے وہ باندی اور کیسی ٹھہری اسکی
 تو اس شترسی پر لڑکے کی قیمت اور غفر دینا آویگا اور وہ لڑکا حشر سے ہے اگر لڑکا
 مر گیا تو باپ پر اسکی قیمت دینا ناویگی اگر چہ وہ کچھ مال ہی چھوڑا اور اگر باپ نے
 لڑکے کو مار ڈالا تو باپ پر قیمت اسکی دینا آویگی اور یہ شترسی باندی کی قیمت
 اور لڑکے کی قیمت جسقدر اس مستحق کو دی جائے سے پہلے مگر غفر کے دھم پہرنگی
 کتاب الاقرار میں اپنا اور کسی اور کے حق کے ثابت ہونگی خبر دینے کو شترسی
 کہتے ہیں اگر مافیل جانے کے لیے حق کا اقرار کیا تو اقرار درست ہو گیا اگر چہ گول
 اقرار کیا جس سے ہو گیا کہ فلا نی کی بھہر ایک چیز و اجبی ہی یا کہا کہ فلا نے کا بھہر
 حق ہی ہے یہی صدر نہیں غامضی زبردستی بیان کرادے کہ کیا چیز اور کیا حق ہے
 بشرطیکہ اس چیز یا حق کی کچھ قیمت ہو مسئلہ اگر مدعی نے زیادہ کا دعویٰ

نہایت زیادہ

کیا اور مدعی علیہ نے تہوڑ کا اقرار کیا تو مدعی علیہ کا اقرار قسم سے مستحکم ہوگا
 مسئلہ اگر مدعی علیہ نے یوں اقرار کیا کہ فلا نے کا بھڑپال ہی تو ایک دم سے
 کم میں یہ اقرار کام نہ آجگا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بڑا مال ہو یا بہت مال ہی
 تو ایک نصاب کی قدر کا اقرار ہو مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بہت بڑی مال ہیں
 تو تین نصاب کا اقرار ہو مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بہت روپیہ تو دو سو کا اقرار
 ہو مسئلہ اگر اقرار کیا کہ روپیہ آٹے ہیں تو تین روپیہ کا اقرار ہو مسئلہ
 اگر اقرار کیا کہ کچھ روپیہ آٹے تو ایک کا اقرار ہو مسئلہ اگر کہا کہ اتنے
 اتنے روپے تو گیارہ اور اگر کہا کہ اتنی اور اتنی تو اکیس کا اقرار ہو اور
 اگر کہا اتنی اور اتنی تو اکیس تو اکیس اور اگر کہا کہ اتنی اور اتنی اتنی تو تین
 اور اکیس اور اکیس کا اقرار ہو مسئلہ اور اگر اقرار کیا کہ کچھ بھڑپال میرے
 طرف ہیں تو مجھے دین کا اقرار ہو اور اگر کہا کہ میری باس باس میری ساتھ باس
 گہر میں باس میری صندوق میں باس میری پہلی میں ہیں تو یہ امانت کا اقرار ہو مسئلہ
 اور اگر زید نے عمر سے کہا کہ میرے بچہ ہزار میں عمر نے کہا کہ وہ تولی لے یا
 کہا کہ پرکھا لے یا کہا کہ مجھ کو کچھ مہلت دی ادا کر نیکیو یا کہا کہ وہ میں ادا
 کر چکا تجھ کو یا کہا کہ تو میں نے شکوہ اترادنی تو یہ اقرار ہو گیا اور اگر یوں کہا
 کہ تول لے یا کہا کہ پرکھا لے یا کہا کہ مجھ کو کچھ مہلت دی یا کہا میں ادا کر چکا یا کہا کہ
 میں نے اترادنے تو یہ اقرار نہ ہو مسئلہ اگر دین موجد کا اقرار کیا

اور مقررہ نے دین حال کا دعویٰ کیا تو سفر پر دین حال لازم ہوگا اور مقررہ کو
 نہایت کی بابت قسم دینگے مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ فلا نے کے مجھ پر سو
 ہن اور ایک درم ہی ایک سو ایک درم کا اقرار ہوا اور اگر یون کہا کہ سو ہن
 اور ایک کپڑا ہے تو ایک کپڑا تو ثابت ہو گیا اور سو کو قاضی بیان کرالے
 جیسے بونکہا کہ سو ہن اور دو کپڑے مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ زید کے
 چھوٹے ڈلبا میں مین نے غصب کر لیا تو چھوٹا مری اور ڈلبا دو نو دینا اور
 مسئلہ اگر اقرار کیا کہ اسطل میں جانور غصب کیا تو صرف جانور دینا آریگا
 مسئلہ اگر انگوٹھی کا اقرار کیا تو انگوٹھی کا حلف اور نیکینہ لازم ہوگا
 مسئلہ اگر تلوار کا اقرار کیا تو تلوار اور نیام اور پرتلہ لازم ہوگا مسئلہ
 اگر چھپکٹ کا اقرار کیا تو لکڑیاں اسکی اور پردے اسکی لازم ہونگے
 مسئلہ اگر اقرار کیا کہ کپڑے کٹہری میں لیا تو کپڑے اور کٹہری دونوں
 یا یون اقرار کیا کہ کپڑے لئے کٹہری میں نو دو نو لازم ہونگے مسئلہ اگر
 یون اقرار کیا کہ ایک کپڑا دس کپڑوں میں تو ایک ہی کپڑا واجب ہوگا مسئلہ
 اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھ پر پانچ من یا پانچ درم ہن اور مطلب اسکا ضرب
 ہے تو پانچ درم لازم ہونگی اور اگر بیہ مطلب ہو کہ پانچ کے ساتھ نو دس واجب ہو
 مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھ پر ایک روپے سے دس تک ہن یا بونکہا
 کہ ایک روپے سی دس روپے تک کے بیچ میں ہن تو نو روپے واجب ہونگی مسئلہ

اگر یون اقرار کیا کہ میری گہرین کی زمین سوسو اس دیوار سوسو اس دیوار تک کے
 بیچ کی زمین زید کی ہے تو سوا دو نو نوں دیوار و نکی در میان کے سب بین کا اقرار
 ہوا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ اس باندھی کے محل کا یا اس جانور کے محل کا مالک
 زید ہے تو یہ اقرار درست ہے مسئلہ اگر زید نے یون اقرار کیا کہ فلا نی
 عورت کو محل جو ہے اسکی مجھ پر فلا نی چیز یا روپے وغیرہ ہیں سو اگر اسکا ایسا
 سبب بیان کیا کہ اس سوسو وہ چیز یا روپے اور پیٹ والے بیچ کے ہو سکتے
 ہیں تو تو یہ اقرار نہیں اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر کسی مال کا یون اقرار
 کیا کہ وہ مال مشروط بشرط خیار تو مال لازم اور شرط خیار باطل ہے
باب فی الاستثنائات فی معناه بیان علیحدگی شے کا اقرار کے ساتھ
 مسئلہ جس چیز کا اقرار کرنا اوس میں سے کچھ تھوڑا الگ کرنا بشرطیکہ اقرار
 کی چیز کے ساتھ ہی الگ ہونا بھی بیان کرے تو درست ہے مثلاً یون اقرار کیا کہ
 زید کے دس روپے سوا سو اور دس روپے کے مجھ پر ہیں تو آٹھ روپے لازم
 ہو جائیں گے مسئلہ اگر جبکا اقرار کیا اسکی ساتھ ہی الگ ہونا بیان کیا یا
 جتنے کا اقرار کیا اوس میں سے بہت سی الگ کی مثلاً یون کہا کہ زید کے مجھ پر
 روپے آتے ہیں لوگو تم گواہ رہو سو ادس روپے کے یا یون کہا کہ سو روپے
 آتے ہیں سو اسٹرو روپے کے تو یہ الگ کرنا درست نہیں مسئلہ روپے
 کا اقرار کیا اور اوس میں سے کلیل اور موزون چیز کو الگ نکالا تو درست ہے

یہ سبب بیان کرنا
 ضروری ہے

اور سواکیل اور سوزون کے اور خیر کا استثناء روپوں کی درست نہیں
 مسئلہ اگر اقرار کے ساتھ انشاء بھی ملاو یا تو اقرار باطل ہو گیا مسئلہ
 اگر یوں اقرار کیا کہ یہ جو بی زید کی ہے سوا سی اسمین کے مکان کے تو مکان
 اعدہ جو بی زید کی ہو میں مسئلہ اگر یوں اقرار کیا کہ اس مکان کی دیوار
 میری اور میدان زید کا ہے تو ایسا ہی ہو مسئلہ اگر زید نے یوں اقرار
 کیا کہ عمر کے ہزار روپے فلاں غلام کی قیمت کے بابت مجھ پر ہیں کہ وہ غلام
 مجھ سے قبضہ میں نہیں آیا اور عمر کے پاس موجود ہے ہر اگر غلام کو معین کیا
 اور عمر نے وہ غلام زید کو دے دیا تو زید پر ہزار روپے
 لازم ہو گئے اور اگر نہیں دیا تو نہیں اور اگر زید نے غلام معین
 کیا تو زید پر ہزار روپے نو واجب ہو گئے اور یہ کہنا اوسکا کہ وہ غلام میرے
 قبضہ میں نہیں آیا متبر نہیں اور بھی حکم ہے اور صورت میں کہ اگر کہانہ ہزار روپے
 شراب یا سور کی قیمت کی بابت ہیں اور منجکود شراب یا سور عمر نے نہیں دی
 تو ہزار روپے واجب ہو گئے اور یہ کہنا کہ میرے قبضہ میں نہیں آئی متبر نہیں ہے
 مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجھ پر عمر کے سور و پی اسباب کی قیمت کی بابت ہیں
 یا میں نے اس کی قرض لئے تھی اور کہا کہ وہ روپے زیون یا نہرہ تھی تو
 کھر لازم ہو گئے بخلاف غصب و امانت کے کہ اگر غصب کے امانت کے
 روپے بخلاف اقرار کیا اور کہا کہ وہ روپے زیون یا نہرہ تھی تو منفر کا کہنا متبر ہو

مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ عمر کے مجھ پر ہزار روپے ہیں اسباب کی
 نیت کی بابت یا فرض کی بابت یا دہرہ کی بابت یا میں نے غصب کی تو عمر اور اسکی
 بابت اور اسکی ساتھ ہی کہا کہ گراٹے روپے کم فواد سکا کہنا متبرہ
 اور اس بقدر کم کر کے روپے اور سہ لازم ہو گئے اور اگر اس کے ساتھ نکم
 علامہ کر کے کہا کہ سوالتے روپے کے تو یہ ہشتا متبرہ نہیں مسئلہ اگر
 کثیر یا غصب کا اقرار کیا اور غصب بار کھڑا آیا تو مقرر کا کہ متبرہ ہی مسئلہ اگر
 زید نے اقرار کیا کہ عمر کے ہزار روپے ہیں نے دہرہ کی تو عمر سو وہ ہلاک
 ہو گئی اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب کی تو عمر تو زید ضامن ہو گیا اور اگر زید
 کہا تو نے دہرہ دہرہ ہی ہے اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب کی تو عمر تو زید ضامن
 نہوا مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ ہزار روپے میری بیسے پاس امانت
 تھے تو میں نے لے لی اور عمر نے کہا کہ یہ میرے ہیں تو عمر زید سے وہ روپے
 لیے مسئلہ اگر زید نے کہا کہ یہہ اپنا اونٹ یا یہہ اپنا کپڑا میں نے عمر کو مانا
 پر دیا نہ سو وہ سوا ہوا یا اس کو ہٹا دیا تو اس صورت میں عمر کے
 کہنے کا اعتبار ہے کہ وہ مقرر ہی مسئلہ اگر زید نے یوں اقرار کیا کہ یہہ ہزار
 روپے عمر کے دہرہ ہیں بلکہ کبھی دہرہ ہیں تو یہ ہزار روپے عمر کے
 ہوئے ورنہ ہزار روپے اور بڑا دیکھا باب اقرار المرعین سے
 اس باب میں بیمار کے اقرار کر نیک بیان سے مسئلہ اگر بیمار نے اس

باب فی التبرہ

اوس بیادی میں کہ جس میں مرگیا لوگوں کے ذہن کا اپنی ادب پر اقرار کیا تو چکر پڑ
 کا دین اور وہ دین جو بیماری کی حالت میں کہا نامیاد وغیرہ دستور کے موافق
 اوس پر خرچ ہوا تھا پہلے اوسکو ترکہ مسودیا جائیگا پہر اگر مال چھٹکا تو وہ دین
 ادا کیا جائیگا جسکی بابت اقرار کیا موت کی بیماری میں اور وارثوں میں ترکہ تقسیم
 ہوگا جب پہلو سب طرح کا دین مردہ کے ذمہ کا ادا ہو لیگا مسلمہ اگر بیمار
 نے اپنی وارث کو لئو کسی چیز کا اقرار کیا تو باطل ہے مگر در صورتیکہ اور باقی
 وارث بھی اوس بیمار کو سمجھاتا دین تو درست ہے مسلمہ اگر بیمار نے کسی
 بیباکانہ کے لئو اقرار کیا تو درست ہے اگرچہ بالکل اپنی مال کا اقرار کر دیا مسلمہ
 اگر بیمار نے کسی اجنبی کو لئو اقرار کیا پہر اوس اجنبی کو اپنا بیٹا بتاتا تو چھٹی
 اسکا بیٹا ثابت ہو گیا اور مال کی بابت کا اقرار باطل ہو گیا مسلمہ اگر بیمار
 کسی اجنبی عورت کو لئو کچھ اپنی مال کا اقرار کیا پہر اوسنی نکاح کر لیا تو درست
 ہے اور وہ اقرار باطل نہ ہوگا مسلمہ اگر بیمار نے کسی عورت کو کوئی چیز
 دیدالی یا کسی چیز کی اسکو لئے وصیت کی پہر اوسکو نکاح کیا تو وہ بخشش اور
 وصیت بیکار ہو گئی مسلمہ اگر بیمار نے جو دو کو تین طلاقیں دین پہر اوس عورت
 کیواسطی دین کا اقرار کیا تو اوس عورت کو اسقدر مال دینگو جو اسکو وارث
 کے حصہ اور دین سوا کہ مسلمہ اگر ایک شخص نے ایسی لڑکی کو جسکا نسب
 معلوم نہیں اور اوس لڑکی کی اسقدر عمر ہے کہ ایسی عمر کا اس شخص کا لڑکا ہو سکا ہی

اپنا بیٹا بنا یا اور اس لڑکی نے اسکو سچا بنا یا تو نسب اس لڑکی کا اس شخص
 سزا بت ہو گیا اگرچہ اس شخص نے موت کی بیماری میں یہ اقرار کیا تب بھی
 وہ لڑکا اسکا بیٹا ٹھہرا اور میراث میں اور وارثوں کا شریک ہوا
 مسلمہ اگر بیمار نے کسیکو اپنا بیٹا یا باپ یا مان یا جود یا مولیٰ بنا یا یا
 عورت نے کسیکے لہو اقرار کیا کہ یہ میرا باپ یا میری مان یا میرا خاوند یا میرا
 مولیٰ ہے تو درست ہی اور اگر بیمار عورت نے کسیکو اپنا بیٹا بنا یا تو وہ اقرار
 تب درست موجب قائلہ گو اسی دی یا خاوند اسکو سچی بنا دی اور ان سب صورتوں
 میں یہ ضرور ہی کہ مفکر کو مفکر بھی سچا بنا دی پہر اگر مفکر اگر مفکر کے مرنے کے بعد
 مفکر کو سچا بنا دی تو بھی درست ہی مگر خاوند اگر عورت کو اس عورت کی مر جانیکے
 بعد سچا بنا دی تو درست نہیں ہے مسلمہ اگر ایسی پرستہ مند کے نسب بیمار نے
 اقرار کیا جسے بھائی یا چچا تو نسب اسکا ثابت نہیں ہوگا پہر اگر کوئی اور نزدیک
 یا دور کا وارث اس بیمار کا نہ ہوگا تو وہ بمقرلہ البتہ ترکہ اسکا پارنگا اور جو ہوگا تو
 یہ بمقرلہ یا پارنگا مسلمہ اگر زید کا باپ مر گیا پر زید نے اقرار کیا کہ عمر میرا بھائی
 ہے تو وہ عمر وراثت میں زید کے ساتھ شریک ہو جائیگا مگر عمر کا نسب یہ کہ
 باپ سزا بت نہ ہوگا مسلمہ اگر بیمار اپنی دینی اور کسی پر سورہی ہو کر مر گیا
 پہر ایک بیٹو نے اقرار کیا کہ میرا باپ سچا پس روئے اس بیٹو کی بیٹھائی تو
 اب اس مفکر کو ان روپیوں کچھ ملیگا اور باقی سچا پس روپیہ بیٹو کی دوسری

بیٹی کو دلائی جائے کتاب الصلح یعنی اس عقد کو صلح کہتے ہیں جس سے
 جھگڑا جاتا رہے یعنی ملاپ مسئلہ صلح جائز ہے مدعی علیہ مقرر ہو یا چپ
 ہو یا منکر ہو اور چپ کے یہ منہی ہیں کہ نہ اقرار کرے نہ انکار کرے مسئلہ
 اگر مدعی علیہ مقرر تھا مال کے دعویٰ کی بابت اور مدعی نے اور مال کے بدلے
 پر صلح کی تو اسکا حکم بیع کا ہے مثلاً زید نے مکان کا دعویٰ کیا عمر پر کہ یہ مکان
 میرا ہے پھر آپس میں سو روپیہ پر صلح ہوئی کہ عمر سو روپیہ زید کو دے دی اور زید مکان
 کے دعویٰ سے باز آیا تو یہ مکان کو یا سو روپیہ کو زید نے عمر کے ہاتھ سے چا
 تو اس میں حق شفعہ ثابت ہوگا اور اگر کچھ عیب نکلا تو رد ہوگا اور اختیار شرط کا
 اور اختیار ردیہ کے احکام جاری ہونگے مسئلہ ایسی صلح میں اگر بدل معلوم
 نہیں ہے تو صلح فاسد ہے اور اگر مصالح غنہ یعنی جس چیز کے دعویٰ کسی صلح کی وہ
 چیز نہیں معلوم ہے تو صلح فاسد نہیں مسئلہ اگر بعض مصالح غنہ کا کوئی اور
 مستحق نکلا تو اسکو حصہ کے موافق جو مدعی علیہ نے دیکھو دیا ہو مدعی سے
 مدعی علیہ پہر دلا جائیگا اور اگر کل مصالح غنہ کا کوئی اور مستحق نکلا تو کل بدل مدعی
 سے پہر لیا جائیگا مسئلہ اگر کل مصالح علیہ یا بعض کا کوئی اور حقدار نکلا تو کل کی
 صورت میں اور بعض کی صورت میں بعض مصالح غنہ مدعی علیہ دیکھو پہر دے دیں مسئلہ
 اگر زید نے عمر پر مال کا دعویٰ کیا اور عمر مقرر ہو آپس میں صلح کی کسی چیز
 فائدہ یعنی پر مثلاً اس بات پر عمر اپنی حویلی زید کے رہنے کو دے دی تو اسکا حکم

جاری کا ہی سواسبین شرط ہے کہ مدت فائدہ لینے کی بھی ٹھہر جاوے اور اگر اس
 مدت کے پوری ہونے سے پہلے مدعی بامدعی علیہ مرگیا تو بیہ صلح باطل ہوگئی
 مسئلہ اگر مدعی علیہ چپ تھا یا منکر تھا اور کچھ دیکر صلح ہوئی تو مدعی کے
 حق میں بیہ معاوضہ ہوا اور مدعی علیہ کے حق میں قسم کہا بکا فدیہ ہوا مسئلہ
 اگر زید نے عمر پر مکان کا دعویٰ کیا اور عمر نے انکار کیا یا چپ رہا پھر اور کچھ
 مال پر مکان کے دعویٰ کر صلح ہوگئی اور وہ مکان عمر کے پاس رہا تو شفعہ کا دعویٰ
 اس پر نہیں اور اگر عمر نے ایک مکان زید کو دیکر صلح کی تو شفعہ واجب ہو دیکا
 مسئلہ اگر زید نے عمر پر کسی چیز کا دعویٰ کیا اور عمر منکر ہوا یا چپ رہا پھر
 اور کچھ مال دیکر صلح ہوئی پھر جس چیز کی بابت جھگڑا تھا اس کا اور کوئی سختی
 نکلا تو مدعی اس سختی سے جھگڑو اور اس کے بدل میں مدعی علیہ سے جو مال لیا تھا پھر دے
 اور اگر اس چیز میں سے ٹھوڑی چیز کا سختی نکلا تو اس بقدر سختی بھی جھگڑے
 اور اس کے حصہ کے موافق بدلے کا مال بامدعی علیہ کو پھر دے اور اگر کل مصالح علیہ
 کا کوئی اور سختی نکلا تو پھر مدعی کل مدعی بہا کا دعویٰ مدعی علیہ سے کرے اور اگر بعض
 کا سختی نکلا تو بعض کا مسئلہ اگر مصالح علیہ سپرد کرنے سے پہلے ہلاک ہو گیا تو
 اگر مدعی علیہ مقرر تھا تو اس کا وہی حکم ہے جو مدعی علیہ مقرر ہوا اور مصالح علیہ کا کوئی
 سختی نہ نکلا اور اگر مدعی علیہ چپ یا منکر تھا تو وہ حکم جو مدعی چپ یا منکر ہوا اور
 مصالح علیہ کا کوئی سختی نکلا فصل مسئلہ اگر مال کا دعویٰ کیا پھر صلح

منتہی کا دعویٰ کیا یا خیانت کا دعویٰ کیا اور صلح کی تو جائز ہو مسئلہ اگر وہ کچھ وقت
 میں صلح کی تو جائز نہیں مسئلہ نکاح کے دعویٰ سے صلح جائز ہے مسئلہ
 اگر کسی پر دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے پہر اس سے کچھ مال لیکر صلح کی تو جائز ہے
 اور یہ اس کا آزاد ہونا ہوا مسئلہ اگر ما دون غلام نے ایک شخص کو عمدہ
 مار ڈالا پہر اس غلام نے مال دیکر آپ ہی صلح کی تو جائز نہیں مسئلہ اگر ما دون
 غلام کے غلام نے کبکو مار ڈالا اور اس ما دون صلح کی تو جائز ہو مسئلہ
 اگر ایک چیز غصب کر کے کہو دمی پہر اس کو مدعی سے اس چیز کی قیمت سے
 زیادہ پر صلح کی تو یا اور کچھ سبب دیکر صلح کی تو جائز ہو مسئلہ اگر دو تین شرکاء نے کچھ
 غلام کو آزاد کر دیا پہر دوسرے شرکاء نے اس کی ادھی قیمت سے زیادہ دیا تو پہر
 صلح کی تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر اپنی طرف سے صلح کر بٹولنے کسی کو
 وکیل کیا ہو اس سے صلح کی تو جائز ہے اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا وکیل پر لازم
 نہ ہوگا اگر در صورتیکہ وکیل ضامن ہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے بلا اجازت
 مدعی علیہ کے مدعی سے کچھ مال پر صلح کی تو درست ہے بشرطیکہ پہلے فصل اس مال کا
 ضامن ہو جاوے یا اپنا مال دینا کہو یا بون کہو کہ میرے ذمہ پر مثلاً یہ ہے سنا
 روپیہ آئی اور وہ روپے مدعی کو دے دو اور اگر ہزار روپیہ پر صلح ہو دمی تو وہ
 کی اجازت پر یہ صلح موقوف رہے اگر اس نے اجازت دی تو جائز ہے ورنہ
 باطل ہے باب الصلح فی الدین دین کے

باب الصلح فی الدین

باب میں مسلم کرنا کیا بیان مسئلہ دین کے عقد کے طور پر جس چیز کا
مدعی سخت ہوا تھا اسی چیز پر صلح کرنا کچھ اپنا حق لینا اور باقی اپنا حق ساقط
کرنا جو بدلائین بہر الزرار روپے کے دعویٰ میں بانسو پر باہر موجد پر صلح کی
تو جائز ہے اور اگر اشرافیان موجد ٹھہرائیں یا ہزار روپہ موجد سہی صلح کی یا
ہزار روپہ سیاہ نیو یا بانسو درم حال پر یا بانسو درم سفید پر صلح کی تو جائز ہے مسئلہ
اگر زید کے عمر پر ہزار روپے تھے زمین سوزید نے اس سے کہا کہ جو توکل بانسو کرے
تو باقی بانسو سے تو بری ہو جاویں پھر عمر نے اگر کل کو بانسو دی دے تو باقی سے
بری ہو گیا اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر مدعی علی نے مدعی سے کہا کہ میں تیرے
دو سطر مال کا اقرار کر دے گا جب تک تو اسکو ادا کر نیلی مہلت مجھ کو نہ دی لیکا با کچھ
اوس میں سے معاف کر دے گا سو مدعی نے کچھ مہلت دی با کچھ معاف کر دیا تو کہتا
ہو گیا مدعی علیہ کے ذمہ پر فصل مسئلہ اگر دو صاحبوں کا ایک شخص پر دین آتا
ہو سو ایک شریک اپنی حصہ کی بابت مدیون سے ایک کپڑا لینا پر صلح کرے تو
دوسرے صاحب کو اختیار ہی چاہی تو مدیون سے اپنی حصہ کا ادا دین سے
چاہی صاحب سے ادا کپڑا لے لیکن اگر وہ صاحب صلح کر لیا مدیون کا ضمانت
جو مختل دین کی بابت تو اس سے دوسرا صاحب ادا کپڑا نہیں لے سکتا مسئلہ
اگر ایک صاحب نے مدیون سے اپنی حصہ کا دین لے لیا تو دوسرا صاحب اس سے وصول
میں شریک ہو جاویں اور جو باقی راہ دونوں ملکہ مدیون سے لینا مسئلہ اگر ایک

شریک مدیون کسی کو بھی چیز اپنی حصہ کی قدر دین کے بدلے مول لیلیٰ نو دوسرے
 شریک کے لئے جاوے تو جو مختاری دین کی بابت اپنا ذمہ کرے مسئلہ اگر
 دو شخص صاحب جو بین رسلم نحو اور نہیں سو ایک نے اپنی حصہ کی بابت اس مال پر
 صلح کی تو باطل ہے مسئلہ اگر زید عروض اور عمار باسونا یا چاندی چوڑا کر
 مراد سکو دار ثون نے عرض اور عمار سے صلح کی ایک وارث کے ساتھ مال پر
 یا سونے سے چاندی پر یا چاندی سے سونے پر تو درست ہے مصالح علیہ تصور
 یا بہت ہو اور اگر روپیہ اور شرفیان اور عرض اور عمار چوڑا کر مراد وارثوں نے
 ایک وارث کے ساتھ روپیہ یا شرفیو پر صلح کی تو ان شرفیو نہیں سو شرفیان
 بارو پیو نہیں سو روپیہ بقدر اس وارث کے حصہ کے ہوتی نحو اس قدر سی زیادہ
 روپیہ پر یا شرفیو پر صلح کی تب نو جائز ہے اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر زید
 کچھ ترکہ اور لوگوں پر اپنا دین چوڑا کر مراد ایک وارث نے کچھ غیر ترکہ میں سے
 اور دین وغیرہ اور جو کچھ تھا اور وارثوں کا کہنا تو یہ صلح باطل ہے لیکن اگر وارث
 شرط کر لیں کہ یہ صلح کر نیوالا وارث اپنی دین کی بابت حصہ سے مدیون کو بری کر دی
 تو وہ صلح درست ہے مسئلہ اگر مردہ پر اس قدر دین ہو کہ بالکل ترکہ اسکا دین
 میں جاوے تو وارثوں کا اس ترکہ کو تقسیم کرنا یا آپس میں اسکی بابت صلح کرنا باطل
 ہے کتاب المضاربتہ اس شرکت اور صاحب کو مضاربت کہتے ہیں کہ ایک شخص مال
 ہو اور دوسرا شخص اس مال سے کام کر کے بڑا دی تو نفع میں صاحب ہو

شرک المضاربتہ

مسئلہ مضارب اصل مال کی بابت امین ہوتا ہے اور اس میں نصف سے کہ سبب
 وکیل ہوتا ہے اور نفع میں ساجھی ہوتا ہے اور اگر عقد مضارب فاسد ہو جاوے
 تو مضارب اجیر یعنی فرد و رہو جاتا ہے اور اگر رب المال کے کہنے کے خلاف مال میں
 نصف سے کہی تو وہ مضارب غاصب ٹھہرتا ہے اور اگر مضاربت میں یہ شرط
 ٹھہری کہ کل نفع مضارب تقرض ہو اور اگر بھیہ شرط کی کہ کل نفع رب المال کو ملے
 تو مضارب مستضعف ہو مسئلہ مضاربت تب ہی صحیح ہوتی ہے جب اس میں وہ
 شرطین باقی جاوےں جسے شرکت صحیح ہوتی ہے اور نفع دونوں کی درمیان میں
 ہوا و آدما یا تنہائی یا چوتنہائی وغیرہ پر اگر یوں ٹھہرایا کہ رب المال یا مضارب
 کو دس روپے مثلاً نفع کے حصہ سے زیادہ ملے تو مضاربت زہی اور مضارب کو
 اجبر مثل لمیگا اور شرط سے زیادہ نہ دلایا جائیگا اور نفع رب المال کا ہے
 مسئلہ جس شرط سے نفع کے حصہ کی جہالت ثابت ہو وہ شرط مضاربت کی
 عقد کو باطل کرتی ہے اور جو شرط ایسی نہ ہو وہ شرط خود تو باطل ہوتی ہے مگر مضارب
 کو باطل نہیں کرتی جیسے یوں شرط کی کہ جو ٹوٹا آدمی سو مضارب کے ذمہ پر تو یہ شرط
 باطل ہے مسئلہ مضاربت میں شرط ہے کہ رب المال مضارب کو مال دے
 مسئلہ مضارب کو اختیار ہے کہ مال بچہ نقد یا ترخا اور مول سے کہے
 اپنا وکیل کرے اور سفر کرے اور مال کو بضاعہ رکھے اور کہے کہ اس دہر و زہر کہے
 اس مال سے غلام یا باندی کا نکاح کر دے اور وہ مال کہے کہ مضارب پر مذی

لیکن مالک نے اگر اجازت دی یا بولگیا کہ جیسا تیری عقل میں آویں وہ کر
 تو البتہ مضارب کو اختیار ہے کہ مال اور کسکو مضارب پر دے مسئلہ اگر مال
 معین کر دے کہ فلاں شہر میں فلاں فی جنس کی تجارت کرے یا مضارب کا وقت
 معین کر دے یا کوئی شخص معین کر دے یا کہ فلاں سے معاملہ کرے تو مضارب کو
 اختیار نہیں کہ اور طرح کرے جیسے عقد شرکت میں بھی ایک شریک کو اختیار
 نہیں ہے مسئلہ مضارب ایسی غلام کو مول نہ لے جو مول لینی سے رب المال پر
 آزاد ہو جاوے اور نہ ایسی کو جو مضارب پر آزاد ہو جاوے در صورتیکہ نفع مال میں
 ظاہر ہو اور اگر لیا تو مضارب پر مال دینا آویگا اور اگر مال میں نفع ظاہر نہیں ہو
 ہے اور مضارب نے اب غلام جو مضارب پر آزاد ہو جاوے خرید تو یہ خرید جائز
 ہے پہر اگر نفع ظاہر ہو تو جو قدر نفع میں حصہ مضارب کا تھا اس قدر یہ غلام
 آزاد ہو گیا اور مضارب پر رب المال کا مال دینا آویگا مگر غلام رب المال کو اپنی
 قیمت میں اسکو حصہ کی قدر کا دے مسئلہ اگر مضارب کے پاس ہزار روپے آویگی
 نفع کے قرار پر میں سو اسنو اس ہزار کو ہزار کے مول کی ایک باندی کی کہ وہ
 ہزار روپے کا ایک لڑکا جنی اور مضارب نے وہ لڑکا پانا بنا یا اور مضارب نے
 نہ بعد اسکو اس لڑکے کی قیمت ایک ہزار اور پانسو روپے ہوئی تو رب المال چاہی
 چو نہائی یعنی دو پچاس روپے اور لڑکے کو اسے چاہی آزاد کر دے پہر اگر
 ہزار روپے لڑکے سے کم اس لئے تو مضارب سے باندی کی نصف قیمت اور بے

یعنی پانسو روپے بابت المضارب لذیضی مضارب فیہ اس بات
 بیان اوس مال کا جو خیرین مضاربیت پر مضاربیت کیجا دے مسئلہ اگر
 مضارب نے اجازت رب المال کے کسی اور کو مال دیا مضارب کی لکھنے صحت
 اس دینی ہی سہی یہ پہلا مضارب رب المال کے لکھ مال کا خاص نہ ہو جاوے گا جب تک
 وہ دوسرا مضارب اوس مال میں کچھ کام نہ کرے مسئلہ اگر زید رب المال نے
 نفع کے آدھون آدھہ کی شرط پر عمر مضارب کو اپنا مال دیا اور عمر نے زید کی
 اجازت سے بکر کو تنہائی نفع کی شرط پر وہ مال دیا پھر اگر زید نے عمر سے یونکہ تھا
 کہ اللہ جو نفع دے وہ ہمارے تمہاری بیچ میں آدھا آدھا ہو تو جو نفع ہوا آدھا آدھا
 سے زید لے لے اور چنانچہ نفع کا عمر کو دے اور تنہائی نفع کی بکر کو ملی اور اگر
 زید نے عمر سے یونکہ تھا کہ جو اللہ شجکو نفع دے وہ ہمارے تمہاری بیچ میں آدھا آدھا
 تو بکر کو تنہائی نفع کی دیکر باقی دو تنہائی کو آدھا آدھا زید اور عمر بانٹ لیں اور
 اگر زید نے عمر سے کہا تھا کہ جو کچھ نفع بڑا دے اوس میں میرا برابر آدھا آدھا پھر عمر
 نے زید کی اجازت سے بکر کو آدھی نفع پر مضارب کو مال دیا تو بکر آدھا نفع لے لے
 اور باقی کا آدھا زید لے لے اور آدھا عمر لے اور اگر زید نے عمر سے یونکہ تھا کہ جو
 کچھ اللہ نفع بخشے اوس میں آدھا میرا کہا تھا کہ جو بڑے دے وہ میرے برابر بیچ
 میں آدھا آدھا پھر عمر نے زید کی اجازت سے بکر کو آدھی نفع پر مضارب کو دیا تو
 آدھا نفع زید مالک کا اور آدھا بکر کا اور عمر کو کچھ نہیں پھر اس حد تک اگر عمر نے

الکتاب فی فروع
 الفقہ

نفع مضارب
 کی اجازت سے

اگر زید نے عمر سے کہا تھا کہ جو کچھ نفع بڑا دے اوس میں میرا برابر آدھا آدھا پھر عمر نے زید کی اجازت سے بکر کو آدھی نفع پر مضارب کو دیا تو آدھا نفع زید مالک کا اور آدھا بکر کا اور عمر کو کچھ نہیں پھر اس حد تک اگر عمر نے

بکر کو دو تہائی نفع پر دیا نہایت بکر چٹا حصہ اور عمر سے دلا پادیکا مسلمہ اگر
 مضارب نے رب المال سے تہائی نفع اوسکا اور تہائی اوشکی غلام کا اس شرط پر کہ اسکا
 غلام بھی اوسکی ساتھ کام کیا کری اور تہائی نفع اپنا ٹھہرایا تو درست ہے مسلمہ
 اگر رب المال یا مضارب مر گیا یا رب المال مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو مضارب
 باطل ہو گئی مسلمہ اگر رب المال نے مضارب کو مغزول کیا یعنی موقوف کب
 چھوڑا یا تو جب مضارب کو معلوم ہو جاوے تب مغزول ہو جانا ہی بہر اگر معلوم ہو گیا
 اور تجارت کا مال عروض ہو تو مضارب اوسکو بیچنے پر اس کے ثمن میں نصف
 بکر کی مسلمہ اگر رب المال اور مضارب نے عقد مضاربت فصیح کیا اور مضارب کا مال
 کو کوئی بر دین ہے اور مضاربت میں نفع ہے تو مضارب سو حاکم دین تحصیل
 کر او می بر دوستی اور اگر مضاربت میں نفع نہیں ہے تو مضارب پر تحصیل کرنا دین کا
 لازم نہیں ہے مگر مضارب کبطر فسر رب المال کو حاکم وکیل کر او می دین تحصیل کرنا بکر
 مسلمہ دلال سو بر دوستی تھا مذاکر او ثمن کی بابت شتری کے اوپر مسلمہ
 مضاربت کے مال میں سے جو کچھ ہلاک ہو جاوے تو وہ
 نفع میں سے ہلاک شمار کیا جاوے بہر اگر نفع زیادہ ہلاک ہوا تو وہ
 مضارب پر دینا نہ آدیکا مسلمہ اگر نفع بانٹ لیا اور مضارب باقی رہے
 بہر سب مال یا تھوڑا مال ہلاک ہو گیا تو وہ نفع بہر جمع کر کے پہلے اس مال کو
 رب المال پورا کرے بہر جو نفع میں زیادہ بھڑاوشکو دونوں بانٹ لیں اور

اگر نفع نہ بچا اور راس المال کم رہا تو مضارب پر و بنا نہ آدھکا مسئلہ اگر نفع
 بانٹ لیا اور مضارب نفع کر دی پہر نفع اسکی پہر سے مضارب کا عقد کیا پہل
 مالک ہو گیا تو پہلا بانٹا ہوا نفع پہر اسکا فصل مسئلہ اگر مضارب نے
 رب المال کو مال دیدیا بضاعت کہہ کر یعنی یوں کہ اس میں جو نفع ہو سب مجھ کو دینا
 تو مضارب نہیں جاتی رہتی مسئلہ اگر مضارب مفر کرے تو اسکی کہانے
 اور اپنے اور کپڑے اور سوار کا خرچ مضارب کو مال میں سے دے دے مسئلہ اگر
 مضارب شہر ہی میں مضارب کرے تو نفعہ اپنا اپنی ہی مال سے کرے اور اگر
 مضارب سفر میں باشد شہر میں کہیں اپنی دوا کرے تو اپنی ہی پاس سے کرے مسئلہ
 اگر مضارب میں نفع ہوا اور مضارب کے سفر کا خرچ بھی پڑا تو رب المال پہلے
 راس المال کو پورا کرے مسئلہ اگر مضارب مال مراحتہ پر پہنچے تو جو مال کے گرایہ
 وغیرہ کی بابت مال پر خرچ ہوا ہو وہ خرچ اسکی قیمت میں شامل کرے کہو کہ یہ
 مال مجھ کو اتنی میں پڑا اپنی ذات کا خرچ اس میں نکلا دے مسئلہ اگر رب المال نے
 مضارب کہا کہ تو اپنی سمجھ کے موافق کام کر پہر اسکی کپڑا خرید کر اپنی مال سے
 دہولایا اور اپنے جانور پر لا دیا تو مضارب نے احسان گیارب المال سے
 اس دھولائی اور لدائی کی بابت کچھ نہ دیا اور اگر کپڑا لال رنگ یا تورنگ سے
 جو اسکی قیمت زیادہ ہے اس میں یہ مضارب شریک ہو اور رنگانے سے
 نسا من نہوا مسئلہ اگر مضارب کے پاس نصف نفع بہرہ دار دے دے تو یہ میں اسکا

کثیرا اوسنی مول لیا اور دوزخ کو بچا پہر دوزخ کو ایک غلام مول لیا سو بائع کو
 نفع سے پہلے یہ دوزخ رو پی ہلاک ہو گئی تو پانسو مضارب پر دینا یاد ہو
 اور اگر ایک ہزار اور پانسو رب المال پر اور غلام چوتھائی مضارب کا ہوا اور تین
 مضارب اور دوزخ اور پانسو رب المال ٹھہرے پہر اگر مضارب غلام کو مرا بکتہ پر
 بیچو تو دوزخ پر مسئلہ اگر دوزخ رو پی مضارب کے پاس آدھون آدھن
 پر ہیں اور رب المال نے ایک غلام پانسو کو مول لیکر مضارب کے ہاتھ ہزار رو پی
 کو بچا تو مضارب اگر مرا بکتہ پر بیچو تو یوں بناوی کہ پانسو کو یہ غلام بڑا ہے
 مسئلہ اگر مضارب کے پاس ہزار رو پی آدھی نفع پر ہیں اسکا ایک غلام
 اوسنی مول لیا کہ وہ دوزخ کا ہوا سو اس غلام نے ایک شخص کو خطا آنا دیا
 تو تین چوتھائی اسکا نفع رب المال پر اور ایک چوتھائی مضارب پر اور غلام
 روز رب المال کا کام کرے اور ایک روز مضارب کا مسئلہ مضارب کے
 پاس ہزار رو پی تھی اسکا اوسنی ایک غلام مول لیا اور قیمت کو رو پی بائع کو بھی
 تھی تو کہ وہ رو پی ہلاک ہو گئی تو رب المال اور ہزار رو پی قیمت کی بابت
 پہر جو وہ ہلاک ہو جاوین تو اور دوسری پہر وہ ہلاک ہو جاوین پہر البسی اور جعفر
 رب المال دبا سب اس مال ٹھہر گیا مسئلہ اگر مضارب کے پاس دوزخ
 رو پی بن رب المال سے کہتا ہے کہ تو نے ایک ہزار مجھ کو دی تھی اور ایک مسند
 اوسمین میں نے نفع کو بڑا دی اور رب المال کہتا ہے کہ میں نے دوزخ کو مجھ کو دی تھی

بکری

تو مضارب کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر مضارب کے پاس کے ہزار روپے ہیں
 سودہ کہتا ہے کہ یہ مضارب کے ہیں آدمی نفع کی شرط پر اور اسکو اب ہزار
 اور نفع ہوئی ہیں اور رب المال کہتا ہے کہ یہ ہیں نے نہجکویون ٹھہرا کر دے تھے
 کہ اسکی تجارت کر جو نفع ہو سو بالکل مجھ کو دی تو رب المال کا کہنا معتبر ہے +
 کتاب الوو لقیۃ ابداء یعنی دھروہر کہنا اسکو کہتی ہیں کہ اپنا مال دوسرے کے
 قبضہ اور اختیار میں دینا اسلئے کہ وہ شخص اسکو مال کو بچائی رکھے اور دلیعت یعنی
 دھروہر اس خبر کو کہتی ہیں جو امانت دار کے پاس رکھی جاوے مسئلہ اگر دھروہر
 ہلاک ہو جاوے تو دھروہر جسکو پاس رکھی تھی اسپر دینا نہ آدگی اسلئے کہ دھروہر
 امانت ہوتی ہے مسئلہ جسکو پاس دھروہر رکھی اسکو اختیار ہے کہ دھروہر کو
 اپنی حفاظت میں رکھے یا اپنی عیال میں کسی کو پاس رکھے ہر اگر عیال کے سوا اور کسی
 سونپی اور اسکو پاس ہلاک ہو گئی تو جس نے اسکو پاس رکھی اسکو دینا آدگی ہاں
 اگر دھروہر کے چل جانے یا ڈونے کے ڈر سے اپنے پڑوسی یا دوسری
 ناؤ والے کو سونپ دی اور ہلاک ہو گئی تو البتہ دینا نہ آدگی مسئلہ اگر دھروہر
 والے نے اپنی چیز مانگی اور کہنے والا دیکھتا ہے اور نہ دے یا اپنی مال میں البتہ ملا کہ
 کہ الگ نہ ہو سکو تو کہنے والا بیکو دینا آدگی مسئلہ اگر دھروہر کی چیز کہنے والے
 کو کسی ملائی خود بخود کسب پر کہنے والے کے مال میں لگتی تو دھروہر والا اور
 کہنے والا دونوں اس مال میں شریک ہو گئے مسئلہ اگر دھروہر کہنے والا

نے کچھ اوسین سے خرچ کر ڈالی پہر ویسی ہی خبر لا کر باقیمین ملا دی تو کل
 دھروہر کا دیندار ہو گا مسلمہ اگر امانت دار نے دھروہر کچھ نقدی کی پہر
 وہ نقدی جاتی رہی تو اس کے ذمہ سی رمضان بھی جاتی رہی لیکن مستغیر اور سناجر
 اگر عاریت یا اجارہ کی چیز میں نقدی کرین پہر اگرچہ نقدی جاتی رہی مگر رمضان
 اس کے ذمہ سی نہیں جاتی البتہ اگر امانت دار نے امانت کا انکار کیا دھروہر
 والے کے مانگنے کیوقت پہر اگرچہ اقرار کرے مگر رمضان اس کے ذمہ سی نہیں
 جاتی مسلمہ امانت دار کو اختیار ہے کہ دھروہر کو سفر میں اپنے ساتھ بٹھالے
 دھروہر نے منع کیا ہو اور راستہ میں ڈر بھی ہو مسلمہ اگر وہ شخص
 نے دھروہر کو پہر ایک اونین سی اپنی حصہ کی قدر مانگے تو امانت دار ایک
 ندی بوب دی دو نو موجود ہوں تب البتہ دی مسلمہ اگر ایک آدمی نے دو
 شخصوں کے پاس ایسی چیز کہ وہ بٹھال سکتی ہے امانت رکھی تو وہ دو نو اس کو
 ادھی ادھی بانٹ کر گھبائی کرین اگر ایک نے دوسرے کو سوپ دی تو اس
 ادھی کا ضامن ہو گا اور اگر وہ چیز بٹھال سکتی تو نہیں مسلمہ اگر دھروہر
 والے نے امانت دار سے کہا کہ یہ دھروہر اپنے عیال کے سپرد کیجیو یا کہا کہ
 مکان میں اس کو حفاظت کیجیو پہر اوسنی اپنی عیال میں سی ایک شخص کو سونپ دے
 نے اس کے سونپ چارہی نہ تھا یا اسی حویلی اور مکان میں رکھی سو وہ چیز
 ہلاک ہو گئی تو اس دھروہر کو کئی والے پر کچھ دینا نہ آویگا اور اگر یہ حال تھا

کہ عیال کے لئے بچنے بھی وہ چیز محفوظ رکھتی تھی با اوسنی اور حویلی میں رکھی
تھی تو دنیا آدگی مسئلہ اگر زید نے عمر کی چیز غصب کر کے بکر کے پاس
امانت رکھ دی سو کہو گئی تو بکر پر دنیا آدگی مسئلہ زید نے عمر کے پاس ہر
رکھی پہر عمر نے بکر کے پاس رکھ دی سو کہو گئی تو عمر پر دنیا آدگی بکر پر نہیں
مسئلہ اگر امانت دار کے پاس ہزار روپیہ ہیں اور دو شخص دعویٰ کریں ہر ایک
کہتا ہو کہ یہ ہزار روپیہ ہی ہیں کہ میں نے اسکو سونپی تھی اور مدعیوں کے پاس گواہ
نہیں اور امانت دار نے قسم سے انکار کیا تو یہ ہزار روپیہ ان دونوں کو دلائی
جائے گا آدھی آدھی اور امانت دار پر ہزار روپیہ اور دنیا آدینگے دو نو مدعیوں کو
آدھی آدھی کتاب العاریت عاریت اسکو کہتی ہیں کہ اپنی چیز کے فائدہ کا
کسی کو مالک کرنا اور اس فائدہ کے بدلے میں اس سے کچھ لینا مسئلہ
چیز عاریت ہو جاتی ہو یوں کہتی ہو کہ یہ چیز میں نے تجھ کو عاریت دی یا اپنی چیز
تیرے کہاں لگو دی یا اپنا کپڑا تجھ کو دیا پہننے کو یا اپنی سواری میں نے تیرے
سوار ہونے کو دی یا اپنا غلام میں نے تیرا کام کرنے کو دیا یا میرا گہر تیری
رہنے کے لئے ہے یا میرا گہر تیرے رہنے کے لئے ہے عمر ہر کو مسئلہ
معبر جب چاہی اپنی چیز لے لے مسئلہ اگر مستعبر کے پاس سونے نقد ہی کے
عاریت ہلاک ہو گئی تو کچھ دینا نہ آدیا مسئلہ عاریت کو مستعبر اجارہ ندی
اور اگر ورنہ جس امانت کا حکم ہے پہر اگر اجارہ دی اور ہلاک ہو گئی تو دنیا

مسئلہ

آدمی مسلمہ مستعیر کو اختیار ہو کہ عاریت کی چیز اور سبکو عاریت دمی بشرط طلبہ وہ
 چیز ایسی ہو کہ کوئی کام میں لاوی تو جیسی ہی دلیلی ہی رہی ایسی ہو کہ واقف کار کام
 میں لاوی تو درست ہو اور نا واقف اپنی کام میں لاوی تو ناقص ہو جاوے
 مسلمہ اگر معین ہو یوں ٹھہرایا کہ فلا نے دن یا فلا نے نہیں یوں اس چیز کو
 کام میں لایو یا یوں کہ فلا نے کام میں لایو یا یوں ٹھہرایا کہ فلا نے دن فلا نے
 کام میں لایو تو مستعیر اس کے برخلاف نکرے اور کچھ قید نہ لگائی تو مستعیر جس
 طرح جس وقت چاہی اس کی کام میں لگا دمی مسلمہ اگر اشرفی یا روپیہ یا کلبیل
 چیز یا موزون چیز یا معدود چیز عاریت دمی تو یہ فرض ہو مسلمہ اگر زمین غار
 دمی مکان بنائیکو یا درخت لگانیکو تو درست ہی اور معیر کو اختیار ہو کہ پھیرے اور
 مستعیر سے مکان کھنڈا ڈالے اور درخت اکٹھا ڈالے اور معیر پر اس وقت میں
 کچھ دینا نہ آوے یا بشرط طلبہ زمین کی عاریت کی مدت نہ ٹھہرا دمی ہو اور اگر مدت ٹھہرائی
 تھی اور اس مدت کو گزرنے سے پہلے وہ زمین پھیر لی تو مکان کہو نو اور درخت
 آدھا کر کے سے مستعیر کا جس قدر نقصان ہوا معیر کو دینا آوے یا مسلمہ اگر
 ایسی چیز ہو نیکو زمین عاریت دمی تو جس تک کہت نہ کٹاوت تک معیر کو پھیر لینا سچا ہو
 عاریت کی مدت مقرر کر دمی ہو خواہ کئی ہو مسلمہ چیز کے پھیر دینے میں جو
 خرچ پڑے اگر عاریت ہی تو مستعیر پر اور اگر دوسرے تو مالک پر اور اگر اجارہ ہے
 تو موجر پر اور غضب ہی تو غاصب پر اور زمین ہے تو مرتین کے ذمہ پر مسلمہ

اگر مستعیر نے عاریت کا جانور معبر کے مصلحت تک یا عاریت کا غلام مالک کو گہر تک
 پونہچا دیا تو بری ہو گیا اور غاصب یا امانت دار نے اگر غصب کا جانور یا غلام
 یا امانت کا جانور یا غلام مالک کے مصلحت اور گہر تک پونہچا دیا اور مالک کو نہ سنا
 اور ہلاک ہو گیا تو غاصب اور امانت دار کو دنیا و بکا مسلمہ اگر مستعیر نے
 عاریت کا جانور اپنے غلام یا نوکر کے ساتھ یا معبر کے غلام یا نوکر کے ساتھ
 پہر پہنچا اور ہلاک ہو گیا تو مستعیر بری ہے اور اگر اجنبی آدمی کے ساتھ پہنچا
 اور ہلاک ہو گیا تو مستعیر پر دنیا و بکا اگر زمین کا عاریت نامہ لکھ دی تو اوسمین
 یوں لکھ دی کہ تو نے یہ اپنی زمین میں لکھو کہا نیکو دی کتاب التہتہ یعنی اور شخص
 کو اپنی چیز کا مالک کر دیا اور اسکو بدلے میں اسکو گنجہ لینا اسکو یہ کہتی ہیں
 یعنی ویداننا مسلمہ یہ ٹھیک ہو جاتی ہے جو دیوال کی طر ف سے و اجاب ہو اسطرح کہ
 دیوالا کو میں نے غلامی اپنی چیز یا یہ چیز ویدالی یا میں نے یہ کہہ کر دی یا یہ کہا میں نے تجھکو
 کہا نیکو دیا یا یہ چیز میں نے تجھکو عمر بہر کو دی یا ویدالو کی نیت سے یونکہ کہ یہ
 سدا رہی میں نے تجھکو سوار ہو نیکو دی یا یونکہ کہ کپڑا میں نے تیرے پہننے کو
 دیا یا گہر میرا تیرے لئے ہے ہی تو رہا اوسمین اگر یونکہ کہ گہر میرا تیرے لئے ہے ہی
 رہی کو یا گہر میرا تیرے لئے ہے تو یہ کہ اسباب نہوا اور جب لینی والی
 کی طرف سے قبول ہوا اور اسی مجلس میں لینی والا اس چیز پر اپنا قبضہ کر لے
 اگرچہ نے اجازت دینے والے کے ہوا اور اگر اسی مجلس میں قبضہ کیا تو بلا اجازت

سب سے

قبضہ کرنے سے **مسلمہ** ایسی چیز ہو کر نا چاہی کہ نری بی بی موسیٰ **مسلمہ** اگر ایسی
 چیز کا حصہ ہے کہ باک وہ حصہ اوستین سے بٹ نہیں سکتا تو نہ بٹے بھی بہت
 سے اگر بٹ سکتا ہے تو نہ بٹے بھی بہت نہیں ہے اگر بانٹ کر پھر کر دو
 تو بہت درست ہو گئی **مسلمہ** اگر آٹا و ڈیالا اور وہ آٹا ابھی گہو نہیں ہے تو
 بہت بہت درست نہیں گو کہ ان گہو و نکو پیکر آٹا سو بپ کر اور یہی حکم ہے تو نہیں
 کے تیل کا اور دو وہ مین کے گہی کا **مسلمہ** اگر یہ کی چیز عمر کے قبضہ میں
 ہے اوسے چیز کو زید نے عمر کو دیا تو بہت ہو گئی اور عمر کو نے سر سے
 اوسے قبضہ کرنا ضرور نہیں **مسلمہ** اگر باپ نے اپنے چوٹے لڑکے
 کو کوئی چیز دیا تو کہہ بنے سے کہ میں نے یہ چیز اس لڑکے کو دیا لی
 بہت پوری ہو گئی باپ ہی کا قبضہ اوسکی طرف سے کافی ہے **مسلمہ** اگر چوڑے
 لڑکے کو غیر آدمی نے چیز دیا تو اس کے ولی نے قبضہ کر لیا تو بہت
 ٹھیک ہو گئی اور وہ لڑکا اپنی ماں کے پاس یا اور کسی اجنبی کے پاس
 پرورش پاتا ہے تو ما کا یا اجنبی کا قبضہ کرنا کافی ہے اور اگر وہ لڑکا
 خود سمجھ دار ہے اور خود اوسے قبضہ کر لیا تو بھی درست ہے **مسلمہ** اگر
 دو شخصوں نے ایک حویلی ایک شخص کو دیا تو درست ہے اور اگر ایک نے
 ایک حویلی دو کو دیا تو درست نہیں **مسلمہ** اگر تیس اشرفیان و فقیر و
 وڈالین یا خیرات دین تو درست ہے اور اگر دو دو و تین دیکو بہت کین یا خیرات

کتاب
معارف
معارف

وہی دست نہیں باب الرجوع فی الہبتہ ومع خرقة مہ لوٹانے کا
بیان اور ادن امور کا کہ جن سے نہ کوٹ سکے مسئلہ دیا الی ہوئی
چیز کا پہیر لینا درست ہے مسئلہ اگر موب لے نے موب مین کچھ ایسی ٹی
ہوئی زیادتی کی جس سے موب کی قیمت زیادہ ہو گئی جیسے مہ کی زمین مین
درخت لگایا یا مکان بنایا یا جانور کو موٹا کیا تو اب مہ مہ نہ پہر گئی مسئلہ
اگر واپس یا موب لہ مر گیا تو مہ مہ نہ پہر گئی مسئلہ اگر موب لہ لے
مہ کی عوض واپس کو کچھ دیا تو مہ مہ نہ پہر گئی پہر اگر واپس مہ لہ لہ دیا
کہ مہ لے عوض یا بدلہ اپنے مہ کا یا مقابلہ اپنے مہ کا اور واپس لے
لیا اپنی قبضہ مین تو پہر واپس کو پہیر نا نہیں پونہچا اگر موب لہ کے سوا
اجنبی شخص نے مہ کا بدلہ دیا تو بھی درست ہو اور واپس کو پہر اختیار پہیر
کا نہیں ہوتا پہر اگر موب چیز آدمی کسی اور کی ثابت ہوئی تو موب لہ
نے جو بالکل کے بدلے مین دیا یا دسکا آدمی واپس پہر لے اور بدلے
کی چیز کے آدمی کا کوئی اور مستحق نکلا تو واپس آدمی مہ نہیں پہر لے سکتا
جب تک بدلے کی باقی چیز بھی نہ پہر آدمی مسئلہ اگر مہ کی چیز موب لہ
کے ملک ہو اور کہ قبضہ مین جاتی رہی تو مہ نہ پہر گئی اور اگر آدمی بچہ یا
تو آدمی کو واپس پہر لے سکتا ہے جیسے بچہ ہوئی مین کسی بھی آدمی
پہر لے سکتا ہے مسئلہ اور جو رو کو خاوند لے یا خاوند کو جو رو لے

ہبہ کیا تو نہ پہر گیا پہر اگر البتہ عورت کو کچھ دیا الا پہر اس عورت سے نکاح کیا تو
 پہر لہجہ کا اختیار ہے اور اگر نکاح تھا اور چیز دی پہر نکاح جاتا رہا تو نہ پہر گیا
 مسئلہ اگر اپنے رشتہ دار یعنی ذیرحم محرم کو ہبہ کیا تو پہر گیا مسئلہ
 اگر دیا ہی ہوئی چیز ہلاک ہو گئی تو نہ پہر گیا سو اگر موصوبہ لہ نے کہا کہ وہ چیز
 ہلاک ہو گئی تو وہ سچا بتایا جائیگا مسئلہ موصوبہ کا پہر جانا تب تک ہو جاوے
 جب واجب اور موصوبہ لہ راضی ہو جاوے یعنی موصوبہ لہ پہر گیا یوں ہو
 کہ حاکم حکم دے مسئلہ اگر موصوبہ کے ہلاک ہو جانے کے بعد کوئی سستی نکلا
 اور موصوبہ لہ پر اس چیز کا بدل دیا آیا تو اب موصوبہ لہ واجب سستی بدل
 نہا جائیگا مسئلہ جو ہبہ کہ بدلے پر ہو تو ابتدا میں اس پر ہبہ کے احکام
 جاری ہونگے کہ موصوبہ کا اور اس کے بدل کا اسی مجلس میں قبض ہوا
 اگر مشاع ہو تو باطل ہوا اور انتہا میں اس پر بیع کے احکام جاری ہونگے
 تو عیب کے سبب پہر گیا اور اختیار ہو گا رویت کا اور شفیع شفعہ کا جہگڑا
 اس کی فصل مسئلہ اگر حاملہ باندی یوں ہبہ کی کہ باندی میں نے
 دیا الی مگر حمل نہیں تو باندی مع موصوبہ لہ کے ہو گئی اور حمل کا الگ ٹھہرانا
 باطل ہے مسئلہ اگر ایک باندی ہبہ کی اس شرط پر کہ موصوبہ لہ ہبہ باندی
 پہر دی یا اس شرط پر کہ موصوبہ لہ آزاد کر دے یا اس شرط پر کہ موصوبہ لہ
 اس کو دلہ کرے یا حویلی ہبہ کی اس شرط پر کہ اس میں کی کوئی چیز موصوبہ

پیر دے یا اسکے عوض میں کوئی خیر اوسین کی داسب کو دی تو یہ مہم ہوئی اور
 شرطین باطل میں مسئلہ اگر اپنے دیون سے کہا کہ جب کل کا دن آوی
 تو وہ دین تیرا ہو جاوے یا دیون کہا کہ تو تو اوس سے بری ہو جائے
 یا کہا کہ تو آدم دین ادا کرے تو آدم دین تیرا ہو جاوے یا یونکہ کہا کہ تو تو بری
 ہو جاوے یا اتنی آدھی سی تو یہم کہنا بیہودہ مسئلہ اگر یہ نے عمر سی کہا کہ
 یہم اپنا گھر میں نے تجکو دینا لائیر سی عمر بہر رہنے کو جب تو مرے تو میرا ہی
 تو یہم مہم دست ہو گئی اور زندگی کی شرط باطل ہے تو وہ گھر عمر کا ہے اور عمر
 کے مرتبہ کے بعد عمر کے وارثوں کا مسئلہ اگر یونکہ کہا کہ جو میں تجھ سی پہلے
 مردن تو میرا گھر تیرا ہی تو یہم مہم باطل ہے مسئلہ صدقہ کا اور مہم کا حکم
 ایک ہی جیسی یہ بدون قبضہ کے ٹھیک نہیں ایسی ہی صدقہ بدون قبضہ کے
 ٹھیک نہیں اور مہم کی طرح صدقہ بھی مشاع کا جو بٹ سکتی ہے درست نہیں الا
 فرق اتنا ہے کہ صدقہ پہر نہیں سکتا کتاب لا جارۃ یعنی خیر کے فائدہ
 کے بیچنے کو اجارہ کہتے ہیں فائدہ بھی معلوم ہوا اور اسکی اجرت یعنی بدلے
 کے دام بھی معلوم ہون مسئلہ جو چیز میں ہو سکتی ہے وہی خیر اجرت
 ہو سکتی ہے مسئلہ فائدہ استجارہ کی خیر کا معلوم ہو جانا ہے جب بارہ کی
 مدت بیان ہو جاوے جیسی حولی اجارہ مثلاً چھ مہینے رہنے کو باز میں اجارہ
 لی کہتے کر نیکو ایک برس تک کو اس طرح مدت معین ٹھہرائی درست ہی کہتی ہیں

اس کے
 حوالہ سے

مسئلہ وقت کی چیز کو تین برس سے زیادہ مدت کو اجارہ دینا درست نہیں
 اجارہ کی چیز کا فائدہ نام لینی سے بھی معلوم ہو جانا جس کو سیکو اجارہ لیا یعنی فرد
 کیا کپڑے رنگتو کو بائیسے کو مسئلہ اجارہ کی چیز کا فائدہ اشارہ سے بھی معلوم
 ہو جانا جس سے فرد در کیا کہنا ناڈھونیکے لٹو بھان سو دن تک کو مسئلہ
 اجارہ کا عقد کر نیسے اجرت اجیر کی ملک نہیں ہو جاتی ہے لیکن بان اگر مستاجر
 پہلے ہی سے اجرت دیدے یا اجرت پہلے لے لینے کی شرط پر اجارہ کیا ہو یا
 مستاجر نے جس کام اور فائدہ کے لٹو اجارہ لیا تھا وہ کام اوس چیز سے
 نکال لیا اور فائدہ لے لیا یا فائدہ لینی پر قدرت پائی تو البتہ اجرت اجیر کی
 ملک ہو گئی اور مستاجر دینا آدگی مسئلہ اگر اجارہ کی چیز مستاجر کے پاس سے
 کسی نے غصب کر لی تو اجرت بھی جاتی رہی مسئلہ اگر حوبلی یا زمین کرایہ
 کی تو مالک چاہے تو ہر روز کرایہ مانگ لیا کرے مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا
 تو جانور والا چاہے تو ہر منزل کا کرایہ لے لے مسئلہ دھوبی اور درزی جب
 کام کر چکے تب فرد درمی لین مسئلہ نانائی جب تنور سے روٹی نکال دے تب
 فرد درمی پاؤں پہ تنور سے نکالنے کے بعد اگر روٹی خود بخود جل گئی تو نان بائی
 فرد درمی پاؤں بگا اور اوس روٹی کا عوض اوس پر دینا آدگی مسئلہ باؤچی
 جب بن اور کہنا مار کا بی من نکال دے تب فرد درمی کا حقدار ہوتا ہے مسئلہ
 کچی اینٹیں بنائیو الا جب ٹکھلا کر اینٹیں کٹری کر دے تب اجرت پاؤں مسئلہ

جس کام کا اثر اصل خیرین ہو جاوے اوس کام کے کارگر کو اختیار ہو
 کہ اوس خیر کو اپنی مزدوری پسنے تک مالک کو نہ دے جسے زرگزادہ ہونے
 گندمی کرتا ہے اگر زرگزادہ نے کپڑا اپنے پاس کہا مزدوری پسنے تک سود نہ دے
 ہو گیا تو زرگزادہ پر کپڑا اور مالک پر مزدوری دینا نہ آوے گا اور جسے زرگزادہ کا کام
 اصل خیرین اثر نہ کرتا ہو اسکو اختیار نہیں کہ اوس خیر کو مزدوری پسنے
 تک مالک کو نہ دے جسے حامل اور ملحق مسئلہ اگر اجیر سے یہ شرط رکھی
 کہ خود کام بناوے تو وہ اجیر دوسرے شخص سے وہ کام نہ بنوادے اور اگر
 مستاجر سے یہ شرط رکھی اور مطلق کہد یا کہ یہ کام کرو تو اجیر کو اختیار
 اور اسے بنوادے مسئلہ اگر اجیر کیا اسو اسطی کہ فلا نے شہر سے میرے
 گہروالوں کو لے آؤ سو گہروالوں میں سے کوئی مر گیا اور باقیوں کو یہ کہ جیسے آیا
 تو باقیوں کے حساب سے اسکو اجرت ملیگی مسئلہ اگر خط یا کہانا پہنچا نیکی
 کیسے پاس مزدور کر کے بھیجا سو وہ مر گیا تھا اور مزدور خط یا کہانا پہنچا لایا
 تو مزدور نے نیکی باب مایہ جوز من الاجارۃ و مایکون خلافا فیہا
 جس خیر کا اجارہ دینا جائز ہے اور جس خیر کے اجارہ میں غلطی ہو گی کہ بانی
 مسئلہ حلیوں اور دوکانوں کا یہ کرنا بنیر بیان سہات کے بھی کہ فلاں
 کام اس حلی یا دوکان کے اندر کیا جائیگا درست ہے یہ مستاجر یعنی کرایہ
 کو اختیار ہے کہ جو کام چاہو اس میں کرے مگر لوہا یا گندمی کر یا چنی پسینے والوں کو

بجائے خیرین بنانے
 و مایکون خلافا فیہا

اور سین و مستاجر نہ بسا دمی مسئلہ کہبت بونیکو زمین اجارہ لینا درست ہو
 بشرطیکہ یہ بیان ہو جاوے کہ غلامی چیز اس میں بونیکا یا یون کہہ لے کہ جو چیز
 چاہیگا وہ چیز اس میں بونیکا مسئلہ مکان بنانے کے لئے اور درخت
 لگانے کے لئے زمین کرایہ لینا درست ہو بہر جب مدت اجارہ کی گذر جاوے
 تو مستاجر مکان اپنا کہو دکر اور درخت دور کر کے خالی زمین مالک کو دے
 اور اگر مالک اجارہ کی مدت گذرنیکے بعد قابض ہو جاوے اور درختوں کی
 لکڑی کی قیمت اور مکان کے عملہ کی قیمت اپنی ذمہ کر لے تو بھی درست ہو اور
 اگر مکان کے بنے رہنے پر اور درختوں کی لگے رہنے پر راضی ہو جاوے
 تو بھی درست ہو تو مکان اور درخت مستاجر کے رہے اور زمین مالک کی رہی
 مسئلہ ساگ بونیکا اور درخت لگانے کا ایک ہی حکم ہے مسئلہ اگر
 اجارہ کی مدت گذر گئی اور زمین پر کہبت بویا ہوا ہو تو جب تک کہبت کٹنے کا
 وقت آوے تب تک زمین کو مستاجر کے پاس چھوڑ دی اور مستاجر سے اجر
 مثل لے مسئلہ اگر سواری یا لادنے کا جانور یا پہننے کا کپڑا کرایہ لینا اور
 یہہ معین کیا کہ کون سوار ہوگا یا فلانا شخص پہنے گا تو کرایہ لینے والی کو اختیار
 ہے جسکو چاہے سوار کرے اور جسکو چاہی پہنا دمی اور اگر معین کر دیا کہ فلانا
 اور یہ سوار ہوگا اور فلانا شخص پہنے گا پھر اسکے خلاف اور کسیکو سوار کیا یا
 پہنایا اور جانور یا کپڑا ملا کہ ہو گیا تو مستاجر کو دینا آدیا اور یہی حکم اس چیز کا

جو استعمال کرنوالے کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاوے چنانچہ سواری کہ
 اگر کچا سوار بیٹھے تو جانور کی شبہ لگاوے تو ہتھوڑ میں گرنے تعین سوار کے
 کرایہ کیا ہو جسکو چاہے سوار کرے اور اگر معین شخص کے لڑکرایہ کیا تو اور کو سوار
 نہ کرادے اور اگر وہ خیر الہی سے کہ استعمال کرنوالے کے مختلف ہونے سے مختلف
 نہیں ہوتی جیسو خیمہ تو ایسی چیز میں شخص معین کی قید لگانا کہ فلانا شخص اس خیمہ میں
 رہے گا بیفائدہ ہے مناجر جیسے چاہے کہے مسئلہ اگر بار اور لدا یہ
 کی نوع اور قدر بیان کر دی مثلاً گھوٹ کی منگت یعنی اسنے من گھوٹ اس جانور پر لگا
 تو اختیار ہے کہ اور چیز ویسی ہی یا اس سے کم وزن جیسو جو باقی لادے
 نہ وہ چیز جو گھوٹ سے زیادہ نقصان کرے جیسو نمک مسئلہ اگر اپنی سواری
 کو جانور کرایہ لیا پہر اور کبکو بھی اپنے چھو سوار کر لیا سو وہ جانور مر گیا تو
 آدمی قیمت جانور کی دینا آدمی مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا بوجہ ٹھہر کر مثلاً
 دوہن لادو لگا پہر زیادہ لادو سو وہ جانور ہلاک ہو گیا تو زیادہ بوجہ کی
 قدر جانور کی قیمت دینا آدمی مسئلہ اگر کرایہ کر کے جانور کو ایسا مارا
 یا ایسی لگام کہنچی کہ وہ مر گیا تو قیمت سب دینا آدمی مسئلہ اگر جانور زین
 یا پالان یا کاٹھی سمیت کرایہ کیا پہر اس زین یا کاٹھی یا پالان کو اذکار کے
 ایسا اوپر گسا کہ ایسے جانور پر ویا زین یا چار جامہ یا کاٹھی یا پالان نہیں
 کسا کرنے میں سو وہ جانور ہلاک ہو گیا تو قیمت سب دینا آدمی مسئلہ اگر چیز

پونہا نیکو فرد و درگیا اور راہ معین کردی ہو وہ اور راہ سہو گیا کہ اوس راہ میں
 تفاوت تھا اور وہ چیز ملاک ہو گئی نو فرد در سبب دنیا آوگی اور پونہا دوسری نو
 فرد دوسری پادوسی مسئلہ اگر ٹھہری بھی خشکی کی راہ اور اجیر دریا کی راہ سہو
 کشتی میں لگیا اور چیز ملاک ہو گئی تو سب دنیا آوگی اور پونہا دوسری نو فرد دوسری پادوسی
 مسئلہ اگر گھوٹوں بونے کو زمین اجارہ لی ہو یا دسین ساگ نو زمین کا
 نقصان دینا آو گیا اور اجرت دینی نہ پڑگی مسئلہ اگر دوسری کو کپڑا یا ٹھہر
 سہو کو سودہ قبائلی لایا تو اس پر کٹے کی قیمت دینا آوگی یا ملاک قبائلی
 اور اجرت مل دوسری باب الاجارۃ الفاسدۃ بیان اجارہ فاسد کا معنی
 جس سے اجارہ بگاڑا ہو مسئلہ اگر اجارہ کیا اور کوئی شرط انوکھی لگائی تو اجارہ
 فاسد ہو گیا اور اجیر کے لئے مستاجر کو اجرت مل دینا آو گیا بشرطیکہ جو اجارہ میں
 اجرت ٹھہری بھی اوس سودہ اجرت مل زیادہ نہیں مسئلہ اگر حویلی کرایہ دہی ایک
 روپیہ در ماہ پر تو ایک مہینہ بہر کا یہ اجارہ صحیح ہوا باقی فاسد مگر در صورتیکہ اور
 مہینوں کی بھی مدت ٹھہری مثلاً دس مہینے یا پانچ مہینے پھر جس مہینہ کی ایک گہری
 بھر بھی اس طرح لی میں مستاجر یا تو اس مہینہ بھر کا رہنا اسکو درست ہو گیا
 مسئلہ اگر سال بھر کے لئے حویلی کرایہ کی تو درست ہے اگرچہ ہر مہینہ کا
 جدا جدا کرایہ نہ ٹھہرا یا مسئلہ اگر یوں نہ ٹھہرا یا کہ غلامانے وقت سہو اجارہ
 ہوا تو جو وقت اجارہ کیا اس وقت سودہ چیز اجارہ میں آگئی مسئلہ اگر

بالاجارۃ الفاسدۃ

چاند رات کے دن اجارہ کیا تو چاند دیکھنے کی روسو برس کا شمار ہو گا اور
 نہیں نو دنوں کی گنتی سے ہر مہینہ تیس دن کا مسئلہ عام کی اور سنگھی لگا ہوا ہو
 درست ہے کہ اپنی مزدوری سے مسئلہ زباج نور کو مادہ پر چھوڑ کر اس کی
 اجرت لینا اور نماز کی بانگ کی اور حج کرنیکی اور امام ہونیکی یا نفعہ پڑبانیکی اجرت
 لینا درست نہیں مسئلہ قرآن پڑبانے کی اجرت لینا درست نہیں اور اس کو
 اسپر جو کہ قرآن پڑبانے کے لئے نو نو کر کہنا درست ہے مسئلہ گاسنے کیواسطی
 اجیر کرنا اور چلا کر روئے اور پانے کے لئے اور کھیل کے کاموں کیواسطی درست
 نہیں مسئلہ سامی کی چیز کو یعنی مشاع کو اجارہ دینا درست نہیں مگر ایک
 شریک کو دوسرا شریک اگر اجارہ دی تو درست ہے مسئلہ لڑکے کو دودھ
 پلانے کے لئے کسی عورت کو نو کر کہنا دراپہ ٹھہر کر بارہ ٹی کپڑے پر درست ہے
 اور اس کی خاندان کو اس کی صحبت کرنے سے منع کیا جاویں پیرا دسکو تسلیم کیا یا بیا
 ہو گئی تو چہرہ دینو کا اختیار ہے مسئلہ اس لڑکے کی خوراک کو درست کرنا
 دودھ پلانے والی کی ذمہ ہے مسئلہ اگر دودھ پلانے والی نے بکری کا دودھ
 پلایا تو نو کر سی بنا دیگی مسئلہ اگر سوت بٹے کو دیا اس شرط پر کہ آدھا کپڑا بنا
 کی مزدوری ہے یا محال سے یوں ٹھہرایا کہ بہ گھٹن غلافی جگہ پہنچا دیں سہمی
 ایک پیالہ بہر شکوہ دینو یا نان بامی کو مزدور کیا کہ آج دن بہرین مثلاً چار من
 آنے کی روٹی پکا دی ایک روپیہ پر تو مجھ درست نہیں مسئلہ اگر زمین اجارہ

لی یون ٹھہر کر کہ اسکو جو نکر بوٹکا یا سب کہ سب بکر بوٹکا نو درست ہو اور اگر
 یون ٹھہرنا کہ دوبار جو سنے یا اوسمین ندیان کہو در بہا دی یا اوسمین کھاو
 ڈالے یا یون کہا کہ زید نے اپنی زمین عمر کو کہیتی کے لہو اسطرح اجارہ دی کہ
 اسکی بدلے عمر کی زمین آپ زید نے کہیتی کو اجارہ لی بازید نے اپنی حویلی
 عمر کو کرایہ رہن کو دی اور کرایہ کے بدلے عمر نے اپنی حویلی زید کے رہن کو
 دی نو درست نہیں مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریک بن کہا نے میں یعنی گھون
 میں پھر زید نے عمر کو مزدور کہا کہ اس سب کہا نے کو اسقدر مزدوری بر فلاتی
 جگہ پونچا دی نو عمر کو مزدوری نیکی مسئلہ اگر راہن نے مرہون خیر مرہون
 سے اجارہ لی نو درست نہیں اور اجارہ کے دام نہ دیا آونگے مسئلہ اگر
 زمین اجارہ لی اور بہہ ذکر نکلیا کہ اسکو بوٹکا اور مدت اجارہ کی گذر گئی نو جو
 دام ٹھہرے عمر دیا آونگے مسئلہ اگر ایک گدہ یا کرایہ کیا کسی شہر تک کو آو
 بہہ ذکر نکلیا کہ اس پر کیا چیز لا دیا پھر ایسی چیز لا دی جو لوگ لاوا کرتے ہیں سو
 وہ گدہ مار گیا نو مستاجر کو دینا نہ آو دیا اور اگر اس گدہ حوٹے وہ بوجھ اس
 شہر تک پونچا دیا نو جو مزدوری ٹھہری تھی وہ دینا آو دگی اور اگر لا دے سی
 پہلے اس صورت میں اور کہیں ہونے سی پہلے اس صورت میں دو نو میں جب گدا
 ادھانوا جارہ ٹوٹ گیا تا کہ فساد دفع ہو دی باب ضمان الاجیر
 اس باب میں اخیر کی ذمہ داری کا بیان ہے مسئلہ اجیر دو طرح کا ہوتا ہے ایک جبر

پنجاب

مشترک دوسرا جہد خاص مسئلہ اجیر مشترک وہ ہوتا ہے جو ایک ہی شخص کا
 کام نہ کرے بلکہ جتنوں کا کیا کرے مسئلہ اجیر مشترک فردوری کا مستحق نہ ہی
 ہوتا ہے جب کام بناو جس پر رنگ بزا اور کندہ سی گراورد ہو بی اور چیز اس کو پاس
 ملاک ہو جاوے تو اس کا خاص من وہ منہو گلابینی اس کو دینا نہ آوے گی مسئلہ اگر
 چیز اس اجیر مشترک کے کام سے ملاک ہو گئی مثلاً کندہ کرنے ایسا کوٹا کہ کپڑا
 پیشگی یا حال کا پانور پٹا اور چیز ٹوٹ گئی یا گھڑے کی رسی کٹ گئی اور چیز ملاک
 ہو گئی یا ملاح نا نو کہیں پتا تھا سو ڈوب گئی تو دینا آوے گی مگر آدمی نا نو میں جو ڈوب
 گئی اور ناخون بھانڈیا آوے گا مسئلہ اگر زید کی منگی حمال سے رستی میں گر کر ٹوٹ
 گئی تو زید چاہے تو جس مقام سے حمال کو دے منگی وہاں کی قیمت منگی کی حمال سے
 لے لے اور فردوری نہ دے اور چاہے تو جس جگہ ٹوٹی وہاں کی قیمت لے اور
 وہاں تک کی فردوری حساب کر کے دے مسئلہ اگر سنگھی لکانیوالے نے
 با بیطار سالو زری نے یا قصد کہو لنیوالے نے معمول کے موافق کام کیا اور
 مریض ملاک ہو گیا تو ان لوگوں پر کچھ تاوان پڑے گا مسئلہ اجیر خاص ہوتا
 ہے جو ایک شخص کا کام کرے فردوری پر سودہ جب اپنا آپ مستحیر کے قابو میں
 دیدے اس اجارہ کی مدت میں اگر چہ مستحیر اس سے کام نہ کرے وہ اجیر اجیر
 کا مستحق ہو جاتا ہے جس پر کسی کو چھینو بہر کے لے کام کو یا بکریاں چرائیں تو نہ کر
 رکھا پھر اس کو پاس یا اس سے اگر کوئی چیز تلف ہو گئی تو اس پر دینا نہ آوے گی

اجیر سے یوں ٹھہرانا کہ اگر اس طرح تو نے کیا تو یہ مزدوری اور فانی طرح کیا
 تو ہفتہ مزدوری دوں گا درست ہی پر کپڑا سینے کے مقدمہ میں کپڑے کی
 وضع پر اور دیر کی بابت ٹھہراؤ مثلاً دزدی سے یوں ٹھہرایا کہ اگر فارسی کپڑا
 تو ایک روپیہ اور عربی سبب تو دو روپے دوں گا یا یوں کہ دو دن میں اگر سبب تو
 ایک روپیہ اور ایک دن میں سبب یا تو دو روپے دوں گا پھر وہ دزدی جس شرط کو
 پورا کرے اسی شرط کے موافق مزدوری دینا آدگی اور دوکان اور مکان
 کے کرایے کے مقدمہ میں یوں ٹھہراؤ کہ اگر مہینہ فلان پیش کیا تو یہ کرایہ اور فلان پیش کیا تو یہ
 کرایہ اور جانور کے مقدمہ میں یوں ٹھہراؤ کہ اگر غلام تمام تک پونہچاؤ تو یہ کرایہ اور غلام
 شکر کو پونہچاؤ تو اس قدر کرایہ یا یوں کہ اس قدر بوجہ لجاؤ تو اتنا کرایہ اور اس سے کم لجاؤ
 تو اس قدر کرایہ اور زیادہ لجاؤ تو اس قدر کرایہ مسئلہ اگر کسی کے غلام کو نوکر
 رکھا خدمتگاری پر پھر اگر اس کا بیان ہو ٹھہرایا تو اپنی ساتھ اس کو سفر کو لجاؤ
 نہیں تو نہیں مسئلہ اگر مجبور غلام کو نوکر کہا اور اس کو کام کیا پھر اس کو تنخواہ
 نواب دی ہوئی تنخواہ ہمیشہ تاجر اس سے نہ پیر لے مسئلہ اگر زید نے عمر کا
 غلام مصلوب کر لیا پھر اس غلام کی کامی زید نے کہا مٹی تو وہ کامی زید پر پیر
 نہ آدگی مگر ان بیان اس کا یعنی عمر اگر اس کامی کو پا جاؤ تو جے لے اور
 غلام کو اپنی مزدوری پر قبضہ کرنا جائز ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام
 کو کسی کے اجارہ میں معین دو مہینے کے لئے دیا پہلا مہینہ چار روپیہ کو ٹھہرا اور

دوسرا مہینا پانچ روپیہ کو توبہ اجارہ درست اور پہلے مہینے میں چار روپے اور
 دوسرے میں پانچ روپے پادگیا مسئلہ اگر زید کے غلام کو عمر نے نوکر رکھا یا
 فردور کیا پہر مہینا یا فردوری کیوفت کی مدت گزرنے کے وقت عمر نے کہا کہ جب
 سے میں نے اس غلام کو نوکر رکھا یا فردور کیا اور تیس سو وہ غلام بھاگ گیا یا
 بیمار ہو گیا اور زید کہتا ہے کہ نہ بلکہ ابھی وہ غلام بھاگ گیا یا بیمار ہو گیا تو اس
 غلام کو دیکھیں اگر اس جگہ کی کیوفت وہ موجود ہی یا تندرست ہی تو زید سچا ہے
 اور جو وہ غلام بھاگا ہو اور موجود نہیں ہے یا بیمار ہے تو عمر سچا ہے
 مسئلہ اگر درزی کرتہ سنی لا یا مالک کہتا ہے کہ میں نے قبا سنے کو کہا تھا اور
 درزی کہی کرتہ ہی سنی کو کہا تھا یا رنگریز کہی کہ زورنگنی کو کہا تھا اور مالک کہی
 سرخ رنگنی کو کہا تھا تو مالک ہی کا کہنا معتبر ہے اور اگر مالک کہی کہ نے فردوری
 مفت رنگا ہی یا سبھا ہو اور رنگریز یا درزی وغیرہ کا رگیر کہی کہ میں نے فردوری
 پر رنگا ہی مفت نہیں تو بھی مالک کا کہنا معتبر ہے باب فسخ الا جارہ بیان
 اجارہ کے ٹوٹ جانے کا مسئلہ اگر حویلی کرایہ لی پہر اوسمیں ایسا
 عیب پایا کہ وہ عیب رہی کو نقصان کرتا ہو تو مستحکم کو اختیار ہے کہ اجارہ
 فسخ کر دے مسئلہ اگر حویلی کرایہ لی پہر وہ خراب ہو گئی یا زمین کہتی کے
 لئے اجارہ لی پہر اوسمیں پانی جانا بند ہو گیا یا پھٹی کرایہ لی پہر اوسمیں پانی نہ
 تو اختیار ہے کہ اجارہ فسخ کر دے مسئلہ اگر اپنی داسطری مستاجر نے اجارہ

فسخ الا جارہ

تو اجارہ لینے والے یا دینے والے کے مرنے سے وہ اجارہ بانہ ہوتا ہے
 اگر دوسرے کے واسطے اجارہ لیا یا دیا جیسے وکیل نے یا دمی بستے یا
 وقف کے متولی نے تو وہ اجارہ وکیل یا دمی یا متولی کے مرنے سے نسخ
 نہ ہو جائیگا مسئلہ اگر خیار شرط یا خیار رویت کی شرط پر اجارہ ہو تو مین و دوز
 اندر با دیکھنے کے بعد اختیار سے نسخ کا مسئلہ اگر غرض پیش آتا تو بھی اجارہ
 نسخ ہو سکتا ہے اور غرض وہ ہوتا ہے کہ اجارہ لینے والا اجارہ کی چیز سے
 اس اجارہ کا کام لے سکے اور لے تو اسکو اتنا نقصان ہو کہ وہ اجارہ
 اسکا مستحق نہیں شلارید نے اپنی دائرہ اکھاڑنے کے لئے عمر کو اجرت پر لایا
 پہرا دکھاڑنے سے پہلے ہی زید کا درد جاننا رہا یا یا وہ کا کھانا پکانے کے لئے جانی
 کو اجیر کیا پہرا دسکی جو روئے خاوند سے خلع کیا یا دکان کرایہ لی تجارت کے
 واسطے سو منسل ہو گیا یا اجارہ دیا اسکو اور دینے والے پر دین ہو گیا ظاہر یا
 مستاجر کے کہنے سے یا اجارہ دینے والے کے اقرار سے اور اس
 وہ کان کے سہ لچہ اور مال اس کے پاس نہیں رہا تو اجارہ نسخ ہو سکتا ہے اور
 اگر جانور کرایہ کیا سفر کے لئے پہر سفر کی ضرورت نہ رہی تو اجارہ نسخ کرنے کا
 اختیار ہے مگر جسے اپنی چیز کرایہ کی یعنی کرایہ کر نہوا لیکو اختیار نسخ کا نہیں ہے
 متفرق مسئلے مسئلہ اگر زمین اجارہ لی یا عاریت لی پہرا دسین کی
 کہ اس میں کہنوشید نکو آک لگا دی کہ اس کو کسی کی زمین میں کی بھی کوئی چیز

نسخ

جملگی نوادہ سپر کچھ دیکھنا آویلا مسئلہ اگر زید نے وزری بارنگر زکواہی
 دوکان میں بیٹھایا یا اور اپنی معرفت اسکو کام دلایا اور آدمی مزدوری
 اسکو اپنے لئے ٹھہرایا تو درست ہے مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کسی شہر
 تک کو یوں ٹھہرا کر کہ اسپر ایک محل رکھو لگا اور دو آدمی سوار ہونگے تو درست
 ہے اور چاہی کہ محل حبس مروج ہو و بسا رکھی اور اگر ٹھہراتے وقت محل اونٹ
 والیکو دکھا دی تو مستحب ہے مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کہانا لالہ دیکو سپر اوین
 سے کچھ راستہ میں کہا یا تو جعفر کم ہو گیا اور تنالہ لینے کا اختیار ہے مسئلہ
 اگر اجارہ کا ہونا یا نسخ کرنا یا مزارعہ یعنی کشتی کرنا یا معاملہ یا سفارت باو کا
 یا ضامن یا اسکو دسی کرنا یا وصیت کرنا یا تعمیر کرنا یا طلاق ہونا یا غلام آزاد ہونا یا
 وقف کی وقت آتی پر ٹھہرایا تو درست ہے اور اگر بیع اور بیع کی اجازت اور بیع کا نسخ
 اور قسمت اور سا جہا اور مہبہ اور کساح اور رجعت اور مال سی صلح اور دین سے
 ابرا کو کیس وقت کے آنے پر معلق کیا تو درست نہیں کتاب المکاتب
 غلام یا باندی پر کسی اپنا اختیار اوٹھالینا نے اکمال اور انجام کو اس کا
 غلامی سے غلجنا یا یعنی آزاد ہو جانا اسکو مکاتب کرنا کشتی میں مسئلہ غلام کو یا
 باندی کو اگر چہ سمجھ دے اور ہو مکاتب کرنا مال کے بدلے پر یعنی وہ اتنا
 مال کما دی اور وہ مان لے پر خواہ یوں ٹھہرایا کہ ابھی اتنا دی یا یوں کہ آئندہ
 کو سال کے بعد یا اتنی عرصہ کے بعد دی یا یوں تھوڑا تھوڑا دیتا جا دی تو درست

کتاب المکاتب

سے مسئلہ اگر غلام سو یون کہا کہ ہزار روپے تو مجھ کو دی تھوڑی سی تھوڑی
 کر کے اس طرح کہ پہلی دفعہ اتنے اور دوسری دفعہ اتنے اور تیسری دفعہ اتنے
 جب ادا کر چکے تو آزاد سے ورنہ غلام سے سو غلام نے مانا تو اوس وقت
 غلام اپنے میان کے قبضہ سے جاتا رہا یعنی پہر میان کا کام نہ کرے مگر میان کی
 ملک میں رہا مسئلہ اگر میان نے اپنی مکاتبہ باندھی نہ سمجھت کی با اس کو با
 دہسکی ادلا دو کر ختم کیا با اس کا مال تلف کر دیا تو میان پر ضمان لازم ہو گئی
 گنہگار سی دبا آدھی مسئلہ اگر مسلمان میان نے اپنے غلام کو یون مکان
 کیا تو نصف شراب مجھ کو کادی یا سو کادی یا یون کہ وہ غلام اپنی قیمت کا دے
 یا یون کہ زید نے غلامی چھڑ مجھ کو کادی یا یون کہ تو سو روپے مجھ کو کادی اور میں
 سو روپے مجھ کو سپرد وں اور وہ غیر متین ہوں تو یہ کتابت فاسد ہے لیکن
 اگر غلام نے شراب دی تو آزاد ہو گیا مگر اپنی قیمت میان کو کادی سے مسئلہ
 اگر میان نے غلام کے ذمہ پر کچھ ٹھہرا کر مکان کیا اور عقد کتابت کا فاسد ہے تو
 اگر قیمت اوس غلام کی اوس ٹھہرائی ہوئی دامن ہوئی تو یہ غلام اوس قدر جو
 ٹھہرا سے کادی اور اگر قیمت اس غلام کی اوس ٹھہری ہوئی سو زیادہ ہوئی تو اپنی
 قیمت کی قدر کادی مسئلہ اگر پیشہ پر آزاد کیا کہ ایک گھوڑا یا اونٹ یا گدھا
 یا بیل کالادی تو درست ہے اگرچہ اوس جانور کی نوع اور وصف ذکر نہ کیا مسئلہ
 اگر کار میان نے اپنے کار غلام کو مکان کیا شراب کادی بنے پر تو جائز ہے پہر

ایک شخص نے کتاب
ان غلام

میان با غلام اگر کا دینو سے پہلے مسلمان ہو گیا تو اس قدر شراب کی قیمت غلام
پر دینا آویگی اور جب میان قیمت شراب کی اپنے قبضہ میں کر لے تو وہ غلام
آزاد ہو گیا باب مایہ جز للمکاتب ان لفعلة بیان اون اور
کاجسین مکاتب کو کرنا درست ہے مسئلہ
مکاتب کو جائز ہے کہ مولے اور بیچو با سفر کو جائی اگرچہ میان نے اوسے
ٹھہرا لیا ہو کہ شہر سے باہر بنجائیو مسئلہ اگر مکاتب نے اپنی باندی کا کستی
نکاح کیا یا اپنی غلام کو مکاتب کیا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام
عمر کو مکاتب کیا بعد اسکے عمر مکاتب نے اپنے غلام بکر کو مکاتب کیا پھر بکر کی
عمر کے آزاد ہو نیلے بعد اگر عمر کو اپنی بابت کا پسا کا دیا تو بکر کی ولایت کو
پونجیگی اور اگر عمر کے آزاد ہونے سے پہلے کا دیا تو بکر کی ولایت کو پونجیگی
مسئلہ اگر مکاتب نے بلا اجازت میان کے نکاح کیا تو جائز نہیں مسئلہ
مکاتب کو جائز نہیں کہ کسیکو کچھ دیا لے یا خیرات کرے مگر تھوڑی خیرات
مسئلہ مکاتب کو جائز نہیں کہ کسیکا حاضر ضامن یا الضامن ہو یا کسیکو کچھ
قرض دے یا اپنے غلام کو آزاد کر دے یا اگرچہ مال لیکر آزاد کرے یا اپنی غلام کو
اوسے غلام کے ماتحت بیچو مسئلہ اگر غلام تھوڑی عمر کا ہو تو اسکی باپ کو
یا اسکی وصی کو اوس غلام پر اسبقہ اختیار ہے جس قدر مکاتب کو اپنی غلام
پر اختیار ہے اور مضارب کو اور شرکاء کو اگرچہ معاوضہ یا عان کی شرکت ہو

مکان پر کچھ اختیار نہیں مسئلہ اگر مکان نے اپنے باپ کو یا اپنے بیٹے
 کو مول لیا تو وہ باب اور بیٹا بھی کتابت میں شامل ہو گیا اور اگر بھائی کو یا
 اسی کی کسی رشتہ مند کو مول لیا تو وہ اسکی ساتھ کتابت میں شامل نہیں ہو گا مسئلہ
 اگر مکان نے اپنی ام ولد کو اس لڑکی کے ساتھ مول لیا تو اس ام ولد کی
 بیچ جائز نہ ہوئی مسئلہ اگر مکان کے لڑکا پیدا ہوا اسی مکان کی باندی کے
 پیٹ سے تو وہ لڑکا بھی اسکی کتابت میں شامل ہو اور وہ لڑکا جو کالیا کا
 اور اسکی باپ مکان کا ہو مسئلہ اگر مکان نے اپنی باندی کا اپنی غلام سے
 نکاح کر دیا پھر اس باندی اور اس غلام دونوں کو مکان نب کیا پھر دونوں سے
 اولاد ہوئی تو وہ اولاد بھی کتابت میں شامل ہو سو وہ اولاد جو کادے اٹھا
 باندی کا ہو مسئلہ اگر مکان نے یا ما ذون غلام نے بیان کی اجازت سے
 ایک عورت سے نکاح کیا اس عورت کو خضرہ جانکر پھر اس سے اولاد ہوئی پھر اس عورت
 کو کوئی اور مستحق لیکھا تو وہ اولاد غلام ہو مسئلہ اگر مکان نے ایک باندی
 مول لیکر اس سے صحبت کی پھر اسکی کوئی اور مستحق نکلا یا بیع فاسد سے مول لیا
 صحبت کے بعد پھر گئی تو وہ نہ صورت میں عفرہ کا مکان کو نے الحال دینا
 آو گیا اور اگر مکان نے نکاح کیا تھا اور عفرہ واجب ہوا تو عفرہ آزاد ہو جانے
 کے دینا اور بچا فصل مسئلہ اگر مکان نے باندی سے بیان کی صحبت کی
 اور اولاد ہوئی تو اس باندی کو اختیار ہو چاہی مکان رہی اور چاہی کبھی

کہ مجھ سے بیسہ لکھا جا جائیگا تو اُم ولد بکر ہی مسئلہ اگر میان نے ہے
 اُم ولد کو باند پر کو مکاتب کیا تو درست ہی ہر کتاب کا بدلہ ادا ہونے سے
 پہلے اگر میان مر گیا تو وہ باند ہی اُم ولد خود بخود مفت آزاد ہو گئی اور بکر
 بھی آزاد ہو گیا در صورتیکہ وہ میان مالدار مراد اگر میان کے پاس سوا ہی تھا
 مدبر غلام کے کچھ اور مال نہ تھا اور فقیر مرا تو یہ مدبر یا تو اپنی قیمت کی دو تہائی
 کی قدر مال کا دمی یا کتاب کا بدلہ بالکل کا دمی مسئلہ اگر میان نے اپنے
 مکاتب غلام کو مدبر کیا تو درست ہی ہر اگر وہ کانسکا یعنی عاجز ہو گیا تو مدبر یا
 اور اگر کانا جاتا ہی میان کے مرنے تک اور میان محتاج مرا تو دو تہائی اپنی
 قیمت کی قدر یا دو تہائی کی قدر کتاب کا بدلہ کا دمی مسئلہ اگر اپنی مکاتب
 کو میان نے آزاد کر دیا تو درست ہی اور کتاب کا بدلہ اسکے ذمہ سے ہوتا رہا
 مسئلہ اگر ہزار روپے موجد پر مکاتب کیا ہر اسی بیون صلح کی کہ پانچ
 روپے نقد دے تو درست ہی مسئلہ اگر ایک بیمار نے اپنے غلام کو دو
 ہزار روپے پر مکاتب کیا اور روپے برس روز کے وعدہ پر ٹھہرا ہی اور وہ
 غلام ہزار روپے کی قیمت کا ہے پہر وہ بیمار اسی بیماری میں مر گیا اور اسکے
 سوا کچھ مال نہ چھوڑا سو دار ثون نے یہ برس روز کا وعدہ نہانا تو یہ مکاتب
 دو ہزار کی دو تہائی روپے نقد دمی اور ایک تہائی آئندہ کو ادا کر ہی با غلام
 بنار ہی مسئلہ اگر بیمار نے دو ہزار کی قیمت کے غلام کو ہزار روپے پر مکاتب کیا

اور برس روز کا وعدہ کیا روئے لینے کا پہرہ بیمار مر گیا اور کچھ اور بچہ
 اور وارثوں نے وعدہ نہ مانا تو بیہکتاب اپنی قیمت کی دو تھائی روئے نقد
 وارثوں کو دی اور ایک تھائی وعدہ پر یا غلام سی بار سے مسئلہ اگر یہ
 حصر سے عمر سے کہنا کہ تو ہزار روئے پر اپنے غلام کو مکاتب کر دی سو عمر
 کیا اور زید نے اپنے پاس سے ہزار روئے دیدے تو غلام آزاد ہو گیا
 اور اگر آزاد ہونے سے پہلے یہ خبر غلام نے سنی اور قبول کیا تو غلام مکاتب
 سے مسئلہ اگر زید نے اپنے ایک غلام حاضر اور دوسرے غلام غائب
 کو ہزار روئے پر مکاتب کیا اور حاضر نے قبول کیا تو درست ہے یہ دونوں
 غلام بنیں سی جو کوئی ہزار روئے ادا کرے تو دونوں آزاد ہو جائینگے اور
 ادا کرنا والا غلام دوسرے غلام سے کچھ نہ پا گیا اور میان اس غائب غلام
 سے کچھ نہ مانگے اور اگر اس غائب نے قبول کیا تھا تو اس کا قبول کرنا
 لغو ہے مسئلہ اگر زید کی ایک باندی ہی اور باندی کے دو چھوٹے لڑکے
 ہیں پہرہ نے اس باندی کو اور ادن لڑکوں کو اس باندی کی طر سے
 مکاتب کیا تو درست ہے یہ ان بنو بن سی جو کوئی کتابت کا روپیہ ادا کرے گا
 اور دن سے پانچ گنا باب کتابتہ العبد المشرک ببن
 کتابت غلام مشترک کا یعنی مشترک کو کیونکر مکاتب کریں مسئلہ
 اگر زید اور عمر دوسرے کو ایک غلام سے سوزید نے عمر کو اجازت دی

باب کتابت العبد المشرک

کہ تو اسکو اپنے حصے میں خزاں روپیہ پر مکاتب کر دے اور روپے اُس
 سے لے لے سو عمر نے ایسا ہی کیا پہر اس غلام سے ہزار میں کے کچھ روپے
 یہی لئے پہر وہ غلام روپے کمانے سے عاجز ہو گیا تو جسقدر روپے
 وصول ہوئے وہ عمر ہی کے ہوئے مسئلہ اگر زید اور عمر کی ایک باندی
 صاحبہ میں سے سو دونوں نے اسکو مکاتب کر دیا پہر زید نے اس سے
 صحبت کی اسکی اولاد ہوئی سو عمر نے اپنی بتائی پہر وہ باندی کتابت کا رتہ
 ادا کرنے سے عاجز ہو گئی تو اب یہ باندی زید کی اُم ولد ٹھہری سوزید
 پر اس باندی کی آدمی قیمت اور آدھا عقر عمر کو دینا آدھکا اور عمر کے فیس
 پر زید کے لئے سب عقر اور لڑکی کی قیمت فائدہ ہوگی اور وہی کچھ لڑکا عمر
 کا بیٹا ٹھہرے گا اور زید با عمر و اگر اس باندی کو عقر حوالہ کر دے تو یہی دست
 ہے اور اگر عمر نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی اور مدبرہ کر دیا تھا پہر وہ عاجز
 ہو گئی تو وہ زید ہی کی اُم ولد ٹھہرے گی اور عمر کا مدبرہ کرنا باطل ہو جائیگا اور
 زید پر عمر کے لئے آدمی قیمت اس باندی سے اور آدھا عقر دینا آدھکا اور
 اولاد زید ہی کی ٹھہرے گی مسئلہ اگر زید اور عمر دونوں نے مشترک باندی کو
 مکاتب کیا پہر عمر نے اسکو آزاد کر دیا اور عمر تو نگر ہے بعد اسکو وہ باندی
 کتابت کا پسا کا دینی سے عاجز ہو گئی تو عمر پر آدمی قیمت اسکی دینا آدھکا
 زید کے لئے اور عمر وہ قیمت دام اس باندی سے دلا جائیگا مسئلہ

اگر زید و عمرو و شریکو نہیں ہے ایک زید نے مشترک غلام کو خرید کیا پھر عمر
 آزاد کر دیا اور عمر نو عمر سے نو زید کو اختیار ہے کہ عمر سے اس غلام
 کی آدمی قیمت لے یا غلام سے آدمی قیمت کو الے یا خود بھی آزاد کر دے
 اور اگر زید نے پہلے آزاد کیا پھر عمر نے دبر کیا نو عمر زید سے کچھ نہ ہوگا
 باب موت المکاتب عجزہ و موت المولیٰ میان مکاتب کے مریکا
 اور اسکے عاجز ہو گیا اور مالک کے مرنے کا مسئلہ اگر مکاتب
 ایک قسط ادا کرنے سے عاجز ہو گیا مگر اسکا مال کہیں ہے کہ اسکو قسط
 چاہتا ہی تو حاکم اسکو نین دن تک عاجز نہ ٹھہرا دی اور اگر اسکا مال ایسا نہ
 ہو عاجز ٹھہرا دی اور کتابت کو فسخ کر دی مسئلہ اگر مکاتب ایک قسط ادا
 کرنے سے عاجز ہو گیا تو مینا کو جائز ہے کہ اس مکان کی رضا مندی سے
 کتابت فسخ کر دی مسئلہ جب کتابت فسخ ہو جا دی تو مکاتب پہر غلام ہو جاتا
 ہے اور جو کچھ مکاتب کے پاس ہو وہ سب میان ہی کا ہے مسئلہ
 اگر مکاتب کچھ مال چھوڑ کر مرنا تو اس مال سے کتابت کا بدل دیا جائیگا اور اگر
 مکاتب پر یہ حکم کیا جائیگا کہ زندگی کا خیر وقت آزاد ہو گیا اور اگر سوا کتابت
 کے بدل کے کچھ اور بھی مال اسکا باقی رہا تو وہ اسکو وارثوں کو ملیگا مسئلہ
 اگر مکاتب مر گیا اور کچھ مال چھوڑا صرف بیٹا چھوڑا جو کتابت کی حالت میں
 پیدا ہوا تھا تو وہ بیٹا پیا کا دیا جائیگا بیوی باپ کی قسط پر یہ جب ادا کر چکے تو وہ

اس باب کے مکاتب عجزہ
 و موت المولیٰ

لڑکا مر ٹھہر گیا اور اس کا باپ مرنے سے پہلے آزاد ٹھہر گیا مسئلہ اگر مکات
 نے اپنے بیٹے کو مول لیا پہر وہ مکات مر گیا اور کچھ مال چھوڑا تو وہ بیٹا
 کتابت کا روپیہ نقد ادا کرے یا غلام ہو کر بار سے مسئلہ اگر مکات
 مر گیا اور بیٹا چھوڑا تو مال سنبھال کتابت کا دیگر باقی مال وہ بیٹا میراث
 میں پاؤ گا اور اس طرح اگر باپ اور بیٹا دونوں مکات ہوئے تو ایک
 عقد سے پہر باپ مر گیا تو وہ بیٹا ہی وارث ہو گا مسئلہ اگر مکات نے
 ایک بیٹا چھوڑا حصرہ عورت سی اور لوگوں پر اپنا فرض چھوڑا اس قدر کہ کتابت کا
 بدل اوس میں ادا ہو جاوی اور وہ مکات مر گیا پہر بیٹے نے کوئی ایسی خیا
 کی کہ قاضی نے اس کی مان کے محلہ والوں پر تادان دینے کا حکم کیا تو اس حکم
 سے مکات کا عاجز ہونا کتابت کے بدل کے روپے کا دینے سے ثابت
 نہ ہو گا اور اس لڑکے کی اگر مان کیطرت کے لوگوں میں اور باپ کیطرت والے
 لوگوں میں اس کی دلا کی بابت جھگڑا ہو اسو قاضی اس کی مان کیطرت والوں کو
 اس کا صاحب ولا ٹھہرایا تو اس حکم سے البتہ اس لڑکے کا عاجز ہونا ثابت
 ہو گا مسئلہ اگر مکات نے کہیں سے زکوٰۃ خیرات کا مال پایا اور میاگو
 کتابت کے بدلے دیا پہر وہ عاجز ہو گیا تو میان کو وہ مال حلال ہے
 مسئلہ اگر غلام نے خیانت کی اور میان نے معلوم ہونے سے پہلے
 اس کو مکات کیا پہر وہ عاجز ہو گیا تو میان اب اس کو با تو خیانت کر

بدلے دیکھ کے حوالے کر دے یا غلام کی خیانت کا ناوان دے اور یہی حکم ہے اور صورت میں کہ اگر مکاتب غلام نے خیانت کی اور اس خیانت کی بابت قاضی نے ابھی کچھ حکم نہ دیا اور غلام عاجز ہو گیا تو میان کو یا دسکو خیانت والے کے حوالے کر دے یا ناوان دے اور اگر قاضی کے حکم کے بعد وہ غلام عاجز ہو گیا تو خیانت کا ناوان اس کے ذمہ پر دین ہے کہ اس کے عوض اسکو بیچ لین مسئلہ اگر میان مر گیا تو کتابت نسخ نہیں ہو گئی مکاتب میان کے دار ثلکوال اور اگر وہ اسکی قسط بندی کے موافق مسئلہ اگر مکاتب کا میان مر گیا اور سب دار ثلکون نے اس مکاتب کو آزاد کر دیا تو مفت آزاد ہو گیا اور اگر بعضے دار ثلکون نے آزاد کیا اور بعضوں نے نہ کیا تو آزاد ہوا کتاب الاولاء ملکیت کا بیان یعنی غلام باندی کا ولی کون ہے مسئلہ غلام اور باندی کی ولاد کا حقدار وہی ہے جو اسکو آزاد کرے کسی طرح آزاد کرے خواہ آزاد کرے خواہ بدبر کرے خواہ مکاتب کرے خواہ ام ولد کرے خواہ اپنے ذمی رحم محرم کو مول لیا تھا سودہ آزاد ہو گیا ہر صورت آزاد کر نیوالے ہی کو ولا کا حق ملے گا مسئلہ اگر آزاد کر نیوالے اور غلام بین بیہ شرط ٹھہری کہ ولا کا حق اس آزاد کر نیوالے کو ہے تو یہ شرط لغو ہے مسئلہ اگر زید کے غلام نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سودہ حاملہ ہوئی تو عمر نے اسکو آزاد کر دیا تو اس کے پیٹ میں جو اولاد

شرعی

نھی اور سکی دلا عمر و کے سوا اور کسی کو کبھی بیلیگی پہر اگر وہ حاملہ بعد آزاد ہوئے
 کے چہ چہینے سے زیادہ ہوئے نیکے بعد جسے تو بھی دلا اور اس اولاد کی عمر
 کو بیلیگی اور اگر زید بنے اپنے غلام کو آزاد کیا نو دلا اور سکی بیٹی کی زید کو بیلیگی
 مسئلہ اگر ایک عجمی نے آزاد کی ہوئی عورت سے نکاح کیا سولہ کا ہوا تو
 لڑکے کی دلا عورت کے آزاد کرنا لیکو بیلیگی اگر چہ اس عجمی نے اور کسیکے
 ساتھ دلا عورت کی ٹھہرائی ہو مسئلہ آزاد کرنا لیکو میراث پہلے بیلیگی
 ذوی الارحام سے عصبہ نسبی کے بعد مسئلہ اگر پہلے آزاد کرنا لامیان مرا
 پہر آزاد ہو گیا ہوا غلام مرا تو اس میں آزاد کو ہوئی کی میراث آزاد کرنا لے
 کے ان عصبہ کو بیلیگی جو بہت قریب ہو گئے مسئلہ عود مکوفی ولا نہیں ملتا
 اگر اسکا جسکو خود آزاد کیا ہو یا عورت کی آزاد ہوئی نے جسکو آزاد کیا ہو یا
 جسکو مکاتب کیا ہو یا عورت کی مکاتب نے اپنی غلام کو مکاتب کیا ہو فصل مسئلہ اگر زید عمر
 کو ماتمہ پر سلمان ہوا سو اپنے عقد مولات کا عمر سے کیا یعنی جب بد مری نواد سکی میراث
 عمر لے اور عصبہ بھی ٹھہرا یا کہ اگر زید سے خون ہو جاوے تو خون بہا بھی عمر
 سے یا یون ہوا کہ زید عمر کے ماتمہ پر سلمان ہوا اور بکر سے عقد مولات کا
 ٹھہرا یا وہی زید کے بد سے دیت دیگا اور وہی اسکی میراث پاوے گا زید کا
 اور کوئی وارث نہوا اور اگر کوئی وارث ہو گا تو وہ وارث ہی زید کی میراث
 پاوے گا مسلم کہ مولات کرنا لیکو ذوی الارحام کو بعد ترکہ ملتا ہے مسئلہ

اگر زید نے عمر دے سے عقد مولات کیا اور عمر نے دیت کسی شخص سے میں اسکی
 طرف سے نہیں دمی نوزید کو اختیار ہے کہ کسی اور کے ساتھ عقد مولات
 تبہ ہر اسے عمر کے سامنے مگر آزاد کئے ہوئے کو اختیار نہیں کہ اور کسیکے
 ساتھ مولات کرے مسئلہ اگر ایک عورت نے کسی مرد سے عقد مولات
 کیا پھر اس عورت کے بیٹا پیدا ہوا جسکا باپ معلوم نہیں تو وہ بیٹا بھی مولات
 میں شامل ہے کتاب الاکراہ الاکراہ او سکو کہنہ بن کہ آدمی دوسرے کو کرانے
 سے کوئی کام کرے تو کرنوا لیکر رضا مندی نہ ہوگی پھر اکراہ میں یہ شرط ہے
 کہ جو شخص کام کرادے اس میں قدرت بھی ہو کہ جس بات سے اسکو ڈراتا ہے وہ
 کام بھی کر سکتا ہو مثلاً یوں کہا کہ اگر یہ کام تو نے کیا تو تیری ناک کاٹ دالو
 تو ناک کاٹ ڈالنے کی قدرت بھی ہو پھر وہ ڈر اگر کام کرنوالا حاکم ہو یا چور ہو
 اور بھیجی شرط ہے کہ یہ کام کرنوالا اسکے دھمکانے سے ڈر کہی جاوے
 اور جا کہ اگر میں نے اسکا کہنا کیا تو یہ میرے ساتھ جبر مکنانہ ہو کر ڈالکا
 مسئلہ اگر زید کو کسی زبردست نے دھمکا کر کوئی چیز زید سے مولوئی
 یا بکوائی یا قرار کیا کسی بات پر یا جارہ ہوا یا ادویوں دھمکا یا کہ نہیں تو
 میں شکوہ مار ڈالو گا یا سخت مار مار دھمکا یا بہت مدت تک قید رکھو گا پھر جب
 اسکی زبردستی اوپر سے جانی رہی نوزید کو اختیار ہے کہ اس سے بیع وغیرہ
 کو اختیار کرے یا قسم کر دے مسئلہ جو بیع اکراہ سے ہوئی اور شرعی

قابض ہو گیا تو بعضوں کے نزدیک وہ مبیع مشتری کی ہو جاتی ہے اس واسطے
 کہ یہ بیع فاسد ہے مسئلہ اگر بائع نے اپنی خوشی سے مبیع کو لے لیا
 تو یہ اجازت ہے مسئلہ اگر بائع کو دھمکا کر کوئی چیز اس کی بجائی کر مشتری
 پر کچھ زبردستی نہ ہوئی سو مشتری کے پاس سودہ مبیع ہلاک ہو گئی تو بائع مشتری
 سے اس کی قیمت دلا پاوے گا اور جس پر زبردستی ہوئی اس کو اختیار ہے کہ جس
 زبردستی کی اس سے ضمان لے مسئلہ اگر کسی زبردستی قبضہ کرنے پر یا
 مارنے پر یا بیڑیاں ڈالنے پر دھمکا یا باڈر یا سور کا گوشت یا مرا ہوا جانور
 یا خون کھانے کے لئے یا شراب پینے کے لئے تو کھانا یا پینا حلال نہیں اور
 اگر مار ڈالنے یا کوئی عضو کاٹ ڈالنے پر دھمکا یا تو کھانا یا ان چیزوں کا حلال
 ہے اور اگر اس نے کھانا یا اور مار ڈالا یا اس کا کوئی عضو کھانا گیا تو یہ گنہگار
 ہو مسئلہ اگر کافر ہو جائے لہو یا کسی مسلمان کا مال تلف کر دینے کے لئے
 مار ڈالے یا عضو کاٹ ڈالے یا پر دھمکا یا باڈر یا تو لا چامی ہو کہ کلمہ کفر کہہ لے
 یا مال مسلمان کا تلف کر دیں اور اگر کلمہ نہ بولے یا مال مسلمان کا تلف کیا اور مارا گیا یا
 اس کا کوئی عضو کھانا گیا تو اس کو ثواب ملے گا پھر مال کے مالک کو اختیار ہے کہ
 زبردستی کر نہوائے سے ضمان لے مسئلہ اور اگر اور کسی کے مار ڈالنے کے
 لئے زبردستی کی یعنی اس سے کہا کہ اگر تو فلاں کو نہ مار ڈالے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں
 تو اس کو اجازت نہیں کہ مار ڈالے پھر اگر مار ڈالے گا تو گنہگار ہو مگر خون کا بدلہ

اوس سہ لیا جاوے گا جس نے زیر دستی کر کے مروا ڈالا مسئلہ اگر زیر دستی
 کر کے زید کے غلام کو آزاد کرایا یا زید کی جو رو کو طلاق دلائی تو غلام آزاد
 ہو گیا اور جو رو بربط ہو گئی پھر زید غلام کی قیمت اور جو رو کا آدھا ہر دو لایا گیا
 بشرطیکہ زید نے جو رو سے صحبت نکی ہو مسئلہ اگر زیر دستی کسیکو مرزد گیا تو
 اوسکی جو رو سہ اوسکا نکاح جاتا نہیں بلکہ کتاب الحج جو کام بات کہی ہو سہ ہوتے
 ہیں (جس خرید و فروخت) اُن کاموں سے روکنے اور باز کہی کو مہر کہتے ہیں
 کہ ماتعہ یا تو کے کام سے روکنے کو سو تین سبب سہ حجر ہو سکتا ہے ایک
 لڑکین دوسرے غلام ہونا تیسرے دیوانہ پن مسئلہ اجازت ولی کے
 لڑکے کا نصرت ولی اور بدو ن اجازت میان کی غلام کا نصرت ولی صحیح نہیں
 مسئلہ دیوانہ کا نصرت کسی مالین درست نہیں مسئلہ اگر کسی نے کوئی
 لڑکے یا غلام یا دیوانہ سہ کہا اور عقد کر بولا اوس عقد کی حقیقت جانتا تھا تو
 عقد پورا نہو ادلی کو اختیار ہے کہ اوس عقد کو بار کہی یا نسخ کر دے
 مسئلہ اگر لڑکے یا غلام یا دیوانہ نے کسیکا مال تلف کر دیا تو انہیں کو دنیا
 آوے گا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانے کے کچھ اقرار کیا تو اوس پر حکم جاری
 نہو گا اور غلام کا اقرار اوسکے حق میں تو جاری کیا جائیگا اوسکے بیان کے
 حق میں جاری کیا جائیگا مسئلہ اگر غلام نے کسیکے مال کا اپنے اوپر استدرا
 کیا تو آزاد ہو نیکی بعد اوس غلام سے وہ مال دلایا جائیگا اور اگر حد کا یا خون

نہو

کا اقرار کیا تو اس وقت اس پر حکم جاری ہوگا مسئلہ یہ فوفہ ہونے کی سبب سے
 مجبور کرنا جائز نہیں مسئلہ اگر لڑکا بائع ہوا اور وہ بیوہ ہی تو جب تک وہ
 ۲۵ برس کا نہ ہوئے تب تک اس کا مال اس کو نہ دینگے اور ۲۵ برس سے پہلے
 اگر اس نے اپنا مال میں تصرف کیا تو وہ تصرف جائز نہیں رہے گا اور جب وہ ۲۵ برس
 کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کو دیدنی ہوگا کہ وہ مال کو خراب کرنا ہو مسئلہ
 فاسق ہونے یا فاضل رہنے یا بدیون ہونے کی سبب مجبور کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ
 اگر فرض والے چاہیں تو وہ بدیون نظر بند کیا جاویگا اس واسطے کہ اپنا مال بیکم
 ادا کر دیں مسئلہ اگر بدیون کے پاس روپیہ ہیں اور لوگوں کا دین بھی روپیہ ہی
 آتے ہیں تو وہی روپیہ قاضی فرض والوں کو دے کہ بدیون کے دیدی اور اگر بدیون
 پر روپے آتے ہیں اور اس کے پاس شریفان آتی ہیں اور اس کے پاس روپیہ
 ہیں تو قاضی بیکم دیدے اور اگر بدیون کے پاس عروض یا عفار سے نہ
 عروض اور عفار کو قاضی خود نیچے مسئلہ مفلس ہونے کی سبب سے مجبور کرنا
 جائز نہیں مسئلہ اگر زید بدیون نے ایک چیز معین عمر سے مول لیلی اور
 اس کی قیمت ادا نہیں کی پہر زید مفلس ہو گیا تو عمر اور لوگ جن کا دین زید پر ہے
 سب برابر میں فصل مسئلہ اگر لڑکی کو احلام ہو یا اس کو سمجھ کر نیسے عورت کو
 محل بجا دی یا شہوت ہو کر منی نکلے یا بیہ کچھ نہ تو جب اشارہ برسی عمر ہو لڑکی
 کو بائع کہیں گے اور لڑکی کو جب جنس آنے لگی یا احلام ہو یا محل بجا دی اور

کچھ ہو تو جب پوری سترہ برس کی ہو چکے تب بالغ کہیں گے مگر فتویٰ یہاں پر ہے
 کہ پندرہ برس والا بالغ ہے لڑکا ہو یا لڑکی مسئلہ بارہ برس کی کم عمر کا
 لڑکا اور نو برس کی کم عمر کی لڑکی بالغ نہیں ٹھہرتی مسئلہ اگر بارہ برس کی ہو
 ہو نیلے بعد لڑکا اور نو برس کے بعد لڑکی کہے کہ میں بالغ ہوا ہوں یا ہوی
 ہوں تو اس کا کہنا منبر ٹھہر گیا اور وہ اور جوان برابر ٹھہر گیا کتاب کا ماذون
 روک اٹھا لینے اور اپنا حق چھوڑ دینے کو اذن کہتی ہیں تو اذن میں الفت کی
 قید لگانا اور کسی نوع کے ساتھ مخصوص کرنا نہیں ہو سکتا مثلاً غلام کو
 اذن دیا یعنی اجازت دی کہ مہینا بہر یا ایک روز تو تجارت کر تو وہ ہمیشہ کو
 اجازت ہو گئی اور مثلاً یوں کہا کہ تو غلامی چیز کی تجارت کر تو سب طرح کی سوداگری
 کا اذن ہو گیا مسئلہ اگر میان نے اپنے غلام کو بیچنے مول لیتے دیکھا اور
 کچھ کہا تو اجازت ثابت ہو گئی مسئلہ اگر میان نے غلام کو اذن عام دیا
 یعنی اجازت دی تجارت کی اور ایک چیز مخصوص مول لینے کو کہا تو غلام کو جائز
 ہے کہ بیچے اور مول لے اور خرید و فروخت کے لئے وکیل مقرر کرے اور گرد
 کرے اور گرد کہے اور اجارہ لے اور مضاربت کرے اور آپ نوکری یا مزدوری
 کرے اور دین یا غصب یا دہر کا اقرار کرے مسئلہ ماذون غلام یا نوذی
 کا نکاح کر دینا اپنے ملوک کو مکاتب یا آزاد کرنا یا کسی کو کچھ قرض دینا یا کچھ
 دینا یا دست نہیں مگر ان اگر تھوڑا کہا یا کسی کو بیہوش کرنا یا اپنے بیان مہان کو

شرعاً ناجائز

کہلا دینا بیسٹ کے عیب دار ہونے کے سبب کسی اور کی قیمت کچھ کم کی اور
 سے مسئلہ اگر ماذون غلام و بندہ ہو گیا تو وہ دین اسی غلام ہی کے
 ذمہ ہو اگر میان اوسکی طرف سے نہ ہو تو وہ غلام اوس دین کے بدلہ بجا دیا
 اور اوسکی قیمت کار و سپہ ہر ایک دین کے حصہ کے موافق سب انون پر بانٹا
 جائیگا پھر اگر دین باقی رہا تو جبہ غلام آزاد ہو جائے تب اوس کی یاد دلا
 مسئلہ اگر ماذون غلام کو میان نے بھجور کیا اور اکثر بازار کے لوگوں کو
 معلوم ہو گیا تو وہ غلام بھجور ہو گیا مسئلہ اگر میان مر گیا یا دیوانہ ہو گیا یا مرتد
 ہو کر دار الحرب کو چلا گیا یا ماذون غلام بھاگ گیا تو ماذون غلام بھجور ہو جائے
 مسئلہ اگر ماذون باندہ سی ام ولد ہو گئی تو بھجور ہو گئی مسئلہ مدبر ہونے
 سے اذون مجبور نہیں ہو جاتا مسئلہ اگر میان نے ماذون کو ام ولد یا مدبر
 کیا تو اوسکی ذمہ اگر لوگوں کا فرض ہو گا تو یہ بیان بعد اوس ماذون کی قیمت
 کے اوس فرض کا ضامن ہو گا دین والوں کے لئے مسئلہ اگر ماذون غلام
 نے بھجور ہو نیکی بعد ازار کیا اپنی پاس کے مال کی بابت کیسے حق کا تو دست
 سے مسئلہ اگر ماذون غلام پر اتنا دین ہو گیا کہ وہ غلام اور اوسکی سب
 کامی کی ہوئی اوسین آجادی تو میان اوسکا مال کا جو اوس غلام کی پاس
 سے مالک نہ رہا پھر اوس غلام نے اگر اپنی کامی سے ایک غلام مول لیا تب
 بختور نام تو اس بختور کو اگر ماذون کا مسلمان آدا کر دے تو آزاد نہ ہو گا اور اگر

استعدادین اوس پر نہیں ہے تو آزاد ہو جائیگا **مسئلہ** اگر ماذون غلام کو
 ہو اور میان کے ہاتھ کوئی چیز قیمت مثل پر بیچے تو جائز اور نہیں تو شہد
 اگر میان اوس کو اتھ کوئی چیز قیمت مثل پر یا کم پر بیچے تو جائز ہی پہر اس صورت
 اگر میان نے قیمت لے لی تو سے پہلے چیز اوس کو دیدی تو قیمت باطل ہو گئی
 میان کو اختیار ہے کہ قیمت جب لے تب بیع اوس کو دے **مسئلہ** اگر ماذون
 مدیون غلام کو میان نے آزاد کیا تو درست ہے دین والو اوس کی قیمت کی بنا
 رو پہ اپنے دین میں میان سے لینگے اور باقی اوس غلام سے پاؤنگی آزاد
 کے بعد **مسئلہ** اگر میان نے ماذون غلام کو بیچ ڈالا اور مشتری کو
 چھپا دیا تو دین والے اوس کی قیمت کی قدر روپیہ میان سے لین یا وہ قیمت غنی
 سے لین یا بیع کی اجازت کر دین اور ثمن لے لین پہر اگر دین والوں نے مباد
 اوس کی قیمت کی قدر روپیہ لیا اور وہ غلام عیب کے سبب سے میان کے پایا
 پہر آبا تو میان دین والوں سے وہ اپنی دمی ہوئی قیمت پہر لے اور دین والوں
 حق اوس غلام میں ہے **مسئلہ** اگر میان نے مدیون غلام کو بیچا اور مشتری
 سے کہہ دیا کہ یہ مدیون ہے تو دین والوں کو اختیار ہے کہ اوس بیع کو پہر واد
 پہر اگر بائع غائب ہو گیا تو مشتری سے دین والوں کا جھگڑا نہ پونہ چکا **مسئلہ**
 اگر کوئی شخص ایک شہر میں آیا اور کہا کہ میں زید کا غلام ہوں پہر کچھ اوس
 قول لیا اور بیچا تو سوداگر ہی کے سب کام اوس پر لازم ہو گئے پہر جو وہ وید

ہو گیا تو دین کے بدلے اسکو نہ بچسکے بلکہ اسکا میان خناسے ہیرا گرا دے
 میان نے اترا لیا کہ مان میں سے اسکو تجارت کی اجازت دی تھی تو یہ مسئلہ
 بجا جائیگا اور نہیں تو نہیں مسئلہ اگر لڑکی کو یا معنویہ کو جو یہ بات جانا ہو
 کہ بیع سے چیز جاتی ہے اور قیمت آتی ہے اور مول لینے سے چیز جاتی ہے اور
 قیمت جاتی ہے اور اسکے دلی نے خرید و فروخت کی اجازت دی تو خرید و فروخت کے
 مقدمہ میں اسکا دلیا ہی حکم ہے جیسا ماذون غلام کا کتاب الغصب
 مالک کا قبضہ اور ہمارا حق اپنا قبضہ ثابت کر دے اسکو غصب کہتے ہیں مسئلہ
 اور کے غلام کو اپنے کام میں لکالینا اور کسیکے جانور پر اپنا اسباب لا دینا یا
 سوار ہونا غصب ہی مسئلہ اور کے بھونے پر بیٹھ جانا غصب نہیں ہے
 مسئلہ جو چیز غصب کی اسکا پھیر دینا اسی مکان پر جہاں کسی تھی مالک کو غنا
 پر واجب ہی مسئلہ اگر غصب کی جو چیز مثلی تھی اور ہلاک ہو گئی تو اسکا مثل
 جہاں کسی چیز غصب کی وہاں پر پیر دے اور اگر مثل نہ مل سکی وہاں جو جس مقام پر چکر
 ہوا وہاں پر اس دن جو اسکی قیمت ہو اتنی قیمت پیر دے اور اگر وہ چیز مثلی تھی
 تو اسکی وہ قیمت جو غصب کے دن قیمت تھی وہ ہی مسئلہ اگر غاصب کہے کہ
 منصوب ہلاک ہو گئی تو قاضی اسکو اسنہ دونوں تک قید کرے کہ قاضی کو معلوم ہو جاوے
 کہ اگر وہ چیز اسکی پاس ہوئی تو اسنے وہ لگی قید میں بیہ تبا دینا بعد اسکا اسکا بدل
 دینا کا حکم ہے مسئلہ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے سکتی ہے اور اس

غصب
 ہی

غضب ہو سکتا ہے مسئلہ لگھوار کو غضب کیا ہے حسنہ و قناعہ صلب
 کے پاس ہلاک ہو گئے تو غاصب پر کچھ دینا نہ آوے گا مسئلہ کہ میں غضب
 کی سوا سبھی غاصب کے رہنے سے یا کہستی کرنے سے کچھ نقصان ہو گیا تو نقصان
 کا ناذان دینا اور کیا جیسے منقول خبر میں مسئلہ منصوب زمین کی اگر غلطہ حاصل
 کیا تو اس غلطہ کو خیرات کر دی ایسی ہی اگر غاصب نے غضب کی خیر سے باوجود
 کی خیر سے کچھ نفع حاصل کیا تو غاصب و سکا مالک تو ہی مگر کچھ بھی اوس میں سے
 اسکو اپنے خرچ میں لانا حلال نہیں خیرات کر دی در صورتیکہ مالک نے یہی
 ضمان اس سے نہ لیا اور اگر مالک کو یہ ضمان دیکھا تو اسکو وہ نفع حلال ہے
 مسئلہ اگر زمین نے جانور غضب کیا اور زمین کو کر کے بکا ڈالا یا غلہ غضب
 کر کے پیسڈالا یا بودیا یا لونا غضب کے اس کے لوار بنو یا بیاسونا چاندی
 کے سوا تانبا وغیرہ کچھ اور غضب کے اسکا برتن بنو یا یا لکڑی غضب کے
 عمارت میں لکائی تو ضمان بری نہیں پہلے زید کو اوس میں نصیب کرنا اور اس سے فائدہ
 لینا حلال نہیں مسئلہ اگر سونا یا چاندی غضب کی اور اسکا کوئی برتن بنا لیا
 یا اشرفی روپیہ بنوا لے تو مالک وہی خبر لیسے مسئلہ اگر جانور غضب کے
 دودھ کر ڈالا تو مالک یا وہ جانور غاصب کو دیکر اسکی قیمت لیسے یا بیع کیا ہوا
 خود خلیے اور نقصان کے دام غاصب کو لے ایسے ہی اگر کچرا غضب کر کے
 ایسا پیاز والا کہ بہت سی فائدہ اس سے جاتے رہے تو مالک وہ کچرا

غاصب کو بیکر اوسکی قیمت لے لے اگر کپڑا آپ لے لے اور نقصان کے دام غاصب کی
 لے لے اور اگر ضرر اچھاڑا تو مالک کپڑا اور نقصان کے دام لے لے
 اگر غریب کی زمین پر مکان بنایا یا درخت لگا یا نوہ مکان کو دھڑالا جا بگاڑا
 درخت اور کھار ڈالا جا بگاڑا اور مالک کو وہ زمین سپرد کر دیا جیسی پہلے اگر کہو سی
 اور اکھارنے سے زمین کا نقصان ہوتا ہو تو زمین کا مالک اوس مکان اور
 کو لے لے اور غاصب کو وہ دام دے جو دام مکان کے کہوئے اور درخت
 کے کٹ جانیکے بعد ہونے ہیں معنی جائداد سکھ اور لکڑے کے دام
 اگر سفید کپڑا غصب کر کے رنگا یا آٹا غصب کر کے آہین گہی ملا یا تو مالک کو
 غاصب سے سفید کپڑے کی یا آٹے کی قیمت لے یا کپڑا اور آٹا آپ لے لے
 رنگائی کے دام اور اتنا ہی گہی غاصب کو وہ فصل مسماہ اگر غاصب
 منصوبہ چھا ڈالا اور ضمان دیدیا تو بعد غاصب و من منصوبہ مالک ہو گیا مسماہ یا
 جس منصوبہ چیز کو غاصب نے چھا ڈالا ہوا اوسکی قیمت کے بابت اگر غاصب نے
 کے باغ نہ کہو نو غاصب کا کہنا مستحب ہے اور اگر مالک زیادہ قیمت کی بابت گو کہ
 گندہ انے تو سننے جائیں گے پہلے اگر غاصب نے مالک کے کہوئے کے گو کہوئے
 ہو جب یا قسم سے بخار کر کے تاوان دیا بعد اسکو وہ چیز ظاہر ہوئی اوسکی
 قیمت زیادہ معلوم ہوئی تو وہ غاصب کی ہو اور مالک کو اختیار نہیں کہ لیا ہو
 تاوان پہر دے اور وہ چیز لے لے اور اگر غاصب نے قسم کہا کہ تاوان

دیا تھا پھر وہ چیز ظاہر ہوئی اور زیادہ قیمت اور سکی ہو تو مالک کو اختیار ہے
 جا ہی لے ہو مگر نادان کو قبول رکھو چاہے وہ چیز اپنی پسند اور لیا ہو یا نادان
 پھر دے مسئلہ اگر غاصب نے منصوب چیز کو بچھڑا لیا ہر مالک کے غاصب
 سے نادان لیا تو جمع ہو گئی اور اگر غاصب نے منصوب غلام کو آزاد کر دیا یا بعد
 اسکے نادان کیا نوہ آزاد ہوا مسئلہ غاصب میں جو چیز زیادہ ہو جاوے
 جیسے غاصب باندی کی اولاد ہوئی یا غاصب نے رخت میں مہوہ لگا تو یہ زیادہ
 چیز غاصب کے پاس امانت ہو تو اگر غاصب اپنی دست اندازی سے اس زیادہ
 کو ہلاک کر دیا یا مالک کو مانگنی پر ندیگا تو اس کی بابت نادان غاصب پر دیا
 آدھا مسئلہ اگر غاصب باندی میں اولاد ہوئے کچھ نقصان ہو گیا تو غاصب
 پر نقصان دینا آدھا اور اگر اس باندی کی اور اس اولاد کی اس قدر قیمت
 ہے کہ وہ نقصان اس میں ہو اس وقت اسے تو غاصب پر کچھ دینا نا دیکھا
 مسئلہ اگر غاصب نے غاصب باندی سے زنا کیا سو وہ حاملہ ہوئی بعد
 اسکے مالک کو سپردی پھر زکا یہ ہونے سے مرگئی تو اس کی قیمت غاصب پر
 دینا آدھی اور اگر مرد غاصب سے حاملہ ہوئی اور جنسی سے مرگئی تو غاصب پر
 کچھ دینا نہ آدھا مسئلہ غاصب پر غاصب کے منافع کا نادان دینا نہیں آتا
 مسئلہ اگر مسلمان نے مسلمان کی شراب یا سور تلف کر دی تو کچھ دینا
 نہ آدھا اور اگر زمی کی شراب اور سور تلف کر دی تو نادان دینا آدھا مسئلہ

اگر مسلمان کی شراب غصب کر کے سرکہ بنا ڈالا یا مردار چمڑا غصب کر کے کھاد کو
 بچا بنا یا تو مالک چاہے تو بشرکہ اور بچا چمڑا سیلے اور سرکہ ہونے سے باہر
 کے بچنے سے جو قیمت اس کی زیادہ ہو گئی اس قدر غاصب کو پیرے پر
 اگر غاصب نے اس سرکہ کو تلف کر دیا تو اس کا تادان دینا آدھا اور چمڑے کو
 تلف کر دیا تو کچھ نہیں مسلمہ اگر ایک مسلمان نے دوسرے کی کوئی بچائی
 کی چیز جیسے سرو یا شہنائی وغیرہ توڑ ڈالی یا شہ کی چیز یا شراب منصف ہوئی
 تو تادان دینا آدھا اور ان چیزوں کو اگر بچا تو بیع شہک ہو جاتی ہے مسلمہ
 اگر ام ولد کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مر گئی تو اس کی قیمت غاصب پر دینا
 نہ آدگی اور اگر مدبر کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مر گیا تو اس کی قیمت غاصب
 پر دینا آدگی کتاب السفعة مشتری نے جتنی قیمت دیکر زمین کا ٹکڑا مول
 لیا تھا اس بقدر قیمت دیکر بغیر ضامنہ می مشتری کے اس ٹکڑے کا مالک
 ہونا اسکو شفعہ کہتے ہیں مسئلہ اول بقدر شفعہ کا وہ شخص ہے جو بیع میں شریک
 ہو بعد اسکے وہ جو بیع کے شرب اور راہ وغیرہ حقوق میں شریک ہو
 بشرطیکہ وہ حقوق عام نہوں خاص اسی شریک کے ہوں بعد اسکے وہ جو
 بیع کا پڑوسی ہو نزدیک لگا ہوا پھر حسنی غیر کی دیوار پر اپنے جہاں کر کے اور
 وہ شخص حسنی غیر کی دیوار میں مالک سے سا جہی میں لکڑی لگائی تو یہ دونوں
 پڑوسی ہوئے مسئلہ مشتری شفعہ ہوں اتنے حقے شفعہ کے کئی جائے

شفعہ
 شرک

شفیع کے حصول کو کہاؤ کیا جائیگا مسئلہ جب بیع ہو تب شفعہ واجب ہوتا ہے
اور شفعہ کی طلب پر گواہ کرنے سے شفعہ منقضی ہو جاتا ہے یا جب قاضی حکم کر دے
باب طلب الشفعۃ بیان شفعہ کے مطالبہ کرنے کا مسئلہ
جب شفعہ کو بیع کی خبر ہو جاوے تو اسی جگہ لوگوں کے سامنے کہہ کر کہ
میں شفعہ کا مدعی ہوں پہر بائع سے کہو اگر بیع بائع کے پاس ہو یا مشتری
سے کہو اگر اسکے پاس ہو پہر اوس پر جا کر لوگوں کے سامنے کہے کہ اسکو شفعہ
کا مجھ کو دعویٰ ہوا اسکے بعد اگر دعویٰ کرنے میں شفعہ کو دیر ہو جاوے
تو حق شفعہ کا جاتا نہیں رہتا مسئلہ جب شفعہ قاضی کے پاس جا کر شفعہ
کا دعویٰ کرے تو قاضی مدعی علیہ سے پوچھے کہ وہ مکان جسکو سبب
شفیع اپنا شفعہ بناتا ہے کسکامے پہر مدعی علیہ اگر اقرار کرے کہ وہ مکان
اس شفیع کا ہی یا قسم کہانے سے انکار کرے یا شفیع اپنی گواہ گذرانے پہر
قاضی اس مدعی علیہ یعنی مشتری سے پوچھو کہ وہ مکان جس میں شفعہ اپنا شفعہ
بناتا ہے تو نے مول لیا ہے پہر اگر اوسنی اقرار کیا کہ ان مول لیا ہے یا قسم
سے انکار کرے یا شفیع گواہ گذرانے تب قاضی حکم کر دے شفعہ کا یعنی
وہ مکان خریدار ہو شفیع کو و لا دے مسئلہ شفعہ پر لازم نہیں ہے کہ
دعویٰ کرتے وقت دشمن بھی حاضر کرے بلکہ جب قاضی شفعہ کا حکم کر دے شفیع کے
حق میں تب شفعہ پر البتہ لازم ہے کہ دشمن لاوے مسئلہ اگر بیع بائع کے پاس

توشیع بائع سے شفعہ کی بابت جہگڑا کرے مسئلہ فاضل شفعہ کے گواہ
تب مشتری جب مشتری موجود ہو پہلے اس کے سامنے بیع فسخ کر دی اور جواب دہ
بائع کے ذمہ پر مسئلہ مول لینے کے لئے جسکو کلیل کیا جبکہ وہ کلیل
میسم اپنے مول کو نہ دی تو ملک شفعہ اس کو کلیل سے جہگڑا کر سکتا ہے مسئلہ
مشتری نے اگرچہ شرط کر لی ہو کہ خیار رویت اور خیار عیب مجھ کو نہیں ہے مگر
شفعہ کو اختیار رویت اور عیب کے سبب پہر دینا بیع کا پونہ چھ ماہ مسئلہ
اگر قیمت بیع کی مشتری کچھ اور بتانا ہے اور شفعہ کچھ اور بتانا ہے تو مشتری
کے کہنے کا اعتبار ہے اور اگر دونوں نے گواہ گزارنے تو شفعہ کے
گواہ متعبر ٹھہریں گے مسئلہ اگر مشتری کچھ قیمت کہی اور بائع اس سے کم بتادی
اور بائع نے ابھی قیمت پائی ہو تو شفعہ بائع کی بتائی ہوئی قیمت دے گا اور
اگر بائع باجکا ہو تو جس قدر مشتری کہتا ہو اس قدر دی مسئلہ اگر بائع نے
مشتری سے کم قیمت لی تھی تو شفعہ بھی اس قدر قیمت کم دی اور اگر بائع نے
مشتری کو قیمت معاف کر دی یا مشتری سے زیادہ قیمت لی تو شفعہ پر پوری
قیمت دینا آدگی مسئلہ اگر مشتری نے اسباب یا عقار کے بدلے بیع
مول تھی تو شفعہ اس اسباب اور عقار کی قیمت دیکر بیع کو لے اور اگر مثلی چیز
کے بدلے مشتری نے لی تھی تو مشتری اس کا مثل دی مسئلہ اگر مشتری
نے منہجیل دامون پر بیع کو خرید لیا تھا تو شفعہ یا تو نقد دام دی اور لیسے

یا ٹھہرا ہے جب رت وعدہ کی پوری ہو جاوے تب دام دی اور لیسے مسئلہ
 اگر شراب با سوڑ کے بے ذمی تھے زمین مولیٰ اگر شفیق بھی ذمی سے تو
 اوتنی ہی شراب اور سوڑ کی قیمت دیکر لیسے اور اگر شفیق مسلمان ہو تو شراب اور
 سوڑ کی قیمت دیکر لے مسئلہ اگر مشتری نے زمین بیعہ پر مکان بنالیا یا درخت
 لگا لیا بعد اسکو وہ بیع شفیق کو ملی تو شفیق یا نو بیع کے سن اور مکان اور درخت
 کے وہ دام جو جائیداد کے ہون دیکر لیسے یا مشتری سے زبردستی وہ مکان
 اور درخت اور کھردا ڈالے مسئلہ اگر شفیق نے شفعہ کے سبب کو مکان
 یا باہر اوسمین کوئی مکان بنالیا یا درخت لگا یا بعدہ اسکا کوئی اور عقد نکلا
 سوا دوسری یا با تو بیعہ شفیق بائع سے صرف قیمت اس مکان کی دی ہوئی پہر لا باو گیا
 اجری بنائے ہوئے مکان اور لگائے ہوئے درخت کی قیمت باو گنا نہ بائع سے
 مشتری ہو مسئلہ اگر مکان شراب ہو گیا یا درخت خشک ہو گیا تو شفیق سب قیمت
 دیکر لے مسئلہ اگر مشتری نے کچھ مکان توڑ ڈالا تو شفیق اسکو حصہ کی قدر
 قیمت کم کر کے دی اور ٹوٹا ہوا مشتری کو ملے مسئلہ اگر زمین نے زمین پر
 لی غرم کے درخت سمیت زمین خرم لگے تھے تو شفیق کو اختیار ہے کہ اوس زمین
 کو مع درخت اور پھل لیسے اور اگر موہ مشتری کے خریدنے کے بعد لگا تو بھی یہی
 حکم ہے اور اگر موہ مشتری کی خرید سے پہلے لگا تھا پہر مشتری نے اسکو توڑ لیا
 تو شفیق اسکو حصہ کی قدر زمین کم کر کے دی باب ما یجب فیہ الشفعۃ و

وہاں سے
 شفیق

بالایکب اسباب میں شفعہ کے وجوب اور عدم وجوب کا بیان سے
 مسئلہ شفعہ اسی زمین میں واجب ہوتا ہے جو مال کے بدلہ پر کسی ملک ہو جائے
 مسئلہ عروض اور نادر مکان اور درخت جو بغیر زمین کے بچا جاوے
 اوس میں حق شفعہ واجب نہیں ہوتا اگر حویلی عورت کو مہر میں دی باز میں اجرت
 کے بدلہ کسیکو دی باز میں یا حویلی عورت نے خلع کے بدلے میں دی یا ایک
 مکان پر بیع ہو تو بیعتی عدا خون کے مقدمہ میں با غلام کو آزاد کیا اوس سے حویلی
 باز میں لے کر یا کسیکو حویلی باز میں دیا الی اور کچھ اوسکو بدلہ میں نہ ٹھہرایا تو شفعہ کو
 شفعہ علیکا مسئلہ جو زمین یا مکان بائع کو اختیار کی شرط پر بکا جب تک بائع کو
 اختیار بچہ لے کر یا ہر تب تک اوس میں شفعہ واجب نہیں ہوتا مسئلہ اگر زمین
 کی بیع فائدہ ہوئی اوس میں حق شفعہ نہیں ہے ہر چہ شتری اوس میں مکان بنا لے اور
 اوس بیع کے فسخ کا حق جاتا رہے تب شفعہ واجب ہو مسئلہ اگر سا جو کی زمین
 سا جیون نے اوس میں بانٹ لی اوس میں شفعہ کو شفعہ نہیں پونجا مسئلہ اگر شفعہ
 نے اپنا حق شفعہ شتر کو دیدیا ہر شتری نے بیع قاضی کے حکم سے سبب
 خیار ردیت کے یا سبب شرط خیار کے یا سبب عیب کے بائع کو ہیرے
 تو اوس میں شفعہ کو حق شفعہ نہیں اور اگر بغیر حکم قاضی کے ہیرے تو شفعہ کو
 شفعہ ملے یا مسئلہ اگر بائع کا اقالہ کیا تو شفعہ کو شفعہ لیکا باب مہطل
 بہ الشفعہ بیان میں اول امور کے جن سے شفعہ جاتا رہتا ہے مسئلہ

شفعہ
 پر بیع

اگر شفیع نے بیع کی خبر سنی اور فوراً اسکی جگہ اسوقت اپنا شفعہ طلب کیا تو
 شفعہ باطل ہو گیا یا شفیع نے سنا اور اسوقت بائع کے پاس مالک کو کون کے
 سامنے در صورتیکہ بیع بائع کے پاس ہو یا مشتری کے پاس مالک یا اس بیع پر جا
 لو کون کو سامنے شفعہ طلب کیا تو شفعہ باطل ہو گیا اور وہ خبر بدلے کی شفیع پہنچے
 مسلمہ اگر شفیع مر گیا تو حق شفعہ جاتا رہا اور مشتری کے مرنے سے حق
 شفعہ نہیں جاتا مسلمہ جس مکان کے سبب سے شفیع حق شفعہ بیع میں مانگتا
 تھا اگر اس مکان کو شفیع نے کچلے یا تھپکے بیع کر دیا اور قاضی نے اسے اسکو شفعہ
 نہ لایا تھا تو شفعہ باطل ہو گیا اور جس شفیع سے مول لیا اسکو بھی وہ شفعہ ملیگا خود
 خریدار ہو یا وکیل ہو مسلمہ اگر زید نے عمر سے مکان خریدا اور بکرنے کہا کہ اگر
 اس مکان کا کوئی اور حصار نکلے تو میں عمر کا ضامن ہوں اور بکر شفیع تھا تو اس ضامن
 سے اسکا شفعہ باطل ہو گیا مسلمہ اگر زید نے ایک مکان خریدا یا زید کو وکیل
 نے یا اور کسی نے زید کے لئے خریدا تو حق شفعہ پونہ بیچکا مسلمہ اگر شفیع
 نے سنا کہ فلاں مکان ہزار روپہ کو بکھا سو اسوقت حق شفعہ مشتری کو دیا لا بھر
 اسکو معلوم ہوا کہ ہزار سے کم کو بکھا یا گھوٹا یا جو کے بدلے بکا کہ وہ غلہ ہزار کا
 تھا یا زیادہ لکھا تھا تو اب شفیع کو شفعہ ملیگا اور اگر یہ معلوم ہوا کہ ہزار روپہ کی خبر غلط
 کے بدلے بکا تو شفعہ ملیگا مسلمہ اگر شفیع نے سنا کہ فلاں مکان زید نے
 مول لیا سو اسوقت حق شفعہ دیا لا بھر تحقیق ہوا کہ عمر نے مول لیا تو اب شفیع کو

دعوے شفعہ کا پونچھا سے مسئلہ اگر بائع نے شفعہ کی طر فکی گز گز بہر زمین چوڑ کر
 باقی زمین بھی تو شفعہ کو شفعہ کا دعوے نہ پونچھا مسئلہ اگر ایک مکان کا ایک
 حصہ معین ثمن کے بدلے خرید بعد اسکے باقی مکان خرید تو شفعہ کو فقط حصہ
 میں حق شفعہ لیگا باقی میں نہیں مسئلہ ایک مکان مشتری نے قیمت پر خرید
 پہر قیمت کے بدلے بائع کو کپڑا دیا تو شفعہ پر قیمت ہی دینا آدگی کپڑا نہیں
 مسئلہ شفعہ کا شفعہ باطل کر نیکے لئے جیلہ کرنا اور ایا جیلہ کرنا جس میں کوہ
 نہ دینا آدمی مکروہ نہیں مسئلہ اگر کئی مشربون نے ایک مکان خرید تو شفعہ
 کو اختیار ہے کہ ان میں سے بعض کا حصہ حق شفعہ کی روسی لیلے اور اگر کئی باقون
 ایک مشتری کے ہاتھ بچا تو شفعہ کو اختیار نہیں کہ بعض بائع کا حصہ لیلے اور بچا
 چوڑ دے مسئلہ اگر مشتری نے آدمی حویلی پہر بانٹ لی تو شفعہ چاہی تو بہر
 مشتری کے حصہ کی لیلے مسئلہ اگر میان نے مکان بچا اور ماذون
 غلام ماذون شفعہ ہو تو میان سے اپنا شفعہ لے سکتا ہے ایسی ہی اگر ماذون کو
 غلام نے بچا اور میان اس کا شفعہ ہو تو میان اپنا شفعہ اس سے لے سکتا ہے
 مسئلہ اگر گھر لڑکے کے باپ نے یا وصی نے اس لڑکی کا شفعہ مشتری
 کو دید یا تو درست ہے اور اگر وکیل نے جو شفعہ کی طلب کے لئے مقرر تھا شفعہ
 دید یا تو بھی درست ہے کتاب القسمة یعنی ملی ہوئی چیز کے بانٹنے کے مسئلے
 مسئلہ جو حصہ سب چیز میں پہلا ہوا ہے اس حصہ کو اکٹھا کر دینا اس کو قیمت

یعنی بانٹا کئی بن سو بانٹنے میں دو باتین پائی جاتی ہیں ایک سیم کہ حصہ کا جدا
اور الگ کرنا دوسرے سیم کہ ایک حصہ دوسرے حصہ بدلجا دی تو مثلی یعنی
کیلل اور موزون اور متغارب عددی چیزوں کے بانٹ میں جدا اور الگ کرنا
چاہیے اور غیر مثلی میں مبادلہ چاہیے تو مثلی چیز و بن ایک شریک کو اختیار
کہ اپنا حصہ دوسرے شریک کی غیبت میں بانٹ کر الگ کر لے اور غیر مثلی میں
انہیں مسئلہ اگر ایک مال میں کئی شریک ہیں اور بن سب زیادہ عمر و موجود ہیں
اور باقی غیر موجود ہیں اور زیادہ عمر سے کہا کہ سیرا حصہ بانٹ دی اگر وہ
مال ایک جنس ہے تو حاکم عمر سے زبردستی ہوا دی اور اگر اجناس مختلف ہیں تو
زبردستی نکرے مسئلہ مستحب ہے کہ قاضی بانٹنے کیو سبط ایک شخص مقرر کرے
کہ وہ بیت المال سے اپنی روزی پا دی اور شریکوں کی کچھ نلے اور بانٹ دے
اور اگر اسکو بیت المال سے زین تو سب شریکوں سے برابر اسکی اجرت دلا دے
مسئلہ بانٹنے والا عدل اور امین اور بانٹ کو مسئلے جانا ہو مسئلہ قاضی
ایک شخص کو بانٹ کے لئے ہر مقدمہ میں معین نکرے مسئلہ کئی بانٹ والوں کو
ایک بانٹ میں قاضی شریک نہونے دی مسئلہ اگر کئی شریکوں نے قاضی
سے کہا کہ حکو غفار فلا نے سے میراث ملی ہے سو بانٹ دو تو جب تک وہ شریک
مورث کے مرنے کی بابت اور اسکی بابت کہ اسبق قرار سکوارث میں گواہ
نگذرا نہیں تک قاضی بانٹے اور اگر شریک منقول چیز کا بانٹا چاہیں تو قاضی

بانٹ دے مسئلہ اگر کئی شرکون نے کہا کہ میں عمار مولیٰ جو اسکو با
 دیو تو فاضی بانٹ دے مسئلہ اگر کئی شرکون نے ملک کا دعویٰ کیا عمار
 کی تو بھی فاضی بانٹ دے مسئلہ اگر دو شرکون نے ایک مکان بانٹا جائے
 اور گواہ گذرانے اس بات پر کہ وہ مکان ہمارے قبضہ میں ہے تو فاضی نہ بانٹ
 دے جب تک اسباب کے گواہ گذرین کہ وہ مکان انہیں شرکوں کا ہے مسئلہ
 اگر دو شرکون نے اپنے مورث کی مرثیہ پر اور سب وارثوں نے کتنی پر گواہ
 گذرانے اور مکان انہیں کے قبضہ میں ہے اور ایک وارث اور غائب ہوا
 لڑکا ہے تو فاضی ان دو تو لکی درخواست کے بموجب دس حصہ کو بانٹ دی
 اور دلیل بادعی کیلئے کہ وہ اس غائب کا یا لڑکے کا حصہ اپنی قبضہ
 میں رکھے مسئلہ اگر کئی شرکون میں سے بعض شرکون نے خریدی ہوئی
 مکان کو ایک شریک کی نصیب میں بانٹنا یا تو فاضی تقسیم کر دی جبکہ وہ غائب
 شریک بھی حاضر نہ ہوئے اور اگر غائب وارث کے قبضہ میں ہے یا لڑکی
 کے قبضہ میں ہے یا کئی وارثوں میں سے ایک وارث موجود ہے تو بھی بانٹ نہ لگی
 مسئلہ اگر ایک مال میں کئی شریک ہیں اور ایک اور نہیں سوا بانٹا جائے
 در صورتیکہ بعد بانٹنے کے ہر ایک کو اپنی اپنی حصہ کا فائدہ حاصل ہوگا تو نوہ
 مال بانٹا جائیگا اور اگر بانٹنے سے ہر ایک کو ضرر ہوگا تو نہ بانٹا جائیگا لڑکان
 بانٹنے پر سب راضی ہو گئے تو البتہ بانٹا جائیگا اور اگر بعض شرکوں کا حصہ یاد

سے سو بانٹنے سے اونکو فائدہ ہے اور بعض کا حصہ تھوڑا ہی سو بانٹنے
 سے اونکو نقصان ہے نو صرف زیادہ حصہ والوں کا حصہ اونکو کہنے پر بستہ
 بانٹ دیا جائیگا مسئلہ اگر ایک جنس کا اسباب ہو تو بانٹ دیا جائیگا مسئلہ
 اگر اسباب دو جنس کا ہو اور جو اہرات اور غلام اور جام اور کنوان اور سکی
 بلارضا مندی سب شرکیوں کے نہ بانٹیں گے مسئلہ اگر کئی حویلیان شرکت
 کی ہن یا ایک حویلی اور کہنی کی زمین ہے یا ایک حویلی اور دوکان ہی تو ہر چیز
 الگ الگ بانٹی جائیگی مسئلہ بانٹنے والے کو چاہئے کہ جس مکان کو بانٹی گا اس کا
 نقشہ کہنیچو اور حصہ برابر دست لگا دے اور گز سے ناپے اور مکان کی قیمت
 ٹھہرا دے اور ہر حصہ کو واسطی آمد و رفت کی راہ اور پانی ملنے کا مقام تجویز
 کرے ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ کرے اور ہر حصہ کا نام رکھے کہ یہ پہلا حصہ یہ دوسرا
 حصہ تیسرا حصہ غیرہ درشرکیوں کے نام لکھ کر قرعہ ڈالے تو جس کا نام پہلے
 نکلے اس کا پہلا حصہ اور جس کا دوسری بار نکلے اس کا دوسرا حصہ اور دوسری
 بانٹ میں غلامی مگر شرکیوں کی رضامندی سے مسئلہ اگر مکان بانٹا گیا
 اور ایک شرکاء کو پانی لانے کی راہ باراستہ کی گلی دوسری ملک میں ہو کر پڑے
 اور بانٹنے کی وقت ہوں نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ شرکاء اپنی راہیں اور طرف سے
 نکال لے اگر ہو سکے اور جو اور طرف سے نہ نکل سکے تو ایسا بانٹ فسخ کر دے
 مسئلہ اگر ایک حویلی کا بیچے کا مکان اور بالا خانہ دونوں اور ایک حویلی کا

صرت نیچو کا مکان اور ایک حویلی کا صرت بالا خانہ شرکت کا ہے تو ہر ایک کی الگ
 الگ قیمت لگا کر قیمت کے بموجب بانٹا جا دیا گیا مسلمہ اگر مکان شریکوں میں بانٹا
 گیا پہر کسی نے کہا کہ ہمارا حصہ نہیں ملا اور دو بانٹنے والے گواہی دین کہ بلا
 تو ان بانٹنے والوں کی گواہی جانی جائیگی مسلمہ اگر پہلے شریکوں نے اقرار کیا
 کہ ہمارا حصہ مل گیا پہر ایک شریک نو دعویٰ کیا کہ میرے حصہ میں سے کچھ تھوڑا
 قتلانے شریک کے قبضہ میں ہے تو اسکا کہنا نمانیں گے مگر گواہی گواہی کے ساتھ
 اور ایک شریک نے اپنے دو سر شریک عمر سے کہا کہ میں نے اپنا حصہ سٹا یا تھا
 سو اوس میں سے کچھ تو نے لے لیا تو عمر قسم سو جو کچھ کہو وہی ٹھیک ہو اور اگر دعویٰ
 نے بون لکھا کہ میں نے اپنا حصہ پایا تھا یہی دعویٰ کیا کہ فلاں جگہ تک حصہ
 میرا ہے اور مجھ کو نہ پایا اور شریک نے اسکو جھوٹا بتایا تو وہ نو کو قسم دینگے اور
 بانٹ کو فسخ کرینگے مسلمہ اگر بانٹ میں غبن ظاہر ہو گیا تو بانٹ کو فسخ
 کرینگے مسلمہ اگر زید اور عمر وغیرہ شریک تھو اور خیرٹ گئی پہر زید کے حصہ
 میں سے کچھ تھوڑا غیر معین کسی اور کا نکلا کہ اوسکی لیا تو جس قدر زید کے پاس سے
 جاتا رہا اوس قدر کے حصہ کے موافق زید عمر کے حصے میں سے دلا پا دیا اور
 بانٹ کو فسخ کرینگے مسلمہ اگر دو شریکوں نے ایک حویلی میں رہنے کی یادو
 حویلیوں میں رہنے کی اپنی اپنی ٹھہرائی یا ایک غلام یادو غلاموں سے خدمت کی
 اپنی اپنی باری باری غمر کی یا ایک حویلی کی یادو حویلیوں کی اجرت کی بابت باری

مقرر کی نو درست ہو اور اگر باری ٹھہرائی آجستہ میں ایک غلام کی باد و غلاموں
 کی یا ایک خچر کی باد و خچرو کی یا سواری میں ایک خچر یا دو خچرو کی یا ایک درخت
 کے بیوہ میں یا بکر می کے دودھ میں نو درست نہیں کتاب المزارعت
 یعنی کھیتی کر نیکے مسئلے مسئلہ بون ٹھہرا کر کھیتی کرنا کہ جو پیدا ہو اوس میں سے
 کچھ کھیت کر نیا الیکو لے اسکو مزارعہ کہتے ہیں مسئلہ مزارعہ کرنا درست ہی
 بشرطیکہ اوس زمین میں کھیتی ہو سکتی ہو اور مالک زمین کا اور کھیت کر نیا اودو
 عاقل بالغ ہوں اور مدت مزارعہ کی بیان کجا دی یعنی بیہ کی سعاد اور بیہ کہ
 بیج کسکا اور کون جس بولی جائیگی اور بیہ کہ جسکا بیج نہ بویا جاوی اسکا حصہ
 کس قدر ہے اور بیہ کہ زمین بونیو الیکے حوالہ کر دجا دی اور بیہ بیان ہو جا
 کہ جس قدر پیدا ہو اوس میں زمین والیکا اور بونے والیکا سا جہا ہے اور بیہ کہ
 زمین اور بیج زید کا اور بیل او کام کرنا عمر کے تعلق با بیہ کہ زید کی اور بیج اور بیل وغیرہ
 سب عمر کے تعلق با بیہ کہ صرف کام کرنا عمر کے تعلق اور باقی سب زید کا
 مسئلہ اگر بون ٹھہرا کہ زمین اور بیل زید کی اور بیج اور کام کرنا تعلق عمر
 کے یا بون کہ بیج زید کا اور باقی سب عمر کے تعلق یا بون کہ ایک کیو اسطر
 دو دونوں کچھ قدر معین پیدا ہوئی میں سے ٹھہرا دیا یا ایک کیو اسطر پانی کے
 قریب کا اوگا ہوا ٹھہرا دیا یا بون ٹھہرا کہ بیج والا اپنا بیج لیلے اور باقی حو
 سچے وہ دونوں کے سامنے میں ہے یا بون کہ اول محصول مجرا دیکر باقی

دو نو شریک ہیں تو فزارعہ فاسد ہو گئی مسئلہ اگر فزارعہ فاسد ہو گئی تو کہتے
 زمین و البکو ملکا اور دوسرے کو فردوری مثل ملیگی یا دوسرے کام کے لائق یا
 زمین کے لائق مگر ٹھہرائی ہوئی سے زیادہ فردوری نہ بیگئے مسئلہ اگر
 فزارعہ کا عقد ٹھیک ہوا تو جو پیدا ہو وہ جیسا ٹھہرائی تھا اسی طرح بانٹ لیں اور
 اگر کچھ پیدا نہ ہو تو کہتے کرنیو البکو کچھ نہ با جائیگا مسئلہ بعد عقد فزارعہ کو
 جو انکار کرے یعنی ٹھہری ہوئی کے بموجب کام نہ کرے اس سے زبردستی کام
 نہ لیں بان پیچ والا اگر نہ کرے تو اس پر جبر کر بیگئے مسئلہ دو نو زمین سے ایک
 بھی اگر مر گیا تو عقد فزارعہ باطل ہو گیا مسئلہ اگر مینا یعنی مدت فزارعہ کی
 گزرنی اور کہتے ابھی تیار نہیں ہوا تو کہتے کرنیو البکو زمین کا جبر مثل بیاد بگا
 مدت کے گزرنے سے جس تک کہتے تیار ہو مسئلہ کہتے پر جو خرچ ہو جیسی
 کاٹنے والوں اور دائیں چلائو والوں اور سیلا بنو والوں اور کہلیان لگانو والوں
 کی فردوری تو یہ خرچ دو نو تکے ذمہ ہر ایک کی حصہ کے موافق ہو گا پھر اگر یہ
 خرچ کہتے کرنیو البکو کے ذمہ پر ٹھہرائی تو فزارعہ فاسد ہے کتاب مسافات
 اپنے درخت کسی مرمت کرنیو البکو دینا یوں ٹھہرا کر کہ اسکا سیوہ مالک اور اسکا
 ساتھ میں ہے اسکو ساقاۃ کہتے ہیں مسئلہ مسافات اور فزارعت کا
 ایک حال ہے مسئلہ درختوں کی بابت اور انگور دن کی بابت اور ترکاریوں
 کی بابت اور بیگونے درخت کی بابت عقد مسافات کرنا درست ہے مسئلہ

مسافات

اگر میوہ لگے ہوئے درخت مسافات پر پڑے تو اگر مسافات دالیکے کام کے
 سب میوہ میں کچھ بادی ہوئی ہو تو نو دست ہی اور اگر میوہ بک چکا ہو تو دست
 نہیں جیسو فرارۃ مسئلہ جب عقد مسافات فاسد ہو جاوے تو درخت کی
 سپرد کئے اوسکو اجر مثل لیکن مسئلہ اگر دونوں میں سے کوئی مرگے تو عقد
 مسافات باطل ہو گیا مسئلہ اگر کام کرنا چاہو یا بیمار ہو کہ کام نہ کر سکتا ہو
 یا اب کچھ غدر ہو تو عقد مسافات کرنا جائز ہے جیسے فرارۃ کتاب لذبا تح
 ذباح جمع ذبیحہ کی ہے اور ذبیحہ اوسکو کہتے ہیں جو ذبیح کیا جاوے اور ذبیح کردن
 کی رگین کاٹ ڈالنے کو کہتے ہیں مسئلہ مسلمان ہودہی اور نصرانی اور لڑکی
 اور عورت اور گونگے اور ختنہ کئے ہوئے کا ذبیح کیا ہوا حلال ہے مسئلہ
 مجوسی اور بت پرست اور مرند اور احرام باندہ ہوئی کا اور جو قصد آدم کرے
 وقت بسم اللہ ترک کرے اوسکا ذبیح کیا ہوا حلال نہیں اور اگر بسم اللہ کہنا
 بہر لگیا تو حلال ہے مسئلہ اگر ذبیح کرنے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے
 ساتھ کسی کو یاد کیا یا ذبیح بوقت بولنکہا کہ الہی فلا نے کیطرس قبول کر نوہ
 ذبیح کردہ ہے اور اگر جانور کے پچھاڑنے سے پہلے بولنکہا تو مکروہ نہیں ہے
 ذبیح کرنا حلق اور سینہ کے درمیان میں چاہئے اور کہانے پینے کی اور سانس
 کی اور دوشہ رگین خون کی کاٹنا چاہئے اور اگر انہیں سے نین ہی رگین کٹ
 گئیں تو بھی کافی ہے مسئلہ اگر ناخن باسنگ یا ڈھری یا دھت سی بشرطیکہ

نیز جاب

بدھن میں چیریں لگی ہوئی نہون بدن سے غلط کی ہوئی ہون یا پاد بادی کے
 پتھر سے اور جو چیز جو بھاڑ کے خون بھاتی ہو اس سے ذبح کیا تو درست ہی
 مگر انکلی میں لگی ہوئی ناخن اور منہ میں لگے ہوئی دانت سے اگر ذبح کیا تو درست
 نہیں وہ جانور حرام ہے مسئلہ نیز خبر ہی سے ذبح کرنا مستحب ہے مسئلہ
 گردن کی ہڈی تک رگ کاٹنا یا سر الگ کر دینا یا بیہ کبیرف سے ذبح کرنا مکروہ
 مسئلہ اگر شکاری جنگلی جانور آدمی سے لکھا تو اسکو ذبح کرنا جائز اور اگر
 آدمی کے گہر کا رہنے والا پلاؤ جانور جنگلی ہو کر بھاگایا کوڑے میں گر پڑا تو وہ
 زخمی کر دینے سے ذبح ہو جاتا ہے مسئلہ اونٹ کو سحر کرنا یعنی سینہ کے پاس
 سے اسکی گردن کاٹنا اور گامی بکری کو ذبح کرنا یعنی سر کے پاس سے اسکی
 گردن کاٹنا سنت ہے اور اسکی برخلاف کرنا مکروہ ہے مگر حلال ہو جانا ہے
 مسئلہ مادہ کی ذبح ہونے سے اسکی پیٹ میں کا بچہ حلال نہیں ہو جاتا
 فصل فیما یحلال کلمہ و ما لا یحلال یعنی کس جانور کا کھانا حلال اور کس کا حلال
 نہیں مسئلہ چار پائی جانور دھین سے جتنے دانت ٹیڑھے ہوتے ہیں اور
 چڑیو نہیں سے جو چڑیا بچہ سے شکار کرتی ہو وہ حلال نہیں مسئلہ ادنیٰ قسم کا تو
 جو کہیت کہا یا کرنا ہے حلال ہے اور ادنیٰ قسم کا جو مردار کہا یا کرنا ہے حرام
 مسئلہ کفتار اور گھہ اور بڑا در کھو ۱۱ در کھیرے جو گہر کے سوراخوں میں ہا کر
 ہیں اور بستی کا گدھا اور خچر اور گھوڑا حلال نہیں اور خرگوش حلال ہے مسئلہ

فصل فیما یحلال
 و ما لا یحلال

جس جانور کا کھانا حلال نہیں اسکو ذبح کرنے سے اسکا گوشت اور جگر باک
 ہو جاتا ہے مگر آدمی کا اور سور کا ذبح ہونے سے جگر اور گوشت پاک نہیں ہوتا
 مسلمہ دریائی جانور نہیں کسی صفت پر بھی مچھلی حلال ہے جو جینی شکار
 کی اور کوئی جانور حلال نہیں اور جو مچھلی دریائین خود مر گئی وہ حلال نہیں اور
 مچھلی کھانے سے ذبح کے حلال ہے جیسے شیر ہی مسلمہ اگر جانور جینا اور
 معلوم نہیں ہونا پھر ذبح کر نیکی بعد اگر وہ بھڑکایا یا اس میں خون نکلا
 تب تو حلال ہے اور نہیں تو نہیں اور اگر ذبح کرنے وقت معلوم ہو کہ نہ
 ہے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ نہ پھڑکے یا خون اس میں سے نکلے +
 کتاب الاضحیۃ یعنی قربانی کر نیکی مسلمہ قربانی کرنا اپنی طرف سے
 اور مسلمان پر جو ضرر و مفہم اور تو نگر ہو واجب ہے اور اپنی لڑکے کی بطن فسی کرنا واجب
 نہیں بکرا بکری تینڈا بہیر ایک سے کم نہیں اور اونٹ اور گائے بیل ساتون
 حصہ کسی کم نہیں بکری عید کی بسم کی ریت سے بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی
 کا وقت ہے مگر شہر والا عید کی نماز ہونے سے پہلے ذبح کرے اور گائے اونٹوں کو
 اعتبار ہے اور جو جانور منڈا یا خسی یعنی بدھیایا دیوانہ ہو اسکو قربانی کرنا
 جائز ہے اور آندھ اور کانے اور بہت دبلے اور لنگڑے اور جسکا کان
 بہت سا کٹا ہو یا دم بہت سی کٹی ہو یا جسکو کم سو جینا ہو یا جسکا جوڑ زیادہ
 کاٹ لیا ہو اسکو قربانی کرنا درست نہیں اور اونٹ اور گائے اور بہیر اور بکری

شرح صحیح

خواہ نہ ہو خواہ مادہ کی قربانی چاہیے مگر قربانی کا بانور اگر کبریٰ وغیرہ
 ہو تو اب ہو کہ دوسری برسمین لگا ہوا اور گاڑ دو برس سے کم کی ہوا اور اوٹ
 پانچ برس سے کم کا ہوا اور بہتر بکری اگر پوری سات مہینہ کی ہو جادو تو بھی جائز
 ہے اور اگر سات آدمیوں نے ایک گاڑی یا اوٹ قربانی کو لیا پھر قربانی کرنی
 سے پہلے ایک شخص انہیں کام گیا سوا دسکو وارثوں نے باقی حصہ وارثوں سے
 کہا کہ تم اپنی طرف سے اور اسکی طرف سے قربانی کر دو تو یہ قربانی جائز ہے
 اور اگر ساتوں شریکوں میں سے ایک نصرانی یا مرتد یا باطلان ہو مگر اسکی
 نیت قربانی کی نہیں ہو اسکو گوشت مقصود ہو تو وہ قربانی کیسکی بھی طرف سے
 جائز نہوگی اور جائز ہے کہ قربانی کا گوشت خود کھا دے اور مالدار کو کھلا دے
 اور بکری رکھی اور تخب بہم ہو کہ نہائی سے کم خیرات کرے اور قربانی کے جانور
 کا چمڑا خیرات کر دے یا کام میں لادے جیسی تھیلا بنایا یا چلنی بنائی اور تخب ہو
 کہ اپنے ہی ہاتھ سے ذبح کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور یہودی یا
 نصرانی سے ذبح کرنا اسکا مکروہ ہے اور اگر زید اور عمرو نے اپنا اپنا جانور
 قربانی کیا سطلی ٹھہرایا پھر زید نے عمرو کا جانور اپنی طرف سے اور عمرو نے زید کا
 جانور اپنی طرف سے قربانی کر ڈالا تو دونوں کی طرف سے قربانی ہوگئی اور ایک
 کو دوسرے سے کچھ دلا یا بنجائیکا کتاب لکرا ہتہ یعنی ممنوع چیزوں سے
 کا بیان مسئلہ جو حرام سے نزدیک ہوا اسکو مکروہ کہتے ہیں اور امام محمد

جائز ہے

نے صریح کہا ہے کہ جو مکروہ ہے وہی حرام ہے کچھ فرق نہیں فصل
 فی الاکل و الشرب یعنی کہانے پینے کا بیان مسئلہ کہ تبا کا دودھ بکرو
 سے مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا تیل بد نہیں لگانا وغیرہ
 لگانا مرد اور عورت دونوں کو مکروہ ہے اور رانگ اور کا پنچ اور بلور اور عقیق
 کے برتن کا استعمال کرنا منع نہیں مسئلہ ایسے برتن میں پینا جس میں چاندی
 کا کام ہو اور ایسے برتن پر سوار ہونا جس پر چاندی کا کام ہو اور ایسی کسی پر
 بیٹھنا جس پر چاندی کا کام ہو حلال ہے مگر جب مقام پر چاندی لگی ہو اور کسی پر کچھ
 مسئلہ حلال اور حرام کے مقدمہ میں کافر کا کھانا مان لینے کے مثلاً ایک کافر
 گوشت لایا اور اوسنی ظاہر کیا کہ مسلمان نے ذبح کیا ہے یا مسلمان سوچنے
 سے مول لیا ہے تو اوسکو کھانا حلال ہے اور اگر اوسنی کہا کہ میں نے مجوسی یا ہندو
 سے مول لیا ہے تو اوسکا کھانا حرام ہے مسئلہ یہ اور ماذون ہونے کی
 باب میں غلام اور لڑکے کا کھانا معتبر ہے مثلاً غلام بال لڑکا کچھ چیر لایا اور کہا
 کہ میرے ہاتھ یہ یہ یعنی سوغات نکو فلانے شخص نے یہ بھی ہے یا انہوں
 نے کہا کہ ہم تجارت کے لئے ماذون ہیں تو اولیٰ بات پر یقین کرنا چاہی
 مسئلہ دنیا کے معاملات میں فاسق کی بات پر یقین کرے اور دین کے
 کاموں میں فاسق کے کہنے پر یقین کرنا چاہیے مثلاً ایک فاسق نے کہا کہ یہہ پاک
 ہے یا نا پاک تو اس پر یقین کرے اپنی عقل سے سوچ کر وضو یا تیمم کرے

مسئلہ اگر شادی وغیرہ کا کہنا کیا نیکو کسی نے بلایا اور اس مجلس میں کچھ
 کہیل تا شاہی یا راگ ہونا ہے اور یہ شخص عوام اور ادنیٰ غیر مقبر لوگوں میں
 نو دمان جا کر بیٹھ جاوے اور کہنا کہا کر چلا آوے اور یہ شخص اگر ادنیٰ لوگوں
 میں سے نہیں ہے ایسا ہو کہ لوگ اسکو کام کی سند پکڑتے ہیں اور منع کرنیکی قدرت
 رکھتا ہے تو اس کام سے منع کر دے اور اگر منع نہیں کر سکتا ہے تو دمان
 نہ بیٹھ دمان سے چلا آوے فصل فی البسینہ پوشاک کا بیان مسئلہ
 ایسا کپڑا جسکا تانا بانا دونوں ریشم کا ہو اسکو حریر کہتے ہیں اسکا پہنا مرد کو
 حرام ہے اور چار اوگل چوڑی سبجان اسکی لگانا حلال ہے اور عورت کو
 اسکا پہنا بھی حلال ہے مسئلہ حریر کا تکیہ لگانا اور پھونا پہنانا مرد کو بھی
 حلال ہے مسئلہ ایسا کپڑا جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا یا اذن کا
 ہو اسکا پہنا مرد کو حلال ہے اور جسکا بانا ریشم کا ہو وہ فقط زانی میں پہنا
 حلال ہے مسئلہ سونیکا یا چاندی کا زبور مرد کو پہنا حرام ہے اور چاندی
 کی انگوٹھی اور کمر بند اور تلوار کا ساز مضائقہ نہیں اور بادشاہ اور قاضی کو
 سوار اور دنگو انگوٹھی بھی پہنا بہتر نہیں ہے اور پتھر اور لوصی اور پتیل اور
 سونے کی انگوٹھی پہنا حرام ہے مسئلہ نگینہ کے سوراخ میں سونے کی
 کیلین جیڑنا اور دانتوں کا چاندی کے نارون سے باندھنا حلال ہے مگر سونیکے
 نار سے دانتوں کا مضبوط کرنا حلال نہیں مسئلہ لڑکو کو سونا اور حریر پہنا کر دے

نہی

سے مسئلہ رد مال و نفقہ کر نکو اور ناک صاف کرنے کیو سطر کہنا اور بات
 باور کہنے کے لئے اور غلطی پر ڈور باندھنا مکروہ نہیں فصل فی النظر
 والممسس یعنی دیکھنے اور چہونے کا بیان مسئلہ بیگانی خمرہ عورت کو دیکھنا
 جائز نہیں مگر در صورتیکہ شہوت نہ آتی ہو تو منہ اور منبلیان دیکھنا مضائقہ نہیں
 مسئلہ جسکو شہوت آتی ہو اسکو جائز نہیں ہے کہ خمرہ بیگانی عورت کا
 منہ دیکھے مگر حاکم اور گواہوں کو دیکھنا مضائقہ نہیں مسئلہ جائز ہے کہ طبیب
 عورت کے مرض کی جگہ دیکھو مسئلہ مرد کا دیکھنا ناف سے اوپر اور زانو سے
 نیچے جائز ہے اور یہی حال ہے اگر عورت عورت کو دیکھو یا عورت مرد کو دیکھے
 مسئلہ اپنی سنگوہ عورت یا اپنی باندی کی شرمگاہ کو دیکھنا مضائقہ
 نہیں مسئلہ جس عورت سے ایسا مانا ہو کہ اس سے نکاح کبھی درست نہ ہو اسکو
 محرم کہتی ہیں سو ایسی عورت کا منہ اور سر اور سینہ اور پند لیان اور بازو و
 مضائقہ نہیں اور پٹیا اور پٹ اور رانیں اوسکی دیکھنا جائز نہیں مسئلہ
 جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اسکا چہونا بھی جائز ہے غیر کی باندی اپنے
 محرم برابر سے مسئلہ خریدنے والے کو جائز ہے کہ وقت خریداری باندی
 کا منہ اور سر اور سینہ اور پند لیان اور بازو و منہ سے چہولے اگرچہ شہوت سے
 مسئلہ بالغہ باندی کو صرف ایک تہ بند ماکر لوگوں کی سامنے کرنا جائز نہیں ہے
 مسئلہ خفی اور محبوب اور مخفیٹ مرد و عورتیں شمار ہیں مسئلہ غلام اپنی بیوی

مصلحت خیر
مصلحت خیر

کے حق میں جنبی کی طرح ہر مسئلہ اپنی باندی سے اوسکی بلا اجازت بھی
اور بی بی سے اجازت کے ساتھ غزل جائز ہے فصل فی الاستبراء
و غیرہ عورت کے رحم کو صاف رکھنے وغیرہ کا بیان مسئلہ جب آدمی باندی
کا مالک ہو تو اس پر سہرا کسی پہلے اوس باندی سے صحبت اور ساس کرنا اور
اوسکی شرمکاء کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ اگر دو بہنیں ایک شخص
کی باندیاں ہیں سو اوسنوں دونوں کا نہ شہوت سے چومنا نواب اوسکو اون دونوں
کے ساتھ صحبت کرنا اور اب کام کرنا جس سے صحبت کو جی چاہی لگو حرام ہو گیا
جب تک اونہیں سے ایک کو اپنے اور چکر رام نہ ٹھہرائے کہ ایک کیسکو تملیک کر دے
یا سیکے ساتھ نکاح کر دے یا آزاد کر دے مسئلہ مرد کو مرد کا چومنا اور انگلیں
ہو کر ملنا صرف ایک تہہ باندی ہوئے کی حالت میں مکروہ ہے اور اگر اور کچھ بھی
بدن پر پہنے ہوں تو جائز ہے جیسے مصافحہ جائز ہے فصل فی البیوع
والاحتکار وغیرہ یعنی خرید اور فروخت اور غلہ فروشی وغیرہ کی مسئلہ
مسئلہ گوہ بیچنا مکروہ ہے اور گوہ بیچنا مکروہ نہیں مسئلہ اگر زید غمڑ کی
باندی کو بیچنا ہے اور یوں کہتا ہے کہ عسیر و محکوم اسکے بیچنے کیواسطے
دکیل کیا ہے تو اوس باندی کا مول لینا جائز ہے مسئلہ اگر مسلمان یوں
نے شراب بچکر دین ادا کیا تو مسلمان دائن کو وہ روپیہ لینا مکروہ ہے اور اگر
کافر دین نے شراب بچکر دین ادا کیا تو مسلمان کو لینا مکروہ نہیں ہے

مصلحت خیر
مصلحت خیر

مسئلہ ایسے شہر میں آدمی ابو رچا را پا یونکا فوت بند کر کہنا مہنگا ہو سکی
 نیت پر جہاں لوگوں کو اس بند کر کہنے سے نقصان ہونا ہو کر وہ ہی مسئلہ
 اپنی کہتی کا غلہ بند کر کہنا یا اور شہر سے لاکر بند کر کہنا کر وہ نہیں مسئلہ
 حاکم اوسے صورت میں اپنی طرف سے سرخ ٹھہرا دی جب علم نیچے واسے قیمت
 مناسب ہو کہولی ہوئی زیادتی کرین یعنی نہایت گران بہین مسئلہ شراب
 بنا بنو ایسے اتہ شیرہ بیچنا درست ہے مسئلہ ایسے مکان کو جو شہر سے باہر
 طلوع ہو کر ایہ دینا اسلحہ کہ کرایہ دار اوس میں آگ جلا کر پو جی یا مندر یا گر جا
 بنا دمی یا اوس میں شراب بیچ جائز ہے مسئلہ ذمی کی مزدوری کرنا شراب
 اور ٹھکانے پر جائز ہے مسئلہ کہ کے شہر کے مکان بیچنا جائز گردانگی
 زمین بیچنا جائز ہے مسئلہ قرآن شریف کی دس دس آیتوں پر نذر کرنا
 اور قرآن شریف کے حرفوں پر نفع دینا اور کلام اللہ پر سونا چاندی لگانا
 درست ہے مسئلہ ذمی کو مسجد میں جانے دینا اور ذمی اگر بیمار ہو تو اسکا
 حال پوچھنے کو جانا جائز ہے مسئلہ جانفہ کو حقی کرنا اور گدے کو گھوڑی پر
 ڈالنا اور سوداگر غلام کا بیجا ہوا یہ لینا اور اسکی دعوت قبول کرنا اور اسکا
 جانور عاریت لینا جائز ہے مگر کپڑا پہننا اور روپیہ ہشتر فی کا یہ لینا
 کر وہ ہی مسئلہ خوجے سے کام لینا کر وہ ہی مسئلہ یون عا مانگنا
 کہ الہی بقعدہ الغرض میں مرثک میری خلا فی حاجت رور اگر یعنی عرش پر عزت سے

پیشینہ کی جگہ کی حرمت سے میری حاجت روا کر کر دے اور بون دعا مانگنا کہ الہی
 بمعن ظان میری حاجت روا کر کر دے ہر مسئلہ کر دے ہر شرط بخ کھیلنا اور گنوں
 سے کھیلنا اور جتنے کھیل ہیں سب مسئلہ غلام کے گلے میں بوجھ کا طوق دانا
 کر دے ہر گرفتہ کرنا کر دے نہیں مسئلہ دو ایک واسطو حصہ کرنا جائز ہے مسئلہ
 قاضی کی روزی بیت المال سے مندر کرنا طلال سے مسئلہ باندی اور ام ولد
 کو بغیر محرم کے سفر کرنا طلال سے مسئلہ چوٹے لڑکے کے چچا اور بھائی
 کو جائز ہے کہ اس لڑکے کو اسطو جو خیر ضروری ہو سوسول لین اور بیعین گزارہ
 اور کو باس پرورش پانا ہو اور اگر کسی نے لڑکی یا لڑکا کبکا بڑا یا پانا تو وہ بھی
 اس کو اسطو ضروری خیرین سولے اور بیچے اور چوٹے لڑکے لڑکی کی نان
 ہی کو اختیار ہے کہ اس کو کبکا مزدور کرے یا نوکر رکھا دے کتاب
 احیاء الموات یعنی ناکاری زمین پر کھیتی کرنا مسئلہ موات اس زمین
 کو کہتے ہیں کہ وہ ان پانی نہو یا پانی بہت ہو کہ وہ ان کھیت نہو کے پہرہ زمین
 کبلی ملک نہو اور بستی سواتنی دور ہو کہ اگر کوئی وہ ان سے چلا دے تو
 بستی تک آواز نہ پونہچر سواتنی زمین کو بادشاہ کی اجازت سے جو کوئی آباد
 کرے یعنی کھیتی کے لائق کرے تو وہ زمین اس کی ہو جاتی ہے مسئلہ
 اگر کسی نے موات زمین پر کچھ نشان کیا یا اس میں کوئی خندق کھود یا یا سنگر بنا دیا
 یا جھانڈا لگا دیا تو وہ اس کا مالک نہو جائیگا مسئلہ بستی کے پاس کی زمین

کتاب
 احیاء الموات

کو کہتے کہ نادرست نہیں مسئلہ جس موات زمین میں کنوان کہو و انوسب طرف
 سے ہم گزر زمین کنوین کے گرد کی ادسحاق سے اور موات کو تالاب کا حق
 ہے گزر زمین سے اس کے آس پاس کی مسئلہ اگر کوئی شخص کنوین کے پاس
 اوس ہم گزر زمین کے اندر کنوان کہو دی نوا و سکونہ کہو دے دیگو مسئلہ
 اگر کوئی کافر ادسقد زمین میں سے جتنی زمین سے اس کی درستی ہوتی ہے مسئلہ
 اگر دریا بمسبورات با دجلہ اپنی جگہ چوڑ کر اور جگہ بہی لگا سطرچہ کہہ رہا
 نہیں اسکا نوا دس پہلی زمین پر کہتے کرنا جائز ہے اور پھر دریا دمان اسکا
 سے نوا جائز نہیں مسئلہ اگر موات زمین میں نہر کہو دی بادشاہ کی اجازت سے
 تو وہ مستحق اس کے آس پاس کی زمین کا نہو گا اور اس کو آس پاس کی زمین وہ
 سے کہ اس کو دونوں کنارہ دے گی جہاں اس کی مٹی ڈالی ہو قباب
 مسائل الشرب یعنی پانی لینے میں اپنی اپنی باری اور حصہ مقرر کرنا مسئلہ
 پانی کے حصہ کو شرب کہتے ہیں مسئلہ بڑے بڑے دریا جیسے گنگا جہنا
 بہہ کسی ملک نہیں جو کوئی جگہ سے سوائے پانی سے اپنی زمین سے پیو اور اس
 سے دھو کرے اور پتی اور چمکی کھڑی کرے اور اس سے نہر بن کہو کر اپنی
 زمین کو لجاوے اگر اور سب لوگوں کو ضرر نہو تا ہو مسئلہ جو چھوٹی ندی
 کسی ملک ہو اور کنوین اور حوض نہیں ہر ایک کو اختیار ہے پانی پینے کا اور
 جانور و نکل پلانیگا اگر اپنی زمین اس سے پینے کا اختیار نہیں بہر بہت سے جانور

نزاعی مسئلہ

سے اگر ندی کا مالک اپنی ندی کو دیکھو کہ خراب ہوئی جانی ہے تو اسکو خراب
 سے کہ جانور و نگو پانی پلانے سے لوگوں کو منع کرے مسئلہ اگر کسی نے
 اپنی کوزے اور چوٹے حوض میں پانی رکھا ہو تو وہ رکھنے والا کسے اسکو
 نے مالک کے اجازت اپنے خرچ میں لانا درست نہیں مسئلہ جو نہر کسی ملک
 نہ ہو اسکو بادشاہ کہہ دادے بت المال سے دیکر اور اگر بت المال میں ہے
 نہ ہو تو لوگوں سے زبردستی کہہ دادے مسئلہ جو نہر کسی ملک ہو اسکو مالک ہی
 کہہ دے اور اگر نہ کہہ دے تو حاکم اس سے زبردستی کہہ دادے مسئلہ جو نہر
 کسی شریکین کی ہو تو اسکی کہہ دے وائی کا خرچ سب شریکوں پر ہوگا جہاں سے وہ
 نہر شروع ہوئی پھر جس کی زمین پر کہہ دے چکو وہ شخص اس خرچ سے بری ہوتا جاوے
 مسئلہ جو لوگ نہر سے صرف پانی پئیں اور اپنے جانور و نگو پلائیں اور اس
 سے کہتے نہ پئیں انکے ذمہ نہر کا کہہ دنا کہہ دنا نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی
 دعوی کرے کہ اس پانی میں میرا حق ہے اور زمین کا دعوی کرے تو یہ دعوی
 کرنا درست ہے مسئلہ اگر ایک نہر ایک قوم کی مشترک ہو اور وہ آپس میں پانی
 حق کی بابت جھگڑیں تو وہ نہر ان سبکی ہے جتنی زمین جسکی ہو اور کسیکو ادان
 شریکوں میں سے یہ اختیار نہیں ہے کہ اس سے اور نہر کہہ دیا پھر پچھی کہی
 کرے یا رہٹا اسپردے یا اسپرہلی بناوے یا اسکا منہ چٹا کرے اور
 اختیار نہیں ہے کہ دونہر اسکی باری بانٹو حالانکہ وہ نہر کڈو نہر پہلو ہی سے

بت گئی ہو اور یہ بھی اختیار نہیں کہ اپنی حصہ پانی کا ٹکرا پی اوس زمین پر لپیٹا دی جو
 زمین اس نہر کو پہنچی نہیں باقی ہے اور اگر سب شریک راضی ہوں تو ان سب باتوں
 میں شہارہی اور زمین تو زمین مسئلہ پانی کا حق وراثت میں بھی تقاسم اور اسکی بابت
 کیسکو وصیت کرنا کہ تو میری حصہ کو اپنی خرچ میں لایا کیسکو دے گی اگر اسکی بیع اور ہبہ
 نہیں مسئلہ لکڑی بننے اپنی زمین کو پانی دیا اوس سرحد کی زمین ڈوب گئی تو زبرد
 پر ناوان دینا نہ آویگا کتاب الا مشربۃ یعنی شرابوں کی مسئلہ جو چیز نشہ
 کرے اسکو شراب کہتی ہیں مسئلہ چار قسم کی شراب حرام ہے ایک وہ کہ انگور کا
 پھوڑا ہوا پانی جب کہو لے لگے اور اس پر سپین اور چھال آدین اور البسی شدت
 پیدا کرے کہ پیئے والیکے ہوش جو اس جاتے رہیں تو وہ حرام ہے خواہ ٹھوڑی
 پیئے خواہ بہت پیو اور اسکا نام خمر ہے دوسری وہ کہ انگور کے پانی کو وہ حصہ
 سے کم اٹھا ڈالا اور ایک حصہ سے زیادہ باقی رکھا اسکو طلاء کہتی ہیں تیسری
 کہ ترچھو بارون کا کچا پانی ہوا اسکو شکر کہتی ہیں چوتھے وہ کہ کشمش یا منقہ کو
 پانی میں بھگو کر اسکا کچا پانی لیا اسکو نفع زیب کہتی ہیں سو یہ تینوں طرح کی
 شراب جب کہو لے لگے اور شدت پیدا کرے تو حرام ہے مگر خمر کی برابر نہیں ہے
 تو تینوں طرح کی شرابوں کو اگر کوئی حلال جانے تو وہ شخص کا فرض ہو جائیگا اور خمر کو
 حلال جانے والا کا فرض ہو جائیگا مسئلہ چار قسم کی شراب حلال ہے ایک یہ کہ سوکھے
 چھو مارے یا کشمش کو بھگو کر اسکا پانی لیا اور ٹھوڑا سا اسکو جوش دیا ہر اگر چہ

منہج تہذیب

وہ اُسے بے طبعہ نشہ کرے اور کھیل اور ترنگ نہ سوچے دوسری یہ کہ چوہا
 اور شمشاد و نوکوں ملا کر اس طرح و بنا دے تیسری یہ کہ شہد یا انجیر یا گھون یا جو
 یا جواری یا وغیرہ ادا دین یا نہیں چوتھی یہ کہ انگور سے ٹھوڑی ہوئی پانی کو دھو
 ادا والا اور ایک حصہ پانی رکھا کر امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک کو نزدیک
 بھہ بھی حرام ہیں مسئلہ اگر انگور یا چوہا یا وغیرہ کا پانی کدو کے توبہ میں یا
 لکڑی کے توبہ میں یا ضربت میں یا زخم میں کہ بھہ بھی شراب رکھنے کے برتن ہونے
 ہیں الا تو اس برتن میں ذالوسی حرام نہیں ہو جانا مسئلہ اگر شراب سرکہ ہو گئی
 خواہ خود ہو ہو گئی خواہ اوس میں کچھ ڈالکر اسکو سرکہ بنا یا تو وہ حلال ہے مسئلہ
 شراب کی ٹمبٹ پینا اور اوس میں جھک کر لنگھی کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے
 شراب کی ٹمبٹ پی اور شہ نہوا تو اسے شراب پینے کی سزا جاری ہوگی کتاب الصيد
 یعنی شکار کے مسئلہ شکار کرنا ہر کھلتی ہوئی گتے اور چیتے اور باز سے
 اور جتنی شکاری جانور سکھلاتی ہوئی ہوں سب حلال ہیں مسئلہ نین یا نین شکار
 میں ضرور ہیں ایک یہ کہ شکاری جانور سکھایا ہوا ہو پہر سکھانا اسکو کھنے میں کہ گتا
 شکار کو خود نہ کھانے لگی پہر جب تین دفعہ اس طرح راہ اسکو آزا لیا تو معلوم ہوا کہ
 یہہ سبکہ گیا اور باز کا سکھنا یہہ کہ تھانے سے پہر آدمی دوسری یہہ کہ جب شکار
 پر جانور چھڑا جاوے اسوقت بسم اللہ اللہ اکبر کہتی تیسری یہہ کہ شکاری جانور
 شکار کو زخمی کر دی پہر کہیں پر زخم لگے مسئلہ اگر باز نے شکار کر کے شکار

سبک

کا گوشت کچھ کہا یا تو اس شکار کا کہا نا حلال ہی اگر گتے یا بچہ نے شکار کا گوشت
 کھایا یا تو اس کا کہا نا حلال نہیں مسئلہ اگر شکاری شکار کو جیتا یا وہی تو ذبح
 کرے اور اگر جیتا یا یا اور ذبح نہ کیا اور وہ شکار مر گیا تو وہ حرام ہو گیا مسئلہ
 اگر شکاری جانور نے شکار کو زخمی کیا اور گلا دبا کر مار ڈالا یا سکھلائی ہوئے
 شکاری جانور کے ساتھ نے سکھائی ہوئی شکاری جانور نے لکر شکار مارا یا
 مسلمان کے شکاری جانور کے ساتھ لکر مجوسی یعنی ہندو وغیرہ کا ذبح اہل
 کتاب کے شکاری جانور نے شکار کیا یا ایک وہ شکاری سکھ یا ہوا جانور
 کہ جب کو بسم اللہ اکبر کہہ کر شکار پر چڑھا تھا دوسرا وہ کہ اوپر قصد بسم اللہ
 نکلی تھی دو نے لکر شکار مارا تو اس شکار کا کہا نا حرام ہی مسئلہ اگر ایک
 مسلمان نے اپنا جانور شکار پر چڑھا اور اس کو مجوسی نے ہلکا راسودہ اس سبب
 سے تیز ہوا اور اس نے شکار مارا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر مجوسی چڑھ کر ہوئی
 گتے کو مسلمان نے ہلکا راسودہ شکار حلال نہیں اور ایک شکاری جانور خود بخود
 شکار پر چڑھا اور مسلمان نے اس کو ہلکا راسودہ اس سے تیز ہوا اور شکار مارا تو وہ
 شکار حلال ہی مسئلہ اگر بسم اللہ کہہ کر شکار پر تیز چلا یا اور وہ شکار زخمی ہو گیا
 تو تیرا اس کو کہا شکے اور اگر جیتا یا یا تو ذبح کرے اور ذبح نہ کیا اور مر گیا تو حرام ہی
 حلال جانور والا کا شکار کے تیر لگا اور شکار گرم کیا اور شکاری ڈھونڈتا ہوا پھر پھر وہ
 چوبارے یا کشمش کو بیگ کر اور نہ ڈھونڈتا اور پھر وہ مر ہوا تو حلال نہیں ہے

مسئلہ اگر شکار کے تیر مارا اور وہ شکار پانی میں کر پڑا یا چت پر یا پہاڑ پر چڑھ کر
 وہاں سے زمین پر گر پڑا تو وہ حرام ہو گیا اور اگر پہلے ہی سے زمین پر گر پڑا تو وہ
 حلال ہے مسئلہ اگر گز کی نوک سے مارا اور مر گیا تو حلال ہے اور اگر چھری کی
 طرح گز سے مار ڈالا تو حلال نہیں مسئلہ اگر گول چیز سے جیسے غلے سے شکار
 مارا تو وہ حرام ہے مسئلہ اگر تبر سے شکار کا کوئی عضو کٹ گیا تو وہ شکار کھایا
 جائیگا اور وہ عضو نہیں کھایا جائیگا اور اگر تیر لگا کہ شکار تباہی کٹ گیا کہ ایک حصہ
 سر کے لینے اور دو حصے پھل و مٹھری کے لگا رہا تو وہ سب شکار کھایا جائیگا
 مسئلہ مجوسی اور بت پرست اور مرتد کا مارا ہوا شکار حرام ہے مسئلہ اگر زید
 شکار کے تیر مارا اس سے وہ شکار ست نہوا پر غم کرنے تیر سے سکوا مار ڈالا تو وہ شکار
 کا ہے اور حلال ہے اور اگر ست ہو گیا تھا تو زید کا ہے مگر کھانا اسکا حرام ہے اور زید عمر
 اور سکنیت دلا جائیگا اس قدر مجرا کر کہ جفت زید کا زخم اس شکار کے لگا ہو گا مسئلہ
 شکار کرنا سب جانور و نکاحا حلال ہے خواہ گوشت ہنسا کھایا جانا ہو خواہ حرام ہو مگر گوشت
 اس کا کھانا پک کر جو حلال ہے کتاب الرحمن یعنی گرد و کو مسئلہ مسئلہ اپنی دین
 کے لئے دیون کی ایسی چیز اپنی روک میں رکھنا کہ اس چیز سے اپنا دین بے دان
 لے سکے اس کو دین یعنی گرد رکھنا کہ تو نہیں مسئلہ جب ایجاب اور قبول اور مردہ
 چیز پر مردہ کا قبضہ ہو جاوے تو مردہ لازم ہو جاتا ہے اور مردہ چیز زہری اور زہر
 الگ ہو رہا ہے کی چیز میں ملی ہوئی نہیں مسئلہ مردہ چیز کو مردہ میں اور مسیح کو

مسئلہ

کو بیع میں اسی جگہ پر کر دینا کہ مرہن اور شتری اور اپنا قبضہ کر سکیں اور غلطی نہ ہو
 میں سویدہ بھی بکائی قبضہ مرہن اور شتری کے ہر مسئلہ مرہن کے قبضہ کرنے سے
 پہلے راہن کو اختیار ہو رہن رکھنے سے پہلے جو ہر مسئلہ مرہن جو مرہن کی پاس
 قیمت اور دین جو کم ہو گا اور سبکی قدر مرہن کے ذمہ محسوب ہو گی یہ اگر مرہن کی پاس
 ہلاک ہو گئی اور جس قدر دین تھا اتنی کی وہ چیز بھی تو مرہن نے اپنا دین بہر پایا اور اگر مرہن
 پندرہ روپیہ کی تھی اور دین دس روپیہ تھی تو پانچ روپیہ مرہن کے پاس امانت دے دی گئی
 اسی مرہن کے ہلاک ہونے سے مرہن نے اپنی دس روپیہ کو باہر پایا اور اگر دین کے
 بیس روپیہ تھے تو مرہن نے پندرہ روپیہ اس مرہن کی قیمت بہر پایا باقی پانچ روپیہ اپنے
 اور راہن کے مسئلہ مرہن کو اختیار ہے کہ اپنی دین کا راہن سے تقاضا کرے اور راہن
 کو قید کرے مسئلہ جب مرہن ان پر تقاضا کرے تو فاضی مرہن سے کہے کہ مرہن
 چیز کو حاضر کرے ہر جب وہ حاضر کر دے تو راہن سے کہے کہ پہلے اس کا دین ادا کر
 تب اپنی مرہن چیز پر قبضہ کرے مسئلہ اگر مرہن جو چیز مرہن کے پاس ہے
 تو مرہن پر واجب نہیں ہے کہ راہن کو اس مرہن کے چھو کا اختیار دے جب تک
 اپنا دین لے لے پہر جب وہ اس کا دین دیدے تب مرہن مرہن جو چیز کو راہن
 کو سونپ دے مسئلہ مرہن کو جائز نہیں ہے کہ مرہن جو چیز سے کچھ فائدہ
 حاصل کرے یعنی مرہن جو چیز کو مرہن نہ کر دے رکھنے اور اس سے کچھ کام لے
 اور نہ اس میں شے اور نہ اس کو چھینے اور نہ اس کو اجارہ دے اور نہ

عاریت دی مسئلہ مرتن مرمون چیز کی حفاظت خود کرے یا مرتن کی جو رو دیا یا وہ
 خد شکار جو مرتن کی خیال میں ہونی خوراک پوشاک اوسکی اوسیکو ذمہ پھر اگر سوا
 انکو اور کسیکو حفاظت کو لئے دیا یا کسیکو پاس ودیعت رکھا تو مرتن پر دینا آدینا اور
 اگر مرتن نے مرمون خود ہلاک کر دی تو مرمون کی قیمت دینا آدینا مسئلہ اگر کسی
 کرایہ کے مکان میں مرمون کو حفاظت کو لئے رکھا تو اوسکا کرایہ مرتن کے ذمہ پڑے
 اور حفاظت کرنیوالی کسی فرد و رسمی غلام کی خوراک پوشاک اور مرمون زمین کا محصول
 راہن کے ذمہ پڑے باب مایہ جزا رتھانہ والا رتھان بہ و مالایہ جزا یعنی
 اگر کسی چیز کو رہن کرنا اور رہن رکھنا جائز ہے اور کس کس چیز کا ناجائز مسئلہ
 جو چیز تلخہ نہوا اوسکو گرو کرنا صحیح نہیں اور میوہ درخت پر لگا ہوا اگر کرنا اور اس
 درخت کو گرو کرنا اور کمیت گرو کرنا اور زمین اوسکی گرو کرنا اور زمین پر لگا ہوا
 درخت گرو کرنا اور زمین گرو کرنا اور حرا اور مدبر اور ام ولد گرو کرنا صحیح نہیں
 مسئلہ اگر زید کے پاس دھروہ رکھنا یا اوسکی بدلے زید کی چیز گرو کرنا
 اس طرح اگر زید نے عمر کی چیز مول لی اور اسواسطی کہ اگر کوئی اور حقدار اس
 بیع کا کھلو تو جو ابھی عمر ہی کو کرنا پڑیگی عمر کی کوئی چیز زید اس بیع کے بدلہ رہن
 رکھو تو صحیح نہیں مسئلہ دین ہی کے بدلہ میں رہن صحیح ہے اگرچہ دین وعدہ پڑ
 ہوا اور مسلم کے اس المال کے بدلہ میں اور صرف کے بیع کے بدلہ میں اور مسلم
 کے بدلہ میں پھر اگر مرمون ہلاک ہو گئی تو مرتن نے اپنے دام بہرائی مسئلہ

بہ جائز ہے
 ورنہ تسلیم ہے
 اور جائز ہے

اگر زید پر دین آتا ہو عمر کا اور زید کا نابالغ ایک بیٹا ہو مگر سوا دس مگر کا ایک غلام
 ہو پھر اگر زید نے اس غلام کو اس دین بابت عمر پاس کر دیا تو جائز سے
 مسئلہ سنا یا چاندی یا کیل یا موزون رسن کرنا صحیح ہو پھر اگر سونا سونیکو بدلے
 اور چاندی یا چاندی کے بدلے اور کیل کیل کے بدلے اور موزون موزون کے
 بدلے کر دے اور مرتن کے پاس ہلاک ہو گئی تو اوسے قدر مرتن کا دین جاتا رہا
 اور اسکا اعتبار نہیں کہ راسن کو میری چیز کہی تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
 کے ہاتھ غلام بچا اس شرط پر کہ عمر قیمت کے بدلے اپنی غلامی چیز میری پاس
 کر دے پھر عمر نے نکی تو عمر سے زبردستی وہ چیز زید کے پاس کر دے ورنہ نکی
 پھر زید کو اختیار ہو کہ بیع نسخ کر دے یا اگر عمر ترت قیمت غلام کی ادا کر دی یا
 اس رسن کی قیمت زید کے پاس کر دے کہدی تو زید کو اختیار نہیں کہ بیع نسخ کر دے
 مسئلہ اگر مشتری نے بالغ کسی کہا کہ جب تک قیمت میں تجھ کو دوں تب تک یہ
 کپڑا اپنی پاس رہے تو یہ کر دے یا ہو مسئلہ اگر زید نے دو غلام کر دے
 عمر کے پاس ہزار روپیہ کے بدلے تو آدمی روپیہ ادا کرے زید ایک غلام کو چھوڑا
 نہیں سکتا جیسی بیع یعنی اگر دو غلام مول لے ہزار روپیہ کو تو پانسو روپیہ دیکر
 ایک غلام پر مشتری قبضہ نہیں کر سکتا ہی جب تک باقی پانسو روپیہ نہ ادا کر لے
 مسئلہ اگر ایک چیز میں دو شخصوں کے پاس کر دے کسی تو درست ہو سو وہ سب
 چیز ہر ایک کی پاس کر دے اور ہر ایک دان کے پاس اسکو دین کے حصہ کے موافق

وہ چیز مضمون ہی پر راہن نے اگر ایک کا دین ادا کر دیا تو بالکل وہ چیز دوسرے
مرتبہ پاس گرد ہوئی مسئلہ اگر ایک غلام زید کے پاس ہو اور عمر نے دعویٰ کیا
کہ یہ غلام زید نے میری پاس گرد کہا تھا اور میرا قبضہ کر دیا تھا اور یہی دعویٰ
کر کے کیا اور عمر اور بکر دونوں نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو دونوں کے
گواہ باطل ہیں مسئلہ اگر زید نے اپنا ایک غلام عمر اور بکر دونوں پاس گرد
رکھا پھر زید مر گیا اور دونوں نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو اس غلام کا
رہن ہونا دونوں کے باطن آدما ہر ایک کو حق کے موافق ثابت ہو گا باب
الراہن یوضع علی ید عدل یعنی اگر چیز کا کسی عادل کے قبضہ میں رکھنا
مسئلہ اگر راہن اور مرتبہ دونوں نے مرتبہ کو ایک شخص عدل کے سپرد
کر دیا تو درست ہو پھر او نہیں سمجھو اختیار نہیں کہ اس عدل سے دلی اور
اگر وہ مرتبہ ہلاک ہو گئی تو مرتبہ ضمان میں ہلاک ہو گئی مسئلہ اگر راہن نے
مرتبہ یا کسی عدل کو باا اور کسی وکیل کیا مرتبہ کے بچنے کے لیے جب مدت دین
تکے وعدہ کی گزر گئی تو درست ہو پھر اگر یہ وکیل کرنا رہن کرتے وقت شہر لیا
تھا تو وہ وکیل راہن کے معزول کر دینا معزول ہو سکتا اور راہن یا مرتبہ کے
مرنے سے بھی وہ وکیل معزول ہو جائیگا پھر وکیل کو مرتبہ کے بچنے کا راہن کے
وارث کی غیبت میں بھی اختیار ہو اور وکیل کیا تو وکالت باطل ہو گئی مسئلہ
راہن بے رضامندی مرتبہ کے مرتبہ کو نہیں بچ سکتا ہو اور نہ مرتبہ بے رضائی

سب سے پہلے
مرتبہ سے

راہن کے مسئلہ اگر رہن کرتے وقت وکیل مقرر کرنا ٹھہر لیا تھا اور وکیل
 کیا اور دین کے ادا کی مدت گزر گئی اور راہن غائب ہو گیا تو وکیل سے زبردستی
 مرہون کو بکوا دیں گے جیسو کہ اگر مدعی علیہ نے وکیل کیا جبکہ نے کو پر مدعی علیہ
 غائب ہو گیا تو وکیل سے زبردستی مدعی کے دعویٰ کا جواب لیا جائیگا مسئلہ
 اگر شخص عدل نے یعنی امین نے جسکو مرہون سپرد تھا مرہون کو بچا اور قیمت
 اوسکی مرثن کو دیدی پر اوس مرہون کا کوئی اور حقدار نکلا اوسنی بائی
 اور مشتری نے اس شخص عدل سے ضمان لیا تو اب شخص عدل کو اختیار ہے
 کہ راہن سے قیمت مرہون کی لے یا مرثن سے مرثن اوس مرہون کی لے
 مسئلہ اگر زید نے اپنا غلام عمر کے پاس گرو رکھا سو وہ عمر کے پاس مر گیا
 پہر کہنے وہ غلام اپنا ثابت کیا اور زید سے اوسکی قیمت کا ضمان لیا تو وہ
 غلام عمر کے دین میں مر یعنی عمر اب کچھ نہ پاویگا اور اگر کبر نے اوس غلام کی
 قیمت کا عمر سے ضمان لیا تو عمر وہ قیمت اور اپنا دین زید سے دلا پاویگا
 باب التصرف فی الرهن والجنایۃ علیہ وجنایۃ علی غیبرہ
 یعنی مرہون پر کیا اختیار ہے راہن اور مرثن کو اور مرہون کا اگر کچھ نقصان
 کر دی یا مرہون نقصان کر دے اسکو مسئلہ اگر راہن نے مرہون
 کی چیز کو بچا تو یہ بیع تب درست ہو جب مرثن اجازت دی یا راہن مرثن کا
 دین ادا کر دی مسئلہ اگر راہن نے مرہون غلام آزاد کر دیا تو آزاد ہو گیا

حاشیہ
 فی الرهن
 علی غیبرہ

کچھ اگر دین و عہد پر نہیں ہو تو مومن آزاد ہوئی تو مومن اپنا دین راسخ
 ہو گیا اور اگر دین و عہد پر سے تو مومن اس غلام کی قیمت راسخ سے لیکر
 غلام کی جگہ بہن کرے اور اگر دین بغلے ہو تو وہ غلام مومن کو کم رو بہ کیا
 یعنی اگر اس غلام کی قیمت کم ہو دین کا قدر کم ہو یہ جتنی کم ہو اس قدر
 سیان ہو لے وہ مسئلہ اگر راسخ نے مومن چیز کو تلف کر دیا یعنی کام سے
 کہو دیا تو اس کا وہی حکم ہو جیسے مومن غلام کو آزاد کر دیا مسئلہ اگر اجنبی آدمی
 نے مومن کو تلف کر دیا تو مومن اس سے مومن کی قیمت لے اور بجا ہی بہن
 کے رکھو مسئلہ اگر مومن نے مومن چیز راسخ کو عاریت دی اور راسخ کے
 پاس ملاک ہو گئی تو رائگان گئی اور اگر راسخ نے عاریت لیکر مومن کو دی
 تھی تو مومن کے ذمہ پر پرائی مسئلہ اگر راسخ نے مومن کی اجازت سے
 یا مومن نے راسخ کی اجازت سے مومن چیز اور کسی کو عاریت دی تو مومن کا
 ذمہ اس چیز پر سے جاتا رہا اور راسخ اور مومن دونوں کو اختیار ہی کہ اگر
 مومن کو پیر لین مستعیر سے اور گروہین جیسی تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
 سے کچھ عاریت لیا گروہین کو تو درست ہی ہے اگر عمر نے یہ کہہ دیا تھا کہ بعد
 کے اور خلائی جنس کے بے خلائی شہر میں گروہین اور زید نے اس کی خلاف
 کیا تو عمر اپنا کچھ اجا ہی زید کے ذمہ ڈالو چاہی مومن کے ذمہ پر اور اگر زید
 نے عمر کے کہنے کے موافق کیا اور وہ کچھ مومن کے پاس ملاک ہو گیا تو مومن

نے تو اپنا دین بہرہ پایا اور زید سے ٹکر اپنے کپڑے کا مثل دلا یا بیگا جس قدر زید کے
 دس سو دین جاتا رہا اور اگر غرض اپنا کپڑا لے لی تو مرتن عمر کو نرو کے اگر اپنا دین
 پایا ہو مسئلہ اگر رامین یا مرتن نے مرتن پر کچھ خیانت کی تو خیانت کو نرو اسے پر
 ضمان لازم ہوگا اور اگر مرتن خیر لے رامین یا مرتن پر بارہا مرتن کے مال پر
 خیانت کی تو وہ خیانت رائگان ہو مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام ہزار روپیہ کو
 گرو کر کہا اور روپیہ کا وعدہ ٹھہرا بہرہ غلام سو ہی روپیہ کا رہ گیا ہو اس غلام
 کو کسینو مار ڈالا اس کو سو روپیہ تاوان ملے اور وعدہ دین کا پورا ہو گیا تو مرتن
 سو روپیہ اپنے حق کی بابت لی اور دامن سے باقی نو سو روپیہ نپاویگا اور اگر
 رامین کی اجازت سے مرتن نے سو روپیہ کو وہ غلام بیچ ڈالا اور وہ سو روپیہ
 اپنے حق میں لئے تو باقی نو سو رامین سے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام
 قمر نام ہزار روپیہ کے بدلے گرو کر کہا بہرہ غلام قمر سو ہی روپیہ کا رہ گیا
 سو اس کو ایک سو روپیہ کا غلام نے جس کا نام حارث تھا مار ڈالا بہرہ حارث
 کے میان نے وہ حارث رامین کو خون کے بدلے دیدیا تو رامین یہ حارث
 مرتن کو کل ہزار روپیہ کے بدلے میں سپرد کرے مسئلہ اگر رامین مر گیا
 تو اس کا وصی مرتن کو بیچے اور مرتن کا دین ادا کرے پھر اگر کوئی اٹھکا
 وصی نہ ہو تو قاضی اس کی طرف سے وصی مقرر کرے کہ وہ وصی مرتن کو
 بیچ کر دین مرتن کا ادا کرے فصل مسئلہ اگر دس روپیہ کی قیمت کا

انور کا پانی دس روپیہ کے بدلے گرو کسا پیر ذہ مرتن کے پاس شراب ہو گیا یہی
 ہو گیا کہ وہ ستر کو دس روپیہ کا سے تو اب یہ ستر کہ دس روپیہ کے بدلے کر دی مسافر
 اگر دس روپیہ کی بڑی دس روپیہ کے بدلے گرو گئی سو وہ مرگئی اور اسکا
 بچہ کیا سو وہ ایک روپیہ کا ہوا تو اب وہ چھڑا ایک ہی روپیہ کے بدلے گرو دی مسافر
 اگر مرہون چیزیں کچھ بڑا جیسی مرہون باندی کی لڑکا ہوا اور مرہون دخت ہوا
 لگا اور مرہون جانور کا وہ اور اون یہ سب راسن کا ہوا اور اپنی اصل کے
 ساتھ یہ بھی گرو دی پیر اگر یہ جو زیادہ ہوا اتنا سو ہلاک ہو گیا تو رائگان گیا یہ وہ
 مرتن کے دین میں کہہ نقصان نہوا اور اگر یہ جو زیادہ بڑا تھا باقی رہا اور وہ
 چیز جو مرہون تھی ہلاک ہو گئی تو راسن اس زیادہ بڑی ہوئی کہ اسکو دعویٰ
 کی قدر دین ادا کر کے لے لے اور دین کو مرہون کی اور اس زیادہ بڑی
 ہوئی کی قیمت پر بانٹی اصل مرہون کی وہ قیمت جو مرتن کے قبضہ کر نیکیا یا
 تھی اور زیادہ چیز کی وہ قیمت جو راسن جوڑا نیکی دن ہو تو بقدر یہ اصل چیز
 کے حصہ برابر تھا وہ جاتا رہا اور زیادہ بڑی ہوئی چیز اپنے حصہ کے قدر دین
 کے بدلے چوڑ گئی مسئلہ مرہون زیادہ کرنا درست ہے اور دین زیادہ کرنا
 درست نہیں مسئلہ اگر ایک غلام گرو کیا ہزار روپیہ کے بدلے پیر راسن نے اور
 غلام اس پہلی کی جگہ پر رکھنی کو مرتن کو سپرد کیا اور دونوں غلاموں کی قیمت
 ہزار ہزار روپیہ کی ہو تو جیتک مرتن وہ پہلا غلام راسن کو پیر نہ دی تب تک وہ

پہلا ہی غلام رہن جو اور مرتین دوسرے غلام کا امین ہے جب تک اس دوسرے
 غلام کو اس پہلے کی جگہ گرد نہ کرے و الله اعلم بالصواب کتاب الجنابات
 یعنی خون کرنے اور اعضا کا نقصان کرنیکی مسئلہ مار ڈالنا چار طرح پر
 ہو ایک قتل عمد یعنی اس ارادی سے مارا کہ مر جاوے پہر متہیار سے مارے
 خواہ ایسی چیز سے کہ وہ جبر جسم کو کاٹ ڈالو اور اعضا کو جدا کر دی جیسو دھار
 کی لکڑی یا دار و الاہر یا تپا دریا آگ تو ایسی چیز سو مار ڈالنی ہیں قاتل گنہگار
 اور خون کے بدلہ خون یعنی قاتل کو بھی قتل کرینگو اور اس قتل میں کفارہ نہیں اور
 مقتول کا ولی اگر معاف کر دی تو قاتل کے ذمہ سب قصاص جاتا رہتا ہے
 دوسری قتل شبہ عمدہ یعنی عمدہ کے مشابہ اس میں قاتل پر گناہ اور کفارہ اور
 عاقلہ بردیت مغلطہ ہو اور قاتل پر قصاص نہیں اور شبہ عمدہ ہو کہ مارے
 قصداً ایسی چیز سو کہ وہ متہیار اور کاٹتی چیز تھی جیسو قتل خطائی یعنی
 قاتل کا قصد اس مقتول کے مار ڈالنی کا تھا سو دھوکے سے مار گیا اس طرح کہ
 قاتل نے شکار جا کر تیر مارا اور وہ شکار تھا آدمی تھا کہ اوسکی لگا اور مر گیا
 یا ایک شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور وہ مسلمان تھا یا نشانہ کو تیر چلایا
 سو آدمی کے لگ گیا اور جو اس خطا کے طور پر مارا جاوے جیسو ایک شخص قاتل
 ایک شخص کے اوپر اولٹ پڑا سو وہ مر گیا تو اس قتل خطا کی سزا کفارہ قاتل پر
 اور دیت عاقلہ پہر جو قتل سبب یعنی قاتل نے سبب ایسا کیا کہ کوئی مر گیا

جیسو غیر کی زمین میں کھو اکھو امواد میں کوئی گر کر مر گیا یا غیر کی زمین پر ایک پتھر
 کہا اوس سے کوئی مر گیا تو اس قتل کی سزا عاقلہ پر دیت ہو مگر قاتل پر کفارہ نہ
 مسئلہ تین طرح کے قتل میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو مگر سب سے
 قتل کی صورتیں قاتل کو مقتول کی میراث ملے گی مسئلہ شہ عہد جائیداد کو سوا اور اعضا
 کے نقصان میں بجای نہ کے ہو باب ما یوجب القو و ما لا یوجب
 یعنی کس صورت میں خون لے لے خون لینا چاہیو اور کس میں نہیں مسئلہ
 جسکے کہیں مار ڈالو کی اجازت شریعت کی نہو یعنی جسکا خون ہمیشہ کو محفوظ ہو
 اوسکو قصدا مار ڈالو تو قاتل پر قصاص واجب ہو یا مسئلہ اگر مرد نے
 مر یا غلام نے غلام یا مسلمان نے ذمی کو قصدا مار ڈالا تو قاتل کو اوسکو برابر
 قتل کرینگے مسئلہ اگر ایک مسلمان نے یا ذمی نے ایک مسلمان کو قصدا
 مار ڈالا تو مسلمان اور ذمی کو قتل نہ کرینگے مسئلہ اگر مرد نے کسی عورت کو
 یا بڑے چھوٹے لڑکے کو یا انکھیا رسی نے اندھ کو یا تندرست نے بچ کو
 یا ایسے کو جسکے ہاتھ یا پاؤں میں کچھ نقصان ہو یا سد منی نے دیوانہ کو یا
 بیٹے نے باپ کو مار ڈالا تو قاتل کو اوسکے بدلے میں قتل کرینگے مسئلہ
 اگر باپ نے یا مان نے بیٹے کو یا دادا یا دادی نے پوتے کو مار ڈالا
 تو قاتل کو قتل نہ کرینگے مسئلہ اگر میان نے اپنے غلام یا مدبر یا مکان یا اپنے
 بیٹے کے غلام کو یا اسکو غلام کو کہ کچھ تھوڑے سے اوس غلام کا بد مالک تھا مار ڈالا

بجای نہ کے
 ہو باب ما یوجب
 القو و ما لا یوجب

قاتل قتل کرے مسئلہ اگر زید نے عمر کو مار ڈالا اور زید کا بیٹا عمر کا دوا
 ہوا اس بیٹے کو چاہیے کہ عمر کے خون کا بدلہ لے تو زید کے ذمہ سو قصاص جائے
 مسئلہ قاتل کو تلو اس قتل کرے مسئلہ اگر قصداً ایک مکاتبہ مار گیا اور
 کے بدلہ کاروپہ اور سو ترکہ چھوڑا اور بیان ہی وارث ہا تو اسکے خزانہ
 بدلائیں گے اور اگر ترکہ میں کتابت کا بدلہ چھوڑا تو یہی قصاص نہیں گے اور
 کتابت کا بدلہ بھی چھوڑا اور کوئی اثاثہ بھی چھوڑا تو قصاص نہیں گے مسئلہ
 مردی غلام مار گیا تو قصاص تہی لین گے جب رامن اور مرتین اکٹھے ہو کر
 مسئلہ اگر معتوہ کے ولی کو کسی نے مار ڈالا تو معتوہ کا باپ قاتل سے قہر
 لے یا مال لیکر صلح کرے معاف نہیں کر سکتا اور معتوہ کے حق میں قاضی الہ
 ہر جیسے باپ اور معتوہ کے دھبی کو فقط یہی اختیار ہے کہ مال لیکر صلح کرے
 اور اس مقدمہ میں لڑکی کا دہی حکم ہو جو معتوہ کا مسئلہ اگر مقتول کے کسی
 میں بعضی بالغ اور بعضی نابالغ تو بالغوں کو اختیار ہے کہ نابالغوں کے بالغہ
 بیٹے قاتل سے قصاص لے لین مسئلہ اگر زید نے عمر کو کستی یا پھاڑ کر
 کی طرف سے مار ڈالا تو قصاص لیا جائیگا اور اگر کستی یا پھاڑ کر کسی بیٹہ کی طرح
 تو قصاص نہیں جیسو پالسی دیکر مار ڈالو تو وہی نہیں قصاص نہیں
 مسئلہ اگر زید نے عمر کو قصداً زخمی کیا اور سو سے عمر اپنی گھر مارا اور وہ
 زید پر قصاص آوے گا مسئلہ اگر زید نے اپنی ایک زخم مارا اور عمر نے

کے ایک زعم مارا اور ایک شہیر بھی زید کو زخمی کیا اور ایک سانپ نے بھی زید کو
 کاٹا سو وہ زید گر گیا تو عمرؓ پر تھائی دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر زید نے نہ سنا تو
 برتو اور کہنی تو زید کا مار ڈالنا واجب ہو اور جو کوئی زید کو مار ڈالو اسکو ذمہ پر کہہ
 نہیں مسئلہ اگر زید نے عمرؓ کے مار ڈالنے کو متنبہ کیا کہینچا رات میں یا دن میں شہر
 میں یا اور جگہ یا شہر میں دن کو یا اور جگہ دن کو لاشی تالی سو عمرؓ نے زید کو مار ڈالا
 تو عمرؓ کے ذمہ پر کہہ نہیں اور زید نے اگر شہر میں دن کو لاشی تالی اور عمرؓ نے زید کو
 مار ڈالا تو اسکو بدلے عمرؓ کو مار ڈالیں گے مسئلہ اگر دیوانہ نے سدھ منے
 پر یا لٹکے یا بالغ پر متنبہ کیا اور سدھ منی اور لٹکے کو اس دیوانہ اور لٹکیکو
 قصدا مار ڈالا تو اس مار ڈالنے والے پر دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر جانور نے
 زید پر حملہ کیا اور زید نے اسکو مار ڈالا تو زید پر جانور کی قیمت دینا آویگی مسئلہ
 اگر زید نے عمرؓ کے ایک مرتبہ متنبہ مارا اور لوٹ گیا پھر کربے زید کو مار ڈالا تو بکر کو
 قتل کرینگے مسئلہ اگر زند کے یہاں غیر آدمی گس آیا اور کہہ جراسے لے چلا
 سو زید اسکو پیچو پڑا اور اسکو مار ڈالا تو زید کے ذمہ پر کہہ نہیں باب القصاص
 فیما دون النفس یعنی جان مار ڈالنے سے نچو کے قصود کے بدلے کا ذکر مسئلہ
 اگر زید نے عمرؓ کا ماتہ جوڑ سے کاٹ ڈالا تو زید کا ماتہ بھی گٹھ سے کاٹ ڈالیں گے
 اگرچہ زید کا ماتہ عمرؓ کے ماتہ سے بڑا ہو سیرج اگر زید نے عمرؓ کا بالون یا سننا
 یا کان کاٹ ڈالا تو زید کا بھی جوڑ سے کاٹ لیں گے مسئلہ اگر زید نے عمرؓ کی

بہت کم
 نیکو دین

آنکہ اس طرح ہوڑی کہ سو جہنا جاتا رہا اور آنکہ موجود رہی تو زید کی آنکہ بھی اس طرح
 ہوڑ ڈالین گے اور اگر آنکہ نکال لی تو زید کی آنکہ نہ نکالیں گے مسئلہ اگر زید نے
 عمر کا دانت توڑ ڈالا تو زید کا دانت بھی توڑ لیں گے مسئلہ جس زخم کا بدلا
 اس طرح کا زخم کر کے لے سکیں تو اس میں زخم کے بدلے زخم کر لیں گے مسئلہ
 اگر زید نے عمر کی ہڈی توڑ ڈالی تو زید کی ہڈی نہ توڑیں گے مسئلہ اگر عورت نے
 مرد کا یا مرد نے عورت کا یا حشر نے غلام کا یا غلام نے حشر کا یا ایک غلام نے دوسرے
 غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کا نثر والی کا عضو نہ کاٹیں گے مسئلہ اگر
 مسلمان نے کافر کا یا کافر نے مسلمان کا ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالا تو کا نثر والی
 بھی کاٹ لیں گے مسئلہ اگر زید نے عمر کا ہاتھ آدھ بیٹھ کر سے کاٹ ڈالا
 تو زید کا ہاتھ نہ کاٹیں گے مسئلہ اگر زید نے عمر کی پیٹھ پر زخم مارا اور وہ جہا
 ہو گیا تو زید کی پیٹھ پر زخم نہ مارا جاوے گا مسئلہ اگر زید نے عمر کی زبان کاٹ لی
 تو قصاص نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کا عضو مثل کاٹ ڈالا تو قصاص نہیں
 اور اگر سو پارسی کاٹ ڈالی تو قصاص ہے مسئلہ اگر زید نے عمر کا چنگا ہاتھ کاٹا
 اور زید کا ہاتھ رو گیا یا زید کے ہاتھ کی اونٹلیاں کم ہیں تو عمر زید کا وہی
 ہاتھ کاٹ لے یا تاوان لے یا اگر زید نے عمر کے سر پر زخم مارا اور زید کا سر
 عمر کے سر سے بڑا ہو تو اپنے زخم کے موافق زید کے سر پر زخم کر لے یا تاوان
 لے لے فصل مسئلہ اگر مقتول کے وارثوں نے قاتل سے مال لینا پر صلح

کی تو مال اسی وقت ادا کرنا واجب ہوا اور جن کے بدلے خون جانا مسلمان
 اگر ایک حرا اور ایک غلام نے ملکر زید کو مار ڈالا پھر عمر نے اس حرا اور غلام کے
 میان کے کمزوری سے واپس لے کر ہزار روپیہ پر صلح کی تو یا انسور پر اور
 یا انسور و پیہ غلام کے میان پر دیا آؤنگی مسئلہ اگر مقتول کے کئی وارث ہیں نیز
 سہرے ایک نے بھی کچھ مال لینا قبول کیا یا اپنا حق قائل کو معاف کر دیا تو اور اولاد کو
 دیت ہی کا حصہ لیا قصاص جانا یا مسئلہ اگر بہت سی آدمیوں نے ایک کو مار ڈالا
 تو ادا نہ ہو سکا تو ان کے ہر ایک نے بہت کو مار ڈالا تو اس ایک ہی کو مار ڈالنا
 کفایت کرنا یا مسئلہ اگر ایک شخص نے کئی آدمی کو مار ڈالا پھر ایک مقتول کے
 وارث موجود ہوئے اور انہوں نے دعویٰ کیا تو اس قاتل کو قتل کرینگے
 بہرہ ادا ہو سکے مرنے والے سوا اور مقتولوں کے وارثوں کا حق جانا یا مسئلہ
 اگر دو آدمیوں نے ملکر ایک شخص کا ہاتھ کاٹا تو ادا نہ ہو سکے ہاتھ کاٹینگے
 اگر دیت ادا نہ ہو سکی تو دونوں پر دینا آؤنگی مسئلہ اگر ایک شخص نے دو دامن ہاتھ دو
 شخصوں کے کاٹے تو وہ دونوں اسکا دینا ہاتھ کاٹیں اور اسی دیت لیکر آپس میں
 آدمی آدمی بانٹ لیں اور اگر ایک مدعی پہلو آیا اور اسنے اسکا دینا ہاتھ
 بدل لیں کاٹ لیا تو دوسرا آدمی دیت باؤنگا مسئلہ اگر غلام نے قتل عمد کا
 اقرار کیا تو اس سے قصاص لینے کے مسئلہ اگر زید نے عمر کے قصداً
 میرا سموہ عجب کے لگا اور پارہ لگا دیا اور بکر کے لگا سو عمر اور بکر دونوں مر گئے

تو عمر کے بدلے زید کو قتل کرینگے اور بکر کے بدلے دیت پرگی فصل مسئلہ
اگر زید نے پہلے عمر کا ماتہ کاٹا پھر عمر کو مار ڈالا تو کاٹنی اور مارنے دونوں
کی بابت زید کو پکڑینگے اگرچہ دونوں کام قصداً کیے یا دونوں کام خطاسی کیے یا ایک
کام قصداً کیا اور دوسرا خطاسی کیا اور ماتہ کٹنے کے بعد اچھا ہو گیا تب اسکو
مار ڈالا یا اچھا ہو نیسی پہلے ہی مار ڈالا بہر صورت دونوں قصور کا زید سے عوضہ
کیا جائیگا ان اگر ماتہ خطاسی کاٹا اور اچھا ہو نیسے پہلی مار ڈالا تو ایک ہی دیت
دینا آویگی مسئلہ اگر زید کے عمر نے نوے کوڑے ایک جگہ اور دس
کوڑے ایک جگہ مارے سو وہ اون دس کوڑوں سی مر گیا تو ایک ہی دیت عمر
پر دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کا ماتہ کاٹ ڈالا سو عمر نے کاٹنا معاف
کر دیا پھر عمر اوس سی مر گیا تو زید پر دیت آویگی اور یوں معاف کیا کہ میٹو
کاٹنا اور جو کچھ اس کاٹنی سے ہو معاف کیا یا یوں کہا کہ یہ جنابت میں معاف
کی تو دیت نہیں اور اگر خطاسی ماتہ کاٹا وہ کاٹنا معاف کیا پھر اوس زخم
سے عمر مر گیا تو تنائی مال سے دیت معاف ہوئی اور اگر قصداً کاٹنا تھا
تو کل مال سے معاف ہوئی مسئلہ اگر ایک عورت نے قصداً ایک مرد کا ماتہ
کاٹا پھر اوس مرد نے اوس سے نکاح کیا اور وہی ماتہ مہر ٹھہرایا پھر وہ
شخص مر گیا تو اوس عورت کو مہر مثل دلایا جائیگا اور ماتہ کاٹنی کی ریت
اوس عورت کے مال سے لچائیگی اور ماتہ خطاسی کاٹنا تھا تو اوس عورت کے

عاقلہ پر دیت آویگی اور اگر ماتہ اور جو کچھ اس کٹی ماتہ سے آئیدہ کو حال ہو مہر
تھہر ایتنا اور وہ شخص اس کا بیٹے سے مر گیا تو اس عورت کو مہر مثل مانیکا اور
اوس پر دیت نہ آویگی در صورتیکہ قصدا کا ماتہ اور اگر خطاسی کا ماتہ تو عاقلہ پر
سے مہر مثل اونٹنہ گیا اور جو مال اوس شخص نے چوڑا وصیت کی روسی اوسکی
تہائی عاقلہ کو لیکسی مسئلہ اگر زید نے عمر کا ماتہ کاٹا سو اوسکی بدلے زید کا ماتہ
کاٹا گیا پھر عمر اوسی زخم سے مر گیا تو زید کو قتل کرینگے مسئلہ اگر مقتول کے
وارث فی قاتل کا ماتہ کاٹ ڈالا پھر اوس قاتل کو خون معاف کر دیا تو اوس وارث
پر دیت دینا آویگی ماتہ کاٹنے کی باب الشہادۃ فی القتل یعنی خون کے
مقتدین گواہی کے مسئلے مسئلہ اگر عمر اور بکر کا باپ زید مارا گیا اور عمر نے
اوسکو خون کی بابت گواہ گذاری اور بکر عمر کا بھائی غائب ہو تو گواہی سن لینگے
مگر بکر کے آنے تک قاتل سو قصاص نہ لین گے پھر جب بکر آوے تو پھر گواہ
سنے جائیں گے تب قاتل سو قصاص لیا جائیگا اور اگر قتل کا مقدمہ تھا یا دین
کا مقدمہ ہو تو دہر اگر گواہ نہ سنے جائیں گے اور قتل عمد کی صورت میں اگر قاتل
نے ثابت کیا کہ بکر نے معاف کر دیا ہو تو قصاص نہ لین گے اسی طرح اگر عمر اور بکر
کا ایک غلام تھا کہ اوسکو زید نے مار ڈالا اور بکر غائب ہو اور عمر نے گواہ گذارو
کہ مجھ کو بکر نے معاف کر دیا اور زید نے ثابت کر دیا تو بھی زید پر قصاص نہیں
مسئلہ اگر خالد مارا گیا اور اوسکی عمر بکر زید تین وارث رہی سو عمر اور بکر نے

بہر
بہر
بہر

گو اسی دی کہ زید نے اپنا خن قاتل کو معاف کر دیا تو اوہ کی بیہ گواہی سنو
 پھر اگر قاتل نے اون دونوں کو سچا بتایا تو قاتل بڑیت آدیگی کہ اوہ کو وہین
 وارث تمھاری تمھاری بانٹ لین گے اور اگر قاتل نے اون دونوں کو جھوٹا بتایا
 تو اون بکر اور عمر کو کچھ نہ ملیگا اور زید کو تمھاری دیت یلگی مسئلہ اگر دو گواہوں
 نے گواہی دی کہ زید نے عمر کو ہتھیار سے قصدا مارا تھا سو عمر اوس سے ہتیار
 بڑا رہا اور مر گیا تو زید سے قصاص لیا جائیگا مسئلہ اگر ایک گواہ نے کہا
 کہ بدو کے دن زید نے عمر کو مارا اور دوسرے گواہ نے کہا کہ منگل کے روز
 مارا ایک گواہ نے کہا کہ فلاں شہر میں مارا اور دوسری گواہ نے اور ہی
 شہر بتایا ایک گواہ نے کہا کہ تو اسی مارا اور دوسری نے اور ہی ہتیار
 بتایا ایک نے کہا کہ لائچی سے مارا اور دوسرے نے کہا میں نہیں جانتا کہ
 ہتیار سے مارا تو گواہی باطل ہو اور اگر دونوں گواہوں نے گواہی دی
 کہ زید نے عمر کو قتل کیا مگر ہم نہیں جانتے کہ کاسی سے قتل کیا تو دیت قاتل پر
 دینا آدیگی مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ بیوی عمر کو قتل کیا اور بکر نے
 بھی اقرار کیا کہ بیوی عمر کو قتل کیا اور عمر کا وارث کہو کہ تم دونوں نے
 قتل کیا نہ کہ تمھارا وارث کو اختیار ہو کہ زید اور بکر دونوں کو قتل کرے
 اور اگر بجای اقرار کے دو گواہوں نے گواہی دی کہ عمر کو زید نے قتل
 کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ بکر نے قتل کیا تو دونوں کی گواہی

نوسے باب فی اعتبار حالۃ القتل یعنی قتل کے وقت کا اعتبار ہی مسئلہ
 تیر چلائے کی حالت کا ضمان میں اختیار ہو تو اگر زید نے عمر پر تیر چلایا اور تیر
 لگنے سے پہلے عمر مرد ہو گیا پھر تیر لگنے سے مر گیا تو اس کے وارثوں کو زید
 سے دیت دلا بیگی اور اگر کافر پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہو گیا
 پھر تیر لگا اور مر گیا تو زید پر کچھ دینا نہ آویگا مسئلہ اگر کسی غلام پر تیر چلایا
 اور تیر لگنے سے پہلے میان نے غلام کو آزاد کر دیا پھر تیر لگا اور وہ مر گیا تو تیر
 مار نبوالے پر غلام کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر زید کو سنگسار کر نکال حکم ہوا
 اور عمر کے او سکی طرف پتھر پھینکا اور پتھر لگنے سے پہلے کوئی گواہ اس کا اپنی
 گواہی سے پھر گیا پھر زید کے پتھر لگا اور زید مر گیا تو عمر کے ذمہ پر کچھ نہیں
 مسئلہ اگر مسلمانوں نے شکار پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے یہ مسلمان
 مرد ہو گیا بعد اسکے تیر لگا اور شکار مر گیا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر کافر نے
 تیر چلایا پھر تیر لگنے سے پہلے وہ شکاری کافر مسلمان ہو گیا تو وہ شکار
 حرام ہی مسئلہ اگر ایک شخص حلال تھا اس نے شکار پر تیر چلایا پھر احرام
 باندھا تب شکار کے تیر لگا اور شکار مر گیا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر احرام باندھی
 ہوئے تیر چلایا اور جب یہ حلال ہو گیا تب شکار کے تیر لگا تو اس شکار
 کا بدلہ دینا آویگا کتاب الدیات یعنی خون بہا کی لقا کے مسئلے
 مسئلہ شبہ عمد کی دیت سوا ونٹ میں چار طرح کے پچیس ایک ایک کس

کی اور پچیس دو دوبرس کے اور پچیس تین تین برس کے اور پچیس چار چار برس کے
 اور بھی مغلط دیت ہو مسئلہ خون خطا کی دیت سوا دت میں پانچ طرح
 کے ہیں ایک ایک برس کے نر اور بیس ایک ایک برس کے اونٹنیاں اور بیس
 اونٹ دو دوبرس کے اور بیس تین تین برس کے اور بیس چار چار برس
 کے یا نر ار اشرفی یا دس نر ار درم مسئلہ خون شبہ بعد اور خون خطا کا
 کفارہ یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور اگر بنو سکے تو دو مہینہ لگاتار
 روزی رکھنا اگر اس میں مسکینوں کو کھانا کھلانا نہیں ہو اور ایسی غلام کو جو
 مان کے پیٹ میں ہو آزاد کرنا بھی اس کفارہ کی بابت نہیں دست لکران
 دو دہ پیتا ہوا لڑکا جسکی مان یا باپ مسلمان ہو آزاد کرنا اس میں درس ہے
 مسئلہ عورت کو جان کی اور بدن کی دیت مرد کی جان اور بدن کی دیت تو
 آدمی ہو مسئلہ مسلمان اور ذمی کی دیت برابر ہو **فصل مسئلہ**
 جان باریہ اور زناک کا نوحہ میں اور زبان کا نوحہ میں اور عضو تناسل کا نوحہ
 میں اور سو باری کا نوحہ میں اور عقل کو دینو میں اور بہر کر دینو میں اور
 اندام کر دینو میں اور زبان کا زہ کو دینو میں اور اس طرح سوا دت ہی ہوتا ہے
 میں کہ بہر مال نہ جہن اور اس طرح سوا کے بال کو دینو میں دیت دینا
 آدمی اور اگر دونوں انگلیں پوڑیں یا دو نو ناتھ کاڑی یا دو نو نوٹھ کاڑی
 یا دو نو سوچن دو در کین یا دو نوں پانوں کاڑی یا دو نوکان یا دو نوں خسی

یا عورت کی دونوں چھتیاں کاٹ ڈالیں تو پوری دیت اور اگر زمین سے جو دو
 ہوتی ہیں ایک ہی چیز کہو دی تو آدمی دیت دینا آویگی اور اگر دونوں آنکھوں
 چاروں تیلیاں کہو دیں تو پوری اور اگر ایک ہلک کہو دی تو چوتھائی دیت
 ہر انگلی کی بابت خواہ ہاتھ کی خواہ پاؤں کی دسواں حصہ دیت دینا آویگی اور
 ایک پوری بابت ہر ایک انگلی کی تھائی دیت دینا آویگی اور اگر انگلی میں دو
 پوزیاں ہوں تو ایک پوزی کی آدمی دیت ایک انگلی کی مسئلہ ہر ایک دانت کو
 دیت پانچ پانچ اونٹ دے یا پانسو درم دی مسئلہ جو عضو جس کام کا تاج
 اس کام سے جاتا رہا تو اس میں دیت دینا آویگی مثلاً ہاتھ پر کسی کو مارا سو شل ہوگا
 یعنی کام سے جاتا رہا گیا یا آنکھ پر مارا سو اس سے سو جتنا جاتا رہا فصل
 الشیخ الخ یعنی زخم کی دیت کو مسئلہ اگر سر پر ایسا زخم مارا کہ سر کی ہڈی
 نمودار ہو گئی تو بیسواں حصہ دیت دینا آویگی اور اگر ہڈی سر کی ٹوٹ گئی تو دسواں
 حصہ دیت اور اگر وہ ہڈی ٹوٹ کر اور جگہ پر ٹل گئی تو دسواں حصہ اور بیسواں
 حصہ دیت کا اور اگر پہونچو تک زخم پہنچا تو تھائی دیت مسئلہ اگر پیٹ پر زخم مارا
 تو تھائی اور اگر پیٹ کا زخم پیٹ کی طرف پہونچا تو دو تھائی دیت مسئلہ اگر سر
 پر جڑا جل گیا یا سر میں لمبو چنک آیا یا لمبو بجا یا سر کا جڑا جاتا رہا یا گوشت کٹا یا گوش
 ہڈی کے پاس جاتی تک کٹا تو حکمت عدل واجب ہوگی مسئلہ جو زخم ایسا ہو
 کہ او میں ہڈی نمودار ہو جاوے اسکے سوا اور کسی زخم میں قصاص نہیں مسئلہ

اگر ایک ہاتھ کی اونگلیوں کی بابت آدمی دیت دینا آونگی اگر جمع متیلی کے کاٹی
 مسئلہ اگر ایک ہاتھ کی اونگلیاں آدمی پہونچو سے کاٹیں تو آدمی دیت اور حکومت
 عدل مسئلہ اگر متیلی ایک اونگلی سمیت کاٹی تو دو سو ان حصہ دیت اور اگر دو
 اونگلیوں سمیت کاٹی تو پانچ سو ان حصہ دیت اور متیلی کی بابت کچھ دینا نہ آونگا
 مسئلہ اگر چوٹے لڑکے کی آنکھ یا عضو تناسل یا زبان کی صحت کا حال دیکھو
 اور بہر کئی اور بولنی سو معلوم ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی اور زیادہ اونگلی کا یہی حکم
 ہو مسئلہ اگر زید کی عمر نے زخم مارا سو زید کی قتل جاتی رہی یا رکے بال جاتے رہے
 تو عمر پر دیت آونگی اور زخم کا تاوان بھی اوسین آجاوے گا مسئلہ اگر زید نے
 عمر کو زخمی کیا سو عمر بھرا یا اندھا یا گونا گوا ہو گیا تو دیت اور زخمی کرینکا تاوان دونوں
 زید کو دینا آونگے مسئلہ اگر ایسا زخم مارا جس سے بڑھی نمود ہو گئی سو ایسی
 زخم سے دونوں آئین جاتی رہیں یا ایک اونگلی کاٹی سو دوسری اونگلی بھی گئی
 یا ایک پوری کاٹی سو سچی کی باقی پوریاں یا سب ہاتھ رہ گیا یا آدھا دانت توڑا
 سو باقی دانت کا لاہو گیا تو قصاص نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کا دانت
 اوکھاڑا سو عمر کے دین پر اور دانت جا تو زید کے ذمہ سے تاوان
 جاتا رہا اور اگر دانت جس سے پہلے عمر کے زید کا دانت توڑ ڈالا بعد
 اسکے عمر کے دانت جا تو عمر پر زید کے دانت کی دیت پانسو درم دینا
 آونگی مسئلہ اگر زید نے عمر کو زخمی کیا بہر عمر کے گوشت بھرا یا اور زخم

اچھا ہو گیا کہ نشان بھی نہ پایا زید نے عمر کو مارا سو زخم ہو کر اچھا ہو گیا
 اور نشان بھی جاتا رہا تو تادان زید پر نہ آویگا مسئلہ جب تک مدعی کا
 زخم اچھا نہ ہوئے تب تک مدعی علیہ سہ قصاص نہیں گے مسئلہ جس قتل عمد
 میں کہ شبہ کے سبب قصاص جاتا رہی جیسے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو قصدا مار ڈالا
 تو ایسے عمد کی دیت قاتل کو اپنی مال سہ دینا آویگی اور یہی حکم ہی اس مال کا
 جس پر قاتل نے صلح کی یا قاتل نے خطا کا اقرار کیا تو اس کا پیسا بھی قاتل کو
 اپنی مال پاس سے دینا آویگا یا جو مال بیسویں حصہ سہ کم ہو وہ بھی مدعی علیہ پر
 اپنے مال سہ دینا آویگا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانہ نے عمدًا جنابت کی تو وہ
 بجا حق خطا ہی اور دیت اس کی مائلہ پر اور کفارہ واجب نہیں اور لڑکا اور دیوانہ
 اپنی مقنول کی میراث سہ محرم ہوگا **فصل فی الجنین** یعنی پیٹ کر بچہ کی بات
 کے مسئلے مسئلہ اگر زید نے حاملہ عورت کی پیٹ پر مارا سو اس کے مراہو ابچہ
 گر پڑا لڑکا ہو یا لڑکی بیسویں حصہ دیت کا زید پر دینا آویگا اور اگر جیتا بچہ گرا
 پہر گیا تو پوری دیت اور اگر مراہچہ گر نیکی بعد خود وہ عورت مر گئی تو زید پر
 ایک دیت پوری اور بیسویں حصہ اور دیت کا اور اگر وہ عورت پہلی مری
 پہر مراہو ابچہ اور اسکے پیٹ سہ گر تو زید پر فقط ایک ہی دیت پوری اور جو مال
 اس بچہ کے سبب دینا آویگا وہ اس کو وارثوں کو ملے گا اور مارنیا لے کو اس کی
 وراثت نہ ملے گی پہر اگر زید نے اپنی عورت کے پیٹ پر مارا اور اس کو مراہو بچہ

جنت میں
 رہیں

گرا تو زید کے عاقلہ پر مسیوان حصہ دیت اور زید کو اس سبجہ کی وراثت ملے گی
 مسئلہ اگر باندی کو پیٹ پر مارا اور جتنا لڑکا اوسکے پیٹ سے گر اٹا تو اس لڑکے
 کی قیمت کا مسیوان حصہ اور اگر لڑکی گری تو دسواں حصہ مسئلہ اگر زید نے
 عمر کی باندی کے پیٹ پر مارا اسکو بعد عمر کے باندی کو آزاد کر دیا بعد اسکو اس
 باندی کے پیٹ سے جیتا بچہ گرا پھر مر گیا تو اس جیتو لڑکے کی قیمت زید پر
 دینا آویگی مسئلہ پیٹ سے جو بچہ گر پڑے اوسکا کفارہ پیٹ پر مارنے والی پر
 نہیں ہو مسئلہ اگر کسی عورت نے پیٹ گرائی کسی دو بے اجازت خاوند کے
 کماٹی یا شرمگاہ پر لگائی اور پیٹ سے بچہ گرا تو مسیوان حصہ دیت اس عورت
 کے عاقلہ پر دینا آویگی اور اگر خاوند کی اجازت سے پیٹ گرا تو کچھ نہیں باب
 ماہ سحدۃ الرجل فی الطريق یعنی راہ میں کچھ مکان وغیرہ بنایا مسئلہ
 مسئلہ اگر شایع عام کی طرف کسی نے سنڈ اس نکالا یا پر نالہ نکالا یا برج بنایا
 یا دوکان بنائی تو جو کوئی چاہی اوسکو دور کر دے مسئلہ جاری رہتو
 میں اسقدر تصرف کرنا کہ لوگوں کو نقصان نہ کرے یعنی ایذا نہ تو جائز ہے
 اور اگر ایذا ہو تو نہیں جائز اور اپنی محلہ کے کوچہ میں بے اجازت سب محلہ
 والوں کے تصرف کرنا درست نہیں مسئلہ اگر زید نے شارع عام کی طرف
 پر نالہ لگایا یا مکان بنایا سو وہ کسی راہ گیر وغیرہ پر گر پڑا اور وہ مر گیا
 تو اوسکی دیت زید کے عاقلہ پر دینا آویگی جیسو راہ میں کنواں کو دوا یا

باب
 جیتو بچہ
 سے عاقلہ

پھر رکھا اوس کو یمن میں گر کر یا اوس پیچھے کوئی آدمی ضائع ہوا تو اوسکی دیت
 بھی زید کے حاکم پر اور کوئی جانور کی ضائع ہو گیا تو اوس جانور کی قیمت
 زید پر تادان دینا اور اگر کسی مسئلہ اگر زید نے بالوعہ راہ میں بنایا بادشاہ کی اجازت
 سے یا اپنی ملک میں بنایا پھر اوس میں گر کر کوئی رگیا تو زید پر ضمان نہیں مسئلہ
 اگر شارع عام میں زید نے ایک لہسا ڈالا یا پل بنایا یا بے اجازت بادشاہ سے
 پھر اوس پر نوکر ایک شخص قصداً چلا اور ہلاک ہو گیا تو زید پر ضمان نہیں مسئلہ
 اگر زید نے راہ میں کوئی چیز اونٹنی سو وہ چیز عمر پر گر پڑی اور عمر ہلاک ہو گیا
 تو زید پر ضمان دینا لازم ہوا اور اگر چادر کوڑھتی اور وہ چادر کسی پر گرمی اور
 وہ گر گیا تو ضمان نہیں مسئلہ اگر محلہ کی مسجد میں اونٹن میں سے ایک شخص نے
 ایک قندیل لٹکائی یا اوس میں بویا ڈالا یا کنکریاں ڈالیں سو اس سے کوئی آدمی
 ہلاک ہو گیا تو اوس شخص پر جسنو یہ کیا متا ضمان نہیں اور غیر محلہ والے نے
 قندیل لٹکائی تھی یا بویا بچھایا تھا یا کنکریاں ڈالیں تھیں تو وہ غیر محلہ والے
 پر ضمان ہے مسئلہ اگر مسجد میں اگر محلہ والا شخص بیٹھا سو اوسکو مینہ
 سے عمر ہلاک ہو گیا تو یہ اسپر ضمان ہو بشرطیکہ یہ شخص نماز میں مشغول تھا
 اور اگر نماز میں تھا اور عمر ہلاک ہو گیا تو اوس پر ضمان نہیں **فصل فی**
الحفاظ المال یعنی جو کی ہوئی دیوار کے مسئلہ اگر زید کی دیوار
 شاہ راہ کی طرف جھکی ہو کسی مسلمان یا زیدی نے زید سے کہا کہ اس دیوار کو ڈال

نہایت
 فی
 ہاں

دست کر لے سوزید نے اتنو عرصہ تک حسین وہ دیوار دھسکتی ہو نہ ڈالتی اور
کوئی جان یا کسی کا مال اوس دیوار سے ہٹا کر ہو گیا تو زید پر ضمان آویگا اور اگر
پہلے ہی سوزید نے دیوار جھکی ہوئی بنائی تھی اور اوس سے کسی کا کچھ نقصان
ہوا تو زید پر ضمان ہے اگرچہ کسی نے زید سے اوسکو کہو وہ نہ کہتا ہو مسئلہ
مگر زید کی دیوار کے گھر کی طرف جھکی ہوئی تو عمر ہی کو پہونچتا ہو کہ زید سے اوسکے
کرادیے کو کہو پہر اگر عمر نے زید کو مہلت دی یا بری کر دیا تو درست ہو
بجلاف شاہ راہ کی طرف جھکی ہوئی دیوار کی مسئلہ اگر بائچ آدمیوں کے
سامح کی ایک دیوار ہو اور وہ جھکی ہو اور ان بائچ نہیں ایک کسی نے کہو دے
کو کہا اور اوس نے نہ کہو دی اور کسی پر گر پڑی تو وہ شخص جس سے کہو نے
کو کہا تہادیت کی بائچوین حصہ کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر تین شریکوں کا ایک
مکان ہو ایک شریک نے ادخین سے اوس جو ملی میں کنواں کہو دایا دیوار
بنائی اوس سے کوئی آدمی ضائع ہو گیا تو اوس کہو دے والی یا بنانوالے پر
دو تہائی دیت دینا آوگی باب جنایۃ البہیمۃ والجنایۃ علیہا وغیر
ذلک یعنی جانور آدمی کا نقصان کر دے یا آدمی جانور کا نقصان کر دے
اوسکے مسئلے مسئلہ اگر جانور نے کسی کو اگلے یا بٹن یا بچلے یا ٹن سے
روند کے یا سے یا دانت سے یا ٹھوک سے ہلاک کر دیا تو جو شخص جانور پر سوار
ہوگا اوس پر ضمان آوگا اور اگر جانور نے لات ماری یا دم ماری اور کوئی ہلاک

بہیمۃ و الجنایۃ
علیہا وغیرہ

ہو گیا تو ضحان نہیں گریان راہ میں اگر جانور کو کھڑا کیا وہ ان کیسے لات یا دم ماری
 اور وہ ملاک ہو گیا تو سوار پر ضحان ہی مسئلہ اگر جانور کے پاؤں اور ہاتھ میں
 ڈوبیلا یا کٹھلی یا دم بول یا لنگر ہی کیسی آنکھ میں لگی اور آنکھ کل پڑی تو ضحان نہیں
 اور اگر بڑا پتھر لگا تو ضحان واجب ہی مسئلہ اگر جانور نے راہ میں پیشاب یا
 گوبر کیا یا لید کی اوس سی کوئی ضائع ہو گیا یا ہنگا نے متانیکے لئے جانور کو
 کھڑا کیا اور کوئی ضائع ہو گیا تو سوار پر ضحان نہیں اور اگر اوس سے جانور کو کھڑا
 کیا اور اوس کو گوبر یا پیشاب کیا یا لید کی اوس سی کوئی ضائع ہو تو ضحان سے
 مسئلہ جس سے سوار پر ضحان آوے گا اوس سے سب سے اوس پر شخص جانور کی
 تکمیل اور ناتہ بکڑی کہینچتا ہو یا بیچے سے ہانکتا ہو اوس پر ضحان آوے گا اور
 سوار پر کفارہ دینا آوے گا تکمیل کہینچنے والے اور پیچے سے ہانکنے والے پر کفارہ
 نہیں مسئلہ اگر زید اور عمر دو سوار دن یا دو سیاہ و نہیں آپس میں دھکم دھکا
 ہوئی اور دونوں مر گئے تو زید کی دیت عمر کے عاقلہ پر اور عمر کی دیت زید
 کے عاقلہ پر مسئلہ اگر زید نے جانور ہانکا اور اوس جانور کا زین عمر پر گر پڑا
 اور عمر مر گیا تو زید پر ضحان ہی مسئلہ اگر زید اونٹ کی قطار کہینچنے لئے جاتا
 تھا اور ایک اونٹ نے اونٹن سے عمر کو روند ڈالا تو زید کے عاقلہ پر عمر کی دیت
 واجب ہوگی اور اگر زید کے ساتھ بکڑی تھا کہ وہ قطار کو پچھو سے ہانکتا تھا
 تو زید اور بکڑی دونوں پر دیت آوے گی مسئلہ اگر زید نے اپنا اونٹ بکڑی کے

بے اطلاع بکری قطار کے چھو باندھ دیا اور بکرا اپنی قطار کو کہنچر لئے جاتا تھا
 اور اس زید کے اونٹ کو کسیکو روند ڈالا تو بکرا کے عاقلہ پر ویت آو گئی اور
 بکرا کا عاقلہ وہ ویت زید کے عاقلہ سے پھر دلا پاو گیا مسئلہ اگر زید نے اپنا
 جانور کسی طرف کو چھوڑا تو پیچھے سے اوسو مانگتا تھا سو اوسو حالتیں اوس جانور
 سے کچھ ہلاک ہو گیا تو زید پر ضمان ہی اور اگر گنا چھوڑا یا پرند جانور چھوڑا اور
 اوسکو مانگتا تھا یا چار یا بے جانور خود بھاگا اور اوسنے کسی آدمی کا یا مال کا
 نقصان کر دیا تو دیکو یا را کو تو ضمان نہیں مسئلہ اگر زید نے قصاب کی بکری
 کی آنکھ قصدا نکال لی تو جب قدر اوسکا نقصان ہو تو سزا زید پر ضمان سے
 مسئلہ اگر زید نے کسیکے اونٹ یا گاؤں یا بیل وغیرہ کی آنکھ نکال لی یا بھڑک
 یا لگدہ کی تو جو تہائی قیمت زید پر دینا آو گئی باب جنایت المملوک و
 الجنایت علیہ یعنی غلام کسی پر جنایت کرے یا غلام پر کوئی جنایت اوسکے سلسلے
 مسئلہ اگر غلام یا باندہ نے کسی جنایتیں کیں تو میان پر واجب ہو کر ایک
 مرتبہ اوسکو جسکی جنایت کی اوسکے حوالہ کر دے اگر وہ نرا غلام ہو اور اگر
 وہ دبیر یا مکان یا ام ولد ہو تو اگر تہہ اوسکی قیمت دیدے مسئلہ اگر
 زید کے غلام نے خطا سو عمر کی جنایت کی تو زید وہ غلام عمر کو سو پ دے
 کہ عمر اوسکا مالک ہو جاوے یا زید جنایت کا تاوان دے اور غلام کا مالک بنا کر
 بہرہ اگر زید نے تاوان دیکر غلام لے لیا بہرہ اوس غلام نے جنایت کی تو

باب جنایت
 المملوک و
 الجنایت
 علیہ

نواسکا کا دوسرا حکم جو پہلی جنایت کا مسئلہ اگر غلام نے دو جنائتیں کیں تو بھی
 میان اوس غلام کو اون دونوں شخصوں کے جنکی جنائتیں کیں حوالہ کر دے یا
 دونوں کی بابت تاوان دیکر غلام کو اس مسئلہ اگر غلام نے جنایت کی اور
 ہمیان کو خبر نہ ہو اور میان نے اسکو آزاد کر دیا اور اوس جنایت کو ماویہ
 سے قیمت غلام کی کم ہو تو میان پر قیمت اوس غلام کی دینا آویگی اور اگر
 قیمت سوتاوان کم ہو تو تاوان دینا آویگا اور میان کو جنایت کی خبر تھی اور
 غلام کو آزاد کر دیا تو جنایت کا تاوان میان پر دینا آویگا اور یہی حکم ہو اگر
 میان نے جنایت کی خبر سننے کے بعد غلام کو بیچا مسئلہ اگر زید نے اپنے
 غلام سے کہا کہ اگر تو غم کو مار ڈالے یا کہا کہ اس کے تیر مارسی یا کہا کہ اسکو
 زخمی کرے تو تو آزاد ہو پر غلام نے ایسا کیا تو دیت مار ڈالنی کی صورت ہے
 اور تاوان زخمی کرنے کی صورتیں زید پر دینا آویگا مسئلہ اگر زید کے غلام
 نے حرکت بہتہ قصد کاٹ ڈالا تو زید نے وہ غلام اوس حرکت کے حوالہ کر دیا
 اور اسکو آزاد کر دیا تو اس پر یہ گویا اوس جنایت سے غلام لینے پر صلح کر لی
 تھی اور اگر آزاد نہیں کر دیا تھا اور مر گیا تو وہ غلام زید کو بہر جا بیچا مسئلہ
 اگر اذون مدیون غلام نے خطا سے جنایت کی اور میان نے بیخبر اسکو آزاد
 کر دیا تو میان پر دو قیمتیں اوس غلام کی دینا آویگی ایک اسکو جسکی تبت
 کی دوسری اسکو جسکا دین تھا مسئلہ اگر مادونہ مدیونہ باندہ سی اور

کسی اولاد میں تو دین کے بدلے اور اس کی اولاد دونوں کو عین کے
 اور اگر ایسی باندی نے جنایت کی پہر اولاد میں تو وہ اولاد جنایت والی کو
 نذیکو مسئلہ اگر زید نے جانا کہ عمر نے اپنے بھنوڑا غلام کو آزاد کر دیا جو
 پہر اس بھنوڑا نے زید کے مربی کو خطاسی مار ڈالا تو زید کو کسی سے کچھ نہیں
 مسئلہ اگر آزاد غلام نے زید سے کہا کہ جب میں غلام تھا تب تیرے بہائی کو
 خطاسی مینو مار ڈالا تھا اور زید کہتا ہے کہ تب تو آزاد ہی تھا جب تو نے مارا تھا
 تو اس غلام ہی کا کناسا ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی کو آزاد کر دیا
 بعد اس کے زید نے کہا تو جب میری تھی تب مینو تیرا ہاتھ کاٹا تھا اور وہ آزاد
 باندی کہے کہ آزاد ہو نیکی بعد کاٹا تو باندی کا کناسا ہے اور یہی حکم ہے
 اگر میان کہو کہ مینو فلا نے چیز تیری تب لی تھی جب تو میری باندی تھی اور
 وہ کہو کہ جب میں آزاد ہوئی تھی تب لی تھی ہاں اگر یوں معاملہ ہو کہ میان ہے
 کہ مینے اس قدر اجرت تیری تب لی تھی جب تو میری باندی تھی اور وہ کہے کہ
 آزاد ہو نیکی بعد لی تھی یا میان کہے جب تو باندی میری تھی تب مینو تجھے
 صحبت کی تھی اور وہ کہے کہ آزاد ہو نیکی بعد کی تو اس میں میان کا کناسا معتبر
 ہے مسئلہ اگر بھوڑا غلام نے حرا کے سے کسی کو مار ڈالا تو اس کو اس سے بھوڑا
 یا کسی غلام سے کہا اس سے مار ڈالا تو مقتول کی دیت اس کے کو قاتل پر
 اور قاتل غلام کا میان یا غلام مقتول کے وارثوں کو دید سے یا دیت سے

مسئلہ اگر بخیر غلام نے زید اور عمر کو قصداً مار ڈالا اور زید کے دو دلی
 رہے بکر اور خالد اور عمر کے بھی دو ہی دلی رہی احمد اور محمود سو بکر اور
 احمد نے زید اور عمر کی بابت اپنا اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کامیان یا آدھا
 غلام خالد اور محمود کو حوالے کرے یا دس ہزار درم ادن دو کو آدمی آدمی
 دیت دی اور اگر بخیر اس نے زید کو قصداً مارا اور عمر کو خطاسی مارا سو بکر نے
 اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کامیان دس ہزار درم تو احمد اور محمود کو دس
 اور پانچ ہزار یا وہ بخیر غلام ادن تینوں یعنی خالد اور احمد اور محمود کو دیک
 ایک حصہ او سین سہ خالد کا اور دو حصہ احمد اور محمود کے مسئلہ اگر دو
 شرکین نما ایک غلام ہی سوا و سنی ادن دو لون کی رشتہ دار قریب کو مار ڈالا
 اور ایک شریک نے اس کو اپنا حق معاف کر دیا تو بالکل خون کا حق باطل ہو گیا
 مسئلہ اگر زید نے عمر کے غلام کو خطاسی مار ڈالا تو زید پر غلام کی قیمت دینا
 آدگی پہر اگر وہ غلام دس ہزار درم یا اس سے زیادہ قیمت کا تھا تو دس درم
 اد کی قیمت سے کم کر کے دینا آدگی اور اگر باندی کو مار ڈالا اور وہ باندی یا پنجزار
 درم کی ہے تو دس درم کم یا پنجزار درم دینا آدگی مسئلہ اگر زید نے
 عمر کا غلام غصب کر لیا اور زید سے پاس سے وہ غلام ہلاک ہو گیا تو غاصب
 پر غلام کی قیمت دینا آدگی کتنی ہی ہو مسئلہ غلام کی قیمت حر کی دیت کی
 برابر اندازہ کیجائیگی پہر اگر غلام کا کسی نے خطاسی مارا نہ کا ڈالا تو آدمی

قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے قصداً عمر کے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا بعد
 اسکے عمر کے اسکو آزاد کر دیا پھر وہ غلام اوسے سبب مر گیا اور عمر کے مال
 اسکا وارث اور ہے تو زید پر قصاص نہیں اور نہیں تو قصاص ہی مسئلہ اگر
 زید نے اپنے دو غلاموں سے کہا کہ ایک تم دو نو نہیں کا آزاد می پھر اون دو
 کو کسی زخمی کیا بعد اسکے زید نے اون دو نو نہیں سے ایک کو آزاد بتایا
 تو اون دو نو بھی زخمی ہو نیکا تاوان زید کو لیکام مسئلہ اگر زید نے عمر کو غلام
 کی دو لون آنکھیں نکال لیں تو وہ عمر غلام زید کو دیدے اور پوری قیمت سکی
 زید سے لے لے یا غلام کو اپنے پاس رکھی اور نقصان کی بابت کچھ نہ لے
 مسئلہ اگر زید کے مدبر یا ام ولد نے جنایت کی اور جنایت کے تاوان سے
 قیمت اس مدبر یا ام ولد کی کم ہی تو زید پر قیمت دینا آویگی اور اگر تاوان کم
 ہے تو تاوان دینا آویگا پھر اگر زید نے جنایت کی بابت قاضی کے حکم سے
 قیمت دی پھر اس مدبر یا ام ولد نے دوسری جنایت کی تو اس قیمت کی کوئی
 روپیہ میں ہلا شخص اور دوسرا شخص جسکی جنایت کی شریک ہو جاوین اور اگر ایک
 قاضی کے اگر قیمت دی تھی تو یہ دوسرا شخص جسکی جنایت کی وہ اپنی جنایت
 کا تاوان زید سے مانگی یا پہلی جنایت والے سے مانگی بابت غضب العبد
 والمدبر والصبی والجنایت فی ذلک یعنی غلام اور مدبر اور
 رے کے کو غضب کیا پھر اوس میں موبی جنایت اوسکی مسئلہ اگر میان

باب غضب
 العبد والمدبر
 والصبی والجنایت
 فی ذلک

غلام کا ماتہ کاٹ ڈالا پھر اوس غلام کو زید نے غضب کیا اور وہ اوسی ماتہ کے کٹنے سے
 مر گیا تو زید پر ماتہ کٹنے سے غلام کی قیمت دینا آدھی مسئلہ اگر زید نے عمر کے
 غلام کو غضب کیا پھر عمر کے اسی غضب کی حالت میں اوس غلام کا ماتہ کاٹا سو اسی
 وہ غلام مر گیا تو زید کے ذمہ پر کچھ نہیں مسئلہ اگر عمر کے محجور غلام نے زید
 کا محجور غلام غضب کیا سو وہ منصوب غلام غاصب کی پاس مر گیا تو غاصب پر قیمت کی
 دینا آدھی مسئلہ اگر زید کے مدبر کو عمر نے غضب کیا اور عمر کے پاس اوس
 مدبر نے خالد کی حیثیت کی پھر وہ مدبر زید کو ملا اور زید کے پاس بکر کی حیثیت کی
 تو خالد اور بکر کی دونوں کی حیثیت کا ماواں بقدر اوس مدبر کے قیمت کے زید پر دینا
 دیا گیا اور زید آدھی قیمت اوس مدبر کی عمر سے دلا جائیگا اور بکر کو دیا گیا پھر آدھی باقی
 قیمت بھی غاصب سے پھر دلا جائیگا اور اگر اوس مدبر نے بھلی حیثیت زید کے پاس
 کی پھر دوسری عمر کے پاس کی تو دوسری بار زید آدھی قیمت عمر سے دلا جائیگا
 اور اسی صورت میں غلام کا اور مدبر کا ایک ہی حکم ہو گا مگر ان غلام کو میان حیثیت
 والے سپرد کر دیا اور مدبر کی قیمت دیا اتنا ہی فرق ہو مسئلہ اگر
 زید کی مدبر کو عمر نے غضب کر لیا اور عمر کے پاس اوس مدبر نے بکر کی حیثیت
 کی پھر وہ مدبر زید کو پھر ملا بقدر اسکے پھر غضب کیا پھر اوس نے غاصب کی پاس
 اور حیثیت کی دوسری بار تو زید اوس مدبر کی قیمت بکر کو اور دوسری حیثیت
 دے لیا آدھی قیمت دے اور آدھی عمر سے لیکر بکر کو دے اور آدھی دوسری

خاصہ سے لے کر مسئلہ اگر زید نے حر کا لڑکا غضب کر لیا سو وہ لڑکا
 آجائیک یاتپ سے مرگیا تو زید پر ضمان نہیں اور اگر بھلی گری اور مرگیا یا سانپ
 نے کانا اس سے مرگیا تو زید کے عاقلہ پر ضمان ہے مسئلہ اگر لڑکے کے
 پاس ایک غلام دھروہر رکھا سو اس لڑکے نے اس غلام کو مار ڈالا تو
 لڑکے کے عاقلہ پر اس غلام کی قیمت دینا آویگی اور اگر لڑکے کو پاس
 کنا دھروہر رکھا اور اس نے وہ کنا مار ڈالا تو لڑکے پر تادان نہیں ہے
 القسامت یعنی خون کے مقدمہ میں مجاہد والوں کو قسم دینے کا ذکر مسئلہ
 اگر ایک محلہ میں کوئی شخص مار ڈالا ہوا پایا گیا اور اس کا مار ڈالنے والا معلوم
 نہیں تو اس محلہ کو ان پچاس مردوں کو قسم کھلا دینگی جنکو مقتول کا ولی اختیار
 کرے اور وہ پچاسوں یوں قسم کھا دیں کہ قسم خدا کی ہے اسکو نہیں قتل کیا
 اور یہ مکو نہیں معلوم ہوا اسکا قتل کرنے والا ہے جب پچاس آدمیوں نے قسم کھا لی
 تب محلہ والوں پر ویت دینا آویگی اور مقتول کے ولی کو قسم نہ کھلانگی اور
 پچاس آدمیوں میں سے جو شخص قسم کھا نہیں سکا کرے اسکو قید کرینگے
 جب تک وہ قسم کھا دے مسئلہ اگر محلہ میں پچاس مردوں کو جس قدر مردوں
 اور نہیں کو دھروہر ٹھہرا کر قسم دینگے اور پچاس قسمیں پوری کرالیں گے مسئلہ
 لڑکے اور دیوانہ اور عورت اور غلام پر قسم نہ آویگی مسئلہ اگر محلہ میں
 مردہ پایا گیا کہ اس کے جسم پر کچھ مار ڈالنے کا نشان نہیں تو محلہ والوں پر

یہ قسم آدمی نہ دیت دینا آدمی یا ایسا مردہ پایا گیا کہ اوسکی ناک کسی یا مونہ کسی
 یا جاضر کے مکان کسی خون بہتا ہو تو بھی محلہ والوں پر قسم اور دیت نہیں اور
 اگر انکھوں سے یا کانوں سے اوس مردہ کے خون بہتا ہو تو محلہ والوں پر قسم
 بھی ہو اور دیت بھی مسئلہ اگر مارا ہوا آدمی ایک جانور پر لدا ہوا پایا گیا
 تو اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر ہے جو شخص اوس جانور کو آگوسے ڈور یا چموتے
 یا پیچھے سے لاکھتا ہو ایسے جاتا ہو یا اوس جانور پر سوار ہو مسئلہ اگر ایک
 جانور پر مارا ہوا آدمی لدا ہو اور کوئی اوسکے ساتھ نہیں اور دو گادے کی دیت
 ہو کہ وہ جانور نکلا اور پایا گیا تو اس خون کی دیت اوس کا خون والوں پر
 جو گاؤں اوس جانور سے نزدیک ہو مسئلہ اگر مارا ہوا آدمی کسی آدمی کی
 حویلی میں پایا گیا تو حویلی والے پر سوگند اور اوسکے عاقلہ پر دیت آدمی
 مسئلہ مسلمان بادشاہ کا فرد کا ملک مستحق کرے اور دانا کی کچہ زمین
 بعض لوگوں کو دے دیں تو اوں لوگوں کو اہل خط کہتے ہیں بہر ایسی زمین پر اگر کوئی
 مارا ہوا آدمی پایا تو قسم اور دیت اہل خط کے ذمہ پر آدمی دانا کے نہیں
 والوں پر اور اوس زمین کے مشترکین پر نہیں مگر اہل خط میں سے کوئی بھی
 باقی نہ ہوگا سب بیچڈالی ہوگی تو قسم اور دیت خریداروں پر آدمی مسئلہ
 اگر مشترک حویلی میں ایک مارا ہوا آدمی پایا گیا اور سامی کے حصہ ایک سے
 نہیں کوئی آدمی کا مالک کوئی تہائی کا کوئی چوتھائی کا قسم اور دیت خریدار

آویگی مسئلہ اگر مشترک حویلی میں ایک مارا ہوا آدمی پایا گیا اور ساجھی کے
 حصے ایک سو نین کوئی آدمی کا مالک کوئی تنائی کا کوئی چوتھائی کا تو قسم
 اور دیت اور شریکوئی گنتی کے بموجب اور پر آویگی حصوں کی ملکیت کا لحاظ
 کیا جائیگا مسئلہ اگر زید نے بکر کی حویلی مول لی اور قبضہ باغیچہ پھلے ایک
 مارا ہوا آدمی اس میں پایا گیا تو دیت اور سکر بالغ کے عاقلہ پر اور اگر شرط خیال
 پر خریدی تھی تو دیت قاضی کے ذمہ پر اور عاقلہ پر دیت تب ضرر گواہ
 گدزین کہ یہ حویلی اس قاضی کی حویلی مسئلہ اگر ناؤ میں مارا ہوا آدمی پایا گیا
 تو قسم ملاحت پر اور اور جو اس کشتی میں سوار ہیں اور اگر محلہ کی مسجد میں
 پایا گیا تو محلہ والوں پر مسئلہ اگر جامع مسجد میں یا شارع عام میں مقتول پایا گیا
 تو قسم کسی پر نہیں مگر دیت اور سکر بیت المال میں سربجائیگی مسئلہ اگر
 بیابان یا بڑی وادی میں مقتول پایا گیا تو اس کی بابت کچھ پرسش نہیں اور
 اگر دریا کے کنارے پر بند ہوا پایا گیا تو قسم اور دیت نزدیک کی بستی والوں پر
 مسئلہ اگر مقتول کے ولی نے جس محلہ میں وہ مقتول پایا گیا تھا اس محلہ
 کے سوا اور کسی محلہ کے ایک شخص معین پر خون کا دعویٰ کیا تو اس محلہ والوں
 سے جمان وہ مقتول پایا گیا قسم جاتی رہی مسئلہ اگر ایک قوم تلواریں لے کر
 ایک مقتول کو زد کیا ہو مگر اور کو قسم اور دیت محلہ ہی والوں پر ہوگی ان اگر مقتول کا ولی
 اس قوم پر دعویٰ کرے یا ایک شخص معین پر ان میں سے دعویٰ کرے تو لقمہ

محلہ والون پر نہیں مسئلہ جسکو محلہ والون میں سہ قسم دیجاتی اگر وہ کھے کہ
 زید نے اس مقتول کو قتل کیا ہو تو اس سہ یون قسم لین گے کہ قسم خدا کی
 میں نے قتل کیا ہے اور کوئی اسکا قاتل میں نہیں جانتا زید کے سوا مسئلہ
 اس محلہ کے بعض آدمی جسین مقتول پایا گیا اگر کو اسی دین غیر محلہ والے
 پر کہ فلا نے محلہ والون نے قتل کیا ہو یا اپنے محلے والون میں سہ ایک
 پر کہ ہمارے محلہ میں فلا نے شخص نے قتل کیا ہے تو یہ گو اسی باطل
 ہے کتاب المعاقل معاقل سبع ہر معاقلہ کی اور معاقلہ دیت یعنی غنہا
 کو کہتے ہیں مسئلہ جو خون بھارڈ النہ سے دینا آتا ہو وہ خون بھا
 عاقلہ پر دینا آتا ہو مسئلہ فوج کے لوگوں کا عاقلہ فوج ہی کے لوگ ہیں
 جیسے نام دفتر میں لکھی ہوں مسئلہ اگر فوج والون میں سے کسی نے ارڈالا
 تو فوج والون کو جو واجب ملتا ہو بادشاہ کے یہاں سہ او میں سے دیت
 لین گے تین برسین ہر اگر تین برس سہ زیادہ یا کم میں وہ واجب برآ
 ہوتا ہو تو او میں سے دیت لیجاو گی مسئلہ جو شخص فوج والون میں
 نہو یعنی اسکا نام بادشاہی دفتر میں نہو تو اس کے کنبہ کے لوگ رشتہ دار
 یعنی برادری کے لوگ اسکا عاقلہ میں کہ اوں پر دیت آو گی اور تین برسین
 اوں سے وصول کر لین گے اور ہر شخص سے ہر برسین ایک درم یا ایک درم
 اور تھائی درم سے زیادہ نہیں تو کسی شخص پر کل دیت کی بابت تین برسین

یہ کتاب
 ہے

چار درم سے زیادہ دینا نہ آویگا اور اگر کہنے کے لوگ کم ہوں اور سخی
 چار درم سے زیادہ بڑا ہو تو نسب کی رو سے جو قبیلہ قریب ہوگا اوسکو
 شامل کرینگے عصبونکی ترتیب کی بموجب اور قاتل کو بھی اونہیں میں سے
 ایک شمار کرینگے مسئلہ آزاو کئے ہوئے غلام کا عاقلہ اوسکے میان کا
 کنبہ قبیلہ سے مسئلہ مولی موالات کیطریقہ اوسکا مولی اور مولی کا کنبہ
 ویت سے مسئلہ غلام کی جنایت یا جو جنایت قصداً ہو یا مدعی اور مد علیہ
 میں صلح ہو کر جو روپیہ دینا آوے وہ عاقلہ پر نہیں اور جس جنایت کا مد علیہ
 اقرار کرے وہ بھی عاقلہ پر نہیں ہاں اگر عاقلہ اوس مد علیہ کی تصدیق
 کرے تو البتہ عاقلہ پر ویت آویگی مسئلہ اگر جس نے غلام پر جنایت کی
 خطا سے تو اوسکا تادان اوس جس نے عاقلہ پر سے کتاب الوصایا
 وصیت کسی مالک کر نیکو کہتی ہیں کہ وہ مالک کرنا موت کے بعد سے علاقہ
 رکھتا ہو مسئلہ وصیت کرنا مستحب ہو مسئلہ تنافی مال سے زیادہ کی
 وصیت کرنا درست نہیں ہاں اگر وارث اجازت دین تو درست ہو مسئلہ
 مقتول اگر اپنے قاتل کے لئے کچھ وصیت کرے یا اپنے وارث کے لئے
 اگر کوئی وصیت کرے تو درست نہیں مگر وارث اجازت دین تو درست ہو
 مسئلہ مسلمان کو ذمی کے لئے اور ذمی کو مسلمان کے لئے وصیت کرنا بہت
 سے ہر موصی کی زندگی میں موصی لہ کا وصیت کو نہ ماننا اور ماننا باطل سے

سریعاً بوسیدہ

مسئلہ تہائی مال سے کم وصیت کرنا مستحب ہو مسئلہ موصیٰ جب وصیت
کو قبول کر لے تو وصیت کا مال موصیٰ لے کی ملک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر موصیٰ
کے مرنیکے بعد موصیٰ لے قبول کر نیسے پہلو مر گیا تو وصیت کا مال موصیٰ لے کے
ہو اور ثو کا ہو مسئلہ جس مدیون پر اتنا دین ہو کہ اس کا سب مال دین میں آ جاوے
اوس مدیون کی وصیت درست نہیں اور لڑکے اور مکاتب کا وصیت کرنا بھی
درست نہیں مسئلہ اگر بیٹے میں بچہ سے اور اوس بچہ کے لڑکے وصیت کی
یا بیٹے کے بچہ کی وصیت کیسکو کی تو درست ہو بشرطیکہ وصیت کے وقت
سے کم مدت میں وہ بچہ پیدا ہو مثلاً آدمی چھ مہینے میں اور بیٹے کے بچہ کو بہ
کرنا درست نہیں مسئلہ اگر حاملہ باندی کی وصیت کی کیسے لڑکے اور اس کا حاصل
وصیت کیا اور وصیت سے الگ کر دیا تو یہ وصیت اور استثنا درست ہے
مسئلہ اگر وصیت کر نیوالا کی موتی وصیت سے پہر جاوے تو درست ہے
خواہ زبان سے پہر جاوے خواہ کام الہا کرے جس سے پہر جانا معلوم ہو زبان
سے پہر یا یون ہو کہ کہہ بیٹے جو وصیت کی تھی اوس سے پہر گیا اور کلام
اس طرح ہو کہ موصیٰ ہو کہ بچو یا کسیکو بہ کر دے یا کچھ اموتو اسکو قطع کر دو
یا کبریٰ موتو اسکو فوج کر دے مسئلہ اگر کی موتی وصیت سے زید
شکر دگیا کہ بیٹے کی جی نہیں تو یہ پہر جانا باب الوصیت ثلث المال
یعنی تہائی مال کی وصیت کر نیکی بابت مسئلہ اگر زید نے عمر کے

لئے انجو تھائی مال کی وصیت کی اور بکر کے لئے بھی تھائی مال کی وصیت کی
 اور زید کے وارثوں نے اجازت نہ دی تو زید کے مال کی ایک تھائی
 عمر اور بکر کو آدمی آدمی دینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے ایک تھائی
 مال کی اور بکر کے لئے مال کے چھ حصہ کی وصیت کی اور زید کے وارثوں
 نے اجازت نہ دی تو زید کی تھائی میں سے عمر اور بکر کو دینگے دو حصہ عمر کو اور
 ایک حصہ بکر کو مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے بالکل مال کی اور بکر کے
 لئے تھائی مال کی وصیت کی اور وارثوں نے اجازت نہ دی تو تھائی مال
 عمر اور بکر کو آدھا آدھا بانٹ لینگا مسئلہ موسیٰ لہ کے لئے ضرب بکر بنگر
 نہ زیادہ موتھائی سو مگر حاجات اور رعایت اور در اہم مسئلہ کی صورت میں فائدہ
 حاجات اسکو کہتے ہیں کہ کم قیمت کو زیادہ قیمت کی چیز بیچ ڈالی اور رعایت
 کی صورت یہ ہو کہ مثلاً زید کے صرف دو غلام ہی ہیں ایک سالم دو ہزار روپے
 کا دوسرا بشیر ہزار روپہ کا سو زید نے موت کی بیمار ہی میں دونوں کو
 آزاد کیا بہر وارثوں نے نہ مانا تو تین ہزار کی تھائی یعنی ایک ہزار میں دو
 وصیت زید کی جاری ہوگی اور دو ہزار روپے دونوں سے کو الین گے
 سالم سے ایک ہزار تین سو تیس روپے بائچ آئے اور تھائی آزاد بشیر سے
 اسکا آدھا اور در اہم مسئلہ یہ کہ مثلاً زید کے پاس صرف تین ہزار روپے
 ہیں سو اسنو دیکھ لئے دو ہزار کی وصیت کی اور بکر کے لئے ہزار کی

وصیت کی اور مرتے وقت ہر وارثوں نے ٹھکانا تو ہزار روپیہ میں وصیت دست
 ہوئی عمر کو چھ سو چھاس روپیہ دس آئے اور دو تہائی آئے اور بکر کو تین
 تین میں روپیہ پانچ آئے اور تہائی آئے مسئلہ اگر اپنے بیٹے کے حصہ
 کی کسی وصیت کی تو یہ وصیت باطل ہے اور اگر یوں وصیت کی کہ جو حصہ
 میرے بیٹے کا ہو ویسی ہی حصہ کی میں غلام نیکے لئے وصیت کرتا ہوں تو دست
 ہو پر موصی کے اگر دو بیٹے ہوں تو موصی لہ کو دو تہائی مال دین گے
 مسئلہ اگر ایک حصہ مال یا ایک ٹکڑے مال کی وصیت کی تو اس کا بیان
 اور وارثوں کے اختیار ہو صنف درجہ میں بنا دین مسئلہ اگر زید نے کہا
 کہ میرے مال کا چھ حصہ عمر کو دیکھو بعد اسکے کہا کہ تہائی دیکھو تو عمر کو تہائی
 دینگے اور اگر پہلے کہا چھ حصہ اور پھر بھی کہا چھ حصہ تو عمر کو چھ حصہ
 ملے گا مسئلہ اگر ایک تہائی روپیوں یا ایک تہائی بکریوں کی وصیت کی اور
 کل روپیوں سے یا بکریوں میں سے دو تہائی ہلاک ہو گئیں تو موصی لہ کو
 ایک تہائی جو باقی رہی ادھی ملیگی اور اگر تین غلاموں میں سے ایک غلام
 کی یا تہائی کپڑے کی یا تین چلیو نہیں سے ایک کی وصیت کی اور اوس میں
 دو غلام یا دو تہائی کپڑا یا دو چلیو یا ہلاک ہو گئیں تو جو باقی رہا اوس میں
 دو تہائی موصی لہ کو ملیگی مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے ہزار درہم
 دیئے کو وصیت کی اور زید کے پاس کچھ درہم موجود ہیں اور کچھ درہم

لوگوں پر آئے ہیں تو موجودین سے ہزار درم عمر کو دینگے اگر تین ہزار درم
موجود ہوں اور اگر تین ہزار درم سے کم موجود ہیں تو جس قدر موجود ہیں اسی تھائی
دینگے اور جب قومن والے درم ملتے جا دیں تو اسی تھائی عمر کو دیتی جا دیں گی
یہاں تک ہزار درم عمر کو پورے کر دینگے مسئلہ اگر تھائی مال کی وصیت
کی زید اور عمر کے لئے اور عمر فرج کا حصے تو بالکل تھائی مال زید ہی کو ملیگا
اور اگر یوں کہا تھا کہ تھائی مال میرا زید اور عمر کو بانٹ دیجو اور عمر فرج کا حصہ
تو زید کو آدمی تھائی مال ملیگا مسئلہ اگر زید نے اپنی تھائی مال کی
وصیت کی عمر کے لئے اور زید کے پاس کچھ مال نہا بہر موت سے پہلے زید کو
کچھ مال ملا تو اسی مال کی تھائی عمر کو ملیگی مسئلہ اگر زید کے تین ام ولد
ہیں اور زید نے وصیت کی تھائی مال کی اپنی اولاد کی ماؤں اور بیرون اور
محتاجوں کے لئے تو زید کے تھائی مال کو با پنج حصے کرینگے یک ایک حصہ
ایک ایک ام ولد کو اور ایک حصہ فقیر و نکو اور ایک حصہ محتاج کو مسئلہ اگر زید
نے تھائی مال کی وصیت کی عمر کے لئے اور محتاجوں کے لئے دو آدمی تھائی
عمر کو آدمی تھائی محتاج کو ملیگی مسئلہ اگر زید نے سو روپے کی
وصیت کی عمر کے لئے اور سو روپے کی بکر کے لئے اور خالد سے کہا کہ میری
بجائے عمر اور بکر کے ساتھ ساجھی کر دیا تو ہر سیکڑ کی تھائی مال کو ملیگی یعنی
جس قدر روپے اور کچھ کوڑیاں مسئلہ اگر زید کے لئے عمر کے لئے جا رہا ہے

کی وصیت کی اور بکر کے لئے دوسو روپیہ کی وصیت کی اور خالد سے کہا
 کیسے تجھ کو زید اور بکر کے ساتھ شریک کر دیا سو تو زید کے روپیہ نہیں سے آدمی
 اور بکر کے روپیہ نہیں سے آدمی یعنی تین سو خالد کو ملین گئے مسئلہ اگر زید کو
 اپنے وارثوں سے کہا کہ عمر کا بھپڑ دین ہے سو وارثوں نے زید کو سچا بتایا تو یہ
 سچا بتانا تھائی مال کے لئے ہوا پھر اگر عمر تھائی سے زیادہ کا دعویٰ کیا
 تو نباؤ گا مسئلہ اگر زید نے اپنے وارثوں سے کہا کہ عمر کا بھپڑ دین ہے
 اور وارثوں نے زید کو سچا بتایا پھر زید نے اور لوگوں کے لئے کچھ
 وصیتیں کیں تو زید کے مال کی دو تہائیاں وارثوں کے لئے اور ایک تھائی
 وصیت والوں کے لئے الگ کر کے وارثوں اور وصیت والوں سے کہیں گے
 سچا بتاؤ عمر کو جس قدر مال کی بابت جاؤ پھر جب دونوں بیان کریں تو عمر کو
 دیکر تھائی میں سے جو بچے گا وہ وصیت والوں کو ملے گا اور دو تہائی میں سے جو
 بچے وہ وارثوں کو اور وارثوں کی دو تہائی سے ایک تہائی اور وصیت والوں کی
 ایک تہائی سے تہائی کی قدر تک عمر کو دلاؤینگے مسئلہ اگر ایک اجنبی اور
 ایک وارث دو کے لئے وصیت کی تو موصی یہ کا آدھا اجنبی کو ملے گا اور وارث
 کے حق میں وصیت باطل ہے مسئلہ اگر زید نے ایک جتہ کپڑی کی وصیت کی عمر
 کے لئے اور ایک ہڑانے کپڑی کی وصیت کی بکر کے لئے اور ایک درمیا نی
 کپڑی کی جو کہ نہ بہت اچھا ہے اور نہ بہت بُرا ہو اس کی وصیت کی خالد کے لئے

پہر اول تینو میں سے ایک کبر الہاک ہو گیا اور زید کا وارث ہر ایک کو تھا سے
 کہ تیرا ہی والا کبر الہاک ہو گیا تو وصیت باطل ہو گئی ان اگر وارث وہ دونوں
 کبر سے اول تینو مخصوص نہ ہوئے کہ آپس میں بانٹ لو تو وصیت جائز ہوئی اور عمر
 کو وہ محتاجی جید کبر کی اور بکر کو وہ محتاجی بڑا نے کبر کی اور حنالد کو ایک
 تنہائی جید کی اور ایک تنہائی بڑا نیکی بلنگی مسئلہ اگر زید اور عمر کی شریک
 ایک حویلی سے اوس میں سے زید نے ایک معین کو ٹھہر کر کے لئے وصیت
 کی پہر وہ حویلی بی اوز وہ کو ٹھہری زید کے حصہ میں بڑی تو وہ کو ٹھہری
 بکر کو بلنگی اور اگر زید کے حصہ میں نہ پڑی تو بکر کو اوتنا ہی مکان اوس
 حویلی میں سے ناپ ونگی اور اگر ایک شریک نے ایک حویلی کی معین کو ٹھہر کر
 اقرار کیا کیسے لئے تو اوسکا بھی ہی حکم ہو مسئلہ اگر غریب کے مال میں
 زید نے ہزار روپے معین کی شریک لئے وصیت کی پہر زید کے مرے
 بعد اوس عمر شریک اجازت دی اور وہ ہزار روپے عمر کو دیدی تو جائز ہو
 اور اجازت دینے کے بعد بھی اوس غیر کو اختیار ہے کہ چاہے وہ روپے
 مذ سے مسئلہ اگر زید مرا اور اوسکو عمر اور بکر دو بیٹوں نے اوسکا
 مال آپس میں بانٹ لیا بعد اسکے عمر اقرار کیا کہ ہمارے زید نے تنہائی
 مال کی وصیت خالہ کے لئے کی تھی تو عمر کو اپنے حصہ کے مال کی محتاجی خالہ
 کے لئے دینا اور بلی مسئلہ اگر زید نے اپنی معین بانڈی کی شریک لئے

وصیت کی اور زید کے مرینکو بعد مال بٹنے سے پہلے وہ باندی ایک لڑکا جنی
 تو وہ باندی لڑکے سمیت عمر کو یلگی در صورتیکہ باندی اور لڑکے دونوں کی قیمت
 تھائی کل مال کی ہو اور اگر دونوں کی ملا کر قیمت تھائی سے زیادہ ہوتی ہو
 تو باندی ہی یلگی پہر اگر باندی سے تھائی پوری ہو تو اس لڑکے سے
 تھائی پوری کر دینگے مسئلہ اگر زید نے اپنے کافر بیٹے کے لئے یا
 اس بیٹے کے لئے جو کسب کا غلام ہے اپنی مرض موت میں کچھ وصیت کی پہر
 زید کے مرینسو پہلے وہ کافر بیٹا مسلمان ہو گیا یا وہ غلام بیٹا آزاد ہو گیا
 تو وہ وصیت باطل ہو گئی اور یہی حکم ہے البیڑی کو کچھ مہہ کیا یا ایسے بیڑی
 کے لئے کچھ اقرار کیا اسی حالت میں مسئلہ اگر ایک شخص باجج بالنج ہو گیا
 یا فالج نے مارا یا اسل کی بیماری ہوئی اور بہت روزوں سے یہ حال ہوا
 سوا دسکی موت کا ڈر ایسی بیماری سے جاتا رہا تو ایسا شخص اگر کل مال اپنا
 مہہ کر دے تو درست ہو اور اگر ایسی بیماری ہوئے ہوئے مہہ کیا اور کچھ
 چار پائی پر پڑا رہا اور اسی میں مر گیا تو تھائی مال میں مہہ درست اور زیادہ
 تا درست باب العتق فی المرض جس بیماری سے آدمی رجا دی اس
 بیماری کی حالت میں آزاد کر نیچے مسئلہ اگر زید نے موت کی بیماری
 میں اپنے غلام کو آزاد کیا یا محابات کی یا مہہ کیا تو درست ہو اور مہہ وصیت ٹھہری
 پہر حب زید کے وارث اجازت دیدین تو وہ غلام کچھ کام نکوسے اور اگر زید نے

اگر مہہ
 نہ ہو

پہلے محابات کی بعد اسکے اوس غلام کو آزاد کیا تو محابات اولے ہی اور ملا پہلو
 آزاد کیا اور محابات کی تو محابات اور آزاد کرنا دونوں برابر میں مسئلہ
 اگر زید نے وصیت کی کہ اس ہزار روپیہ کا ایک غلام مول لیکر آزاد کرکے جو
 بہر اوسمین سے ایک روپیہ ملاک ہو گیا تو باقی روپیوں پر وہ وصیت جاری ہوگی
 بخلاف حج کے یعنی اگر وصیت کی اس ہزار روپیہ سے حج کرایو بہر اوسمین
 سے ایک روپیہ ملاک ہو گیا تو باقی روپیوں سے حج ادا کرادینے مسئلہ
 اگر زید نے اپنے ایک معین غلام کے آزاد کرنیکی وصیت کی اور زید مر گیا
 پہر اوس غلام نے عمر کی جنایت کی سو وہ دونوں نے وہ غلام عمر کو دیدیا تو وصیت باطل
 ہو گئی اور اگر عمر سے پہر اوس غلام کو فدیہ دیکر لے لیا تو وصیت باقی رہی
 مسئلہ اگر عمر نے زید کے لئے اچھا تنائی مال کی وصیت کی اور ترکہ
 میں غلام بھی جوڑا سو زید کہتا ہے کہ عمر نے اس غلام کو اپنے بٹنگے بن میں آزاد
 کیا تھا اور عمر کے وارث کہتے ہیں کہ یہاں میں آزاد کیا تھا تو وارث کا کہنا سہرا
 ہی اور زید کو کچھ نہ ملیگا مان اگر تنائی مال سے غلام کی قیمت کچھ زیادہ ہو
 یا زید اپنے دعویٰ پر گواہ گذارے تو البتہ زید کو ملیگا مسئلہ اگر زید
 مرا اور زید کے غلام نے دعویٰ کیا کہ مجھ کو زید نے آزاد کیا تھا اور
 عمر نے دعویٰ کیا کہ زید پر میرا دین آتا تھا اور زید کے وارث نے اوس
 غلام اور عمر کو دنگو سچا بتایا تو وہ غلام اپنی قیمت کا روپیہ لاکر عمر کے وارث

میں دسے مسئلہ اگر زید نے وصیت کی کہ بھیر اللہ تعالیٰ کے حق میں
 سو برسے مال سے او ایک جو تو فرائض حبس و حج اور زکوٰۃ اور کفارہ پہلے
 ادا کرینگے اگرچہ زید نے ان فرائض کا نام پیچھے کر لیا ہو اور اگر سب حق اللہ
 تعالیٰ کے برابر ہوں جنکی وصیت کی ہو تو زید نے جو پہلے کہا وہ پہلے
 اور جو بعد کہا وہ بعد ادا کرینگے مسئلہ اگر زید نے اپنی طرف سے حج
 کرانکی وصیت کی تو زید کے شہر سے ایک شخص کو حج کرنیکے لئے سوار کر
 کے بھیجے گے اور اگر زید کے تھائی مال سے وہ شخص سواری پر سوار ہو کر
 حج کر سکے یعنی خرچ کفایت کر سکے تو جس مکان سے وہ شخص سواری پر جا کر
 وہاں پہنچے گے مسئلہ اگر زید اپنے شہر سے حج کے لئے چلا اور راہ
 میں مر گیا اور وصیت کر گیا کہ میری طرف سے حج کر ابو تو زید کے شہر سے
 کیسکو حج کرنیکے لئے زید کی طرف سے بھیجے گے اور جو شخص اور کی طرف
 سے حج کو جاتا ہو اور مر جاوے تو اسکا بھی یہی حکم ہے باب الوصیت
 للاقارب وغیرہ منہ یعنی رشتہ داروں وغیرہ کے لئے وصیت کرنا کہ
 مسئلہ اگر زید نے پڑوسیرن کے لئے وصیت کی تو وہی لوگ اس
 وصیت میں آوینگے جنکے گھر زید کے گھر سے لگے ہوئے ہوں اور اگر سیرن
 کے لئے وصیت کی تو وہی لوگ اس وصیت کے مستحق ہوں گے جنکو کلام
 کرنا زید کی جورو سے ہمیشہ کو حرام ہے اور اگر دامادوں کے لئے وصیت

باب الوصیت
 للاقارب
 وغیرہ

کی تو اس عورت کو خاوند جو عورت زید کی ذمی رحم محرم ہو اس وصیت کے
 مستحق ہون کے مسئلہ اگر زید نے کسی عتر کو اس کے لڑکے کی وصیت کی تو یہ
 وصیت عتر کی جو رو کے لڑکے ہوئی اور اگر آل کے لئے کی تو گھر والوں کے لڑکے ہوئی
 اور اگر عتر کی جس کے لئے وصیت کی تو عتر کے باب کو گھر والوں کی لئے وصیت ہوئی
 مسئلہ اگر زید نے عتر کے اقارب یا ذمی القربا یا ذمی الارحام یا ذمی
 النساب کو لئے جو رشتہ دار عتر کا ذمی رحم محرم زیادہ نزدیک کا ہوگا وہ مستحق
 اس وصیت کا ہوگا اور عتر کی ماں اور باپ اور اولاد اور وارث اس وصیت
 میں سب باندھ گئے اور دو شخص یا دو سے زیادہ اس وصیت کے مستحق ہونگی
 مسئلہ اگر زید نے اپنا رشتہ دار کو لئے وصیت کی اور زید کے دو چچا
 اور دو داموں رشتہ دار ہیں تو وصیت دو لون چچوں کے لڑکے ہوئی اور اگر
 ایک چچا اور دو داموں ہیں تو چچا کو آدا وصیت کا مال اور دو داموں کو آدا
 اور اگر ایک چچا اور ایک بہو بھی ہو تو یہ دو لون برابر میں آدا اور دو لون کو
 مسئلہ اگر زید نے لون وصیت کی کہ عتر کے جنی ہوئے کو اتنا مال دیجیو
 تو عتر کا بیٹا اور بیٹی دو لون کو برابر وہ مال ملیگا اور اگر وصیت کی کہ عتر کے
 ورثہ کو تو مرد کو دونا اور عورت کو ایک حصہ باب الوصیت بخیرت العبد
 والسنن والاشترق یعنی غلام کی خدمت اور مکاتین یعنی اور میوہ دینی کی
 دیکھئے مسئلہ اگر زید نے عتر کے لئے وصیت کی اپنا غلام کی خدمت کی

باب وصیت
 فی عتر و اقارب
 و النساب

اور اپنی گہرین رمزی کی مدت معین تک کو یا ہمیشہ تک تو دھتھی ہر اگر وہ غلام
 تہائی مال کی قدر ہوتا ہو تو وہ غلام عمر کو سنہیزد کر سیکر کہ وہ غلام عمر کی خدمت
 کرے اور اگر وہ غلام تہائی مال سے زیادہ قیمت کا ہو تو وہ دن زید کے
 وارث کی خدمت کیا کرے اور ایک دن عمر کی اور عشر کے مر جائیکر بعد وہ غلام زید
 کے وارث کو پہر لیکر اور اگر عمر زید کی زندگی ہی میں مر گیا تو وصیت باطل ہو گئی
 مسئلہ اگر زید نے اپنی باغ کے میوہ کی عشر لئے وصیت کی اور زید مر گیا
 اور باغ میں میوہ لگا ہوا ہو تو صرف وہی میوہ لکھ کر لے لیا اور اگر زید نے یون
 کہا تھا کہ ہمیشہ کو اپنی باغ کی پینے عشر لئے وصیت کی تو وہ میوہ اور جو آئندہ
 لگا کرے عمر کو ملا کر یا مسئلہ اگر زید نے عشر لئے اپنی باغ کی وصیت
 کی تو موجود اجرت اور آئندہ کی اجرت سب عمر کو ملا کر لگی اگرچہ ہمیشہ کے لفظ کو
 زید نے لکھا ہو مسئلہ اگر بشر کی ادن کی باجہ بادوہ کی وصیت کی تو جمعہ
 ادن باجو سچہ یا بقدر دودہ ہوصی کے لئے وقت موجود ہو گا وہی عمر کو
 لیا ہمیشہ کی کہی ہو یا نکلی ہو باب وصیت الذمی یعنی کاذا اگر وصیت کرے
 اوسکے مسئلہ اگر ذمی نے اپنا گھر گرجا یا کینہہ کر ڈالا اپنی جنگوں میں
 ہر وہ ذمی مر گیا تو وہ مکان اوسکے وارثوں کو میراث میں لیا مسئلہ اگر ذمی
 نے وصیت کی کہ میری گھر کو غلامی قوم کے لئے گرجا یا کینہہ بنا دیکو تو یہ وصیت
 اوسکے تہائی مال میں جاری ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے غیر معین قوم کے لئے

وصیت
 کاذا

اپنی عمر کو گرجا باکینہ بنا دینو کی وصیت کی تو درست وصی مسئلہ اگر مر جائے
لے کسی مسلمان کے لئے یا کسی ذمی کے لئے اپنی کل مال کی وصیت کی تو درست
یہو باب الوصی یعنی کسی کو اپنی مرئی کے بعد کا زندہ مقرر کرنا مسئلہ اگر زید نے
عمر کو اپنا وصی کیا سو عمر نے زید کے روبرو قبول کیا اور زید ہی کو روبرو دیا
تو وصی ہونا رد ہو گیا اور زید کے سامنے روٹھیں کیا تو رد نہیں ہوا اور عمر نے اگر
زید کے ترکہ میں سے کچھ بیجا تو حبس اپنا وصی ہونا قبول کیا اور اگر زید کے مرئی
بعد عمر نے کہا کہ میں قبول نہیں کرتا پھر پھر کر قبول کیا تو یہ قبول کرنا درست
ہو گیا بشرطیکہ قاضی نے عمر کو وصی ہونے سے نکال دیا موجب اس سے کہا تھا
کہ میں قبول نہیں کرتا اگر زید نے غلام کو یا کافر کو یا فاسق کو اپنا وصی کیا تو وہی
اپنی وصی کو معزول کر کے اور کسی کو اس کی جگہ وصی کرے مسئلہ اگر زید نے
اپنی غلام کو اپنا وصی کیا اور وارث زید کے نابالغ ہیں تو درست ہے امد بالغ ہوں
تو نہیں درست مسئلہ اگر وصی سے وصیت کی کام ادا نہیں ہو سکتی تو قاضی
اور وصی بھی اویس کے ساتھ لگا دیں کہ دونوں ملکر کام کریں مسئلہ اگر زید کے
دو وصی ہوں تو ایک وصی دوسری کے پھر کچھ کام نہیں کر سکتا اور کرے تو
باطل ہے مگر ان مردہ کا جنازہ درست کرنا اور کفن تول لینا اور کم عمریوں کے
لئے کھانا کپڑا تول لینا اور کم عمریوں کے لئے مہر قبول کرنا اور معین و وصیت
کا پیروی یا ادا معین وصیت کا ادا کرنا اور معین غلام کا آزاد کرنا اور مردہ

اس کے حقوق کی بابت جگہ زاد و وصی میں سے ایک کا بھی دست نہ ہو مسئلہ
 اگر عمر کا وصی تھا سو عمر کے بکر کو اپنا وصی کیا اور عمر مر گیا تو بکر زید اور عمر
 دونوں کے ترکہ کا وصی ہوا مسئلہ اگر زید کے وصی نے زید کی غائب ارث کو
 ہر قسم وصی لے لیا تو وصی لے لیا تو وصی لے لیا تو وصی لے لیا تو وصی لے لیا تو
 سے بانٹا تو نہیں وصیت پر اگر بانٹ لیا اور اگر وصی کے پاس سو ضائع ہو گیا
 تو وصی لے باقی متائی مالی میں سے دلا با دیا گیا مسئلہ اگر زید نے حج کی وصیت
 کی تھی سو وصی نے وارثوں سے حج کر نیلے لائق مال بانٹ لیا بہرہ مال وصی
 کے پاس سو یا د اسکے پاس سے جسکو حج کر نیلے لے دیا تھا ضائع ہو گیا تو زید
 کے باقی مال کی متائی میں سے اور مال دیکر حج کرادین مسئلہ اگر وصی لے
 غائب ہو اسکے لے تو قاضی نے وارثوں سے وصیت کا مال بانٹ لیا تو وصی ہی
 مسئلہ اگر وصی نے وصی کے ترکہ سے دین والی کی غیبت میں غلام بیچ لیا
 تو وصی ہی مسئلہ اگر وصی نے وصیت کی کہ میرے بعد صالح غلام کو بیچ کر لے
 قیمت خیرات کر دے سو وصی نے وہ غلام زید کو بیچا اور قیمت لی بہرہ قیمت
 وصی کے پاس سو ہلاک ہو گئی اور وہ غلام کسی اور حقدار کا نکلا اور سو زید سے
 لیا تو وہ قیمت ادائیگی زید کے وصی سے دلا با دیا گیا اور وصی وصی کے ترکہ
 سے وہ قیمت ایسا مسئلہ اگر وصی نے ایک کم عمر شخص کا غلام زید کے اثاثہ
 بیچا اور قیمت لے لی سو وصی کے پاس سو ہلاک ہو گئی اور وہ غلام کسی اور کا نکلا

کہ اوسنے زید سے لیلیا تو زید اپنی دمی ہوئی قیمت دمی سے پہر دلا با دیکار
 دمی اوس کم عمر کے مال سے اور مقدار لیجے اور وہ کم عمر بزر حصہ کے قدر اور
 وارثوں سے لے مسئلہ اگر یتیم کا مال زید پر آتا ہے اور زید نے عمر بڑا و تراویا
 تو دمی کو اوس و ترا نیکا قبول کرنا درست ہے بشرطیکہ اوس یتیم کے متعین یہ اوڑھا
 بہتر ہو مسئلہ اگر دمی نے یتیم کے لہو کو فی چیز مول لی تو دمی نقصان سے
 یا یتیم کی چیز جمعی تو دمی نقصان سے تو درست ہے مسئلہ اگر دمی نے نابالغ
 بالغ وارث کا مال منقولہ سجا تو درست ہے اور غیر منقولہ کا جیسا درست نہیں
 مسئلہ دمی کو یتیم کے مال کی تجارت کرنا جائز نہیں مسئلہ اگر بچہ
 عمر کو اپنا دمی کیا اور زید مر گیا اور زید کا باپ خالد اور زید کا بکر یتیم رہا تو
 دمی کو اوس بکر یتیم کے مال میں نصف کرنا بہت ہے خالد کے نصف نہ کرے
 اور اگر زید نے کسی کو دمی نہیں کیا تو یتیم کے متعین واداباب کی جگہ پر ہے
فصل فی الشہادۃ یعنی وصیت کی بابت گو اسی کے مسئلے مسئلہ
 اگر دو وصیوں نے گو اسی دمی کہ زیدیت فرما رہی ساتھ عمر کو بھی دمی کیا
 ہے تو یہ گو اسی لغو ہے مان اگر عمر دعویٰ کرے کہ مجھ کو بھی دمی کیا ہے
 تو یہ گو اسی درست ہے اور ایسا ہی حکم ہے اگر زیدیت کی دو گو اسی دین
 کہ ہمارے زید نے عمر کو ہمارا دمی کیا ہے مسئلہ اگر دو دمی کم عمر
 وارث کے لہو کچھ مال کی بابت گو اسی حین یا بالغ وارث کے لہو میت کے

ہاں کی بات گو اسی دین تو گو اسی باطل سے مسئلہ اگر زید اور عمرو مرد
 گو اسی دین کہ سعبہ جو مر گیا اس پر ہزار روپیہ بکرا اور خالہ کے دین آتی تین
 اور خالہ گو اسی دین کہ زید اور عمرو کے بھی ہزار روپیہ سعید پر آئے تین تو
 یہ دونوں گو امیان مانی جاوینگے اور اگر دونوں گو امیان ہزار روپیہ کی ہوتی
 بابت گزیرن تو نہ مانی جائیں گی کتاب الخنثی بیان خنثی کے مسئلوں کا
 مسئلہ جبکاپشیاں کا مکان منسج یعنی عورت کا سا بھی ہو اور ذکر یعنی مرد کا
 نہیں ہو اسکو خنثی کہتے ہیں سو ایسا شخص اگر ذکر سے پیشاب کرے تو اسکو مرد
 شمار کریں گے اور اگر منسج سے پیشاب کرے تو عورت شمار کریں گے پھر اگر ذکر اور
 منسج دونوں رامون سے پیشاب کرے تو جس راہ سے اسکا پیشاب پھلے نکلا کر او
 ویسا ہی یعنی ذکر سے اگر پھلو نکلا تو مرد ہی اور منسج سے پھلو نکلا تو عورت
 ہے اور اگر دونوں رامون سے ساتھی برابر نکلا تو وہ خنثی مشکل ہی اور اگر
 ایک راہ سے پیشاب زیادہ نکلو اور دوسری راہ سے کم تو اسکا لحاظ کریں گے
 مسئلہ جب خنثی بالغ ہو اور اس کے واڑ ہی نکلے یا عورت سے صحبت کر سکے
 تو وہ مرد ہی اور اگر اسکی عورت کیسی چھاتیان نکلیں یا وہ نکلو یا وہ
 کپڑوں سے ہو یا اسکو حاصل رہے یا اسکی ساتھ مرد صحبت کر سکے تو وہ عورت
 ہی پھر اگر کسی طرح کی علامت اوسین ظاہر نہ ہو یا وہ طرح کی علامتیں اوسین ظاہر
 ہوئیں تو وہ خنثی مشکل ہی مسئلہ خنثی مشکل جماعت کی نماز میں مرد کی صف

کے آگے صف میں کھڑا ہوا اور اوس کے مال سنبھالنے والے میں سے کچھ باندی مول لین کے وہ باندی ادا کا
 فائدہ کرے اور اگر اوس کا مال کچھ نہ ہو تو بیت المال سے باندی مول لین بہر حقہ کے
 بعد اوس باندی کو بیچ دینا اور خنثی مشکل کو میراث میں وہ حصہ لے گا جو کم ہوگا تو
 اگر خنثی مشکل کا باپ مرے اور ایک بیٹا اور ایک خنثی ہو تو اوس کے وارث میں تو دو حصہ
 بیٹے کو اور ایک حصہ اوس خنثی کو لے گا مسائل شتی یعنی متفرق مسئلے
 وصیت اور نکاح اور طلاق اور بیع اور شہاد اور قصاص کے مقدمہ میں گونگ کا
 اشارہ کرنا یا لکھ دینا ایسا ہی جیسا کہ اوس نے اپنی زبان سے کہا اور حد کو مقدمہ
 میں اوس کے اشارہ کا اور لکھنے کا اعتبار نہیں اور جس کی زبان بجا رہے وہ گئی ہو
 اوس کے اشارہ کا اور لکھنے کا اعتبار نہیں مسئلہ اگر ذبح کئے ہوئے اور مرد
 جانور مل گئے اور پہچانے نہیں جاتے تو اگر ذبح کئے ہوئے بہت ہیں اور مردے
 ہوئے تنہا ہی ہیں تو مکمل سو ذبح کئے ہوئے الگ کر لے او کو کھاوی اور
 اگر ذبح کئے ہوئے بہت نہیں ہیں تو نہ کھاوی مسئلہ اگر ناپاک گیلہ کبڑی
 کو پاک سوکھے کبڑے میں پٹا سہید سوکھا بھی گیلہ ہو گیا لیکن نچوڑیسی اس پاک
 کبڑے میں سے بانی نہیں رہتا تو یہ پاک کا پاک ہے مسئلہ اگر خون میں لٹری
 ہوئی کبڑی کی سری آگ میں ڈال دی کہ اوس کا خون جل کر جاتا رہا پھر اوس کو پاک
 اوس میں شوربا کیا تو وہ کھا جائیگا اور جلادینا ایسا ہی جیسا کہ موڈالنا -
 مسئلہ اگر بادشاہ نے زمین والے کو زمین کا محصول معاف کر دیا تو جائز

ہے اور اگر عشر معاف کر دیا تو نین جائز مسئلہ اگر بادشاہ نے ملوک زمینیں
 ایک قوم کو محصول پر دیں تو جائز ہے مسئلہ اگر رمضان کا قضا روزہ رکھا اور
 یہ تعین کیا کہ کون سے دن کا قضا ہو تو بھی درست ہے مسئلہ اگر دو رمضان
 کا قضا روزہ رکھا اور یہ نین نکجا کہ کون سی رمضان کا روزہ من رکھا تو
 تو بھی درست ہے اور یہی حکم ہے نماز کی قضا کا اگر چہ یہ نیت نکلی کہ اول نماز
 جو مجھے قضا ہے یا آخر نماز مسئلہ اگر روزے میں اپنی دوست کا تنوک
 کھایا تو کفارہ دے اور اگر دوست کا نین تو کفارہ بھی نین مسئلہ
 اگر کہانی حاجی راہ میں مارا گیا تو اور لوگوں کو حج کے جائیکہ عذر ہو گیا
 مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے کہا کہ تو میری جوڑا ہوئی اور او عورت
 نے کہا کہ ہوئی تو اس سے او نین نکاح نین ہو گیا اور اگر زید نے یوں کہا
 کہ تو نے اپنے آپ کو میری جوڑو کیا اور اس عورت نے کہا کہ کیا اور اس
 زید نے کہا کہ تو نے اپنی نر کی میری لڑکے کی لڑکی او سنو کہا کی تو نکاح
 ہوا مسئلہ اگر زید اپنی جوڑو کے گھر اسکے ساتھ راکتا ہی اور وہ
 جوڑو زید کو منع کرے کہ میرے یہاں مت آیا کر تو وہ جوڑو ناشرہ ہو گئی اور
 اگر زید غضب کر گھر میں رہتا ہی جوڑو کے ساتھ اور وہ جوڑو اسکو اپنی کئے
 آئیے منع کرے تو ناشرہ نین مسئلہ اگر جوڑو نے اپنی خاوند سے کہا
 کہ میں تیری باندی کے ساتھ نین ہمتی اور مجکو طلحہ گھر جائے تو اس

جو رو کو یہ اختیار نہیں ہے مسئلہ اگر جو رو نے خاوند سے کہا کہ مجھ کو طلاق دے
 اور خاوند نے کہا کہ دیا یا کر لے یہ کہا کہ دے دی ہو یا کی ہو یہ تو طلاق نہیں پڑی
 مان اگر اس کسٹ میں خاوند طلاق کی نیت سے کہے تو پڑ جائے اور خاوند نے کہا کہ
 دے دی ہو یا کی ہے تو طلاق ہو گئی خاوند کی نیت طلاق کی ہو یا نہ ہو اور اگر یوں کہا
 کہ دے دی ہو یا جان یا کی ہو یا جان تو طلاق نہیں پڑی اگر جو طلاق کی نیت سے کہا
 مسئلہ اگر زید نے عسکری سے اسکی جو رو کا کچھ تذکرہ کیا تو عسکری نے
 اگر طلاق دینے کی نیت سے یوں کہا کہ وہ مجھ کو نہیں چاہو ہے قیامت تک یا تمام عمر
 تو طلاق ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں ہے تو نہیں مسئلہ اگر مرد نے جو رو
 سے کہا کہ عورتوں کا جیلہ کر تو یہ خاوند کی طرف سے تین طلاقیں دینے کا اقرار ہوا اور
 اگر یوں کہا کہ اپنا جیلہ کر تو یہ اقرار نہ ہوا مسئلہ اگر جو رو نے خاوند سے کہا
 کہ میرے بھکے بھکے جسم پر لڑائی روکے رہو اگر اس بات پر دین خاوند نے انکو
 طلاق دیدے تو مرد جاننا اور اگر طلاق ذمی تو مرد نہیں گیا مسئلہ اگر میان
 اپنی غلام سے کہا کہ امیر میرے مالک یا باندی سے کہا کہ میں تیرا غلام ہوں تو وہ
 غلام اور باندی آزاد نہیں ہو گئی مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجھ کو گندے
 کہ یہ کام کروں گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی قسم کا اقرار ہوا مسئلہ اگر زید نے کہا
 کہ جو میں فلاں کام کروں تو مجھ پر طلاق کی سو گندے ہے یہ وہ کام کیا تو زید کی
 جو رو پر طلاق ہو گئی بعد اسکے اگر زید کہے کہ میں نے یہ جو ٹھہ کہا تھا تو اسکو

اگر باندہ میں سچا کہیں گے معنی طلاق تو پڑھ ہی جاوے گی مسئلہ اگر زید نے کہا
 کہ تجھ کو گھر کی سوگند ہے کہ یہ کام کروں گا تو یہ طلاق کی سوگند کا اقرار ہوا
 مسئلہ اگر مشتری نے بائع سے کہا کہ قیمت گیارہ ہین تو بائع نے کہا
 میں نہ دوں گا تو بیع فسخ ہو گئی مسئلہ اگر زید نے کہا کہ تجھ کو قسم ہے اگر میرا
 کام کروں جب تک میں بخارا میں ہوں پھر وہ بخاری سے کہیں کو گیا اور پھر بخارا
 میں آیا اور وہ کام کیا تو گنہگار نہیں مسئلہ اگر گدا بیچے تو اس کا بیچ بکنا
 نہیں آیا مسئلہ اگر عتقار کی بابت جگڑا ہے تو وہ عتقار قایلین سے باز رہے
 جب تک مدعی اپنے گواہ تگڑا نے مسئلہ جو عتقار جن قاضی کے زیر حکم
 میں ہوا اس قاضی کا حکم اس عتقار کی بابت درست نہیں مسئلہ اگر قاضی
 نے گواہ شکر ایک مقدمہ میں حکم کیا بعد اسکے قاضی نے کہا کہ میں نے اپنے
 حکم سے رجوع کیا یا تجھ کو اسکے سوا کچھ اور معلوم ہوا یا کہا میں گواہوں سے
 روئے میں لگایا یا کہا کہ میں نے اپنا حکم باطل کر دیا یا ایسی ہی کچھ بات کہ
 تو اسے کچھ اعتبار نہیں وہ پہلا ہی حکم کیا ہوا جاری رہے گا اگر دعویٰ صحیح ہو
 گواہی درست کے بعد کیا ہو مسئلہ اگر زید نے ایک لوگوں کو چھپایا اور
 عیسے کچھ بچھا اور عمر نے اقرار کیا اور وہ لگ اور عمر کو دیکھتی ہیں
 اس کا کہنا مستحب نہیں اور عمر کو نہیں دیکھتا ہے تو اوہ کی گواہی عیسے
 حق میں جائز ہے اور اگر اوہ لوگوں نے عمر کا کلام سنا اور عمر کو نہ دیکھا

تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر زید نے غیر منقول چیز بیچی اور کچھ رشتہ مند یا
 موجود ہیں اور اس بیع سے جو خیر وادہ ہیں بعد اس کی ان رشتہ داروں نے اس بیع کا
 دعویٰ کیا تو نہ سنا جائیگا مسئلہ اگر جو روئے خاندان کو مہر بخشد یا اور مگنی
 پہر اس عورت کے وارث کہتی ہوں کہ اس عورت کی بیماری میں مہر بخشتا تھا
 خاندان کہی کہ چنگے بن میں بخشتا تھا تو خاندان کا کہنا مستحب ہے مسئلہ اگر زید نے
 عمرو کے دین کا یا اور کسی چیز کا اقرار کیا بعد اسکے کہا کہ میں اقرار کرنے میں
 جھوٹا تھا تو عمرو کو قسم دینگے کہ وہ عمرو بن قسم کہا دمی کہ زید اقرار کرنے
 میں جھوٹا تھا اور میں جو اس پر دعویٰ کرنا ہوں اس میں اصل پر نہیں ہوں
 مسئلہ دعویٰ علیہ کا اقرار کرنا دعویٰ کے لئے مالک ہونیکا سبب نہیں ہے
 مسئلہ اگر زید نے عمرو سے کہل کیا کہ میں نے تمکو اس چیز کے نیچے کا دیکل
 کیا اور عمرو یہ سنکر چپ ہو رہا تو دیکل ہو گیا مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے
 کہا کہ میں تمکو تیرے طلاق دینی کا دیکل کیا تو پھر زید کو اسکی مغزول کرنے کا
 اختیار نہیں مسئلہ اگر زید نے یوں کہل عمرو کو دیکل کیا کہ رب میں تمکو مغزول
 کروں تو تو میرا دیکل ہی پر حبیبہ عمرو کو مغزول کیا جا ہی تو یوں کہی کہ میں
 تمکو مغزول کیا پہر میں تمکو مغزول کیا اور اگر یوں دیکل کیا تھا کہ جس بائین
 تمکو مغزول کروں تو تو میرا دیکل ہے تو مغزول کر نیلے لہو یوں کہی میں نے
 رجوع کیا وکالت معلقہ سو اور میں نے مغزول کیا تمکو وکالت منجرہ سے مسئلہ

بین کے مقدمہ میں دین کے دینے پر صلح کی تو صلح کا بدل قبض کر لیا شرط
 ہے اور اگر قبض نہ کیا تو یہ صلح جائز نہیں مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے پر
 حولی کا دعویٰ کیا اور اس لڑکے کے باپ نے اس لڑکے کا کچھ مال دینے پر
 وہ بدلے صلح کی در صورتیکہ زید کے پاس اس دعویٰ کی بابت گواہ ہوں تب تو
 صلح درست ہوگی اور نہیں تو نہیں بشرطیکہ قیمت مثل پر یا کچھ تھوڑی سی نقصان
 سے صلح ہوگی ہو مسئلہ اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں یا گواہ غیر عادل ہوں
 یا زید نے کہا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہیں پر گواہ لایا گواہ نے کہا کہ اس مقدمہ
 میں برقی کہ میں نہیں پر گواہی دے تو یہ گواہ مافی جاد کے مسئلہ اگر
 تالیف نے کیا نام کو حکومت دے تو اس نام کو اختیار ہے کہ کسی شخص کو گلی
 کے راستے میں سے کچھ زمین کاٹ دی بشرطیکہ راہ چلنے والوں کا کچھ نقصان نہ ہو
 مسئلہ اگر بادشاہ نے زید سے ڈانڈ لیا اور بون نکھا کہ تو اپنا مال بچکے
 بچکود پر زید نے اپنا مال ڈانڈ ادا کر لیا تو یہ بیجا تو یہ بیج درست ہو مسئلہ
 زید نے اپنی جو رو کو مار سے ڈرایا سو اس نے مہر اپنا دے سکو بخشد یا اور
 زید میں مارنے کی طاقت بھی تھی تو بخشنا درست نہیں مسئلہ اگر عورت
 سے زبردستی طلع کر دیا تو عورت پر طلاق ہو گئی اور مال ساقط نہیں مسئلہ
 اگر زید کا دین ایک عورت پر آتا ہے سو اس عورت نے وہ دین اس کو اپنی خاوند
 پر مہر میں ادر دیا بعد اسکی خاوند کو مہر بخشد یا تو یہ بخشنا درست نہیں مسئلہ

اگر زید نے اپنی زمین میں کٹوان کٹوایا کہتہ بنایا اور اس بڑوسی کی دیوار
 کٹی اور بڑوسی نے زید سے کہا کہ کٹوان باکٹہ اپنا پاٹ وہ تو زید سے زبردستی
 وہ کٹوان اور کہتہ نہ پٹواینگے اور اگر اس سے بڑوسی کی دیوار گر پڑی تو کہتہ
 اور کہتہ والے پر دیوار کا نادان دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زید نے اپنا مال لگا کر
 جو رو کا مکان بنایا جو رو کے کہنے سے تو وہ مکان اس جو رو کا ہی اور جو رو
 خرچ ہوا سو زید کا اس جو رو پر زمین ہے اگر جو رو کے بغیر کسی جو رو کا مکان
 اپنی واسطی بنایا تو یہ مکان زید کا ہے اور اگر جو رو کی لئے اجازت اس جو رو
 کی واسطی بنایا تو زید نے جو رو کے ساتھ حسان رکھا اور وہ مکان اس جو رو کا
 ہو مسئلہ اگر زید نے اپنی زمین کو پکڑا اور عمر نے اس کو چھپایا تو عمر پر زمین
 نہ آویگا مسئلہ اگر زید کے پاس کبکا مال ہو اور بادشاہ نے زید سے کہا کہ یہ مال مجھ کو دی
 ورنہ میں تیرا ماتھہ کاٹ ڈالو گا یا تیرے پیاس لکڑیاں مار دوں گا سو زید نے وہ مال بادشاہ
 کو دیدیا تو زید پر ضمان نہیں مسئلہ اگر جنگل میں بسم اللہ اکر لیکر شکار کیا ہو پھر
 گاڑی پر شکاری نے دوسری بار آنکر وہاں پر زخمی شکار مرائوایا تو اس شکار
 کھادینگے مسئلہ چارپایہ حلال جانور کا شرمگاہ اور کپورے اور غدد و اوٹلینا
 اور پتہ اور ہتھ ہوا لہو اور عضو تاسل کہا نامکروہ ہو مسئلہ قاضی کو جائز
 کہ غائب اور کمر اور قطعہ کا مال قرض دی مسئلہ جس رزکے کی سپاہی کسی
 کھلی ہوئی ہو کہ جو دیکھو سوا دسکو ختم کیا ہوا جانے اور معلوم ہو کہ اسکو عضو تاسل

ہاں چنانچہ
 باب کی کہ
 میں

کا چڑا ستمی کٹی گا تو اس کا ختمہ نکرینگے اور کافر بڑا ہو کر مسلمان ہوا اور وفات
 کا رون نہ کہا کہ اس کا ختمہ کی بجائے الہی طاف نہیں ہے تو اس کا ختمہ نکرینگے
 مستحب وقت ختمہ کا سیدہ بیکری کی عمر سے مسئلہ اگر کئی شخص گھوڑے یا اسد و اسد
 یا خود بیدل و دیرین اور ہر شخص بد سے کہ میں آگے نکل جاؤنگا یا تیرا دین یوں
 بند کر کے میں نشانہ مارونگا تو درست ہے اور دو طرف سے مال کی شرط بدنامہ اگر
 آگے نکلجاوی تو عمر سے دس روپیے اور پیچہ جاوی تو دس روپیے حرام ہے ان
 اگر ایک ہی طرف سے مال بدامو کہ اگر بد آگے نکلجاوی تو عمر اس کو دس روپیے
 اور پیچہ رہا دس روپیہ نہیں تو یہ جائز ہے مسئلہ بنیرون اور فرشتوں
 کے سوا اور کے نام پر درود جائز نہیں ہے مگر پیغمبر یا فرشتوں کا ساتھ جائز ہے
 مسئلہ کافر دنگے تیار کے نام پر حبسی نوروز اور مہربان کا دن کچھ کہیں
 دنیا جائز نہیں مسئلہ کہاں اور صوف و غیرہ کی ٹوپی جس کو کلاہ کہتے ہیں پہننا مکہ
 نہیں مسئلہ سب سے پہلے اپنا اور گڑھی کا کنارہ دو نو منڈ ہون کے پیچہ
 آدمی پیہ پر چوٹا ہوا رکھنا مستحب ہے مسئلہ جوان عالم کو جائز ہے کہ بدھی
 جاہل کے آگے آگے چلے مسئلہ قرآن کے حافظ کو چاہیے کہ ہم زمین قرآن
 ختم کیا کرے کتاب الفرائض یعنی مرد کے مال کے مسئلے مسئلہ مرد
 کا جو مال رہی اسیں سے پہلے اس کے دفن کفن سے شروع کرے بعد اس کو
 مردہ کے ذمہ پر کا دین ادا کرے بعد اسکے جو باقی رہی اسیں سے اس

نسخہ
 نسخہ

مردہ کی جو وصیت ہو سو ادا کرے اور کچھ بعد جو مال باقی رہے وہ مال اپنے
مردہ کے وارثوں کو ملے مسئلہ وارثین طرہ کچھ یہ ایک فرض والے
دوسری عصبہ میسر می ذورحم سو فرض والے وہ ہیں جنکا حصہ شریعت میں
معیّن ہو گیا ہو اور انکو پہلے دینگے اور وہ ہارہ ہیں ایک اور نہیں ہے مردہ کا باپ
مے اسکو چھ حصہ ملیگا اور مردہ کا بیٹا یا پوتا یا پردوتا یا سردوتا یا سردوتی
کا بیٹا بھی ہو تو دسوا اور نہیں سے مردہ کا بیچم و آواہی اور بیچم داد اسکو کہنے
ہیں کہ مردہ کے اور اسکو نانی بن بیچ میں مان مردہ کی نہ آتی ہو مثلاً باپ کا باپ
سوا بیسے دادا کا اور مردہ کے باپ کا ایک ہی حکم ہے "مردہ کا باپ جتنا نہ ہو
مان اتنا فرق باپ اور دادا میں ہے کہ اگر مردہ کا خاوند یا جرد و اور مان
اور باپ رہا تو پہلے جرد و اور خاوند کا حصہ دیکر باقی جو مال ہے اسکی تنہائی مان
کو ملے گی اور اگر باپ نہ ہو تو مان کو کل مال کی تنہائی ملیگی دوسری یہ کہ مردہ کے
باپ کی مان اگر مردہ کا باپ جتنا ہو تو مردہ کے مال سے محبوب ہے اور اگر باپ نہ ہو
دادا جتنا ہو تو مردہ کی باپ کی مان محبوب نہیں اور مردہ کے بہنوئی یا بہنوی
ہونے مردہ کے بہائی اور بہنیں مردہ کے مال سے محبوب ہیں میسر می
انہیں سے مردہ کی مان ہے اسکو مردہ کا تنہائی مال ملیگا اور اگر مان ہی
اور مردہ کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی یا پردوتا یا پردوتی یا سردوتا یا سردوتی ہی
یا مردہ کے درہائی رہی یا دہنیں نہ رہے تو مان کو چھ حصہ اور اگر مردہ

اور پہلی اور باب زنا اور جہور در ہی باخاوند رمانو سپلے جو رو اور خاوند کا حصہ دیکھ کر پانی
 مال کی بہائی مان کو ملے گی چوتھی اُن بارہ میں واحد صحیحہ سے اسکو چنانچہ ملے گا
 خواہ ایک ہون خواہ سب سے ہون اگر دو جدہ صحیحہ جمع ہوں کہ ایک کو دونائی ہوں اور
 دوسرے کا ایک ہی ناما ہے تو وہ دو برابر ہوں اور دوسرے نامے کی جدہ صحیحہ نزدیک
 کے نام کی جدہ صحیحہ کے ہوتے ہوئے محبوب ہوگی اور مان کے ہوئے ہوئے جدہ کہہ
 نلیکا در جدہ صحیحہ اسکو لیتے ہیں جسکے نامے میں مردہ کے اور اسکی بیچ میں جدہ کا
 زنا و میثلا باپ کی مان اور باپ کی دادی اور باپ کی پردادی اور مان کی مان اور
 ناسدہ اسکو کہتی ہیں کہ مردہ اور اسکی درمیان میں مان آتی ہونانے میں
 در مان کا پرداد اور مان کا سرداد یا پانچویں
 اسکو اپنی جہور کا مال آدا ملے گا اور اگر جہور
 ہوں ہو یا پردتا پردتی ہو یا سردتا سردتی ہو تو خاوند
 اور چوتھی مان میں سی بارہ میں سے جہور سے کہ اسکو اپنی خاوند کا مال چوتھائی
 ملے گا اگر اسکو کہے کہ وہ باپ تو نیا یا پوتی یا پردتا یا پردتی یا سردتا یا سردتی
 ہو تو اسکو اسکا بیٹا سا توین بارہ میں سے مردہ کی بیٹی ہو اسکو
 اپنے آپ کے مان سے اسکو ملے گا اگر اگر وہ بیٹان یا دوسری زیادہ بیٹان ہوں
 اور اسکو وہ بیٹائی مان اور اگر مردہ کا بیٹا بھی ہو تو بیٹی عصبہ ہو جاتی ہیں اسکو
 میں بیٹے کو دونائی سے نویں ملے گا پانچویں بارہ میں سے مردہ کی پسری کی بیٹی

یعنی پوتی سے سو مردہ کے اگر بیٹی یا بیٹا موجود نہ ہو تو پوتا یا پوتی اور اگر بیٹی
 جادہ کی پوتا بیٹی کی جگہ اور پوتے بیٹے کی جگہ۔ بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے
 پوتا پوتی یعنی بیٹی کی اولاد محبوب ہوگی بہرہ اگر ایک بیٹی پوت کی دوسری پوت
 اولاد مال اپنی داد کا پادوسی اور اگر دو یا زیادہ ہوں اور مردہ کی کوئی بیٹی نہ ہو
 تو مردہ و نہائیں مال پادین اور اگر مردہ کے ایک بیٹی ہو تو وہ بیٹی پوت کی
 ملے ایک ہو یا کئی ہوں اور اگر مردہ کی دو یا کئی بیٹیاں ہوں تو پوت
 کو کچھ بٹیکامان اگر ایک پوتا یا کئی پوتے بھی ہوں تو جو پوتیاں اس پوتے
 مقابل یا پوتے سے اوپر ہوں گے وہ پوتیاں عصبہ ہو جائیں گی۔ مثلاً ماؤ سے
 اولاد پوتوں پوتوں کو بٹیکامان مردہ کو عورت سے

میں ہونگی وہ محبوب ہوگی نوین بارہ میں سے

ہر جیسے سگی بیٹیاں ہوں یعنی اگر ایک سگی بہن ہی

زیادہ ہوں تو وہ دو نہائیں پادینگے اور اگر انکی سامنے سہ معاشی بہن ہوں

بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں ہر ایک بہن سے دو نہائیں کو بٹیکامان

مردہ کے باپ کی بیٹیاں ہیں انکا حال اب جیسے مردہ کے

کی بیٹی کا حال سگی بیٹیوں کی سامنے میں اور اگر باپ کو کچھ بیٹیاں ہوں

بھی ہو گا تو وہ بیٹیاں عصبہ ہو جائیں گی اور اگر مردہ کی کوئی بیٹی یا پوتی ہو

بھی باپ کی بیٹیاں عصبہ ہو جائیں گی کیا رہو ہیں مردہ کی مانگی بیٹی اور

وہ بی مان کا بیٹا ہے اگر ایک بھی ہو تو اسکو چھٹا حصہ اور اگر ایک سے
 زیادہ ہوں تو اسکو چھٹا حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو اسکو چھٹا حصہ اور اگر ایک سے
 عورت میں فرق نہیں ہے سب پر علی بن ابی ہاشم کی مودہ کی بیٹی یا پوتی یا پوتی
 یا سردی کے ہونے پر ہے اور باپ یا دادا کے ہونے پر ہے محبوب ہو جاوے گا اور
 مردہ کی بیٹی یا مودہ کی مان کی اولاد کو محبوب کی ہے مسئلہ عصبہ و سبک کہتی
 ہیں جو کل مال میں سے کا پادوسی اگر اکیلا عصبہ اور اگر اکیلا نہ ہو کسی اہل فرض کے ساتھ
 ہو تو اہل فرض سے سب قدر باقی ہو اور سب قدر پادوسی اور عصبہ میں زیادہ حقدار عصبہ
 ہے اس کے بعد مردہ کا پوتا پہرے پوتا پہرے پوتا پہرے پوتا پہرے پوتا پہرے پوتا پہرے
 شہان کا باپ اور مان کا دادا اسکو باپ کا باپ بعد اس کے پوتا اور پہرے پوتا
 بارہ میں سے مردہ کا خاوند ہے پوتی سگاہی بعد اسکو باپ کا بیٹا بعد اسکو
 کے اولاد ہووے یا پوتا پوتی کا بیٹا بعد اس کے سگے چچا بعد اسکو مودہ کے
 کو خاوندی نہیں ہے بعد اسکا مودہ کے دادا کے چچا اسی ترتیب کو موافق بعد ان کے وہ شخص
 مردہ آزاد کیا نہا بعد اسکو آزاد کرنا ایسے عصبہ اسی ترتیب کے موافق
 حصہ جس عورت کا حصہ آدیا دینا ہی مال ہے اگر آزاد نکا بھائی بھی موجود ہو تو وہ
 عورتیں عصبہ ہو جاتی ہیں اور عین نہیں مسئلہ اگر زید مردہ کو سب مردہ کا
 رشتہ دار ہے یا نہیں ہے زید محبوب ہو گا مان زید کی مان کے سگے چچا
 مان کی اولاد زید کے ترکہ سے محبوب ہو گی مسئلہ محبوب اور کو بھی محبوب کرنا ہے

مثلاً زہ مراد و سکا باب رہا اور مان رہا اور چہ جس کو شامیں کے
 اور بہنیں باب کے ہونے سے محبوبہ کے ہم پہرہ نہ آئے بیانیہ
 مان کو چہ حصہ ملے گا اور نہیں تو تہائی لٹا مسئلہ جو نکاح و
 سبب سے کہ وہ غلام ہی یا اس سبب ہی مردہ کو ادا
 کہ مردہ کا اور اسکا دین اور ہی یا اس سبب ہی کہ مردہ
 رہتا ہی اور ایک فردن کے ملک میں رہتا ہی تو یہ محرم
 مسئلہ ایک کافر دوسرے کافر کی میراث کی نسبت مانے یا سبب کے
 باعث یا دیگر جیسی مسلمان مسلمان کی میراث مانا ہی اگر ایک کافر و
 میراث سے محرم ہو گا تو محرم نہ ہو ایسے سبب محرم ہو گا مسئلہ اگر کافر
 اپنی عورت محرم سے نکاح کیا پہرہ مراد وہ عورت کی نہ کی سبب ہی اس
 کا مال یا دیگر مسئلہ حرام کی اولاد اور وہ اولاد سے جو حرام
 نے لمان کیا فقط اپنی مان ہی کے نہ کہ سبب سے لمان کی سبب سے لمان
 وارث رہی اور عالمہ جو رہی تو اس حل کیوں نہ ہو کہ لمان سے لمان
 وارث نہ ہو باقی مال بانٹ دینگے پہرہ لمان کا پہرہ لمان سے لمان
 باہر نکلے اور بعد اسکو مر جا دی تو وہ حصہ یا دیگر لمان کی لمان
 حصہ یا دیگر مسئلہ اگر دوسرے داتا ایک ہی مسئلہ لمان سے لمان
 بلکہ تو ایک دوسرے کا وارث نہیں مان اگر یہ معلوم ہو کہ لمان پہلے مراد نہ

مسئلہ دو رحم اور ششہ دار کو کتنی مہینے

عقب ہونے ہوئی اور سکو کچھ غلے

جو رو یا خاوند کے رحم کو حصہ ملے گا اسکو کہ جو رو یا خاوند پر دہن ہوتا

مسئلہ دو رحم شدہ دار و نکو ترکہ کسی زنیب سے ملے گا جو زنیب عصبون میں ہو

جوئی اور جو عصبون سے کسی رشتہ بین نزدیک ہو گا وہ مقدم ہے بعد اسکو وہ جس کی

اصل وارث ہو اور مختلف قرابت والے جمع ہوں تو اب کے قرابت داروں کو ان

کے رشتہ داروں سے دونا ملے گا اور اگر اصلین ایک ہی طرح کی ہوں تو فروغ کو بہ تو بہ

سب سے بگا اور اگر اصلین مختلف ہوں تو ادنیٰ گنتی کے حساب پر اور جو ملین مختلف ہو گا

اخبار ہو گا مرد ہونے پر یا عورت ہونے پر مسئلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ٹھہری

ہوئے جسے چاہے میں دینی اور چوتھائی اور آٹھواں حصہ اور دوتہایان اور ایک

تہائی اور چہا حصہ پہر و دوسری ادبیائی اور چار سے چوتھائی اور آٹھ سے

آٹھواں حصہ اور تین سے دوتہایان اور ایک تہائی اور چہ سہ چہا حصہ ٹکنا

دینی اور دوتہایان اور ایک تہائی اور چہا حصہ ٹکنا ہو تو ہمیشہ

نکالے اور اگر چوتھائی اور دوتہایان اور ایک تہائی اور چہا حصہ ٹکنا

ہو تو بارہ نکالے اور اگر آٹھواں حصہ اور دوتہایان اور ایک تہائی اور چہا

حصہ ٹکنا اور جو چہ سہ نکالے مسئلہ اگر خدا از زیادہ اور حصہ تہذیبی ہوں

تو حصہ نکو یوں زیادہ کرینگے کہ چہ کو ویش تک خواہ طاق ہو وے اور بارہ کو

شترہ تک یعنی شترہ یا پندرہ با سترہ

فرقہ کا حصہ کم پڑا اور سبھام اور عدد

فرقہ
سبھام
موانق
دفع
مسئلہ
ضرب
خروج
مائل
مائل

مسئلہ میں ضرب کرین اور اگر موافق نہ ہوں تو اس فرقہ کو

جو کل ہودہ مخرج ہو اور کئی فرقہ کا حصہ کم پڑا اور

تو ایک فرقہ کو اصل مسئلہ میں ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ

ہو اسکو اصل مسئلہ میں ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موافق

دوسرے فرقہ میں ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موافق نہ ہوں

دوسرے کو نیز سیر میں اور بیکر کو جو تھو میں بیکر کے کل کو اصل مسئلہ میں

اور اس اصل مسئلہ کے مول میں بھی ضرب کرین اور اس مسئلہ میں

سبھام زیادہ ہوں اور خضار کم ہوں تو خضار و شکر و زعفران

بقدرا دنگے حصے کے دین اسکو رکھتے ہیں اگر بور و یا نا اند کو ندین کہ یہ

ہیں اور او راہل فرض میں بڑے علیہ میں اور اگر میں ایک جنس میں

رؤس پر تقسیم کر دین جیسے دو بیابان اور دو دریاں

ایک جنس نہ ہوں تو او کو حصوں کی قدر ان پر تقسیم کرین

سو مسئلہ کرین اور اگر تنہائی اور چٹا حصہ میں سو تو تین

چٹا حصہ جمع ہو تو چار سو اور اگر دو تنہا بیابان اور

اور تنہائی جمع ہو تو پانچ سو سے مسئلہ کرین اور ایک جنس کے

مخرج ہے نکال کر پہلے من لایر و علیہ کا حصہ دینا
پس کہ جن جیسو خاندان اور تین بیٹیاں رہنے کی صورت
را برنہ دو روئوس اور سہام میں توافق ہو مثلاً خاندان اوچہ
ملی صورتیں تو من لایر علیہ کے مسئلہ کے مخرج میں من لایر و علیہ کے روئوس
اور اگر توافق نہ ہو تو کل روئوس کو من لایر و علیہ کے مسئلہ کے
مخرج میں ضرب کریں مثلاً خاندان اور پانچ بیٹوں کے باقی رہنی کی صورت میں اور اگر کئی
جنس کے من یرو علیہ کے ساتھ من لایر و بھی ہو تو جس قدر من لایر و علیہ کو مسئلہ
کے تحت آتی ہوا اسکو من یرو علیہ کے مسئلہ پر تقسیم کریں جیسو ایک جو روئوس
دو دادیان اور ساکی و بیٹیاں باقی رہنی کی صورت میں ہر اگر دو حصہ اور نہر را برنہ
تو من یرو علیہ سے سہام کو من لایر و علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب کریں جسے
چار جو رد اور نو بیٹیاں اور چھ دادیان رہنی کی صورت میں ہر من لایر و علیہ کے
سہام کے مسئلہ میں ضرب کریں اور من یرو علیہ کے سہام کو من لایر و علیہ
جس سو جو باقی رہی اس میں ضرب کریں اور اگر کسی پر چھ یکم پڑے تو
یہ سے دو بیان ہوا دیسو اسکو ٹھیک کر کے مسئلہ اگر مردہ کا ترکہ تقسیم
ہونے سے پہلے کوئی وارث گیارہ وارث اوس وارث کے وارث رہی تو پہلو مردہ
کا ترکہ اول بہتر دار ہر دو سر مردہ کا ترکہ تقسیم کریں تو دیکھیں کہ
پہلے مردہ کا ترکہ دوسرے کو کتنا ملتا ہے یعنی کئی حصو اور اسکو مال کو کتنی حصو

ہوں سو اسکی تین سو تین میں ایک بہہ کہ چیلے

مردہ کو ملا دسکا اور حصے میں حصے

کی حاجت نہیں اور اس کی بلی نصیب کسی

نر کہ سے جو ملا تھا وہ اس کے حصے میں رہا اور

تو نصیب ثانی کے دفن کو پہلے سیدہ زین اور مردہ

نصیب ثانی کو پہلی نصیب میں ضرب کرنا سب کے بعد جو سب سے

بخارج ہر مردہ کے دار ثانی کے سہام کو دوسری نصیب میں اس وقت میں ضرب

کرنا اور دوسری مردہ کے دار ثانی کے سہام اس کے حصے میں یا اس کے دفن میں ضرب

کرنا مسئلہ اگر ہر فرد کا حصہ نصیب میں کسی علقہ طلوع ہو کر یا ہو کر اس

مسئلہ سے جو حصہ اس فرد کو ملا ہے اس کو اصل

جو حاصل ہوا اس فرد کا حصہ ہے اور اگر مرثیہ کا حصہ دے کر نام تو اس

شخص کے سہام کو اصل

شخص کا حصہ مسئلہ اگر دار ثانی دار ثانی در میان میں نر کہ نصیب

دار ثانی سے اس سہام کو کل نر کہ میں نصیب کرنا ہر جو حاصل ہوا

وین مسئلہ اگر کوئی وارث ہیز لینے پر مسلح کرے تو

ہر وارث ہی نہیں مردہ چیز اس کو بکرجا باقی رہے وہ نر کہ

